خطیبانہ انداز میں منفرد تفسیر

www.KitboSunnat.com

خطبات

سورۃ یوسف

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد

حامد اکیڈمی
وزیرآباد - پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

خطیبانہ انداز میں

منفرد تفسیر

خطبات
سورۃ یوسف علیہ السلام

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد

حامد اکیڈمی

محلہ کٹڑہ ماہی

وزیرآباد

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	بسم اللہ	13
-2	چاہ کنعان سے تخت مصر تک	15
-3	(۱) احسن القصص	19
-4	تعارف سورۃ یوسف	19
-5	سورۃ یوسف کی فضیلت اور اہمیت	21
-6	تاثیر سورۃ یوسف	23
-7	زمانہ نزول	24
-8	شان نزول	26
-9	قرآنا عربیا	28
-10	ایک اعتراض اور ردوجواب	29
-11	احسن القصص کیوں؟	30
-12	اوحینا الیک ھذا القران	32
-13	تین آیات	34
-14	(۲) خواب اور تعبیر	35
-15	معنی یوسف اور تعارف یوسف	36
-16	یتیمی یوسف	39
-17	خواب یوسف	42
-18	ستاروں کے نام	44
-19	قرآن اور خواب	46
-20	آنحضرتؐ کے دو مثالی خواب	50
-21	اقسام خواب	50
-22	مبشرات	51
-23	نبوت کا چھیالیسواں جزء	52
-24	مغالطہ اور اسکی تردید	53
-25	آداب خواب	54
-26	خواب، معیار ولایت نہیں	55
-27	خواب چھ ہیں	55
-28	خواب یوسف کی تعبیر	56
-29	(۳) حسد برادران	57
-30	نشانیاں	58
-31	برادران یوسف کے نام	59
-32	برادران کا حسد	61
-33	معنی حسد	61
-34	غبطہ اور رشک	62
-35	مشاورت برادران	63
-36	گناہ بامید توبہ	65
-37	توبہ کا اسلامی تصور	65
-38	یہودا کی رائے اور فیصلہ	66
-39	برادران یوسف کی درخواست	67
-40	باپ کا خواب	68
-41	روانگی یوسف	69
-42	برادران یوسف کا ظلم	70
-43	یوسف کنویں میں	72
-44	کنواں کہاں تھا؟	74
-45	عمر یوسف	74
-46	وحی الٰہی	75
-47	اعزاز یوسف	76
-48	(۴) صبر جمیل	77

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
49-	بھائی کی واپسی	78
50-	مصنوعی رونا	80
51-	شیعان علیؓ کا رونا	80
52-	زین العابدین کا سوال	81
53-	ام کلثوم کی صدا!	82
54-	زینب کی بددعا	82
55-	انتظار یعقوب	83
56-	حزن یعقوب	85
57-	قمیص یوسف کا اعزاز	88
58-	بھیڑیا' خدمت یعقوب میں	88
59-	یعقوب کا صبر جمیل	89
60-	فضیلت صبر	90
61-	معنی صبر	91
62-	بے صبری کی مذمت	91
63-	حضرت حسینؓ کی آخری وصیت	92
64-	ام المومنین عائشہؓ کا صبر جمیل	94
65-	(۵) ھذا غلام	97
66-	مکالمہ جبرئیل و یوسف	98
67-	کنویں میں دعاء یوسف	99
68-	دعاء صرف اللہ سے	100
69-	دعاء یوسف قبول ہو گئی	101
70-	دعاء یونس	102
71-	قافلے کی آمد	103
72-	ظالم بھائی پھر آ گئے	105
73-	غلامی یوسف	105
74-	قیمت یوسف	106
75-	آخری ملاقات	107
76-	یوسف' ماں کی قبر پر	109
77-	مسئلہ زیارت قبور	111
78-	والدین کی قبروں پر جانا	112
79-	ماں نعمت الٰہی ہے	112
80-	نبی کریمﷺ ماں کی قبر پر	113
81-	یوسف کی فریاد	114
82-	سفر یوسف بجانب مصر	116
83-	(۶) یوسف مصر میں	117
84-	مصر میں آمد یوسف	118
85-	ملک مصر	119
86-	قرآن حکیم میں ذکر مصر	120
87-	ایک مومن مصر	121
88-	ایک مومنہ مصر	122
89-	زبان نبوت سے ذکر مصر	124
90-	مکتوب عمرؓ بنام دریائے مصر	125
91-	یوسف اور بازار مصر	126
92-	خریدار یوسف	127
93-	فراست عزیز مصر	128
94-	یوسف' زلیخا کے گھر	129
95-	بیٹا	130
96-	بیٹے' بیٹیاں کون دیتا ہے؟	131

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
97-	متبنیٰ (منہ بولا بیٹا)	132
98-	متبنیٰ کی شرعی حیثیت	132
99-	آنحضرت کا متبنیٰ	133
100-	یوسف مصر میں کیوں؟	137
101-	نبوت یوسف	138
102-	صبر کا اجر	139
103-	(۷) امتحان عصمت	141
104-	زبردست پھندا	143
105-	تقویٰ یوسف	144
106-	دروازے بند	145
107-	اللہ کی پناہ	146
108-	احسان فراموش نہیں	146
109-	لا یفلح الظالمون	147
110-	مصر کی اخلاقی حالت	149
111-	خوش قسمت اشخاص	149
112-	برھان الٰہی	151
113-	برھان الٰہی کیا تھی؟	151
114-	قفل ٹوٹ گئے	153
115-	عزیز مصر دروازے پر	154
116-	جواب یوسف	155
117-	واقعہ مرثد غنویؓ	156
118-	گھر کا گواہ	158
119-	گواہ کون تھا؟	159
120-	گیارہ بچوں کا کلام	160
121-	عزیز مصر کا فیصلہ	165
122-	یوسف سے درخواست	166
123-	(۸) حسن وجمال	168
124-	زنان مصر کی طعنہ زنی	169
125-	زلیخا کی ضیافت	170
126-	مشاہدہ حسن یوسف	171
127-	حسن مصطفیٰ ﷺ	173
128-	سب سے حسین	174
129-	چودھویں کا چاند	175
130-	جمال مصطفیٰ ﷺ بزبان حسانؓ	176
131-	زلیخا کا اعتراف	179
132-	بنیاد محبت	180
133-	زنان مصر کا یوسف کو مشورہ	181
134-	معصیت اور مصیبت کا مقابلہ	182
135-	دعاء یوسف	182
136-	یوسف کی عاجزی	184
137-	دعا قبول ہو گئی	186
138-	قبولیت دعا کی صورتیں	186
139-	زندان کا فیصلہ	188
140-	(۹) یوسف جیل میں	191
141-	جیل کی طرف روانگی	193
142-	دو قیدی	195
143-	یوسف کا قیدیوں سے حسن سلوک	196
144-	قیدیوں کی یوسف سے محبت	196

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
145-	دو قیدیوں کے خواب	198	169-	رہائی سے انکار اور تحقیقات پر اصرار	232
146-	معنی خمر وے	199	170-	تحسین یوسف بزبان محمدؐ	233
147-	حرمت شراب	200	171-	بادشاہ کی تحقیقات	234
148-	حرمت شراب کی تاریخ	202	172-	زلیخا کا اقبال جرم	235
149-	علم یوسف	204	173-	تحقیقات پر اصرار کیوں؟	236
150-	تبلیغ توحید	206	174-	میرا کوئی کمال نہیں	237
151-	مذمت شرک	208	175-	اختلاف مفسرین	238
152-	سب نیکیاں برباد	210	176-	عصمت یوسف کے گواہ	240
153-	ناشکرے لوگ	211	177-	(۱۱) رہائی اور بادشاہی	242
154-	شرک کیا ہے؟	212	178-	قانون قدرت	43
155-	اقسام شرک	212	179-	امتحانات ابراہیم	44
156-	ناقابل معافی گناہ	214	180-	آنحضرتؐ کی آزمائش	45
157-	فرضی نام	215	181-	امتحانات یوسف	46
158-	خوابوں کی تعبیر	217	182-	پیغام رہائی	47
159-	رہائی کیلئے تدبیر یوسف	218	183-	استخلصه لنفسی	48
160-	(۱۰) سبب رہائی	220	184-	قیدیوں کیلئے دعا	48
161-	بادشاہ مصر کا خواب	223	185-	جلوس یوسف	29
162-	درباریوں کا جواب	224	186-	ملاقات شاہی	70
163-	ساقی کو یوسف یاد آ گئے	225	187-	خواب کی تفصیلات	22
164-	اے یوسف صدیق!	226	188-	مصر کا وزیر خزانہ	24
165-	نبوت کے بعد درجہ صدیقیت	228	189-	قصہ نکاح زلیخا	25
166-	تعبیر اور تدبیر	229	190-	عجیب کہانی	25
167-	اخلاق یوسفی	230	191-	زلیخا کی تین حاجات	25
			192-		25

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
193-	کردار زلیخا، قرآن کی نظر میں	260
194-	قرآنی اصول	261
195-	نوحؑ اور لوطؑ کی ازواج	262
196-	نبی سے دل لگایا	263
197-	یوسف کا نکاح کس سے ہوا؟	265
198-	زیب داستان	266
199-	تقریب تاج پوشی	266
200-	پرہیزگاروں کو بشارت	268
201-	(۱۲) ملاقات برادران	270
202-	خوشحالی مصر	272
203-	قحط سالی مصر	273
204-	سارا مصر غلام ہو گیا	274
205-	احسان یوسف	275
206-	زہد یوسف	276
207-	کنعان میں قحط	278
208-	شہرہ سخاوت یوسف	279
209-	روانگی برادران	280
210-	برادران یوسف مصر میں	281
211-	دربار میں حاضری	282
212-	مکالمہ یوسف و برادران	282
213-	بنیامین کو ساتھ لانا	284
214-	بھائیوں کا وعدہ	285
215-	بھائیوں سے حسن سلوک	285

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
217-	اللہ تعالیٰ کی حکمتیں	289
218-	بھائیوں کی مراجعت	289
219-	جھوٹ کی برائی	291
220-	سامان کھولا	292
221-	پختہ قول و قرار	293
222-	(۱۳) ملاقات بنیامین	295
223-	باپ کی نصیحت	297
224-	سوال اور اس کا جواب	300
225-	تحقیق نظر بد	300
226-	نظر بد سے بیماری	302
227-	نظر بد کا علاج	303
228-	حسن حسینؓ کو دم	304
229-	تدبیر اور تقدیر	305
230-	نبی مختار کل نہیں	306
231-	داخلہ مصر	308
232-	شاہی مہمانی اور بنیامین کی پریشانی	309
233-	راز کی باتیں	310
234-	واپس نہیں جاؤں گا	312
235-	قافلے کا تعاقب	312
236-	چوری کی سزا	314
237-	برادران یوسف کی تلاشی	314
238-	تدبیر الٰہی	315
239-	واقعہ پیالہ کی تفسیر	316

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
-241	(۱۴) حزن یعقوب	320
-242	چور کا بھائی	322
-243	یوسف کی چوری	323
-244	تحقیق روایات	324
-245	قول صحیح	325
-246	عالی ظرفی	326
-247	غصہ برادران	327
-248	عاجزانہ درخواست	328
-249	جواب یوسف	329
-250	باہمی مشاورت	330
-251	فیصلہ برادران	331
-252	برادران کی سنگدلی	333
-253	فائدہ جلیلہ	333
-254	جواب یعقوب	334
-255	بے قراری یعقوب	335
-256	یوسف سے اتنی محبت کیوں؟	336
-257	سبب محبت	337
-258	قابل توجہ بات	338
-259	مصیبت پر رونا	339
-260	یوسف کی یاد	341
-261	مناجات یعقوب	342
-262	عزرائیل کی آمد	343
-263	(۱۵) تلاش یوسف	344
-264	کیا یوسف زندہ ہے؟	345
-265	تلاش کرو	347
-266	مایوسی گناہ ہے	348
-267	تحسس اور تجسس	349
-268	حضرت یعقوب کا خط	350
-269	بے سروسامانی	351
-270	کھوٹے سکے	352
-271	خط پیش کیا	353
-272	انتظار ختم	355
-273	کیا تم یوسف ہو؟	356
-274	بھائیوں نے کیسے پہچانا	356
-275	پہلے شناخت نہ کرنا	357
-276	فضل ربانی	358
-277	حکیمانہ انداز	359
-278	شیوہ اہل کرم	359
-279	قرآنی اصول	360
-280	تقویٰ کیا ہے؟	361
-281	اعتراف گناہ	362
-282	اخلاق کریمانہ	363
-283	آنحضرتؐ اور اسوہ یوسفی	363
-284	بخشش کی دعا	365
-285	(۱۶) خوشبوئے یوسف	366
-286	والد کا کیا حال ہے؟	368
-287	حضرت یوسف کی پریشانی	368
-288	وحی الٰہی	369

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
-289	قمیص یوسف کے اثرات	370
-290	موثر حقیقی	371
-291	بعض مفسرین کی رائے	371
-292	معجزہ یوسف	372
-293	میرے پاس آجاؤ	373
-294	قمیص میں لے جاؤں گا	373
-295	خوشبوئے یوسف	374
-296	فاصلہ خوشبوئے یوسف	375
-297	علم غیب اور انبیاء	376
-298	آنحضرتؐ اور علم غیب	377
-299	پرانا خبط	379
-300	بینائی لوٹ آئی	380
-301	عقل پرستوں کی پریشانی	381
-302	حضرت زنیرہؓ کی بینائی لوٹ آنا	382
-303	امام بخاری کی بینائی بحال ہونا	383
-304	یوسف کس دین پر ہے؟	384
-305	اقبال جرم اور طلب بخشش	384
-306	مغفرت طلب کروں گا	385
-307	دعامیں تاخیر کی وجوہات	386
-308	یوسف کی رائے معلوم کرنا	386
-309	وقت سحر	387
-310	چاندنی راتیں	388
-311	جمعہ کی رات	388
-312	لقاء یوسف تک	389
-313	امتحان فرزندان	389
-314	(۱۷) وصل پدر	391
-315	خاندان کی روانگی	393
-316	خاندان کے افراد	393
-317	والد کا استقبال	394
-318	ابویہ سے مراد	396
-319	والد کا احترام	397
-320	دربار کا انعقاد	397
-321	قحط کا خاتمہ	398
-322	سجدہ تعظیمی	399
-323	سجدہ تعظیمی کی حرمت	400
-324	انحناء (جھکنا)	404
-325	پیر کو سجدہ	404
-326	خواب کی تعبیر	406
-327	داستان غم	406
-328	احسان خداوندی	407
-329	انہ هو العليم الحكيم	408
-330	مدت فراق	410
-331	(۱۸) وفات یوسف	412
-332	حسن خاتمہ کی دعا	415
-333	خواب یعقوب	417
-334	جبرئیل کی آمد	418
-335	وصیت یعقوب	419
-336	عہد یوسفی	420

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
-337	وفات یعقوب	421
-338	تجہیز و تکفین	422
-339	زہد یوسف	423
-340	دعاء یوسف	424
-341	تمنائے موت	424
-342	فتنہ کا خوف	426
-343	موت کے قریب دعا	428
-344	دعا قبول ہو گئی	429
-345	تدفین یوسف	430
-346	(۱۹) وحی الٰہی	431
-347	مسئلہ علم غیب	432
-348	ایک اعتراض اور جواب	434
-349	غیب کی تعریف	437
-350	آنحضرتؐ اور اخبار غیب	438
-351	مسئلہ حاضر و ناظر	440
-352	روح رسول کی حاضری	442
-353	نبی اکرم کی دلجوئی	444
-354	نصیحت ہی نصیحت	445
-355	انبیاء کے مقولے	446
-356	راہ حق سے اعراض	449
-357	مومن اور مشرک	449
-358	سادہ لوحی	452
-359	عذاب سے بے خوفی	455
-360	(۲۰) [illegible]	456
-361	سبیل رسول	458
-362	تہتر فرقے	459
-363	چار مذاہب	461
-364	اصحاب الحدیث	463
-365	عظمت سبحان اللہ	465
-366	تمام انبیاء مرد تھے	467
-367	نبی بشر کیوں؟	467
-368	عقل سے کام لو	469
-369	تاخیر عذاب یا وعدہ خلافی	469
-370	عبرتیں اور نصیحتیں	471
-371	ماحول کا اثر	471
-372	استقامت	472
-373	عفت و عصمت	472
-374	رجوع الی اللہ	473
-375	دعوت و تبلیغ	474
-376	دیانت و امانت	474
-377	خودداری اور عزت نفس	474
-378	صبر و رضا	475
-379	اقسام صبر	475
-380	شکر	477
-381	انجام حسد	478
-382	ہدایت اور رحمت	479
-383	مصادر و مراجع	

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دربارِ الٰہی میں ایک دُعا

رَبَّنَا
لَا تُؤَاخِذْنَآ
اِنْ نَّسِيْنَآ
اَوْ اَخْطَاْنَا

بخش دے یارب ہماری بھول چُوک
کر ہمارے ساتھ اچھا ہی سلوک

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ○

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف کا مختصر تعارف

نام : حافظ عبدالستار حامد

ولدیت : حاجی نیک محمد رحمہ اللہ تعالیٰ

تاریخ ولادت : 18 فروری 1960ء

جائے ولادت : منڈی ڈھاباں، ضلع شیخوپورہ

تعلیمی کوائف :
- فاضل جامعہ اسلامیہ۔گوجرانوالہ
- فاضل وفاق المدارس السلفیہ۔پاکستان
- ایم اے اسلامیات (پنجاب یونیورسٹی)
- فاضل عربی (لاہور بورڈ)

اساتذہ کرام:
- امام المحدثین حضرت مولانا ابوالبرکات احمد رحمہ اللہ تعالیٰ
- شیخ الادب حضرت قاری محمد یحییٰ بھوجیانی رحمہ اللہ تعالیٰ
- شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اعظم دامت برکاتہم العالیہ
- استاذ العلماء مولانا حافظ محمد الیاس اثری حفظہ اللہ تعالیٰ

موجودہ ذمہ داری:
- خطیب جامع مسجد توحیدیہ اہلحدیث۔وزیرآباد
- رئیس جامعۃ العلوم اسلامیہ۔بائی پاس۔وزیرآباد
- لیکچرار مولانا ظفر علی خاں گورنمنٹ ڈگری کالج۔وزیرآباد

تالیفات :
- خطبات سورۃ یوسف
- خطبات سورۃ مریم
- خطبات سورۃ یٰسین
- خطبات سورۃ کہف
- خطبات سورۃ نور
- خطبات سورۃ فاتحہ
- خطبات سورۃ سیرۃ مصطفیٰ
- خطبات آیت الکرسی
- انوار رمضان
- توضیح سورۃ التکاثر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ

جون ۱۹۹۳ء میں بعض جماعتی احباب کی خواہش پر خطبات جمعہ میں قرآن حکیم سے "سورت یوسف" کی تفسیر و تشریح بیان کرنا شروع کی تو دل میں اس عظیم سورت کی توضیحات و تشریحات یعنی "خطبات سورت یوسف" کو کتابی شکل دینے کا احساس و خیال پیدا ہوا۔

چنانچہ اپنی علمی بے بضاعتی اور تصنیف و تالیف کے فن سے عدم واقفیت کے باوجود محض توکلا علی اللہ یہ کام شروع کر دیا۔ بیس (۲۰) خطبات جمعہ (پانچ ماہ) میں اس مشہور و معروف سورت کی تشریح و تفسیر مکمل ہوئی مگر بعض ذاتی، جماعتی، تبلیغی اور تنظیمی مصروفیات کے باعث تحریری کام میں قدرے تاخیر ہو گئی۔ تاہم اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے لطف و کرم اور فضل و احسان سے یہ کتاب مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

کتاب ہذا کے اجر و ثواب میں میرے برادر اکبر حضرت مولانا عبدالرحمٰن راسخ رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۳۰ مئی ۱۹۹۴ء) یقیناً برابر کے شریک ہیں کیونکہ خطبات کی تیاری اور کتاب کی ترتیب میں اکثر ان کی ذاتی کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اگر آج وہ بقید حیات ہوتے تو میری اس کاوش پر مسرور و شاداں ہوتے اور اس کی اصلاح کا کام بھی بخوشی سرانجام دیتے۔ مگر

ع۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اللہ کریم ان کی دینی، تبلیغی اور تصنیفی خدمات قبول فرمائے اور اس کتاب کے صدقہ جاریہ میں میرے اہل و عیال اور والدین کے ساتھ انہیں بھی حصہ دار بنائے۔ آمین ثم آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں برادر گرامی کے مخلص دوست جناب محمد اقبال انجم صاحب (گوجرانوالہ) کا از حد ممنون ہوں کہ انہوں نے کتاب کے مسودہ کا بالاستیعاب مطالعہ فرما کر انتہائی جاندار اور فکر انگیز "ابتدائیہ" تحریر فرمانے کی زحمت اٹھائی۔ نیز جناب حکیم محمد عتیق الرحمن صاحب کا شکر گزار ہوں کہ کتابت سے طباعت تک کے تمام مراحل میں ان کی مشاورت اور معاونت حاصل رہی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

آمین

کتاب ہذا میں ہر بات مستند اور باحوالہ تحریر کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ تاہم انبیاء کے سوا کوئی شخص بھی غلطیوں سے مبرا اور خطاؤں سے منزہ نہیں ہے۔ اس میں جو خوبیاں آپ کو نظر آئیں وہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور جو خامیاں دکھائی دیں وہ میری کوتاہ علمی اور ناتجربہ کاری کا نتیجہ ہیں۔ آپ کی مفید آراء کو شرح صدر سے قبول کیا جائے گا۔ اور اصلاح طلب امور کی نشاندہی پر آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔ انشاء اللہ

قلب قرآن "سورت یٰسین" اور "سورت مریم" کی تشریحات و توضیحات بھی اسی انداز پر زیر ترتیب ہیں۔ قارئین سے ان کی تکمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۰ ذیقعد ۱۴۱۴ھ

۲۔ مئی ۱۹۹۴ء

عبدالستار حامد

جامعہ توحیدیہ اہلحدیث

وزیر آباد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہ کنعان سے تخت مصر تک

قرآن مجید خدائے بزرگ و برتر کا کلام ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی برتری و حاکمیت کا اعلان ہے۔ یہ اس کے رسول برحق کی تمام حیثیتوں کا آئینہ وار ہے' یہ انسانی حقوق و فرائض کا حسین امتزاج ہے۔ یہ شعری لطافتوں کا ایک خوبصورت مرقع ہے۔ اعلیٰ ترین ادب کا الوہی شاہکار ہے۔ خدا کی مغضوب قوموں کا عبرت نامہ ہے۔ خدا کے عظیم اور برگزیدہ پیغمبروں کی لازوال قربانیوں اور ان کی جرات و عزیمت کا اعتراف ہے۔ نیک انسانوں کے لئے خوشخبری کی باد بہار ہے اور گمراہ لوگوں اور بے راہ قوموں کے لئے لرزا دینے والے عذاب کی نوید ہے۔ کائنات کے پست و بلند پر پھیلی ہوئی نعمتوں کا تذکرہ ہے۔ فصل گل کا گوشوارہ ہے۔ الفاظ کا بحر بیکراں ہے۔ تشبیہات و استعارات کے سیم و زر کی زنبیل ہے۔ حرص و ہوس کے اسیروں کے لئے پیغام رہائی ہے۔ ذہن و بدن کے مریضوں کے لئے داروئے شفا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ گذشتہ امتوں کی داستان عبرت بھی ہے۔ راہ تبلیغ کے دشوار گزار سفر میں پیش آنے والی کٹھنائیوں کو بھی قرآن نے محفوظ کر لیا ہے' قصہ فرعون میں موسیٰؑ کے طاغوت سے ٹکراؤ اور کامرانی کی پوری داستان بھی قرآن حکیم میں موجود ہے۔ حضرت ابراہیم کے آتش نمرود سے بچنے اور اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو عرب کے پیاسے ریگزاروں میں چھوڑنے پھر خدا کے حکم سے اس کی گردن پر چھری چلانے تک۔ کے تمام واقعات قرآن پاک میں موجود ہیں۔ قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ اگر دین بچانا مشکل ہو جائے تو اصحاب کہف کی طرح چھپ کر دین و ایمان بچائے جا سکتے ہیں۔ اور اگر آزادی میں غیرت و ناموس بچانا مشکل ہو جائے تو یوسفؑ کی طرح قید خانے کو آزادی پر ترجیح دینا بھی عین سنت نبویؐ ہے۔ ان میں سے بعض واقعات کفار کی فرمائش پر نازل کیے گئے۔ بعض صحابہ کرام کے جذبہ استقامت کو قائم رکھنے کے لئے پیش کیے گئے اور بعض پیش آئندہ واقعات کے لئے بطور آئینہ اور بطور مثال قرآن کا حصہ بنائے گئے۔ لیکن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خاندان کے سلوک، شعب ابی طالب کی اسیری، ہجرت، عرب کی بادشاہت اور پھر ظالموں کا خوف کے مارے سر جھکائے رحم کی بھیک طلب کرنے کا انداز ٹھیک برداران یوسفؑ اور حیات یوسفؑ سے پوری مماثلت رکھتا ہے۔

قرآن پاک دنیا کی واحد کتاب ہے جو اپنے نزول سے لے کر آج تک مسلسل عقیدت و محبت کی آغوش اور غور و پرداخت کے آنگن میں رہی ہے۔ مختلف زبانوں میں مفسرین نے اس کی ایک ایک آیت کو تفکر کی سان پہ صیقل کیا ہے۔ لیکن کلام خداوندی کا یہ اعجاز ہے کہ اس کے الفاظ و بیان کی ہر تہہ کے نیچے ایک نیا جہان معنی نمودار ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر زمانے کا جوہری تلاش جواہر میں مصروف رہتا ہے لیکن کوئی بھی آج تک اس کی تہہ کو نہیں چھو سکا اور اس کے مطالب کی گہرائی کو نہیں پا سکا۔ اس کی معجز آفرینی ہنوز چشمہ صافی کی طرح رواں ہے۔

جناب مولانا حافظ عبدالستار حامد صاحب کا تعلق ایک علمی گھرانے سے ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے قرآن پاک کی سب سے دلچسپ، عبرت انگیز، خدا کی معجزانہ قوتوں کی حامل، اپنے آغاز کے لحاظ سے انتہائی جاں گداز اور اپنے انجام کے طور پر انتہائی شاندار نتائج کی حامل ایک سورۃ مبارکہ کی خطیبانہ انداز میں تفسیر رقم کی ہے۔

سورۃ یوسف میں باپ اور بیٹے کی جدائی کا کرب بھی ہے۔ بھائیوں کے حسد اور انتقام کا جذبہ بھی ہے۔ عورتوں کے مکر اور حیلے بھی ہیں۔ اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کے گر بھی ہیں۔ اور آخر میں تمام باطل اور شیطانی قوتوں کی مغلوبیت اور شکست کا انجام بھی ہے۔

جناب مولانا حافظ عبدالستار حامد نے ایک سو گیارہ آیات پر پھیلی ہوئی اس داستان یوسف کی نہایت تفصیل، خوبصورتی، جامعیت اور بلیغ انداز میں تفسیر کی ہے۔ اس بحر کی ایک ایک موج کو الٹ پلٹ کر اس کے اندر چھپے ہوئے گوہر و مطالب کی تلاش میں بہت محنت کی ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے تفسیر کے محیط میں صدیوں سے اٹھنے والی ان موجوں کی کشاکش کا بھی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ جن کے چھینٹوں نے خاندان یعقوب کا چہرہ داغدار کرنے کی کوشش کی تھی۔ بے سروپا داستانوں سے انبیاء کے تقدس کو مجروح کرنے کی بہت کوششیں ہوتی رہیں۔ ہمارے افسانہ نگاروں، شاعروں، داستان گوؤں اور بعض جاہل مفسروں نے یوسف و زلیخا کے قصہ قرآنی کو داستان حسن و عشق میں بدل کر رکھ دیا لیکن جناب مولانا نے تحقیق و تجسس سے صدیوں پر پھیلی ہوئی ان خرافات کے تارو پود بکھیر کر رکھ دیئے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی عفت کی حفاظت میں زلیخا کے پھیلائے ہوئے جس دام تزویز کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا تھا۔ داستان گوؤں نے دست نبوت کے توڑے ہوئے جال کو دوبارہ آراستہ کر کے دنیا کی نظروں میں دلنشیں بنا دیا۔ لیکن جناب مولانا نے قرآن حکیم احادیث نبوی کی روشنی میں آج کی دنیا کے سامنے حضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوسف علیہ السلام اور عصمت انبیاء کا کردار دوبارہ متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔

خطبات سورۃ یوسف صرف ایک تفسیر ہی نہیں بلکہ تفسیر کے ضمن میں پیدا ہونے والے بے شمار مسائل پر بحث کر کے انہیں حل کرنے کی ایک نہایت اچھی کوشش بھی ہے۔ مثال کے طور پر خواب کی حقیقت' توبہ کا اسلامی تصور' صبر اور اس کی اقسام' حرمت شراب' حسد کی مذمت' نظر بد سے بچاؤ' مسئلہ تدبیر و تقدیر شیوہ اہل کرم' حضور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت یوسفؑ کی حیات مبارکہ کا موازنہ' سجدہ تعظیمی' زندگی کے کتنے ہی پہلو ہیں جن پر سیر حاصل بحث کر کے حضرت مولانا نے انہیں حقیقی انجام تک پہنچایا ہے۔ اپنے خوبصورت اسلوب بیان' بر محل الفاظ کے چناؤ' بہترین تشبیہات و استعارات کے استعمال سے ان خطبات کو ایک ادبیانہ اور محققانہ تفسیر بنا دیا ہے۔ کہ جس سے ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والا اپنی ضرورت پوری کر سکتا ہے۔

محمد اقبال انجم

مکتبہ دار العلوم الاسلامیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر۱

اَحْسَنُ الْقَصَصِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ' بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

الٓرٰ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ○ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ وَ اِنْ کُنْتَ مِنْ قَبْلِہٖ لَمِنَ الْغٰفِلِیْنَ (پ ۱۲' سورۃ یوسف آیت نمبر ۱ تا ۳)

ترجمہ : یہ روشن کتاب کی آئتیں ہیں۔ ہم نے اس کتاب یعنی قرآن کو عربی میں نازل کیا تاکہ تم سمجھو (اے پیغمبر) ہم آپ پر ایک بہترین قصہ اس قرآن کے ذریعے بیان کرتے ہیں جو ہم نے آپ کی طرف وحی کیا ہے۔ اور آپ اس سے پہلے اسے نہ جانتے تھے۔

اللہ احکم الحاکمین کی حمد و ثنا اور نبی دو جہاں' امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پہ ان گنت' بے شمار اور لاتعداد' درود و سلام کے بعد!

قرآن مجید کے بارھویں سپارے' سورۃ یوسف کی ابتدائی تین آیات کی تلاوت اور ترجمہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔

○.... تعارف سورہ یوسف

سورۃ یوسف قرآن مجید کی مشہور اور معروف سورتوں میں سے ایک سورۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہ سورۃ ایک ایسی ہستی مبارکہ کے نام سے موسوم ہے۔ یعنی ایک ایسی شخصیت کے نام پر اس کا نام رکھا گیا ہے۔ جس شخصیت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بڑی معتبر' پاکباز' پارسا اور انتہائی عزت ماب ہستی کے طور پر پیش فرمایا ہے اس ذات کی زندگی کے اکثر و بیشتر حالات کا رب تعالیٰ نے قرآنی آیات میں ذکر فرمایا اور اس کے بچپن' لڑکپن' جوانی اور شباب کے ایام کو قرآن کی زینت بنایا ہے۔ اس کے اندھیرے کنویں میں گرنے' مصر کے بازاروں میں بکنے' جیل کی کال کوٹھڑی میں جانے' تخت مصر پر جانشین ہونے اور اس قدر عظمت و شان اور جاہ و جلال کے باوجود ظالم بھائیوں کو معاف کرنے کے علاوہ اس کی زندگی اور موت کا قرآن حکیم میں ذکر فرمایا ہے۔ اس عظیم المرتبت فقید المثال اور معصوم ذات کا نام "حضرت یوسف علیہ السلام" ہے۔ اور اسی یگانہ روزگار ہستی کے نام پر اس سورت کا نام "سورۃ یوسف" ہے۔

معزز قارئین! سورۃ یوسف قرآن مبین کے بارہویں سپارے کے گیارہویں رکوع سے شروع ہو کر تیرھویں سپارے کے چھ رکوعوں پر محیط ہے اس سورت مبارکہ کے بارہ رکوع' ایک سو گیارہ آیات' سولہ سو کلمات اور سات ہزار ایک سو چھیاسٹھ حروف ہیں۔ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھیں کہ بارہ رکوعات' ایک سو گیارہ آیات' سولہ صد کلمات اور سات ہزار یکصد چھیاسٹھ حروف کے اس مجموعے کا نام سورہ یوسف ہے۔

لفظ "یوسف" قرآن مجید میں چھبیس مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ چوبیس مرتبہ اسی سورۃ یوسف میں' ایک بار سورۃ انعام میں اور ایک بار سورۃ مومن میں۔

(قصص القرآن ص ۲۸۱' جلد ۱)

آپ اس نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت کا اندازہ لگائیں کہ رب کائنات نے اپنے کلام پاک میں دو' چار' دس دفعہ نہیں بلکہ چھبیس مرتبہ اس نام مبارک کا ذکر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ہے۔ اور اس نام والے کی سیرت و کردار کی خوبی اور عظمت و بزرگی کے اظہار و بیان کے لئے قرآن مجید کی ایک مستقل سورۃ نازل فرما دی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہمیں سورۃ یوسف کے معانی اور مفہوم جان کر اپنی زندگیوں کو حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح پاکیزہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

○.... سورۃ یوسف کی فضیلت و اہمیت

سورۃ یوسف اتنی فضیلت، شان اور مرتبے والی سورۃ ہے کہ نبی مکرم، رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان حق ترجمان سے اس سورت کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (جو قرآن حکیم کے حافظ و قاری تھے اور جنہیں امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں نماز تراویح کی امامت کے لئے مسجد نبوی کا امام مقرر فرمایا تھا) بیان فرماتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عَلِّمُوْا اَرِقَّاكُمْ (وَفِي رِوَايَةٍ اَقَارِبَكُمْ) سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَاِنَّهٗ اَيُّمَا مُسْلِمٍ تَلَاهَا۔ اَوْ عَلَّمَهَا اَهْلَهٗ اَوْ مَامَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ هَوَّنَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَ اَعْطَاهُ مِنَ الْقُوَّةِ اَنْ لَّا يَحْسُدَ مُسْلِمًا ۔ (سندہ ضعیف) (فتح القدیر ص ۳، جلد ۳، تفسیر ابن کثیر ص ۴۶۶، جلد ۲)

ترجمہ: اپنے غلاموں (اور ایک روائیت میں ہے قریبی عزیزوں) کو سورۃ یوسف سکھاؤ اس لئے کہ جو مسلمان اسے پڑھتا رہا، یا اپنے گھر والوں اور غلاموں کو سکھاتا رہا۔ اللہ تعالیٰ (سورۃ یوسف کی برکت سے) اس پر موت کی سختیاں آسان فرما دے گا اور اسے ایسی قوت و توفیق دے گا کہ وہ کسی مسلمان سے حسد نہ کرے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برادران اسلام! اس سورت مقدسہ کی کتنی شان ہے کہ اس کے پڑھنے، پڑھانے اور سیکھنے، سکھانے والے سے اللہ تعالیٰ موت کی سختیاں اور تلخیاں دور فرما دیتا ہے۔ سبحان اللہ۔

سکرات موت کی تکلیف اتنی تلخ اور شدید ہوتی ہے کہ نبی دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم بھی عام طور پر یہ دعا فرمایا کرتے تھے "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَ سَکَرَاتِ الْمَوْتِ" اے میرے اللہ! میں موت کی سختیوں اور تکلیفوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اللہ کریم ہم سب کو سورۃ یوسف کی تلاوت کر کے موت کی سختیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

سورۃ یوسف کی بزرگی اور اہمیت کا اس بات سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جناب رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبول اسلام سے قبل میں حج بیت اللہ کے ارادہ سے مکہ مکرمہ گیا۔ اپنے مذہب کے مطابق مناسک حج ادا کئے۔ اسی دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہو گئی آپ سے نصیحت کی باتیں سن کر دل کے ہاتھوں اسلام قبول کرنے پر مجبور ہو گیا۔ لوگوں نے مجھے "دیوانہ" کہا۔ مگر میں نے ان کی باتوں کا کوئی اثر قبول نہ کیا۔ اور کلمہ پڑھ کر سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر بیعت کر کے مسلمان ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول اسلام کے بعد سب سے پہلے مجھے "سورۃ یوسف" یاد کرنے کا حکم دیا۔ سبحان اللہ (روح المعانی ص ۱۷۰، جلد ۱۲)

سورۃ یوسف کی کتنی عظمت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کو نماز کا حکم بعد میں دیا۔ صدقات و زکوۃ کا حکم بعد میں دیا۔ احکام دین بعد میں سکھائے مگر کلمہ پڑھنے کے بعد سب سے پہلا حکم دیا، تو سورۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوسف یاد کرنے کا حکم دیا۔

○.... تاثیر سورۃ یوسف

سورۃ یوسف میں رب تعالیٰ نے اتنی تاثیر رکھی ہوئی ہے کہ جو کوئی بھی اس سورت کو دھیان سے سن لے وہ اس کا اثر قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ تاریخ اسلام میں کتنے ایسے لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سورۃ یوسف سن کر اسلام قبول کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (جو حضور کے چچا زاد بھائی اور مفسر قرآن ہیں اور جن کے بارہ میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کے وقت رب کے حضور دعا کی تھی **اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْقُرْاٰنَ وَ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ**۔ اے اللہ! ابن عباس کو قرآن کا علم سکھا دے اور دین کی سمجھ عطا فرما۔

(صحیح بخاری ص ۱۷ جلد ۱)

فرماتے ہیں کہ:

اِنَّ حِبْرًا مِّنَ الْیَھُوْدِ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوَافَقَہٗ وَھُوَ یَقْرَءُ سُوْرَۃَ یُوْسُفَ فَقَالَ مَنْ عَلَّمَکَھَا؟ قَالَ اللّٰہُ عَلَّمَنِیْھَا فَعَجِبَ الْحِبْرُ لَمَّا سَمِعَ مِنْہُ فَرَجَعَ اِلَی الْیَھُوْدِ فَقَالَ لَھُمْ اِنَّ مُحَمَّدًا لَیَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ کَمَا اُنْزِلَ فِی التَّوْرٰۃِ فَانْطَلَقَ بِنَفَرٍ مِّنْھُمْ حَتّٰی دَخَلُوْا عَلَیْہِ فَعَرَفُوْہُ بِالصِّفَۃِ وَنَظَرُوْا اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ مِنْ کَتِفَیْہِ فَجَعَلُوْا سَمْعَھُمْ اِلٰی قِرَاءَتِہٖ لِسُوْرَۃِ یُوْسُفَ فَتَعَجَّبُوْا مِنْہُ وَاَسْلَمُوْا عِنْدَ ذٰلِکَ
(فتح القدیر ص ۳ جلد ۳، روح المعانی ص ۱۷۰ جلد ۱۲)

ترجمہ: یہودیوں کا ایک عالم (حبر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ آنحضرت اس وقت سورۃ یوسف کی تلاوت فرما رہے تھے۔ اس نے کہا، یہ سورۃ آپ کو کس نے سکھائی ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے، وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سن کر از حد متعجب ہوا اور یہودیوں سے جا کر کہا' بلاشبہ ' (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) قرآن (میں حضرت یوسف کا قصہ) ویسے ہی پڑھتے ہیں جیسے ہماری تورات میں ہے (یہ سن کر) یہودیوں کی ایک جماعت آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور آپ کی صفات سے آپ کو پہچان لیا اور آپ کے کندھوں کے درمیان سے مہر نبوت کو دیکھا تو اپنے کانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت سورۃ یوسف کی طرف لگا لیا۔ بہت خوش ہوئے اور (سورۃ یوسف سن کر) اسی وقت مسلمان ہو گئے۔

آپ تصور فرمائیں کہ وہ سماں کتنا حسین ہو گا جب مدینہ منورہ کی سرزمین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فصاحت بیان سے سورۃ یوسف تلاوت ہو رہی ہو گی۔ یہود مدینہ سر جھکائے آپ کی زبان سے سورۃ یوسف کی آیات کی تلاوت سن رہے ہوں گے ادھر آپ نے سورۃ یوسف ختم کی اُدھر وہ فوراً پکار اُٹھے:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ"

شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

سنا جس کسی نے کلام محمدؐ ہوا جان و دل سے غلام محمدؐ
ہوا ہے نہ ہو گا میسر کسی کو بلند اس قدر ہے مقام محمدؐ
سر اور دل جھومتے ہیں خوشی سے لبوں پہ جب آتا ہے نام محمدؐ

اہلحدیث کی دعوت یہی ہے کہ لوگو! پیغمبر دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اور کلام پر اعتبار اور عمل کر لو۔ کیونکہ اس معصوم پیغمبر کی زبان سے اللہ کا قرآن نکلتا ہے اور اس کی تشریح میں اپنا فرمان نکلتا ہے۔ قرآن اور نبی کا فرمان ہی اصل اسلام ہے۔

حضرات! آپ نے سورۃ یوسف کی برکت دیکھی کہ اس مقدس سورت کی برکت سے نبی کی مخالفت کرنے والے یہودی نبی کے امتی اور صحابی بن گئے۔ سبحان اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور محدث حضرت خالد بن معدان رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جب رب کائنات اپنے برگزیدہ بندوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے تو اہل جنت خوشی اور مسرت سے مزے لے لے کر سورۃ یوسف اور سورۃ مریم کی تلاوت کریں گے۔ سبحان اللہ

اور امام ابن عطاء رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سورۃ یوسف ایسی تاثیر والی اور بے مثال سورۃ ہے کہ "اگر کوئی غم رسیدہ اور پریشان حال اس سورت کو سنے تو اسے چین اور قرار آجاتا ہے۔" (تفسیر مظہری اردو ص ۱۱۴' جلد ۶)

○.... زمانہ نزول

سورۃ یوسف کے مضمون سے مترشح ہوتا ہے کہ یہ سورۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام مکہ کے آخری دور میں نازل ہوئی۔ جب قریش مکہ آپ کو قید کرنے' قتل کرنے یا جلاوطن کرنے کے منصوبے بنا رہے تھے۔ (تفہیم القرآن ص ۳۷۸' جلد ۲)

قرآن مجید نے قریش مکہ کی اس سازش کو بایں الفاظ بیان فرمایا۔

وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ وَ یَمْکُرُوْنَ وَ یَمْکُرُ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ۔ (سورۃ انفال آیت نمبر ۳۰)

ترجمہ: اور جب کافر آپ کے بارے میں تدبیریں کر رہے تھے تاکہ آپ کو قید کر دیں یا آپ کو قتل کر دیں یا آپ کو جلاوطن کر دیں۔ اور وہ تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ بھی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کی تیاریوں میں مصروف تھے کہ آپ کی تسلی' اطمینان اور قلبی راحت کے لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ یوسف نازل فرمائی۔ غرض یہ تھی کہ جس طرح برادران یوسف نے جمال ظاہری کو رشک و حسد کی آنکھوں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا تھا اور بھائی کو کنویں میں پھینک دیا تھا اسی طرح یہ برادران قوم حضور کے جمال روحانی کی تجلیات کو برداشت نہ کرسکیں گے اور آپ کو غار ثور میں پناہ گزیں ہونا پڑے گا۔ پھر جس طرح حضرت یوسف ارض مصر میں حکومت اعلیٰ تک پہنچے اسی طرح مدینہ کے لوگ حضور کو آنکھوں پر بٹھائیں گے۔ اس سورت کے نزول کا مقصد یہ ہے کہ آپ کی ہجرت حضرت یوسف علیہ السلام کی سی ہجرت ہو گی۔ انشاء اللہ آپ مدینے میں حضرت یوسف کی طرح اقتدار حاصل کریں گے اور یہی برادران قوم' برادران یوسف کی طرح آپ سے عفوو کرم کے طالب ہوں گے۔

(سراج البیان ص ۵۶۱' جلد ۲)

سورۃ یوسف کا نزول سورۃ ھود کے بعد ہوا۔ (روح المعانی ص ۱۷۰' جلد ۱۲)

○.... شان نزول

سورۃ یوسف کے نزول سے قبل جتنا قرآن نازل ہوا تھا وہ سارا احکام و ہدایات اور عقائد و اعمال کی اصلاح کی آیات پر مشتمل تھا۔ کہیں توحید کا مسئلہ' کہیں رسالت و نبوت کا مسئلہ' کہیں قیامت اور حشر کا مسئلہ' کہیں زندگی اور موت کا مسئلہ اور کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان کا مسئلہ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ اے اللہ کے رسول!

لَوْ قَصَصْتَ عَلَيْنَا .... کاش' آپ ہمارے لئے کوئی قصہ بیان فرماتے' جس میں عبرت و نصیحت بھی ہو' دلچسپی اور تسلسل بھی ہو اور وہ کسی عظیم انسان کی داستان حیات بھی ہو۔ ابھی آنحضرت اور صحابہ کی یہ گفتگو ہو رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبریل! جاؤ آج میرے نبی کے صحابہ نے قصہ سننے کی خواہش ظاہر کی ہے انہیں حضرت یوسف کا قصہ سنا آؤ۔ **فَنَزَلَتْ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تفسیر مراغی ص ۱۱۲' جلد ۱۲ تفسیر ابن کثیر ص ۴۶۷' جلد ۲)

اے پیغمبر ہم آپ کو اور آپ کے ذریعے آپ کے صحابہ کو ایسا قصہ سناتے ہیں جو قصوں میں اَحْسَنَ الْقَصَصِ کہانیوں میں بہترین کہانی' داستانوں میں خوبصورت داستان اور واقعات میں سچا واقعہ ہے اور وہ قصہ ہے حضرت یعقوب علیہ السلام کے ہونہار فرزند حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ۔

بعض تفاسیر و احادیث میں ہے کہ یہود مدینہ نے قریش مکہ کے ذریعے سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ و سلم سے سوال کیا کہ

اَنْ تُحَدِّثَہُمْ بِاَمْرِ یَعْقُوْبَ وَ وَلَدِہٖ وَ شَاْنِ یُوْسُفَ۔ فَنَزَلَتْ وَ قِیْلَ سَئَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ السَّبَبِ الَّذِیْ اَحَلَّ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ بِمِصْرَ۔ فَنَزَلَتْ

(روح المعانی ص ۱۷۰' جلد ۱۲)

ترجمہ: آپ حضرت یعقوب' ان کی اولاد اور حضرت یوسف کا معاملہ بیان کریں۔ تو اللہ تعالیٰ نے جواباً" سورۃ یوسف نازل فرمائی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی اسرائیل کے مصر جانے کا سبب پوچھا تو جواب میں سورۃ یوسف نازل ہوئی۔

یہود مدینہ اور قریش مکہ کا خیال تھا کہ ہم یہ سوال کریں گے تو آپ اس کا جواب نہ دے سکیں گے۔ ہم مشہور کردیں گے کہ اگر آپ سچے نبی ہوتے تو آپ ہمارے سوال کا جواب دیتے۔ مگر ابھی ان کا سوال ختم بھی نہیں ہوا ہو گا کہ رب کائنات نے جبریل امین کی وساطت سے جواب میں پوری سورۃ یوسف نازل فرما دی۔ حضور پر وحی کی کیفیت طاری ہوئی تو آپ جواب میں تلاوت فرما رہے تھے۔

الٓرٰ۔ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ○ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاِنْ کُنْتَ مِنْ قَبْلِہٖ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ۝

ترجمہ: یہ روشن کتاب کی آیات ہیں۔ ہم نے اس قرآن کو عربی میں اتارا تاکہ تم سمجھو۔ ہم آپ پر ایک بہترین قصہ' اس قرآن کے ذریعے جو ہم نے آپ کی طرف وحی کیا ہے' بیان کرتے ہیں۔ اور اس سے پہلے آپ غافلوں میں سے تھے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتا دیا کہ میرے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' اپنی مرضی سے قصے بیان نہیں کرتے بلکہ جو بھی کہتے ہیں بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ' میری وحی کے ذریعے بیان کرتے ہیں اور قرآن کی زبان و آیات میں بیان کرتے ہیں۔

اے یہود مدینہ اور قریش مکہ یہ انسان کی گھڑی ہوئی داستان نہیں کہ جس میں جھوٹ اور مبالغہ ہو بلکہ یہ رب العالمین کی وحی ہے جس کی صفت لَا رَيْبَ فِيْهِ ہے اور جو قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ہے۔

○.... قرآنا "عربیا"

واقعہ یوسف کی تفصیلات بیان کرنے سے قبل اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی عظمت و فضیلت' اس کی سچائی اور صداقت اور اس کے قرآن عربی ہونے کی بات بیان فرمائی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن حکیم کی بدولت ہی رمضان المبارک' شان و الا مہینہ بنا' صاحب قرآن کی برکت سے شہر یثرب' "مدینہ" بنا' قرآن کے حافظ کا دل' علم کا خزینہ بنا' حافظ قرآن اپنے ہم عصروں میں "نگینہ" بنا اور قرآن کے علم سے عالم کا روشن "سینہ" بنا۔

قرآن کی نسبت جبریل سے ہوئی تو وہ "روح الامین" بن گیا۔ قرآن کی نسبت مکہ سے ہوئی وہ "ھدی للعالمین" بن گیا۔ قرآن کی نسبت محمد رسول اللہ سے ہوئی تو وہ "رحمتہ اللعالمین" بن گیا۔ سبحان اللہ۔ قرآن حکیم کی برکت سے قدر والی رات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلیٰ اور قرآن کی برکت سے محمدؐ کی ذات اعلیٰ' قرآن کا مہینہ رمضان اعلیٰ' قرآن کی اپنی شان' اعلیٰ اور قرآن کی عربی زبان اعلیٰ۔ ارشاد خداوندی ہے۔

وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ۝ (شعراء آیت ۱۹۲ تا ۱۹۵)

ترجمہ: اور بیشک قرآن اسی نے اتارا ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ اس کو امانت دار فرشتے (جبریل) نے تیرے دل پر اتارا تاکہ تو ڈرانے والوں میں سے ہو جائے۔ (یہ قرآن) واضح عربی زبان میں اتارا گیا۔

اس سورۃ یوسف کی ابتدا میں بھی اللہ تعالیٰ نے قُرْآنًا عَرَبِيًّا کہہ کر قرآن کے عربی زبان میں ہونے کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ عربی زبان اللہ اور اس کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ اور محبوب زبان ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَّالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَ کَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ (روح المعانی ص ۱۷۳' جلد ۱۲)

ترجمہ: عرب سے پیار و محبت کیا کرو اس لئے کہ میں (محمدؐ) عربی ہوں۔ (اللہ کی آخری کتاب) قرآن مجید عربی زبان میں ہے اور جنتیوں کی زبان بھی عربی ہے۔

عربی زبان کی اسی فضیلت و برتری کے باعث اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب کے لئے عربی زبان کا انتخاب فرمایا۔ عربی زبان کی شیرینی' اس کی حیات بخش قوت' اس کا رسیلا پن۔ اس کی فصاحت و بلاغت' تشبیہات و استعارات کی کثرت اور معانی کی وسعت نے اسے اتنا اعلیٰ اور ارفع بنا دیا ہے کہ دنیا کی کوئی زبان اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... ایک مشہور اعتراض

بعض لوگ قرآن مجید کی سورۃ یوسف کے اس فقرہ "قرآنا" عربیا" لعلکم تعقلون" کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ یہ کتاب قرآن مجید تو صرف اہل عرب کے لئے ہے۔ یہ تو غیر عرب کے لئے نازل ہی نہیں ہوئی پھر اسے تمام انسانوں کے لئے ہدایت کیسے کہا جا سکتا ہے؟

○.... جواب نمبر۱

یہ محض ایک سرسری اور سطحی قسم کا اعتراض ہے جو حقیقت سمجھنے کی کوشش کئے بغیر جڑ دیا گیا ہے۔ انسانوں کی عام ہدایت کے لئے جو چیز بھی پیش کی جائے گی اس کے پیش کرنے والے کی یہی کوشش ہوگی کہ پہلے وہ اس قوم کو اپنی تعلیم سے پوری طرح متاثر کرے جس کی زبان میں وہ اسے پیش کر رہا ہے۔ پھر وہی قوم دوسری قوموں تک اس تعلیم کو پہنچانے کا ذریعہ بنے۔ کسی دعوت کے بین الاقوامی پیمانے پر پھیلنے کا یہی ایک فطری طریقہ ہے۔ (تفہیم القرآن ص ۳۸۳' جلد ۲)

○.... جواب نمبر۲

یہ امر تو ہر شخص تسلیم کرے گا کہ کتاب کے لئے کوئی نہ کوئی زبان ہونی چاہیے تھی لیکن فیصلہ طلب سوال یہ تھا کہ آخری کتاب کے لئے کس زبان کو ترجیحی حق حاصل ہو کیا اس کے لئے کوئی ایسی زبان اختیار کی جاتی جس کا پہلے دنیا میں کوئی وجود نہ تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو اس نئی زبان کو دنیا میں کون سمجھتا؟ کیا اس کتاب کے لئے کوئی ایسی زبان اختیار کی جاتی جو عہد قدیم میں مروج تھی۔ اس صورت میں بھی ایسی مشکلات تھیں جن کا حل دشوار ہے۔ کیا کوئی یورپین زبان پسند کی جاتی؟ نہیں' کیونکہ یورپ روحانیت میں ہمیشہ ایشیا کا شاگرد رہا ہے۔ غرض جو زبان بھی قرآن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجید کے لئے اختیار کی جاتی اس پر یہی اعتراض وارد ہو سکتا تھا مگر عربی زبان کی حق ترجیحی کی تائید میں اس نکتہ پر غور کرو کہ قدرت الہیہ نے اسی زبان کو آخری کتاب کے لئے پسند فرمایا۔ جو زندہ رہنے والی ہے۔ کیا وید کی زبان' ژند واستا کی زبان' تورات کی زبان' انجیل کی زبان' دنیا میں آج کسی جگہ بولی جاتی ہے؟ یا کوئی شہر' کوئی قریہ اور کوئی علاقہ ایسا ہے جہاں ان میں سے کسی کا استعمال بطور زبان ہوتا ہو؟ نہیں اور یقیناً نہیں تو نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ علم الٰہی نے جو ماضی' حال اور استقبال پر حاوی ہے۔ اپنی آخری کتاب کے لئے ایسی زبان کو حق ترجیحی عطا فرمایا جس زبان میں حیات' نمو اور قیام کی صفات' استعداد اور طاقت موجود تھی۔ عربی زبان کو دیکھو وہ نہ صرف مسلمانوں کی زبان ہے بلکہ لاکھوں یہودیوں' کروڑوں عیسائیوں اور ہزاروں قبطیوں اور حبشیوں کی بھی یہی پیاری زبان ہے۔ (الجمال و الکمال ص ۱۴۱ تا ۱۴۴ ملخصا)

ان دو جوابات سے یہ امر واضح ہو گیا کہ دنیا کی تمام زبانوں میں سے قرآن مجید کی زبان بننے کے لئے صرف "عربی زبان" ہی مناسب اور درست تھی۔ اسی کے لئے یہاں فرمایا

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ اور دوسری جگہ فرمایا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۝

۝ .... احسن القصص

یوں تو قرآن حکیم میں سابقہ انبیاء کرام کی درخشاں زندگیوں کے بیسیوں قصے مذکور ہیں جن کا ہر پہلو رشد وہدایت کے انوار برسا رہا ہے۔ لیکن "احسن القصص" کے لقب سے صرف جناب یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی داستان حیات کو ہی نوازا گیا ہے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ تکمیل انسانیت کی منزل رفیع کی طرف جو راستہ جاتا ہے اس کے سارے پیچ و خم' نشیب و فراز' پیش آنے والی دشواریاں' منزل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دل برداشتہ کر دینے والے سنگین مراحل، منزل سے غافل کر دینے والے حسین و جمیل مناظر اور دل موہ لینے والی دلچسپیوں کو اتنی وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے کہ کسی ابہام و التباس کی گنجائش نہیں رہتی۔ پھر اس جان گداز اور طویل راہ کو طے کرنے کے لئے مسافر کو جس صبر، عزم، توکل، تقویٰ، عالی حوصلگی اور سیر چشمی کی ضرورت ہوتی ہے اس کا ذکر بھی اتنے دل نشین اور موثر پیرائے میں کیا گیا ہے کہ اگر انسان فطرت سعید اور قلب سلیم کی نعمت سے محروم نہ ہو تو وہ اس منزل تک رسائی حاصل کرنے کے لئے بے تاب ہو جاتا ہے۔ وہ طوفانوں سے کھیلتا، بپھری ہوئی لہروں سے آنکھ مچولی کرتا، ہلاکت انگیز گردابوں کا منہ چڑاتا، چٹانوں سے ٹکراتا اور دامن بچاتا ہوا ساحل مراد کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ آپ خود انصاف فرمایئے جس ذات اطہر و اقدس کی داستان حیات کا دامن ایسے انمول حقائق سے لبریز ہو اگر اسے "احسن القصص" نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے؟ اور اگر قران اسے احسن القصص نہ کہے تو اور کون کہے۔

○... اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ

سورۃ یوسف کی اس تیسری آیت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ اے نبی! ہم نے آپ کی طرف اس قرآن مجید کو اتارا ہے۔

قرآن مجید ایسی بے مثال، لاریب، لاثانی، معتبر، مستند اور جامع کتاب ہے کہ اس کے نزول کے بعد حصول ہدایت کے لئے کسی اور کتاب کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اب انسانیت کی رشد و راہنمائی اور ہدایت کے لئے، اللہ کا قرآن اور اس کے آخری نبی کا فرمان ہی کافی ہے۔ قرآن و حدیث کی موجودگی میں ان سے ہٹ کر کسی اور کتاب کی طرف رغبت کرنا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ناجائز اور منع ہے۔ مشہور صحابی حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَاءَ عُمَرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ مَرَرْتُ بِاَخٍ لِّیْ مِنْ قُرَیْظَۃَ فَکَتَبَ لِیْ جَوَامِعَ مِنَ التَّوْرَاۃِ اَلَا اَعْرِضُھَا عَلَیْکَ ؟ فَتَغَیَّرَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ ثَابِتٍ فَقُلْتُ لَہٗ اَلَا تَرٰی مَا بِوَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا قَالَ فَسُرِّیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ اَصْبَحَ فِیْکُمْ مُوْسٰی ثُمَّ اتَّبَعْتُمُوْہُ وَ تَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ، اِنَّکُمْ حَظِّیْ مِنَ الْاُمَمِ وَ اَنَا حَظُّکُمْ مِّنَ النَّبِیِّیْنَ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۶۷، جلد ۲)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی۔ اے اللہ کے رسول! بنو قریظہ سے تعلق رکھنے والے میرے ایک دوست نے تورات میں سے چند جامع باتیں مجھے لکھ کر دی ہیں۔ کیا وہ آپ کو سناؤں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ غصہ سے متغیر ہو گیا۔ جناب عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے عمر! کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو نہیں دیکھتے۔ (عمر نے دیکھا تو) کہنے لگے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر دل سے راضی ہیں تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ سے غصہ دور ہوا۔ اور فرمایا۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ اگر تم میں (صاحب توراۃ) موسیٰ علیہ السلام ہوتے، پھر تم مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع کرتے تو گمراہ ہو جاتے امتوں میں تم میرا حصہ اور نبیوں میں میں تمہارا حصہ ہوں۔

حضرات! آپ توجہ فرمائیں کہ جب قرآن اور نبی کے فرمان کے ہوتے ہوئے تورات کو پڑھنا اور تورات والے پیغمبر موسیٰ کی اتباع کرنا جائز نہیں ہے۔ تو قرآن و سنت کی موجودگی میں کسی امتی کے پیچھے چلنا۔ اس کی ہر بات ماننے کو لازمی سمجھنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوراس کی تقلید کرنا کیسے جائز ہے؟

○.... تین آیات

سورۃ یوسف کی ابتدائی تین آیات کی تشریح و تفسیر میں علامہ حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اور مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کا ایک واقعہ نقل فرمایا ہے۔

"سوس کے رہائشی خاندان عبدالقیس کا ایک شخص جناب عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے پوچھا تیرا نام فلاں ہے؟۔ اس نے کہا جی ہاں۔ فرمایا تو سوس کا رہائشی ہے۔ کہا جی ہاں۔ حضرت عمر کے ہاتھ میں چھڑی تھی وہ اسے ماری اور فرمایا۔ بیٹھ جا۔ اس نے کہا امیر المومنین میرا قصور؟۔ آپ نے اسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سورۃ یوسف کی ابتدائی تین آیات۔ الر تلک ایات الکتاب المبین سے لمن الغافلین تک تین بار سنائیں اور تین مرتبہ ہی اسے چھڑی سے مارا۔ اس نے عرض کی میری غلطی؟ فرمایا کیا تو نے دانیال پیغمبر کی کتاب لکھی ہے اور تجھے وہ پسند ہے؟ اس نے کہا آپ جو حکم کریں میں تعمیل کروں گا۔ فرمایا جا کر گرم پانی اور سفید روئی سے اسے بالکل مٹا دے' خبردار' آج کے بعد نہ اسے خود پڑھنا نہ کسی کو پڑھانا۔ اگر میں نے سن لیا کہ تو نے اسے پڑھا' یا کسی کو پڑھایا ہے تو عبرتناک سزا دوں گا۔ پھر جناب عمر رضی اللہ عنہ نے سطور بالا میں ذکر کردہ اپنا تورات والا واقعہ اسے سنایا"

(تفسیر مظہری اردو صفحہ ۱۳۳' جلد ۶۔ تفسیر ابن کثیر صفحہ ۴۶۷ جلد ۲)

حضرات! جہاں آپ کو سورۃ یوسف کا تعارف' زمانہ نزول' شان نزول' اس سورۃ کی فضیلت و اہمیت' قرآن کی شان اور احسن القصص کی ابتدا معلوم ہوئی وہاں یہ مسئلہ بھی ذہن نشین ہوا کہ قرآن و سنت ہی اصل اسلام ہے اور اسی پر عمل کرنے میں دنیوی و اخروی نجات ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دلی دعا ہے کہ وہ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر۲

خواب اور تعبیر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْہِ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُھُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ۝ قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاکَ عَلٰۤی اِخْوَتِکَ فَیَکِیْدُوْا لَکَ کَیْدًا اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ وَ کَذٰلِکَ یَجْتَبِیْکَ رَبُّکَ وَیُعَلِّمُکَ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ وَ یُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ وَ عَلٰۤی اٰلِ یَعْقُوْبَ کَمَآ اَتَمَّھَا عَلٰۤی اَبَوَیْکَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبَّکَ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ (سورۃ یوسف آیت نمبر۴ تا۶)

ترجمہ: وہ وقت یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا۔ اباجی! میں نے گیارہ ستارے' سورج اور چاند کو دیکھا ہے کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا اے میرے بیٹے! اپنی خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا وہ تیرے بارے میں کوئی تدبیر کریں گے بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ اور اسی طرح منتخب کرے گا آپ کو آپ کا رب اور سکھائے گا تجھے خوابوں کی تعبیر اور تجھ پر اور آل یعقوب پر اپنی نعمت مکمل کرے گا۔ جیسا کہ اس کو مکمل کیا ہے اس سے قبل آپ کے باپ ابراھیم اور اسحاق پر۔ بیشک تیرا رب علم و حکمت والا ہے۔

ہر قسم کی حمد و ثنا اور تعریف و تسبیح اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کو عدم سے وجود بخشنے کے بعد احسن تقویم کے لقب سے سرفراز فرمایا۔ اور ریت کے ذرات اور بارش کے قطرات سے زیادہ درودو سلام شفیع المذنبین' رحمتہ للعلمین محسن انسانیت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس و اطہر پر' جن کے دنیا میں تشریف لانے کی برکت سے رب کائنات نے ہدایت کائنات کے لئے' رسول کائنات پر قرآن مجید جیسی بے مثال اور بابرکت کتاب کو نازل فرمایا۔

حضرات! ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے جناب یوسف علیہ السلام کے بچپن کے ایک خواب' حضرت یعقوب علیہ السلام کی زبان سے اس خواب کی تعبیر اور خاندان یوسف علیہ السلام کی عظمت کو بیان فرمایا ہے۔ مزید یہ کہ ان آیات میں جناب یوسف علیہ السلام کو خواب میں دی گئی' بشارتوں اور حقیقتوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔

آپ یقیناً جناب یوسف علیہ السلام کی خواب لاجواب کی حقیقت جاننے سے پہلے جناب یوسف علیہ السلام کا تعارف حاصل کرنا چاہیں گے کہ وہ عظیم انسان کون ہے؟ جن کے بچپن اور جوانی بلکہ حالت نیند میں نظر آنے والے خوابوں کا بھی قرآنی آیات میں ذکر کیا گیا ہے۔

○.... معنی یوسف اور تعارف

لفظ یوسف کا معنی "مزید" ہے یہ عبری زبان کا لفظ ہے۔ حضرت یوسف کی پیدائش کے وقت ان کی ماں نے کہا تھا "اللہ مجھے اور بھی (مزید) بیٹا دے گا (الجمال والکمال ص ۵۰) اسی وجہ سے ان کا نام یوسف رکھ دیا گیا۔ جناب یوسف علیہ السلام کے والد گرامی قدر کا نام جناب یعقوب علیہ السلام ہے جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام راحیل بنت لابان تھا۔ (تفسیر مظہری اردو ص ۱۱۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کا خاندان علاقہ کنعان میں رہائش پذیر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثیر تعداد میں بیٹے عطا کیے۔ جو خوبرو' دراز قد' تنومند اور بڑے جفاکش تھے۔ آخری عمر میں حضرت یعقوب کے ہاں جبکہ آپ ارض فلسطین میں یروشلم سے ۱۸ میل جنوب مغرب میں واقع "وادی جبرون" جسے مدینۃ الخلیل بھی کہا جاتا ہے۔ میں اقامت گزیں تھے غالباً "۱۹۲ قبل مسیح میں ایک فرزند تولد ہوا جو حسن و رعنائی کا ایسا حسین و جمیل پیکر تھا کہ چشم فلک نے اس وقت تک اس سے زیادہ حسین و جمیل دیکھا ہی نہیں تھا۔ والدہ محترمہ نے اس فرزند جلیل کا نام "یوسف" تجویز کیا اور والد محترم نے ماں کے تجویز کردہ نام کو پسند کرتے ہوئے اس سے اتفاق کیا۔ چنانچہ اس جمال ظاہری اور حسن معنوی کے مرقع بیٹے کا نام "یوسف" رکھ دیا گیا۔ جناب یوسف علیہ السلام اور ان کے خاندان کی بزرگی و فضیلت کو نبی کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں بیان فرماتے ہیں۔

اَلْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ (صحیح بخاری ص ۴۸۰ جلد ۱)

ترجمہ: کریم ابن کریم ابن کریم ابن کریم یوسف بیٹا یعقوب کا یعقوب بیٹا اسحاق کا اور اسحاق بیٹا ابراہیم کا۔

آپ اندازہ فرمائیں جناب یوسف علیہ السلام اور ان کے خاندان کی عزت و شرافت کا تذکرہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان حق ترجمان سے ہو رہا ہے وہ زبان مصطفیٰ جس سے حق اور سچ نکلنے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی (سورۃ النجم آیت نمبر ۳-۴)

ترجمہ: وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتا اس کا کلام تو وحی الٰہی ہوتا ہے۔

بقول شاعر

مصطفیٰ ہرگز نہ گفت تا نہ گفت جبرائیل
و جبرائیلش ہم نہ گفت تا نہ گفت کردگار

آپ یوسف اور خاندان یوسف کے احترام و تقدیس پر غور کریں کہ یہ خاندان انبیاء، رسل اور پیغمبروں کا خاندان ہے کہ جناب یوسف علیہ السلام خود نبی، ان کے باپ جناب یعقوب علیہ السلام نبی، ان کے دادا حضرت اسحاق نبی اور ان کے پڑدادا جناب ابراہیم علیہ السلام نہ صرف نبی بلکہ جد الانبیاء اور خلیل اللہ۔ جن کے بارے میں رب تعالٰی نے فرمایا۔ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبۡرٰهِیۡمَ خَلِیۡلًا ۔ اللہ نے دنیا میں کسی خلیل کو بنایا ہے تو (یوسف کے پڑدادا) جناب ابراھیم علیہ السلام کو بنایا ہے۔

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسری حدیث میں جناب یوسف علیہ السلام کے اکرام و اعزاز کو مزید وضاحت سے بیان فرمایا۔ رسول اکرمؐ کی تقریباً ساڑھے پانچ ہزار احادیث کے راوی جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

سُئِلَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ مَنۡ اَکۡرَمُ النَّاسِ ؟ قَالَ اَتۡقٰهُمۡ لِلّٰهِ قَالُوۡا لَیۡسَ هٰذَا نَسۡئَلُکَ قَالَ فَاَکۡرَمُ النَّاسِ یُوۡسُفُ نَبِیُّ اللّٰهِ ابۡنُ نَبِیِّ اللّٰهِ ابۡنِ نَبِیِّ اللّٰهِ ابۡنِ الۡخَلِیۡلِ (صحیح بخاری ص ۴۷۹، جلد ۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ باعزت کون ہے؟ فرمایا جو اللہ سے زیادہ ڈرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی ہم نے یہ نہیں پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر لوگوں میں سب سے باعزت اللہ کے نبی کا بیٹا، نبی کا پوتا اور ابراہیم خلیل اللہ کا پڑپوتا "یوسف" ہے جو خود بھی اللہ کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ہے۔

○.... یتیمی یوسف

جناب یوسف علیہ السلام کی عمر مبارک دو سال تھی' والد اور والدہ اس شیر خوار بچے کی نگہداشت و پرواخت میں لگے ہوئے تھے کہ والدہ یوسف کی وہ دعا جو انہوں نے جناب یوسف کی ولادت باسعادت کے موقع پر مانگی تھی' پوری ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے جنابہ راحیل کو فرزند ارجمند جناب یعقوب علیہ السلام کو صاحبزادے اور جناب یوسف کو برادر خورد سے نوازا۔ اور بنیامین کی صورت میں ایک ہونہار اور خوبصورت بچے کی ولادت ہوئی۔

ابھی والدہ یوسف حالت نفاس میں تھیں کہ اللہ تعالیٰ کا وہ وعدہ آگیا۔ جس سے کوئی انسان بھاگ نہیں سکتا اور جس کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ

(سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۳۵)

ترجمہ: ہر جان "موت" کو چکھنے والی ہے۔ اور ہم تمہیں برائی اور بھلائی سے آزماتے ہیں۔ اور تمہیں ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر مبارک ابھی دو سال اور بنیامین کی عمر چند دن تھی کہ والدہ یوسف کے لئے موت کا پیغام آگیا۔

کسی کو علم نہیں ہے کہ اسے کب اور کہاں موت آ جائے گی۔ اللہ کریم ارشاد فرماتے ہیں۔

• وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ

(سورۃ لقمان آیت نمبر ۳۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور کسی جاندار کو معلوم نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا۔ اور کوئی جاندار نہیں جانتا کہ اسے کس زمین میں موت آجائے گی۔

شاعر نے کیا خوب کیا ہے۔

کلبہ افلاس میں دولت کے کاشانے میں موت
دشت و در میں، شہر میں، گلشن میں ویرانے میں موت
موت ہے ہنگامہ آراء قلزم خاموش میں
ڈوب جاتے ہیں سفینے موج کی آغوش میں

بھائیو! موت نہیں دیکھتی کہ دو سال کے یوسف کی پرورش کون کرے گا؟ اس کی ضروریات کون پوری کرے گا۔ اس کی دیکھ بھال کون کرے گا۔ موت نہیں دیکھتی کہ چند دن کے معصوم بچے کو کون سنبھالے گا۔ اسے گود میں کون لے گا؟ اسے دودھ کون پلائے گا؟ اسے سینے سے کون لگائے گا؟ رب تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ (سورہ یونس آیت نمبر ۴۹)

ترجمہ: جب موت کا مقرر وقت آجائے تو ایک لمحہ کی تقدیم و تاخیر بھی نہیں ہوتی۔

غرض والدہ یوسف کی موت کا وقت آگیا۔ فرشتہ اجل آیا اور دیکھتے ہی دیکھتے والدہ یوسف کے قفس عنصری سے روح پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

جناب یعقوب علیہ السلام غم کی تصویر بنے کبھی ان دو معصوم صاحبزادوں کی طرف دیکھتے اور کبھی راحیل کی میت پر نظر ڈال کر بے ساختہ آنسو بہانا شروع کر دیتے ہیں۔ دونوں معصوم بیٹوں کو گود میں لے کر ان کی پیشانیوں کو چومتے اور انہیں سینے سے لگا کر روتے روتے ان کی داڑھی بھیگ جاتی ہے۔

سوچتے ہیں یا اللہ! ان معصوموں کی پرورش کون کرے گا؟ ان کو کون سنبھالے گا؟ انہیں ماں کا پیار کون دے گا؟ انہیں گرم و نرم بستر کون بچھا کر دے گا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے کپڑے کون تبدیل کرے گا؟ اور انہیں شفقت و محبت سے کون پالے گا؟
مولانا عبدالستار رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں۔

اول درجے دونواں بھراواں وقت یتیمی پایا
ایسے غم یعقوب نبی نوں دور مکان پہنچایا
پناہ خدا دی ایس جدائیوں شالا پیش نہ آوے
ماتواں باجھ یتیماں تائیں سینے کون لگاوے
بے شک ماتواں دنیا اندر جنت والیاں چھاداں
دیندا کون پیار اونہانوں، نئیں جنہاندیاں ماواں

دعا ہے کہ جو مائیں فوت ہوگئی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور جو مائیں زندہ ہیں، اللہ تعالیٰ بچوں کو ان کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

بھائیو! ماں باپ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہیں اور ماں کے پاؤں تلے جنت ہے نوجوانوں! ماں باپ کی خدمت کرلو۔ فرش پر ماں، باپ کو راضی کرلو عرش پر خدا راضی ہو جائے گا۔

حضرات! اللہ کے فیصلوں کو کون ٹال سکتا ہے اور اس کے حکموں کو کون تبدیل کر سکتا ہے۔ آپ ذرا غور فرمائیں کہ ہمارے پیغمبر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی اور یوسف علیہ السلام کے حالات زندگی میں کس قدر مطابقت اور موافقت ہے کہ آنحضرت نے بھی بچپن یتیمی میں گزارا اور حضرت یوسف بھی بچپن میں ہی یتیم ہوگئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوٰى ○ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ○ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ○ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ○ (سورۃ الضحیٰ آیت نمبر ۶ تا ۹)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اے نبی! کیا اللہ تعالیٰ نے تجھے یتیم نہیں پایا۔ تو ٹھکانہ دیا اور تجھے بھولا ہوا پایا تو راہ دکھلایا اور تجھے نادار پایا تو مالدار کر دیا پس تو یتیم پر سختی نہ کر۔

مسند احمد اور الترغیب والترہیب میں ہے کہ ایک آدمی آنحضرت کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اپنی سخت دلی کی شکایت کی کہ حضور میرا دل بڑا سخت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اِمْسَحْ رَاْسَ الْیَتِیْمِ" یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کر۔ اللہ تیرے دل کی سختی دور فرما دے گا۔

ایک حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بھی فرمایا جو اللہ کے لئے کسی یتیم کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرے گا تو اس کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے۔ ہر بال کے بدلے اللہ تعالیٰ نیکیاں عطا فرمائے گا۔ سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یتیموں سے شفقت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرات! مختصر یہ کہ جناب یوسف علیہ السلام کا بچپن حالت یتیمی میں گزرا۔ آپ نے اپنی پھوپھی کے گھر پرورش پائی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام' یوسف اور اس کے حقیقی بھائی بنیامین سے بڑی محبت کرتے اور ان دونوں کا خصوصی خیال رکھا کرتے تھے۔

○.... خواب یوسف

تا آنکہ جناب یوسف علیہ السلام کی عمر مبارک ۷' ۱۰' ۱۲' ۱۳ یا ۱۷ سال ہو گئی۔ جمعہ کی رات تھی اور یہ رات "شب قدر" تھی کہ جناب یوسف علیہ السلام نے ایک عجیب و غریب خواب دیکھا جس خواب حقیقی کا ذکر اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں یوں فرماتے ہیں۔

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَاَیْتُھُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ

ترجمہ: جب یوسف نے اپنے باپ (یعقوب) سے کہا کہ بیشک میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے، سورج اور چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر تھے اور خواب کی بشارت کو پوری طرح سمجھتے تھے۔ انہوں نے اس خواب سے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ میرے اس چاند سے بیٹے کو عظیم مرتبہ نصیب فرمائے گا۔ انہیں منصب نبوت عطا فرمائے گا، سلطنت و حکومت سے نوازے گا، بھائی اس کی فرمانبرداری کریں گے لہٰذا احتیاطی تدبیر اختیار کرنے کا مشورہ دیا اور کہا

قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاکَ عَلٰٓی اِخْوَتِکَ فَیَکِیْدُوْا لَکَ کَیْدًا اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ

ترجمہ: یعقوب نے کہا اے میرے پیارے بیٹے اپنے اس خواب کو بھائیوں پر بیان نہ کرنا وہ تیرے خلاف کوئی تدبیر کریں گے۔ بیشک شیطان تو انسان کا کھلا دشمن ہے۔

وہ تیرا خواب سن کر حسد کی آگ میں جل جائیں گے۔ پہلے ہی تجھ سے میری بے پناہ محبت انہیں کھٹکتی ہے۔ مزید مخالف ہو جائیں گے اور تیرے خلاف کوئی منصوبہ بنائیں گے۔ اس لئے ان کے روبرو اس خواب کا تذکرہ نہ کرنا۔

معلوم ہوا کہ مسلمان کو دوسرے کے شر سے بچانے کے لئے اس کی کسی بری خصلت کا اظہار کر دینا جائز ہے یہ غیبت میں داخل نہیں۔ اس آیت مبارکہ سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا اگر کسی شخص کے متعلق احتمال ہو کہ وہ ہماری خوشحالی اور نعمت کا ذکر سنے گا تو حسد کرے گا اور نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا تو اس کے سامنے اپنی دولت و عزت اور نعمت وغیرہ کا ذکر نہ کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ "اپنے مقاصد کو کامیاب بنانے کے لئے ان کو راز میں رکھنے سے مدد حاصل کرو' کیونکہ دنیا میں ہر صاحب نعمت سے حسد کیا جاتا ہے"

(معارف القرآن ص ۱۱' جلد ۵)

○.... ستاروں کے نام

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے ان ستاروں کے نام ذکر فرمائے ہیں۔ جن کو حالت سجدہ میں جناب یوسف علیہ السلام نے دیکھا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

جَآءَ بُسْتَانِی الْیَھُوْدِیُّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنِی عَنِ الْکَوَاکِبِ الَّتِیْ رَاٰھَا یُوْسُفُ سَاجِدَۃً لَّہٗ مَا اَسْمَآءُھَا؟ فَسَکَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُجِبْہُ بِشَیْءٍ۔ فَنَزَلَ عَلَیْہِ جِبْرِیْلُ فَاَخْبَرَہٗ بِاَسْمَآئِہَا فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْبُسْتَانِی الْیَھُوْدِیِّ فَقَالَ ھَلْ اَنْتَ مُؤْمِنٌ اِنْ اَخْبَرْتُکَ بِاَسْمَآئِہَا؟ قَالَ نَعَمْ' قَالَ خرثان' و الطارق والذیال' و ذو الکتفان' و قابس ووثاب و عمود ان' والفیلق' والمصبح و الفروح و ذوالفرع۔ فَقَالَ الْیَھُوْدِیُّ اِیْ وَاللّٰہِ اِنَّہَا لَاَسْمَآءُھَا (فتح القدیر ص ۶' جلد ۳۔ روح المعانی ص ۱۷۹' جلد ۱۲)

ترجمہ: ایک بستانی نامی یہودی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ان ستاروں کے نام بتاؤ جنہیں یوسف نے (خواب میں) سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور اسے کوئی جواب نہ دیا۔ جناب جبریل علیہ السلام آئے اور آپ کو ان ستاروں کے ناموں کی اطلاع دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بستانی یہودی کو پیغام بھیج کر بلوایا اور فرمایا۔ اگر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ان ستاروں کے نام بتا دوں تو کیا تو ایمان لے آئے گا؟ اس نے کہا ہاں' فرمایا ان کے یہ نام تھے۔ خرثان' طارق' ذیال' ذوا لکتفان' قابس' وثاب' عمودان' فیلق' مصبح' فروح اور ذوالفرغ' یہودی نے کہا' اللہ کی قسم ان کے یہی نام ہیں۔

زبان نبویؐ سے اس نے جب ان گیارہ ستاروں کے نام سنے تو حضور کی صداقت و سچائی اور بمطابق وحی کلام کرنے سے ایسا متاثر ہوا کہ اسی وقت پکار اٹھا "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ"

حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں جن گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو اپنے روبرو سجدہ ریز دیکھا تھا۔ ان کے متعلق جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ گیارہ ستاروں سے مراد جناب یوسف کے گیارہ بھائی اور سورج چاند سے مراد والدین ہیں (تفسیر ابن عباسؓ مترجم ص ۴۷' جلد ۲)

واضح رہے کہ آپ کی حقیقی والدہ تو وفات پا چکی تھیں اس سے مراد سوتیلی والدہ ہے۔

○.... قرآن اور خواب

قرآن مجید نے جناب یوسف علیہ السلام کے اس خواب کے علاوہ کئی دوسرے خوابوں کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ یوسف علیہ السلام کے پڑدادا جناب ابراہیم علیہ السلام کا خواب بھی قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے۔ فرق یہ ہے کہ یہاں بیٹے کو خواب آیا اس نے باپ سے بیان کیا اور رائے طلب کی وہاں باپ کو خواب آیا اور انہوں نے بیٹے کے سامنے بیان کرکے اس سے مشورہ طلب کیا۔

فرمان الٰہی ہے۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَرٰی قَالَ یٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ (سورہ الصافات آیت نمبر ۱۰۲)

ترجمہ: جب وہ (لڑکا) اس (ابراہیم) کے ساتھ دوڑنے کے قابل ہوا تو ابراہیم نے کہا اے میرے بیٹے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ تیری کیا رائے ہے؟ اسماعیل نے کہا، اے ابا جی! جو آپ کو حکم دیا گیا ہے آپ کریں۔ آپ مجھے اگر اللہ نے چاہا تو صبر کرنے والوں سے پائیں گے۔

حفیظ جالندھری حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب اور جناب اسماعیل علیہ السلام کے جواب کا یوں تذکرہ کرتے ہیں۔

پہاڑی پر سے دی آواز اسماعیل ادھر آؤ
ادھر آؤ خدائے پاک کا ارشاد سن جاؤ
پدر کی یہ صدا سن کر پسر دوڑا ہوا آیا
رکا ہرگز نہ اسماعیل گو شیطاں نے بہکایا
پدر بولا کہ بیٹا آج میں نے خواب دیکھا ہے
کتاب زندگانی کا نرالہ باب دیکھا ہے
یہ دیکھا ہے کہ میں خود آپ تجھ کو ذبح کرتا ہوں
خدا کے نام سے تیرے لہو میں ہاتھ بھرتا ہوں
سعادت مند بیٹا جھک گیا فرمان باری پر
زمین و آسمان حیران تھے اس طاعت گزاری پر

قرآن مجید نے نبی دوجہاں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب بھی ذکر فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں حجرہ عائشہ کے اندر آرام فرما رہے تھے، آنکھیں بند، مگر دل جاگ رہا تھا اور حضور دیکھتے ہیں کہ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اور صحابہ نے احرام باندھے ہوئے ہیں۔ مدینہ سے روانہ ہوئے ہیں مکہ کی طرف جا رہے ہیں۔ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔ صفا و مروہ کی سعی کر رہے ہیں۔ حجر اسود کو چوم رہے ہیں' زم زم کا پانی پی رہے ہیں۔ قربانیاں ذبح کر رہے ہیں' سر منڈوا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول مکرم کا خواب یوں بیان کیا۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ (سورہ الفتح آیت نمبر ۲۷)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے خواب کو پورا کیا اللہ تعالیٰ نے چاہا تو (آئندہ سال) تم اطمینان سے مسجد حرام میں داخل ہو گے کوئی اپنا سر منڈائے گا اور کوئی بال ترشوائے گا کوئی ڈر نہ ہو گا۔

ہمارے پیغمبر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خواب ایک سال بعد پورا ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہ اسلام کا خواب چند دن بعد پورا ہوا۔ مگر یوسف علیہ السلام کا خواب چالیس یا اسی سال بعد پورا ہوا۔

غرض... انبیاء کرام کو حالت خواب میں جو بشارتیں اور احکام دیئے جاتے ہیں وہ سچے اور حقیقی ہوتے ہیں مشہور مفسر قرآن صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنهما فرماتے ہیں **رُؤْيَا الْاَنْبِيَآءِ وَحْيٌ** (فتح القدیر ص ۶' جلد ۳) نبیوں کے خواب وحی ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں یوسف کے جیل کے دو ساتھیوں کے خواب اور بادشاہ مصر کے خواب اور یوسف علیہ السلام کی زبانی ان کی تعبیر کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن کی تفصیل اپنی جگہ آئے گی۔ انشاء اللہ

○.... آنحضرت کے دو مثالی خواب

اب' جب خواب کی بات چل ہی نکلی ہے تو میں چاہتا ہوں کہ نبی دو جہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرور کون و مکاں اور امام رسولاں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے دو فقید المثال اور لاجواب خوابوں کا تذکرہ بھی کر دوں' یہ خواب صرف خواب نہیں بلکہ امت کے لئے نصیحت اور موعظت ہیں۔

(۱)... مشہور صحابی رسول جناب ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کو کیسے یقین ہوا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اے ابو ذر! میں بطحاء مکہ میں لیٹا ہوا تھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے۔ ایک فضا میں آسمان و زمین کے درمیان رہا اور دوسرا میرے قریب آیا' ایک فرشتہ دوسرے سے سوال کرتا ہے اَھُوَ؟ کیا یہ وہی (محمد) ہے؟ دوسرا جواب دیتا ہے نَعَمْ' ہاں یہ وہی ہے جس کی طرف ہمیں بھیجا گیا ہے۔ فضا والا فرشتہ دوسرے سے کہتا ہے "زِنْهُ بِرَجُلٍ" اس کا ایک آدمی سے وزن کرو۔ ترازو منگوایا گیا۔ ایک پلڑے میں مجھے اور دوسرے میں ایک آدمی بٹھا کر تولا گیا۔ فَوَزَنْتُہٗ میں اس سے بھاری ہوا۔ فرشتہ نے کہا "زِنْهُ بِعَشَرَةٍ" تول رہے ہو امام الانبیاء کو اور مقابلہ میں ایک آدمی۔ آپ کا وزن دس آدمیوں سے کرو۔ آپ فرماتے ہیں فَوُزِنْتُ بِهِمْ' فَرَجَحْتُهُمْ مجھے دس سے تولا گیا تو دس آدمی ہلکے اور مقابلہ میں میرے اکیلے کا وزن بھاری نکلا۔ کہا "زِنْهُ بِمِائَةٍ" سو آدمی سے تولو۔ فرمایا "فَرَجَحْتُهُمْ" میں سو سے بھی بھاری ہوا فضا والا فرشتہ بولا "زِنْهُ بِأَلْفٍ" اس پیغمبر کا وزن ہزار آدمی سے کرو۔ آپ نے فرمایا میرا وزن ہزار آدمی سے کیا گیا فَرَجَحْتُهُمْ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُوْنَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيْزَانِ تو میرا پلڑا زمین سے نہ ہلا اور ہزار والا پلڑا اتنا اوپر اٹھ گیا کہ مجھے خطرہ محسوس ہوا۔ یہ ہزار آدمی مجھ پر نہ گر جائیں تو یہ دیکھ کر ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا "لَوْ وَزَنْتَهُ بِأُمَّتِهِ لَرَجَحَهَا" (چھوڑ دو اس تولنے کو اور فیصلہ خدا بن لو) اگر ایک پلڑے میں پوری امت بٹھا دی جائے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری طرف اکیلے محمد رسول اللہ ہوں تو ساری امت کا وزن کم ہو جائے گا۔ مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وزن کا مقابلہ نہیں ہو سکے گا (سبحان اللہ) مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۵)

کیا مفہوم و مطلب اس خواب مصطفیٰ کا؟ کہ ایک آدمی کی بات دو آدمیوں کی بات' دس اماموں کی بات ہزار مولوی کی بات' سو مفتی کی بات بلکہ ساری امت کی بات ایک طرف ہو۔ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ایک طرف ہو۔ ساری امت کی باتوں کو چھوڑا جا سکتا ہے مگر سرور کائنات کی بات کو نہیں چھوڑا جا سکتا۔ بقول مولانا ظفر علی خاںؒ

میرے ہزار دل ہوں تصدق حضور پر
میری ہزار جان ہو قربان مصطفیٰ
رشتہ میرا خدا کی' خدائی سے ٹوٹ جائے
چھوٹے مگر نہ ہاتھ سے دامان مصطفیٰ

(۲)

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوْا إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهُ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَّجَعَلَ فِيْهَا مَأْدُبَةً وَّبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ ' دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوْا أَوِّلُوْهَا لَهُ يَفْقَهْهَا قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَّالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ (رواہ البخاری'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکوۃ المصابیح ص ۲۷)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ فرشتے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سو رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے اس ساتھی (محمد) کی ایک مثال ہے اس کے پاس اسے بیان کرو۔ کچھ نے کہا کہ وہ تو سو رہے ہیں، کچھ نے کہا کہ آنکھیں سو رہی ہیں مگر دل بیدار ہے۔ پھر فرشتوں نے کہا اس (محمد) کی مثال ایسے ہے جیسے کسی نے مکان بنایا اور اس میں ایک دعوت کی۔ اور ایک بلانے والا بھیجا۔ جس نے بلانے والے کی بات مان لی۔ وہ گھر میں داخل ہو گا اور دعوت بھی کھائے گا۔ جس نے بلانے والے کی بات نہ مانی وہ نہ تو گھر میں داخل ہوا اور نہ ہی دعوت کھائی۔ پھر فرشتوں نے کہا۔ اس کا مطلب بیان کرو تاکہ سمجھ جائیں۔ بعض نے کہا وہ تو سو رہے ہیں بعض نے کہا آنکھیں سوتی ہیں مگر دل جاگ رہا ہے۔ پھر کہا گھر سے مراد جنت ہے۔ بلانے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی (سچے اور جھوٹے) لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب میں فرشتوں کی بیان کردہ اس مثال کا مطلب واضح ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری ہی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے۔ اور آپ کی اطاعت ہی حق و باطل میں فرق کرنے والی چیز ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم، اللہ تعالیٰ کے ہی ارشادات ہیں کہ

گفتہ او گفتہ اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... اقسام خواب

یہ بات تو واضح ہو چکی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے خواب "وحی الٰہی" ہوتے ہیں لیکن عام لوگوں کے خوابوں کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ نفسانی ... بیداری کی حالت میں جو صورتیں انسان دیکھتا ہے وہی خواب میں متشکل ہو کر نظر آتی ہیں۔

۲۔ شیطانی ... شیطان کچھ صورتیں اور واقعات ذہن میں ڈالتا ہے کبھی خوش کرنے کے لئے اور کبھی ڈرانے کے لئے۔

۳۔ رحمانی ... اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک قسم کا الہام ہے جو اپنے بندہ کو متنبہ کرنے یا خوشخبری دینے کے لئے کیا جاتا ہے۔

رحمانی خواب کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "مومن کا خواب ایک کلام ہے جس میں وہ اللہ تعالیٰ سے شرف گفتگو حاصل کرتا ہے" (تفسیر مظہری اردو ص ۱۱۷' جلد ۶) جبکہ نفسانی اور شیطانی خواب کی کوئی حقیقت اور حیثیت نہیں ہوتی۔

○.... مبشرات

رحمانی خواب کو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری اور مبشرات قرار دیا ہے۔ صحابی رسول سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَ مَا الْمُبَشِّرَاتُ ؟ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ

(صحیح بخاری ص ۱۰۳۵' جلد ۲)

ترجمہ: نبوت کا کوئی جزء سوائے مبشرات کے باقی نہیں رہے گا صحابہ نے عرض کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچے خواب۔

○.... نبوت کا چھیالیسواں جزء

خادم رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ (صحیح بخاری ص ۱۰۳۴، جلد ۲)

ترجمہ: نیک آدمی کا اچھا خواب، اجزاء نبوت میں سے چھیالیسواں جزء ہوتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نبوت کا سلسلہ تیئس سال جاری رہا۔ تیئس سال کی ششماہیاں چھیالیس ہوئیں۔ پہلی ششماہی میں وحی الٰہی خوابوں کی صورت میں آتی رہی۔ باقی پنتالیس ششماہیوں میں حضرت جبریل علیہ السلام پیغام رسانی کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اس حساب سے سچے خواب وحی نبوت کا چھیالیسواں جزء ہوا۔ (تفسیر مظہری اردو ص ۱۱۹، جلد ۶)

بعض روایات میں سچے خواب کو نبوت کا پچاسواں، انچاسواں اور چالیسواں جزء قرار دیا گیا ہے۔ یہ فرق خواب دیکھنے والے کے تقویٰ، امانت، دیانت، سچائی اور کمال ایمان پر منحصر ہے۔ (معارف القرآن ص ۸، جلد ۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بذریعہ خواب آنے کا ذکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یوں بیان فرماتی ہیں۔

اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَآءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ (صحیح بخاری ص ۲، جلد ۱)

ترجمہ: پہلے پہل جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی شروع ہوئی وہ سچے خواب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے' آپ نیند میں جو خواب دیکھتے وہ بیداری میں صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہوتا تھا۔

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ خواب میں نظر آتا صبح اسی طرح ظاہر ہو جاتا۔

○.... ایک مغالطہ اور اس کی تردید

نیک آدمی کے خواب کو نبوت کا چھیالیسواں حصہ کہنے سے کچھ لوگوں کو عجیب مغالطہ لگا ہے کہ اس جزء نبوت کے دنیا میں باقی اور جاری رہنے سے وہ نبوت کا باقی اور جاری رہنا سمجھ بیٹھے' جو قرآن مجید کی نصوص قطعیہ اور بے شمار احادیث صحیحہ کے خلاف اور پوری امت کے اجماعی عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے۔ اور کوئی یہ نہ سمجھے کہ کسی چیز کا ایک جزء موجود ہونے سے اس چیز کا موجود ہونا لازم آتا ہے۔ اگر کسی شخص کا ایک ناخن یا ایک بال کہیں موجود ہو تو کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہاں وہ شخص موجود ہے۔ مشین کے بہت سے کل پرزوں میں سے اگر کسی کے پاس ایک پرزہ موجود ہو اور وہ یہ کہنے لگے کہ میرے پاس فلاں مشین موجود ہے تو دنیا بھر کے انسان اسے جھوٹا سمجھیں گے یا بے وقوف۔

سچے خواب حسب تصریح حدیث بلاشبہ جزء نبوت ہیں مگر نبوت نہیں نبوت تو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۰)

ترجمہ: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں سے کسی مرد کے (حقیقی) باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... آداب خواب

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی ہر معاملہ میں رہنمائی فرمائی ہے۔ خواب کے بارہ میں آنحضرت ؐ نے امتیوں کو ہدایت فرمائی کہ

اِذَا رَءٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یُحِبُّهَا فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ اللّٰهِ فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ وَلْیُحَدِّثْ بِهَا وَاِذَا رَءٰی غَیْرَ ذٰلِکَ فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ الشَّیْطَانِ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا یَذْکُرْ لِاَحَدٍ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ (صحیح بخاری ص ۱۰۳۴، جلد ۲)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو سمجھے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور اس خواب کو بیان بھی کر دے۔ اور جب اس کے علاوہ دیکھے تو سمجھے کہ وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ تو اس کی شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور کسی سے اس خواب کا ذکر نہ کرے تو وہ اسے کوئی نقصان نہ دے گا۔

ایک دوسری حدیث میں امام کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَمَنْ رَءٰی شَیْئًا یَکْرَهُهٗ فَلْیَنْفُثْ عَنْ شِمَالِهٖ ثَلَاثًا وَّلْیَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّیْطَانِ (صحیح بخاری ص ۱۰۳۶، جلد ۲)

ترجمہ: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا شیطان کی طرف سے، جو شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو بائیں جانب تین بار پھونک مارے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمی کے سامنے خواب بیان کرنے سے منع فرمایا ہے جو ہمدرد اور خیر خواہ نہ ہو۔ نیز فرمایا خواب جب تک بیان نہ کیا جائے وہ معلق رہتا ہے جب بیان کر دیا گیا اور سننے والے نے کوئی تعبیر دے دی تو تعبیر کے مطابق واقع ہو جاتا ہے اس لئے خواب کسی سے بیان نہ کرے بجز اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص کے جو عالم و عاقل ہو یا کم از کم اس کا دوست اور خیر خواہ ہو۔ (جامع ترمذی معارف القرآن ص ۱۰' جلد ۵)

○.... خواب معیار ولائیت نہیں

کسی شخص کے سچے خواب اس کے تقویٰ' نیکی اور ولائیت کا معیار نہیں ہیں' بلکہ قرآن و حدیث سے ثابت اور تجربات سے معلوم ہے کہ بعض اوقات فاسق و فاجر بلکہ کافر کا خواب بھی سچا ہو سکتا ہے جیسے اسی سورۃ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کے جیل کے دو ساتھیوں کے خواب اور ان کا سچا ہونا اور بادشاہ مصر کا خواب اور اس کا سچا ہونا بیان کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ تینوں مسلمان نہ تھے۔ کسریٰ کا خواب جو اس نے آنحضرت کی بعثت کے متعلق دیکھا تھا وہ خواب صحیح ہوا حالانکہ کسریٰ مسلمان نہ تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی عاتکہ نے بحالت کفر آپ کے بارہ میں خواب دیکھا تھا جو سچا ثابت ہوا۔ لہٰذا تقویٰ نیکی اور ولائیت کا معیار تو اتباع قرآن و سنت ہے۔ پنجابی کے معروف شاعر شیخ محمد سعید الفت رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

کوئی اس وقت تک ولی ہو نئیں سکدا
مجدد تے قطب جلی ہو نئیں سکدا
جناں چر اوہ آ کے نہ ایتھے کھلو جائے
جناں چر محمد دا خادم نہ ہو جائے

○.... خواب چھ ہیں

خوابوں کی بات ختم کرنے سے پہلے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پاک کا تذکرہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواب چھ ہیں ① عورت کو خواب میں دیکھا جائے تو مراد بھلائی ہے۔② اونٹ سے مراد لڑائی ہے۔③ دودھ سے مراد فطرت ہے۔④ سبزی سے مراد جنت ہے۔⑤ کشتی سے مراد نجات ہے۔⑥ چھوارے (خشک کھجور) سے مراد رزق ہے۔

(رواہ ابو یعلی بسند ضعیف، تفسیر مظہری اردو صفحہ ۱۷- جلد ۶)

○.... خواب یوسف کی تعبیر

بات چل رہی تھی حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب اور اسکی تعبیر کی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے یوسف کے سامنے خواب کے بارہ میں احتیاطی تدابیر ذکر کرنے کے بعد خواب کی تعبیریوں بیان فرمائی۔ وکذلک یجتبیک ربک ویعلمک من تاویل الاحادیث ویتم نعمته علیک وعلی ال یعقوب کما اتمها علی ابویک من قبل ابراهیم واسحق ان ربک علیم حکیم ○ (سورہ یوسف آیت ۶)

ترجمہ: اور ایسے ہی تیرا رب تجھے منتخب کرے گا اور تجھے خوابوں کی تعبیر بھی سکھائے گا۔ اور تجھ پر اور آل یعقوب پر اپنی نعمت (نبوت) مکمل کرے گا۔ جیسا کہ اس نعمت کو مکمل کیا اس سے قبل تیرے باپ ابراہیم و اسحاق پر، بیشک تیرا رب علم و حکمت والا ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے خواب یوسف سن کر بتادیا کہ برادران کے حسد و بغض کے باوجود اے یوسف! اللہ تعالیٰ تجھے بلندیاں ہی بلندیاں عطا کرے گا۔ تجھے نبوت و رسالت سے سرفراز فرمائے گا۔ تجھ پر اپنی نعمتیں مکمل کرے گا۔ تجھے تعبیر خواب کا خاص علم مرحمت فرمائے گا۔ تیری اولاد سے بڑے بڑے اولوالعزم نبی پیدا فرمائے گا کیونکہ۔ ان ربک علیم حکیم ○ تیرا رب علم و حکمت والا ہے۔

حضرات! ان آیات کی تشریح میں کافی مسائل اور خواب یوسف اور اسکی تعبیر ذکر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

وما علینا الا البلاغ المبین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر ۳

حسد برادران

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْ لَآ اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ وَ صَلِّ عَلَیْہِ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لَقَدْ کَانَ فِیْ یُوْسُفَ وَ اِخْوَتِہٖٓ اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ ○ اِذْ قَالُوْا لَیُوْسُفُ وَ اَخُوْہُ اَحَبُّ اِلٰٓی اَبِیْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَۃٌ اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِ ○ اقْتُلُوْا یُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْہُ اَرْضًا یَّخْلُ لَکُمْ وَجْہُ اَبِیْکُمْ وَ تَکُوْنُوْا مِنْ بَعْدِہٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ○ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْھُمْ لَا تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ وَ اَلْقُوْہُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ یَلْتَقِطْہُ بَعْضُ السَّیَّارَۃِ اِنْ کُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ○ قَالُوْا یٰٓاَبَانَا مَالَکَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ وَ اِنَّا لَہٗ لَنٰصِحُوْنَ ○ اَرْسِلْہُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَ یَلْعَبْ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْھَبُوْا بِہٖ وَ اَخَافُ اَنْ یَّاْکُلَہُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْہُ غٰفِلُوْنَ ○ قَالُوْا لَئِنْ اَکَلَہُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَۃٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ○ فَلَمَّا ذَھَبُوْا بِہٖ وَ اَجْمَعُوْٓا اَنْ یَّجْعَلُوْہُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ وَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْہِ لَتُنَبِّئَنَّھُمْ بِاَمْرِھِمْ ھٰذَا وَ ھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ (پارہ ۱۲ سورۃ یوسف آیت نمبر ۷ تا ۱۵)

ترجمہ: البتہ تحقیق یوسف اور اس کے بھائیوں میں سوال کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ جب انہوں نے کہا کہ یوسف اور اس کا بھائی ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ محبوب ہیں اور ہم جماعت ہیں۔ بیشک ہمارا باپ صریح غلطی پر ہے یوسف کو قتل کر دو، یا (دور) زمین میں پھینک دو تمہارے باپ کا چہرہ تمہارے لئے خالی ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے اور اس کے بعد نیک قوم ہو جانا۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یوسف کو قتل نہ کرو۔ اگر کچھ کرنا ہی ہے تو اسے تاریک کنویں میں ڈال دو۔ کوئی راہ گیر اسے اٹھا لے گا۔ انہوں نے کہا اے اباجی! آپ کو کیا ہے؟ کہ آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتماد نہیں کرتے اور یقیناً ہم اس کے خیر خواہ ہیں۔ اس کو کل ہمارے ساتھ بھیجئے' خوب کھائے اور کھیلے اور یقیناً ہم اس کے محافظ ہیں۔ اس (یعقوب) نے کہا مجھے غمگین کرتی ہے ۔ یہ بات کہ تم اسے لے جاؤ اور میں ڈرتا ہوں کہ اسے بھیڑیا کھا جائے اور تم اس سے غافل ہو۔ انہوں نے کہا کہ اگر اسے بھیڑیا کھا جائے اور ہم جماعت ہوں۔ پھر تو ہم کسی کام کے نہیں۔ پھر جب اسے لے گئے اور اتفاق کر لیا اس کو گہرے کنویں میں ڈالنے کا۔ اور ہم نے اس (یوسف) کی طرف وحی کی کہ تو ان کو بتائے گا ان کی یہ کاروائی اور وہ جانتے نہیں ہوں گے۔

رب کائنات کی حمد و ثنا اور رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزاروں درود و سلام کے بعد۔

ان آیات مقدسہ میں خواب یوسف کے بعد پیش آمدہ حالات و واقعات کا بیان ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اصل قصہ اور واقعہ بیان کرنے سے قبل فرمایا کہ داستان یوسف محض ایک قصہ ہی نہیں بلکہ لوگوں کے لئے اس داستان حیات میں بیسیوں عبرتیں' سینکڑوں نصیحتیں اور ہزاروں نشانیاں موجود ہیں۔

○.... نشانیاں

حضرت یوسف علیہ السلام کی داستان حیات میں نظر آئے گا کہ حسد و بغض کی بنا پر اور محض ذاتی منفعت کے لیے بھائی' بھائی کے ساتھ کیسا ناروا سلوک کرتے ہیں۔ جوان بیٹے بوڑھے باپ کو کیسے غم و حزن میں مبتلا کرتے ہیں اور ضعیف العمر والد اپنے معصوم لخت جگر کی جدائی کے صدمہ میں رو رو کر آنکھوں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بینائی گنوا بیٹھتا ہے۔ اور واقعہ کے اصل کردار جناب یوسف علیہ السلام اپنے برادران کے ہاتھوں اتنی تکالیف' مصائب اور مشکلات سہنے کے باوجود کس قدر عالی حوصلگی' صبر' تحمل اور برداشت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ نیز اس واقعہ سے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اختیارات کا مسئلہ بھی واضح ہو گا کہ رب کائنات اپنی قدرت کاملہ سے حضرت یوسف علیہ السلام کو چاہ کنعان سے نکال کر کیسے تخت مصر کا مالک بنا دیتا ہے۔ فرمایا

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِّلسَّائِلِينَ تحقیق یوسف اور اس کے بھائیوں کے قصہ میں سوال کرنے والوں (اور تحقیق کرنے والوں) کے لئے کئی نشانیاں موجود ہیں۔

برادران کا ظلم و ستم' یعقوب کا حزن و غم' یوسف کا کنویں میں گرنا' غلاموں کی طرح بکنا' انتہائی اشتعال انگیز حالات میں دامن عفت پر داغ نہ آنے دینا۔ اور پھر جھوٹا الزام اپنے سر لینا' گناہ نہ کرنے کے پاداش میں جیل جانا' اور وہاں صاحبان سجن کو توحید کے دلائل سنانا' خوابوں کی تعبیر بتانا اور معاملہ واضح ہو جانے پر باعزت بری ہو کر جیل سے باہر آنا۔ بادشاہ مصر کا یوسف کو وزیر خزانہ بنانا۔ آپ کا بحسن و خوبی امور مملکت چلانا' طلب غلہ کیلئے برادران یوسف کا آنا اور یوسف کا انہیں معاف فرماتے ہوئے' **لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ** کا مژدہ جانفزا سنانا اور خاندان یعقوب کو مصر میں بسانا' اگر '**آيَاتٌ لِّلسَّائِلِينَ**' نہیں تو اور کیا ہے؟

○.... برادران یوسف کے نام

حضرت یعقوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲ بیٹے عطا فرمائے تھے۔ جن میں ۲ چھوٹے بیٹے بنیامین اور یوسف تھے۔ باقی دس بیٹے ۲ بیویوں اور ۲ لونڈیوں سے تھے جو بڑے دراز قد' تنومند' جفاکش اور بہادر تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک اہلیہ کا نام "لیا بنت لیان" تھا۔ یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی ماموں زاد یا خالہ زاد تھیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھ (۶) بیٹے عطا فرمائے جن کے نام یہ ہیں۔

(۱) روبیل (۲) شمعون (۳) لاوی (۴) یہودا (۵) زبالون (۶) یشجر۔ ان سے ایک بیٹی بھی ہوئی جس کا نام "دینہ" تھا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک لونڈی کا نام "زلفہ" تھا ان سے دو بیٹے تولد ہوئے۔ جن کے نام (۱) جد (۲) آشر تھے۔ بعض نے جد کی بجائے "جاد" نام لکھا ہے۔ جناب یعقوب کی ایک لونڈی "بلہہ" تھیں ان سے دو بیٹے نفتالی اور دان تھے۔ "لیا" کی وفات کے بعد حضرت یعقوب نے ان کی بہن "راحیل" سے نکاح کیا تو جنابہ راحیل سے حضرت یوسف اور بنیامین پیدا ہوئے۔ (الجمال والکمال ص ۶۳، فتح القدیر ص ۷، جلد ۳)

حضرت یوسف علیہ السلام کے حقیقی بھائی صرف بنیامین ہی تھے۔ باقی (۱۰) دس علاتی (باپ کی طرف سے) بھائی تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے تمام لڑکے صاحب اولاد ہوئے اور انہیں سے بنی اسرائیل کے بارہ خاندان مشہور ہوئے۔ انہیں بارہ خاندانوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بحر قلزم کو عبور کرنے کے لئے بارہ رستے بنائے اور انہیں بارہ خاندانوں کے لئے عصاء موسیٰ لگنے سے اللہ تعالیٰ نے پتھر سے بارہ چشمے جاری فرمائے تھے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَ اِذِ اسۡتَسۡقٰی مُوۡسٰی لِقَوۡمِہٖ فَقُلۡنَا اضۡرِبۡ بِّعَصَاکَ الۡحَجَرَ ؕ فَانۡفَجَرَتۡ مِنۡہُ اثۡنَتَا عَشۡرَۃَ عَیۡنًا (سورہ بقرہ آیت ۶۰)

ترجمہ: اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے (اللہ سے) پانی مانگا تو ہم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا کہ اپنا عصا پتھر پر مارو۔ (موسیٰ نے مارا) تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔

○.... برادران یوسف کا حسد

برادران یوسف تک حضرت یوسف کے خواب اور اس کی تعبیر کسی ذریعہ سے پہنچ چکی تھی اور وہ بچشم خود ملاحظہ کر رہے تھے کہ ان کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام' یوسف سے غیر معمولی محبت کرتے ہیں۔ اور باپ کی یہ خصوصی محبت' انہیں حاصل نہیں ہے جبکہ سارے خاندان کا بوجھ ہم پر ہے۔ کاروبار کی ساری ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ہے۔ مویشی ہم چراتے اور ان کی حفاظت بھی ہم کرتے ہیں اور ہمارے والد ہماری طرف التفات و محبت کی بجائے یوسف اور بنیامین سے خصوصی لگاؤ رکھتے ہیں۔

ان باتوں سے برادران یوسف کے سینوں میں حسد کی آگ سلگنے لگی اور نوبت بایں جا رسید کہ انہوں نے اپنے احساس میں چبھنے والے اس کانٹے کو نکال پھینکنے یعنی یوسف کو ٹھکانے لگانے کی تدبیریں سوچنا شروع کر دیں۔

○.... معنی حسد

کسی کی اچھی حالت' دولت' نعمت' منصب' مقام اور مرتبے کے چھن جانے کی آرزو کو حسد کہتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے تنگ دل ہوتے ہیں جو دوسروں کی بھلائی اور بہتری کو اچھی نظروں سے نہیں دیکھ سکتے۔ خاص کر اپنے رشتہ داروں' عزیزوں اور دوستوں کو جب آسودہ حال دیکھتے ہیں تو جل بھن کر کباب ہو جاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان سے یہ نعمت چھن جائے اور آسودگی ختم ہو جائے۔ اس بری عادت کو حسد اور حسد کرنے والے کو "حاسد" کہتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسد کی از حد مذمت فرمائی ہے۔ آگے بڑھنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے صرف دو احادیث رسول کی طرف اشارہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ مشہور صحابی جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا تَحَسَّسُوْا وَ لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَ لَا تَبَاغَضُوْا وَ لَا تَدَابَرُوْا وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا (صحیح بخاری ص۸۹۶ جلد ۲)

ترجمہ: کسی کے عیب نہ ڈھونڈو' اور نہ کسی کی جاسوسی کرو اور نہ حسد کرو اور کسی سے بغض نہ کرو' اور قطع تعلق نہ کرو اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔

سنن ابی داؤد میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ

ترجمہ: حسد سے بچو' کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

○.... غبطہ اور رشک

کسی دوسرے کو نیکی کا کام بجالاتے دیکھ کر یہ آرزو کرنا کہ میں بھی یہ نیک کام کروں یعنی کسی کا برا نہ چاہنا صرف اپنے بھلے کی تمنا کرنا "غبطہ" کہلاتا ہے اسی کا دوسرا نام رشک ہے۔ یہ غبطہ اور رشک مباح' جائز بلکہ ثواب ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَ يُعَلِّمُهَا (صحیح بخاری ص ۱۷' جلد ۱)

ترجمہ: صرف دو آدمیوں پر رشک جائز ہے (۱) جس کو اللہ تعالٰی نے مال دیا ہو اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے نیک کاموں میں خرچ کرنے کی توفیق ملی ہو اور (۲) جس کو اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت سے نوازا ہو اور اسے دوسروں کو سکھانے کی توفیق ملی ہو۔

برادران یوسف اگر یوسف کو رشک و غبطہ کی نگاہوں سے دیکھتے تو شاید یہ صورت حال پیش نہ آتی مگر انہوں نے حسد و غضب کی انتہا کر دی' یوسف سے یعقوب کی محبت انہیں ایک آنکھ نہ بھائی اور جب بھی یوسف کو جناب یعقوب کے پاس دیکھتے تو ان کی آنکھوں میں خون اتر آتا اور یہ منظران کے لئے ناقابل برداشت ہوتا۔

○.... مشاورت برادران

روئیل کے گھر برادران یوسف کی مجلس مشاورت قائم ہوئی۔ وہاں ان کی منصوبہ سازی اور گفتگو کو قرآن حکیم نے یوں بیان فرمایا ہے۔

اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَ اَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ۝

ترجمہ: جب انہوں نے کہا کہ یوسف اور اس کا بھائی ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ محبوب ہیں اور ہم (مضبوط) جماعت ہیں۔ بلاشبہ ہمارا باپ صریح غلطی پر ہے۔

دس برادران یوسف جمع ہیں۔ اپنی بڑھائی اور فضیلت کے دلائل دیئے جا رہے ہیں کہ ہم تعداد میں زیادہ اور طاقتور ہیں۔ ہم دس کی مضبوط جماعت بھی ہیں' مالی وسائل بھی ہم اکٹھے کرتے ہیں گھریلو اخراجات بھی ہم برداشت کرتے ہیں۔ خاندان کی عزت و عظمت بھی ہماری وجہ سے ہے اور معاشرے میں یعقوب علیہ السلام کا احترام لوگ ہماری بدولت ہی کرتے ہیں۔ مگر ہمارے باپ ہیں کہ ہماری طرف نظر التفات نہیں کرتے اور یوسف و بنیامین سے ہی پیار و محبت کرتے رہتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ یہ ہمارے باپ کی صریح غلطی اور ہمارے ساتھ سخت زیادتی ہے۔ لہٰذا ہمیں سوچنا اور فیصلہ کرنا ہو گا کہ آئندہ ہمارا اقدام کیا ہو گا؟ اور کس طرح ہم اپنے حقوق حاصل کر سکتے ہیں اور کیسے ان کی حفاظت کر سکتے ہیں؟

شمعون بولا کہ باپ کے دل سے ان دونوں بھائیوں کی محبت کو نکالنا تو ہمارے بس کی بات نہیں البتہ باپ کی قربت اور خوشنودی حاصل کرنے کے دو ہی طریقے ہیں کہ یا تو یوسف کو قتل کر دو یا اسے کسی دور دراز علاقے میں پھینک آؤ پھر جب ہمارے باپ کو یوسف نظر ہی نہ آئے گا تو لامحالہ ان کی توجہ ہماری طرف مبذول ہو جائے گی اور ہمارا مقصد پورا ہو جائے گا۔

شمعون کی اس تجویز پر روئیل اور دان تائیدی گفتگو کرتے ہیں اور دوسرے بھائی اس تجویز سے اتفاق کرتے ہیں۔ قرآن مجید برادران یوسف کی اس گفتگو اور کاروائی کو یوں بیان کرتا ہے۔

اُقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ

ترجمہ: یوسف کو قتل کر دو یا کسی (دور) زمین میں پھینک دو، تمہارے باپ کا چہرہ تمہارے لئے خالی ہو جائے گا۔ اور اس کے بعد نیک قوم ہو جانا۔

حسد اور بغض کی انتہا دیکھئے کہ بھائی' بھائی کے قتل کی سازش کر رہے ہیں۔ تاریخ انسانیت پر غور کریں اور قرآن حکیم کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ کرہ ارض پر سب سے پہلا قتل بھی حسد ہی کی وجہ سے ہوا تھا۔ ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل کے ہاتھوں ھابیل کا قتل اسی حسد و بغض کا نتیجہ تھا۔ اللہ کریم ہر مسلمان کو حسد جیسی بری عادت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... گناہ بامید توبہ

برادران یوسف کو اس تجویز کے بعد یہ کھٹکا رہا کہ معصوم' بے گناہ' چھوٹے بھائی کو قتل کرنا یا دور پھینکنا صریح ظلم اور سراسر زیادتی ہے۔ اس کا حل انہوں نے یہ نکالا کہ وَتَكُونُوا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ۔ یوسف کو ٹھکانے لگانے کے بعد ہم توبہ کرکے نیک قوم بن جائیں گے لہٰذا توبہ کی امید پر اس گناہ عظیم کو کر گزرنا چاہئے۔ مجرم ذہنیتیں آج بھی ایسی ہی سوچ رکھتی ہیں' کرو جی گناہ' توبہ کرلیں گے' گناہ معاف ہو جائے گا۔ اور عذاب سے چھٹکارا نصیب ہو جائے گا۔ لیکن ایسے مجرموں اور ظالموں کو وہ سوز و گداز' وہ احساس ندامت اور وہ اشکبار آنکھیں نصیب ہی کب ہوتی ہیں جو رحمت الٰہی کو اپنی طرف مائل کر سکتی ہوں۔

○.... توبہ کا اسلامی تصور

امید توبہ پر مسلسل گناہوں کا ارتکاب' ایسا شیطانی فریب اور نفس کا عظیم دھوکا ہے جس نے ہزاروں بلکہ لاکھوں انسانوں کو معصیت میں مبتلا کر دیا ہے اور گناہ و جرم کی حقیقت کو انسان کی نگاہ میں بالکل ہلکا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری ہدایت و راہنمائی کے لئے توبہ کا جو اصول بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۷)

ترجمہ: توبہ تو ان لوگوں کے لئے ہے جو نادانی اور جہالت سے گناہ کر بیٹھتے ہیں اور جلدی سے توبہ کرلیتے ہیں۔ اللہ ان کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ علیم و حکیم ہے۔

برادران یوسف اسی امید پر اپنے بھائی کو قتل کرنے یا دور پھینکنے پر تیار ہو گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ چلو' توبہ کرلیں گے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ کر گناہ بخشوا لیں گے۔ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ

○... یہودا کی رائے اور آخری فیصلہ

برادران یوسف کی مجلس مشاورت جاری ہے' قتل یوسف کا مشورہ اور اوتائید سن کر ایک بھائی یہودا (جو یوسف کے بارہ میں نرم گوشہ رکھتا تھا) نے کہا کہ یہ تجویز بڑی سنگدلانہ ہے۔ ایک معصوم بچے کو یوں بلاوجہ موت کے گھاٹ اتار دینا بڑی نامناسب بات ہے۔ اگر تم یوسف کو راستے سے ہٹانے اور باپ کی نظروں سے اوجھل کرنے کا فیصلہ کر ہی چکے ہو تو اسے کسی سنسان جنگل کے تاریک کنویں میں پھینک دو' کوئی قافلہ گزرے گا تو اس کی آواز سن کر اسے نکال لے جائے گا۔ اس طرح ہمارا مقصد بھی پورا ہو جائے گا اور یوسف کے خون ناحق سے ہمارا دامن بھی آلودہ نہ ہو گا۔ یہودا کی رائے قرآن یوں بیان کرتا ہے۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ○

ترجمہ: ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یوسف کو قتل نہ کرو اور اسے تاریک کنویں میں ڈال دو' کوئی راہ گیر اسے اٹھا لے گا۔ اگر تم نے ضرور ہی کچھ کرنا ہے تو ایسا ہی کرو۔

بعض مفسرین کا خیال ہے کہ یہ رائے دینے والا شمعون یا روئیل تھا لیکن اکثر علماء تفسیر کے نزدیک یہ رائے یہودا نے پیش کی۔ چنانچہ یہ تجویز متفقہ طور پر منظور ہوئی کہ معصوم و بے گناہ یوسف کو جنگل کے تاریک کنویں میں پھینک دیا جائے۔

اب مشکل یہ درپیش تھی کہ اس تجویز کو عملی جامہ کیسے پہنایا جائے کیونکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت یعقوب تو یوسف کو لحہ بھر کے لئے بھی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہونے دیتے چنانچہ طے پایا کہ والد گرامی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی جائے کہ ابا جان ہم سب مل کر جنگل میں شکار اور بکریاں چرانے کے لئے جایا کرتے ہیں۔ آپ یوسف کو بھی سیرو تفریح کے لئے ہمارے ساتھ بھیج دیں۔ اس فیصلہ کے ساتھ ہی یہ مجلس مشاورت برخاست ہو گئی۔

○.... برادران کی درخواست

برادران یوسف نے سابقہ مشورہ پر عمل کرتے ہوئے اب باپ سے گفتگو شروع کی انداز گفتگو ایسا اختیار کیا کہ درخواست نامنظور نہ ہو سکے۔ آتے ہی آپ سے یہ شکایت کی آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتبار و اعتماد کیوں نہیں کرتے آپ ہمیں اس کے بارہ میں مخلص کیوں نہیں سمجھتے؟ ہم اس کے دشمن تو نہیں وہ ہمارا بھائی ہے ہم اس کے خیر خواہ ہیں ہم اسے پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم نے جنگل میں سیرو سیاحت کا ایک پروگرام تشکیل دیا ہے۔ ہماری دلی آرزو ہے کہ آپ یوسف کو ہمارے ساتھ بھیجیں وہاں یوسف کھیلے کودے گا' کھائے پیئے گا۔ آپ پوری طرح مطمئن رہیں اسے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہم اس کی پوری طرح نگرانی اور حفاظت کریں گے۔ اس درخواست کو قرآن حکیم ان الفاظ میں ذکر کرتا ہے۔

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَ يَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ○

ترجمہ: انہوں نے کہا اے ہمارے باپ! آپ کو کیا ہے؟ کہ آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتبار ہی نہیں کرتے اور یقیناً ہم اس کے خیر خواہ ہیں۔ کل اس کو ہمارے ساتھ بھیجئے تاکہ کھائے اور کھیلے اور بلاشبہ ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○... باپ کا جواب

برادران یوسف کی یہ درخواست سننے کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ یوسف کی جدائی میرے لئے ناقابل برداشت ہے اور جنگل میں بھیڑیوں کی کثرت کے باعث مجھے خدشہ اور اندیشہ بھی ہے کہ تم کھیل کود میں مشغول ہو جاؤ گے۔ یوسف اکیلا رہ جائے گا۔ تمہاری لہوولعب میں مصروفیت اور یوسف کی حفاظت سے غفلت کی بنا پر کوئی بھیڑیا آئے اور یوسف کا کام تمام کر جائے۔

ابناء یعقوب نے باپ کے اس خدشہ کو دور کرنے اور اپنے خلوص کا یقین دلانے کے لئے کہا کہ اے والد محترم! یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم دس تنومند جوانوں کی جماعت یوسف کی حفاظت کر رہی ہو' اور ہماری نگرانی و حفاظت کے باوجود بھیڑیا ہمارے بھائی کو گزند پہنچا جائے۔ اگر ہم دس بھائی ایک یوسف کی حفاظت نہ کر سکیں تو پھر ہماری زندگی کس کام کی؟

قرآن مجید' باپ' بیٹوں کے اس مکالمہ کا تذکرہ یوں کرتا ہے۔

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ○ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ○

ترجمہ: اس نے کہا کہ تمہارا اس کو لے جانا مجھے غمگین کرتا ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ اس کو بھیڑیا کھا جائے اور تم اس سے غافل ہو۔ انہوں نے کہا اگر ہماری مضبوط جماعت کے باوجود اسے بھیڑیا کھا جائے پھر تو ہم گھاٹے میں ہیں۔

فرزندان یعقوب نے باپ کے پہلے فقرے لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ کا تو کوئی جواب ہی نہ دیا کیونکہ یعقوب علیہ السلام کا یہ جملہ تو ان کی آتش حسد کو مزید بھڑکانے کا سبب تھا۔ البتہ دوسرے فقرہ کا جواب دیا اور یوسف کی حفاظت کا یقین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلایا۔ باپ اور بیٹوں کی اس گفتگو نے خاصی بحث مباحثہ کی شکل اختیار کر لی تھی اس لئے حضرت یعقوب علیہ السلام نے بادل نخواستہ یوسف کو بھائیوں کے ساتھ جانے کی اجازت فرمادی۔

○.... روانگی یوسف

حضرت یعقوب علیہ السلام کی اجازت کے بعد اب حضرت یوسف کی روانگی اور حضرت یعقوب سے ان کی جدائی کا مرحلہ آتا ہے۔ حضرت یعقوب نے اپنے فرزند ارجمند کو نہلایا کپڑے تبدیل کرائے اور برادران کے ساتھ الوداع کہنے کے لئے کنعان سے باہر تک تشریف لائے۔

شہر کنعان سے باہر سرراہ ایک نہایت سایہ دار درخت تھا' جہاں کنعانی باشندے اپنے مہمانوں کو رخصت کرنے کے لئے اور آنے والوں کے استقبال کے لئے آتے تھے۔ چنانچہ حضرت یعقوب بھی اپنے صاحبزادوں کو لے کر اور پیارے یوسف کا ہاتھ پکڑ کر اس درخت تک آئے۔ آنکھوں سے آنسو جاری اور دل فراق یوسف کے تصور سے بے چین و بے قرار' حضرت یعقوب نے یوسف کو اٹھا کر سینے سے لگایا اور آنسو بہاتے ہوئے یہ کہا

تیری فرقت مجھے کس طرح گوارہ ہو گی
آج شاید کہ قیامت بپا ہو گی
آہ' یعقوب کو جب تو نہ دکھائی دے گا
یوسفا! کیسی بنے گی یہ' کہو کیا ہو گی؟
تجھ کو کس دل سے کن آنکھوں سے کروں اوجھل
اک اندھیرا' میری آنکھوں میں یہ دنیا ہو گی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہر کنعان میں ڈھونڈے نہ ملے گی راحت
آنکھ ہر وقت میری جانب صحرا ہو گی

معصوم یوسف کا ماتھا چومنے اور پیار کرنے کے بعد آپ برادران یوسف کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے اولاد یعقوب! یاد رکھو یہ یعقوب کی امانت ہے۔ اسے کوئی تکلیف نہ ہونے پائے۔ اسے ہر طرح آرام پہنچانا ٹھنڈا پانی پلانا' زیادہ دھوپ میں نہ پھرانا' تھک جائے تو اٹھا لینا' اسے اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھنا۔ اکیلے نہ چھوڑنا اور اے یہودا اور روبیل! تم میرے بیٹے کا خاص خیال رکھنا اسے کوئی گزند نہ پہنچنے پائے۔ بیٹوں نے حضرت یوسف کی حفاظت و نگرانی کے وعدہ کی تجدید کی اور حضرت یعقوب نے اپنا دل مضبوط کر کے حضرت یوسف کو رخصت کر ہی دیا۔

(ملخص از معارف القرآن ص ۲۳ جلد ۵' و داستان یوسف ص ۲۹۔۳۰)

پھر کلیجے سے لگایا یوسف کنعان کو
اور کیا' پھر پیار اپنے آخری مہمان کو

○.... برادران یوسف کا ظلم

برادران یوسف نے باپ کو حفاظت یوسف کا یقین دلانے کے لئے اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیا۔ کبھی ایک بھائی اٹھاتا کبھی دوسرا۔ تا آنکہ وہ یعقوب علیہ السلام کی نظروں سے اوجھل ہو گے۔ پلٹ کر دیکھا اور یعقوب نظر نہ آئے تو بھائیوں نے حضرت یوسف پر ظلم و ستم کی ابتدا کر دی۔ علامہ آلوسی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں

فَلَمَّا خَرَجُوْا بِهٖ جَعَلُوْا يَحْمِلُوْنَهٗ عَلٰى رِقَابِهِمْ وَ يَعْقُوْبُ يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ فَلَمَّا بَعُدُوْا عَنْهُ وَ صَارُوْا بِهٖ اِلَى الصَّحْرَآءِ اَلْقَوْهُ اِلَى الْاَرْضِ وَ اَظْهَرُوْا لَهٗ مَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مِنَ الْعَدَاوَةِ وَ بَسَطُوْا لَهُ الْقَوْلَ وَ جَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَهٗ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَآءَ اِلٰى وَاحِدٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْهُمْ وَاسْتَغَاثَ بِهٖ ضَرَبَهٗ فَلَمَّا فَطِنَ لِمَا عَزَمُوْا عَلَيْهِ جَعَلَ يُنَادِيْ يَا اَبَتَاهُ! لَوْ رَءَيْتَ يُوْسُفَ وَمَا نَزَلَ بِهٖ مِنْ اِخْوَتِهٖ (روح المعانی ص ۱۹۷ جلد ۱۲)

ترجمہ: جب بھائی یوسف کو لے کر نکلے تو انہوں نے یوسف کو کندھوں پر اٹھالیا اور حضرت یعقوب علیہ السلام انہیں دیکھ رہے تھے۔ جب یعقوب کی نگاہوں سے دور ہو گئے اور صحرا میں پہنچ گئے تو انہوں نے حضرت یوسف کو زمین پر دے مارا اور اپنی دلی عداوت کا اظہار کیا اور یوسف کو برا کہنا اور مارنا پیٹنا شروع کر دیا' ایک بھائی مارتا تو یوسف دوسرے سے فریاد کرتے' وہ مارتا تو تیسرے کی پناہ ڈھونڈتے جب یوسف کو سب بھائیوں کی دشمنی کا یقین ہو گیا تو چیخنے لگے' اے میرے شفیق باپ! کاش تم دیکھو کہ میرے بھائی میرے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں؟

آپ حضرت یوسف کی بے بسی اور کسمپرسی کا اندازہ لگائیں کہ وہی بھائی جنہوں نے ابھی محبت سے کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا اب انتہائی بے دردی سے مار رہے ہیں۔ حضرت یوسف ایک سے طمانچہ کھا کر دوسرے کی طرف بھاگتے ہیں تو وہ زور سے تھپڑ رسید کرتا ہے۔ تیسرے کی طرف پناہ طلب نگاہوں سے دیکھتے ہیں تو اس سے گھونسے پڑتے ہیں۔ چوتھے کی ٹانگوں سے چمٹتے ہیں تو وہ مکوں کی بارش کر دیتا ہے۔ یوسف چیختے ہیں۔ يَا اَبَتَاهُ! مَا اَسْرَعَ مَا نَسُوْا عَهْدَكَ؟

اے اباجی! مجھ پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی۔ میرے جسم کو لہولہان کر دیا اور مجھے مار مار کر ادھ موا کر دیا۔ اباجی! میرے جسم سے قمیص اتار لی اور مجھے ننگے بدن پیٹ رہے ہیں۔

مولانا عبدالستار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اوہ بھائی جس نال محبت مونڈھیاں اوپر چایا
اوسے بھائی دشمن وانگوں اوپر زمیں پٹکایا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوجے نوں دل غصہ چڑھیا' سخت طمانچے مارے
جت ول حضرت یوسف جاوے مارن آون سارے
جیویں مصیبت اس دن گزری اوہ قصہ کون سناوے
نو کوہ پینڈا شہر کنعانوں یوسف روندا جاوے

حضرت یوسف تمام بھائیوں سے باری باری شفقت اور ہمدردی کی بھیک مانگتے اور باپ کا وعدہ یاد کراتے ہیں۔ مگر بھائیوں کا دل کسی طرح نرم نہیں ہوتا۔

نال یتیمی یاد کر اوے' کرے سوال اونہاں نوں
پیارا باپ سپرداں والا کیوں بھل گیا تساں نوں

○.... یوسف کنویں میں

قریب تھا کہ برادران یوسف مار مار کر معصوم یوسف کو ختم کر دیتے مگر یوسف کی چیخ وپکار سن کر یہودا بھائی یا روبیل کا دل بھر آیا' رقت طاری ہو گئی اور برداشت نہ کر سکا بولا اے بھائیو! تم نے یوسف کو قتل نہ کرنے کا مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ اسے جان سے تو نہ مارو' بے گناہ کا قتل جرم عظیم ہے' خدا سے ڈرو اور اس بچہ کو اس کے والد کے پاس پہنچا دو۔ البتہ اس سے یہ عہد لے لو کہ باپ سے تمہاری کوئی شکایت نہ کرے۔

بھائیوں نے جواب دیا کہ ہم جانتے ہیں کہ تم باپ کے دل میں اپنا مرتبہ زیادہ کرنا چاہتے ہو۔ سن لو! اگر تم نے مزاحمت کی تو تیرا کام بھی تمام کر دیں گے۔ یہودا' نے دیکھا کہ نو بھائیوں کے مقابلہ میں تنہا کچھ نہیں کر سکتا تو انہیں یاد دلایا کہ تم نے تو اسے تاریک کنویں میں پھینکنے کا پروگرام بنایا تھا۔ تم اسے کنویں میں ہی ڈال دو' اگر سانپ وغیرہ نے ڈس لیا تب بھی اور اگر کوئی قافلہ نکال کر لے گیا تب بھی تمہارا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد پورا ہو جائے گا۔ (معارف القرآن ص ۲۲‘ ۲۳‘ جلد ۵)

قرآن مجید ارشاد فرماتا ہے۔

فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ

ترجمہ: جب بھائی اسے لے گئے اور سب نے اسے تاریک کنویں میں پھینکنے پر اتفاق کرلیا۔

اب یتیم یوسف کو تاریک کنویں کے کنارے پر مارتے ہوئے لایا گیا‘ قمیص اتارلی گئی یوسف ادھر ادھر بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں مگر ظالم بھائی سختی سے دبوچ لیتے ہیں۔ کمر سے رسی باندھ کر یا ڈول میں بٹھا کر یوسف کو کنویں میں لٹکایا جاتا ہے حضرت یوسف کنویں کی منڈیر پر ہاتھ رکھتے ہیں تو بھائی ان معصوم ہاتھوں پر چھڑیاں مارتے ہیں۔

رسی کنویں میں چھوڑی جاتی ہے تو حضرت یوسف "سرد آہ" بھر کے فرماتے ہیں۔ **يَا إِخْوَتَاهُ أَتَدَعُونِي وَحِيدًا**۔ میرے بھائیو! مجھے اکیلے چھوڑ جاؤ گے؟ بھائی تمسخر اور مذاق سے جواب دیتے ہیں **اُدْعُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالْكَوَاكِبَ تُؤْنِسُكَ** ۔اب خواب میں نظر آنے والے ستاروں‘ چاند اور سورج کو پکار‘ وہ آکر تیری غم گساری کریں۔

یوسف کی چیخیں نکل جاتی ہیں۔ بھائی اوپر سے آواز دیتے ہیں۔ اے یوسف!

فَظَنَّ أَنَّهَا رَحْمَةٌ أَدْرَكَتْهُمْ فَلَجَابَهُمْ فَأَرَادُوا رَضْخَهُ لِيَقْتُلُوهُ فَمَنَعَهُمْ يَهُودَا

(روح المعانی ص ۱۹۷‘ جلد ۱۲)

ترجمہ: یوسف سمجھا بھائیوں کو ترس آگیا فوراً جواب دیا "جی" بھائیوں نے قتل کرنے کے لئے اوپر سے پتھر پھینکنے چاہے تو یہودا نے روک دیا۔

رسی جب کنویں کے نصف تک پہنچی تو اوپر سے کاٹ دی گئی ادھر ترنا زال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنویں میں گرنے لگا ادھر جبریل امین کو حکم ہوا کہ جاؤ جناب یوسف کو اپنے نرم ہاتھوں میں لے کر انتہائی آرام سے کنویں میں ایک صاف اور عمدہ پتھر پر بٹھا دو۔ (معارف القرآن ص ۲۴ جلد ۵)

تفسیر روح المعانی میں ہے کہ جناب یوسف کے وجود مبارک کے کنویں میں گرتے ہی اس کا کھارا پانی میٹھا ہو گیا۔ سبحان اللہ

○.... کنواں کہاں تھا

جس کنویں میں حضرت یوسف علیہ السلام کو پھینکا گیا وہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی رہائش گاہ سے تین فرسخ یعنی نو میل کے فاصلے پر تھا (تفسیر مظہری ص ۱۲۸، جلد ۶)

اور وہ کنواں سکم کے شمال میں دو تن (موجودہ دثان) کے قریب واقع تھا۔ بعض علماء تفسیر کے خیال میں یہ بیت المقدس کا کنواں تھا۔ (تفہیم القرآن ص ۳۸۱، جلد ۲)

اور بعض مفسرین اسے اردن میں بتاتے ہیں۔ (روح المعانی ص ۱۹۶، جلد ۱۲)

○.... عمر یوسف

جب حضرت یوسف کو کنویں میں گرایا گیا اس وقت ان کی عمر سترہ سال تھی اور اس وقت سترہ سال کا بچہ نابالغ ہوتا تھا (الجمال والکمال ص ۷۱) حضرت یوسف کی عمر اس وقت بارہ یا اٹھارہ سال تھی (تفسیر مظہری اردو ص ۱۲۸، جلد ۶) بعض کا خیال ہے کہ کنویں میں گراتے وقت یوسف علیہ السلام کی عمر چھ سال تھی۔۔ **اَقْرَبُ اِلَی الصَّوَابِ** یہ ہے کہ حضرت یوسف کو جب کنویں میں گرایا گیا اس وقت وہ نابالغ تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... وحی الٰہی

حضرت یوسف علیہ السلام کو براوران نے انتہائی سفاکی اور بے دردی سے کنویں میں گرا دیا اور مطمئن ہو گئے کہ ہم نے اپنے راستے کی رکاوٹ دور کر دی ہے مگر انہیں کیا معلوم کہ انہوں نے یوسف کو کنویں میں نہیں گرایا بلکہ اللہ نے اس کے تخت مصر پر بٹھانے کا بندوبست کر دیا ہے۔ کنویں میں پہنچتے ہی سید الملائکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جناب یوسف کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کی غم گساری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا پیغام یوں پہنچایا۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ○

ترجمہ: ہم نے یوسف کی طرف وحی کی کہ تو ان کی یہ کاروائی ان کو بتائے گا اور وہ جانتے نہیں ہوں گے۔

ان روح فرسا لمحات میں حضرت یوسف کے معصوم دل پر جو گزری ہو گی اس کا آپ آسانی سے تصور کر سکتے ہیں۔ اس دل شکستگی اور رنج و الم کی گھڑیوں میں حضرت یوسف کو یہ مژدہ سنایا جا رہا ہے۔ اے یوسف! گھبراؤ مت ' ایک درخشاں مستقبل آپ کے لئے چشم براہ ہے' تجھے ہم اتنا سرفراز کریں گے تو یہ سب غم و الم بھول جائے گا تیرے یہ بھائی ایک دن تیرے پاس سائل کی حیثیت سے آئیں گے اور تو انہیں اس واقعہ اور ان کے ظلم و ستم سے آگاہ کرے گا۔ آج ان کی آنکھیں ان رفعتوں اور بلندیوں کو دیکھنے سے قاصر ہیں جو ہم نے تیرے لئے مقدر فرما دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تجھے اس تاریک کنویں میں ہر قسم کی تکلیف و اذیت سے محفوظ رکھے گا اور تیرے لئے تمام اسباب خود مہیا فرمائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○... اعزاز یوسف

یہ وحی حضرت یوسف پر زمانہ طفولیت میں نازل ہوئی اور یہ اعزاز و شرف حضرت یحییٰ اور عیسیٰ کے علاوہ صرف حضرت یوسف کو حاصل ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ایام طفولیت میں ہی وحی نبوت سے سرفراز فرمایا۔

آپ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا اندازہ لگائیں کہ موسیٰ علیہ السلام پر وحی کے لئے کوہ طور کا انتخاب فرمایا عیسیٰ پر وحی کے لئے مریم کی گود کا انتخاب فرمایا سرور کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے لئے غار حرا کا انتخاب فرمایا مگر حضرت یوسف پر وحی کے لئے چاہ کنعان کا انتخاب فرمایا۔

ع.... یہ مرتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

بعض علماء تفسیر کا خیال ہے کہ وحی نبوت نہ تھی بلکہ الہام تھا(معارف القرآن ص ۲۳' جلد۵)

ان آیات مبارکہ سے ہمیں براوران یوسف کا حسد و ظلم' حسد اور رشک کا فرق قتل یوسف کی تدبیریں' توبہ کا اسلامی تصور' یوسف کی بغرض سیرو تفریح روانگی اور یوسف کو کنویں میں گرانے اور وحی الٰہی سے مشرف ہونے کے واقعات اور مسائل سے آگاہی ہوئی۔

اللہ تعالیٰ سے بصد عجز و انکسار دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآن مجید سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ○

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر۴

صبر جمیل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَ جَآءُوْٓا اَبَاھُمْ عِشَآءً یَّبْکُوْنَ ○ قَالُوْا یٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَھَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَکْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَکَلَہُ الذِّئْبُ وَ مَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ کُنَّا صٰدِقِیْنَ ○ وَ جَآءُوْ عَلٰی قَمِیْصِہٖ بِدَمٍ کَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَکُمْ اَنْفُسُکُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَ اللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ (سورہ یوسف آیت نمبر۱۶ تا ۱۸)

ترجمہ: اور وہ (برادران یوسف) باپ کے پاس رات کو روتے ہوئے آئے کہنے لگے اے ہمارے باپ! ہم دوڑنا شروع ہو گئے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا۔ اس کو بھیڑیا کھا گیا۔ آپ ہم پر یقین نہیں کریں گے۔ اگرچہ ہم سچے ہیں۔ وہ اس کی قمیص پر جھوٹا خون لگا کر لائے' یعقوب نے کہا بلکہ مزین کیا ہے تمہارے لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے نفسوں نے یہ کام پس میں تو صبر جمیل ہی کروں گا۔ اور جو تم بیان کرتے ہو اس پر اللہ سے مدد مانگتا ہوں۔

اللہ احکم الحاکمین کی حمد و ثنا، تعریف و تسبیح اور نبی مکرم، رسول معظم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پہ درود و سلام کے بعد۔

پچھلی آیات میں حضرت یوسف پر برادران یوسف کے ظلم و ستم اور قہر و غضب سے آپ واقفیت حاصل کر چکے ہیں کہ انہوں نے کنعان سے نو میل دور وادی سکم کے قریب ایک تاریک اور اندھیرے کنویں میں انہیں پھینک دیا اور مطمئن ہو گئے کہ ہم نے یوسف کو یعقوب کی نظروں سے اوجھل کر دیا ہے۔ اور اپنے مقصد وحید میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام پر کنویں میں کیا گزری؟ اس کا تذکرہ تو اگلی آیات مبارکہ میں ہو گا۔ مذکورۃ الصدر آیات مقدسہ میں جنگل سے برادران یوسف کی واپسی اور باپ کو مطمئن کرنے کے لئے انہوں نے جو جھوٹی داستان گھڑی تھی اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ نیز قمیص یوسف کی حقیقت سے پردہ اٹھا کر یعقوب اور فرزندان یعقوب کا مکالمہ بیان کر کے حضرت یعقوب کے حزن و غم اور صبر جمیل کو واضح کیا گیا ہے۔

○۔۔۔ بھائیوں کی واپسی

اپنے ناپاک منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے بعد برادران یوسف دن بھر فرحاں و شاداں خوب سیر و تفریح کرتے رہے جب شام کا وقت قریب آیا تو ایک بھائی بولا تمہیں یاد ہے کہ ہم بڑی منت و سماجت کے بعد اور باپ سے یوسف کی حفاظت و نگرانی کا پختہ وعدہ کر کے اسے ساتھ لائے تھے۔ اب اپنے کئے پر پردہ کیسے ڈالو گے؟ باپ کو کیسے مطمئن کرو گے؟ اسے تو پہلے ہی ہم پر اعتبار اعتماد نہیں ہے وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توہمیں شک کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اب اتنے بڑے سانحے اور باپ کے لئے اذیت ناک واقعے پر اسے کیسے یقین دلاؤ گے کہ تم نے یوسف پر کوئی زیادتی نہیں کی ہے۔

کافی سوچ و بچار اور غور و خوض کے بعد طے پایا کہ چونکہ حضرت یعقوب نے یوسف کو ہمارے ساتھ بھیجتے وقت یہ خدشہ ظاہر کیا تھا کہ "کہیں اسے بھیڑیا نہ کھا جائے" لہٰذا بہتر صورت یہی ہے کہ باپ ہی کے خدشے اور اندیشے کو سچ ثابت کرنے کی کوشش کی جائے اور انہیں کے الفاظ میں انہیں مطمئن کرنے کی سعی کی جائے کہ اباجی! آپ کا خدشہ سچ ثابت ہوا کہ ہماری معمولی سی غفلت اور لاپرواہی سے "یوسف کو بھیڑیا کھا گیا"

اب برادران یوسف نے اس جھوٹ کو حقیقت کا رنگ دینے کے لئے جنگل سے ایک ہرن شکار کیا یا اپنی بکریوں میں سے ایک بکری کو ذبح کر کے جناب یوسف کی اس قمیص کو جو انہوں نے کنویں میں ڈالتے وقت اتار لی تھی۔ اس کے خون میں لت پت کیا اور غروب آفتاب کے بعد' جب رات کا اندھیرا چھا گیا تو جنگل سے واپسی کا سفر شروع کیا۔ حضرت یوسف کے یہ ظالم بھائی راستے میں ایک دوسرے کو اپنی اپنی خدمات گنوا رہے ہیں۔ ایک کہتا ہے' میں نے یوسف کو زیادہ طمانچے مارے' دوسرا بولتا ہے میں نے اتنے تھپڑ رسید کئے' تیسرا کہتا ہے' میں نے زور زور سے دھکے مارے' چوتھا کہتا ہے میرا پتھر یوسف کے سر پر لگا' پانچواں بولا' میں نے کنویں کی منڈیر سے یوسف کا ہاتھ چھڑوایا اور اسے کنویں میں گرایا اور چھٹا کہتا ہے جب یوسف بھاگ کر میری ٹانگوں سے لپٹا تو میں نے اسے زور سے اٹھا کر دور پھینک دیا۔ غرض اپنے اپنے ظلم و ستم کا ذکر بڑے فخر و غرور سے کرتے چلے آ رہے ہیں کہ کنعان کی دیواریں اور عمارتیں نظر آنا شروع ہو گئیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب یہ برادران یوسف ٹسوے بہاتے' آنسو گراتے' چیختے چلاتے' شور مچاتے اور مصنوعی رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے شہر کنعان میں داخل ہوئے۔ قرآن مجید فرماتا ہے وَجَآءُوْا اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ۔ اور وہ آئے اپنے باپ کے پاس عشاء کے وقت روتے ہوئے۔

○.... برادران یوسف کا مصنوعی رونا

آپ برادران یوسف کے مکرو فریب اور دغا بازی پر غور کریں کہ کس طرح ایک صریح ظلم کو چھپانے اور اپنے عیب پر پردہ ڈالنے کے لئے مصنوعی طریقے سے رو رو کر آسمان سر پر اٹھایا ہوا ہے اسی لئے امام اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

لَا يُصَدَّقُ بَاكٍ بَعْدَ اِخْوَةِ يُوْسُفَ برادران یوسف کے بعد اب کسی رونے والے کے سچا ہونے کی تصدیق نہیں کی جا سکتی۔ تفسیر روح المعانی میں ہے کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا۔

جَآءَتِ امْرَءَةٌ اِلٰى شُرَيْحٍ تَخَاصَمَ فِيْ شَيْءٍ فَجَعَلَتْ تَبْكِيْ فَقَالُوْا يَا اَبَا اُمَيَّةَ! اَمَا تَرَاهَا تَبْكِيْ فَقَالَ قَدْ جَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ (روح المعانی ص ۱۹۹' جلد ۱۲)

ترجمہ: ایک عورت قاضی شریح کے پاس کسی مقدمہ کی خاطر آئی اور آتے ہی رونا شروع کر دیا۔ لوگوں نے کہا' اے ابو امیہ! دیکھیں یہ عورت بیچاری زارو قطار رو رہی ہے۔ (لہٰذا سچی ہے) قاضی شریح نے کہا (ہر رونے والا سچا نہیں ہوتا) کیونکہ برادران یوسف بھی رات کو باپ کے پاس روتے ہوئے ہی آئے تھے۔

○.... شیعان علی کا رونا

واقعتاً" بعض لوگ اپنا جھوٹ چھپانے اور خود ظلم کر کے مظلومیت ظاہر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی خاطر رونا دھونا اور واویلا شروع کر دیتے ہیں۔ ہمارے ہاں کے شیعہ حضرات کا بھی یہی حال ہے کہ خود شیعان علیؓ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو سینکڑوں خطوط لکھ کر بلانے والے' خود میدان کربلا میں قافلہ حسین کو روکنے والے خود خاندان حسین پر فرات کا پانی بند کرنے والے' خود جناب حسین کے خوبصورت اور معصوم بچوں کو موت کی نیند سلانے والے اور خود ہی دھوکہ اور دغا سے جناب حسین کو شہید کر کے برادران یوسف کی طرح رونے اور آنسو بہانے والے۔ شاعر نے سچ کہا ہے

آپ ہی خلوت میں کاٹیں اپنے مولا کا گلا
آپ ہی پھر بیٹھ کر' احباب میں ماتم کریں

کتب شیعہ میں بالتصریح لکھا ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اہل کوفہ نے جو شیعان علی کا مولد و مسکن تھا لاتعداد تاکیدی خطوط لکھ کر بلایا' آپ نے پہلے اپنے چچا زاد بھائی جناب مسلم بن عقیل کو روانہ کیا کوفیوں نے انہیں اور ان کے دو صغیر السن صاحبزادوں کو بڑی بے وردی سے شہید کیا' جناب حسین رضی اللہ عنہ پہنچے تو آپ کو بھی انہیں شیعوں نے' جو آپ کی بیعت کر چکے تھے' شہید کر دیا۔ (آفتاب ہدایت ص ۲۱۴)

○.... زین العابدین کا سوال

کتاب "اخبار ماتم" میں ہے کہ جناب حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب خانوادہ حسین کی عورتوں اور بچوں کو کوفے لایا گیا تو بیمار کربلا جناب زین العابدین نے کوفیوں کو روتے اور نوحہ کرتے دیکھا تو پوچھا "یہ کیوں رو رہے ہیں؟" جواب ملا۔ تمہارے بابا حسین کے قتل پر آنسو بہا رہے ہیں۔ علی بن حسین زین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العابدین نے فرمایا

اَتَبْکُوْنَ مِنْ حُبِّنَا فَمَنْ ذَالَّذِیْ قَتَلَنَا۔ اگر یہ کوفی ہماری محبت میں آنسو بہا رہے اور رو رہے ہیں تو پھر ہمیں بتلاؤ کہ ہمارے بابا حسین اور ان کے خاندان کو قتل کرنے والے کون ہیں؟ یعنی کوفیو! تم خود ہی حسین اور رفقاء حسین کے قاتل اور خود ہی ہمدرد اور نوحہ کناں۔

○.... ام کلثوم کی صدا

اسی کتاب میں ہے کہ جنابہ ام کلثوم نے جب شیعان علی کوفیوں کو روتے ہوئے دیکھا تو انہیں مخاطب کر کے فرمایا

یَا اَھْلَ الْکُوْفَۃِ تَقْتُلُنَا رِجَالُکُمْ وَ تَبْکِیْنَا نِسَآءُکُمْ فَالْحَاکِمُ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْفَصْلِ لِلْقَضَایَا۔

ترجمہ: اے کوفیو! تمہارے مردوں نے ہمیں قتل کیا اور تمہاری عورتیں ہم پر رو رہی ہیں۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہمارے اور تمہارے درمیان خود فیصلہ کرے گا۔

○.... حضرت زینب کی بددعا

جنابہ زینب ہمشیرہ حسین نے اہل کوفہ کا رونا' پیٹنا' دیکھا تو آپ نے ایک خطبہ پڑھا جس میں بے وفا شیعوں یعنی قاتلان حسین کو بددعا دی۔ فرمایا

اَمَّا بَعْدُ۔ یَا اَھْلَ الْکُوْفَۃِ اَتَبْکُوْنَ وَ تَلْحُوْنَ اَیْ وَ اللّٰہِ فَابْکُوْا کَثِیْرًا وَّ اضْحَکُوْا قَلِیْلًا

ترجمہ: حمد و صلوٰۃ کے بعد۔ اے اہل کوفہ تم رونے اور پیٹنے رہو' اللہ کی قسم بہت روتے پھرو اور تمہیں بہت کم ہنسنا نصیب ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنابہ زینب رضی اللہ عنہا کی اس بددعا کا پنجابی ترجمہ یوں ہے

کراں دعا خداوند اگے سچے دلوں بجانوں
شالا روندے پٹدے جاؤ سارے ایس جہانوں
خوشی تہانوں کدے نہ ہووے نہ رب کدے ہساوے
روز حشر تک وقت تساڈا ایویں رب لنگھاوے

○.... انتظار یعقوب

ادھر برادران یوسف چیختے چلاتے کنعان میں داخل ہوئے ادھر حضرت یعقوب اپنے بیٹوں خصوصاً یوسف کی شدید انتظار میں بے حد پریشان و غمگین گھر کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے جب انہوں نے یہ شوروفغاں سنا اور برادران یوسف کو واویلا کرتے دیکھا تو بے چین ہو کر پوچھا **مَا لَكُمْ**؟ تمہیں کیا ہوا؟ **أَجَرَى فِي الْغَنَمِ شَيْءٌ**؟ کیا بکریوں پر کوئی آفت آ گئی؟ **قَالُوا لَا**۔ بیٹوں نے کہا ابا جی! نہیں فرمایا **فَمَا أَصَابَكُمْ**؟ پھر تمہیں کیا ہوا؟ **وَأَيْنَ يُوسُفُ**؟ اور ہاں' میرا یوسف کہاں ہے؟ اب صاحبزادگان یعقوب کے رونے میں تیزی آ گئی اور آنسو بہاتے ہوئے من گھڑت قصہ' جعلی کہانی اور موضوع داستان سنانی شروع کی۔

"ابا جی! ہم وہاں جنگل میں جا کر دوڑنے لگے' شوق مسابقت میں ہم بہت دور نکل گئے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ گئے تھے۔ وہ اکیلا تھا' بھیڑیا آیا اور یوسف کو کھا گیا' واللہ ہم آپ کو سچی بات سنا رہے ہیں۔ اگرچہ آپ ہماری بات پر یقین نہیں کریں گے"

قرآن مجید فرزندان یعقوب کی اس من گھڑت داستان اور باپ کو مطمئن کرنے کے لئے ان کے الفاظ کو یوں بیان کرتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالُوْا یٰاَبَانَا اِنَّا ذَھَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَکْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا ۔ فَاَکَلَهُ الذِّئْبُ وَ مَا اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ کُنَّا صٰدِقِیْنَ ○

ترجمہ : کہنے لگے اے ہمارے باپ ہم دوڑنے لگے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا' اسے بھیڑیا کھا گیا ہے اور آپ ہم پر یقین نہیں کریں گے اگرچہ ہم سچے ہیں۔

برادران یوسف اپنے والد' یعقوب کے اطمینان کے لئے کوئی نیا بہانہ' نہ تراش سکے بلکہ انہیں کے الفاظ **"اَخَافُ اَنْ یَّاْکُلَهُ الذِّئْبُ"** کو **فَاَکَلَهُ الذِّئْبُ** کی صورت میں لوٹا کر جھوٹ کو سچ بنانے کی کوشش کی۔ اسی لئے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بات کہنے سے منع فرمایا ہے' جس سے لوگوں کو جھوٹ بولنے کا بہانہ مل جائے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا تُلَقِّنُوا النَّاسَ فَیَکْذِبُوْا فَاِنَّ بَنِیْ یَعْقُوْبَ لَمْ یَعْلَمُوْا اَنَّ الذِّئْبَ یَاْکُلُ النَّاسَ فَلَمَّا لَقَّنَھُمْ اَبُوْھُمْ کَذَبُوْا فَقَالُوْا اَکَلَهُ الذِّئْبُ (فتح القدیر ص ۱۱' جلد ۳)

ترجمہ : لوگوں سے ایسی بات نہ کرو' جس سے انہیں جھوٹ کا بہانہ مل جائے اولاد یعقوب کو معلوم نہ تھا کہ بھیڑیا انسان کو کھا جاتا ہے' جب ان کے باپ نے انہیں یہ بات کہی تو انہوں نے جھوٹ بول دیا کہ "یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے"۔

یہ بات آپ جان چکے ہیں کہ برادران یوسف نے یوسف کو کنویں میں گرانے سے قبل ان کی قمیص اتار لی تھی اور باپ کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے ہرن یا بکری کے خون میں اس قمیص کو لت پت کر لیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ برادران یوسف کو قمیص پھاڑنا یاد نہ رہا تھا۔ اب حضرت یعقوب کو اپنی بات کا یقین دلانے کے لئے بھائیوں نے باپ کی خدمت میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ قمیص یوسف پیش کی اور کہا کہ دیکھو والد محترم! یہ ہے قمیص یوسف' خون یوسف میں شرابور' اس سے بڑھ کر اس بات کا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے؟ کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے **وَجَاءُوْا عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ**۔ برادران یوسف اس کی قمیص پر جھوٹا خون لگا کر لائے۔

○.... **حزن یعقوب**

حضرت یعقوب نے اپنے لاڈلے' پیارے اور محبوب لخت جگر یوسف کے کرتہ کو جب خون سے رنگین دیکھا تو پاؤں تلے سے زمین نکل گئی' آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا' روئے اور روتے روتے بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ زمین پر گرتے ہی قمیص یوسف' حضرت یعقوب کے چہرہ اقدس پہ پڑی "**حَتّٰى خَضَبَ وَجْهَهٗ بِدَمِ الْقَمِيْصِ**" تو چہرہ مبارک قمیص کے خون سے رنگین ہو گیا۔ اب ابناء یعقوب کو فکر دامن گیر ہوئی۔

فَاَفَاضُوْا عَلَيْهِ الْمَاءَ فَلَمْ يَتَحَرَّكْ وَ نَادَوْهُ فَلَمْ يُجِبْ وَ وَضَعَ يَهُوْدَا يَدَهٗ عَلٰى مَخَارِجِ نَفْسِهٖ فَلَمْ يُحِسَّ بِنَفَسٍ وَّلَا تَحَرَّكَ لَهٗ عِرْقٌ (روح المعانی ص ۲۰۱' جلد ۱۲)

ترجمہ: تو انہوں نے حضرت یعقوب کے جسم پر پانی چھڑکا مگر جسم یعقوب نے حرکت نہ کی اور باپ کو آوازیں دیں مگر انہوں نے جواب نہ دیا (تو مایوس ہو کر بڑے بیٹے) یہودا نے ان کے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھا مگر سانس محسوس نہ ہوا اور باپ کی رگوں میں بھی کوئی حرکت نہ پائی۔

مولانا عبدالستار رحمہ اللہ تعالیٰ حزن یعقوب کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاضر ڈٹھا اوہ پیراہن جس دم ہتھ وچہ پھڑیا
غش پے گیا نبی تائیں' اپر زمین دے جھڑیا
تڑپے پیا بے ہوشی اندر غش تھیں ہوش نہ پاوے
گو اٹھاون' پئے بلاون' کوئی جواب نہ آوے
(قصص المحسنین ص ۱۶۴)

ابناء یعقوب یہ صورت حال دیکھ کر از حد گھبرائے اور ایک دوسرے پر الزام لگانے لگے کہ تم نے یہ سازش تیار کی تم نے یہ مشورہ دیا۔ حضرت یعقوب کا ایک بیٹا یہودا جس نے بھائیوں کو قتل یوسف سے منع کیا تھا اور جنگل میں یوسف پر ظلم و ستم کرنے سے روکا تھا۔ بھائیوں سے مخاطب ہو کے کہتا ہے کیا ہم سا کوئی احمق بھی دنیا میں ہو گا؟ کہ پہلے بھائی کو کنویں میں پھینکا۔ اب باپ کا قتل بھی ہمارے سر پڑنے والا ہے۔ تفسیر روح المعانی میں یہودا کے الفاظ یوں ذکر کیے گئے ہیں۔

وَيْلٌ لَّنَا مِنْ دِيَانِ يَوْمِ الدِّيْنِ ضَيَّعْنَا اَخَانَا وَ قَتَلْنَا اَبَانَا

ترجمہ: ہمارے لئے قیامت تک ہلاکت ہی ہلاکت ہے کہ ہم نے اپنے بھائی کو ضائع کیا اور باپ کو قتل کر ڈالا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام رات بھر فراق یوسف کے غم میں بے ہوش رہے۔ بیٹوں نے ہوش میں لانے کی بڑی کوشش کی مگر بے سود' **فَلَمْ يُفِقْ اِلَّا بِبَرْدِ السَّحْرِ**۔ جب سحری کے وقت شبنم کے قطرے جسم یعقوب پر پڑے تو سحری کی ٹھنڈک سے آپ کو ہوش آیا۔ تھوڑی دیر سنبھلے پھر غنودگی طاری ہو گئی۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا "لاؤ وہ قمیص جسے تم نے بطور دلیل پیش کیا تھا" فرزندان نے سمجھا باپ کو ہماری باتوں پر یقین آگیا ہے۔ جھٹ قمیص یوسف حاضر خدمت کی' حضرت یعقوب نے پیراہن یوسف کو بنظر غائر الٹ پلٹ کر دیکھا تو اسے درست حالت میں پایا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر فرمایا

مَا اَرٰی بِہٖ اَثَرَ نَابٍ وَّلَا ظُفُرٍ اِنَّ ھٰذَا السَّبُعَ رَحِیْمٌ۔ وَقَالَ تَاللّٰہِ مَا رَاَیْتُ کَالْیَوْمِ ذِئْبًا اَحْلَمَ مِنْ ھٰذَا اَکَلَ ابْنِیْ وَلَمْ یُمَزِّقْ عَلَیْہِ قَمِیْصَہٗ (روح المعانی ص ۲۰۱' جلد ۱۲)

ترجمہ: مجھے تو اس میں بھیڑیئے کے دانت اور ناخن کا کوئی نشان نظر نہیں آتا۔ یہ بھیڑیا تو بڑا رحم دل ہے۔ اور فرمایا اللہ کی قسم' میں نے آج تک اس سے زیادہ حلم والا بھیڑیا نہیں دیکھا کہ میرے بیٹے یوسف کو تو کھا گیا' مگر اس کی قمیص کو نہیں پھاڑا۔

" حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے صاحبزادوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اگر بھیڑیا میرے یوسف کو کھاتا تو یقیناً قمیص یوسف پھٹ جاتی۔ کہیں دانتوں کے نشان ہوتے۔ کہیں اس کے پنجے کا نشان ہوتا۔ اور قمیص یوسف خاک آلود بھی ہوتی مگر میں حیران ہوں' وہ کیسا سمجھدار درندہ تھا جس نے میرے بیٹے یوسف کو تو کھا لیا مگر کرتے کو خراش تک نہ آنے دی' کیا اس نے یوسف کو لقمہ بنانے سے قبل قمیص کو اتار لیا تھا؟ اگر اتار لیا تھا تو پیراہن یوسف کو خون سے رنگین کس نے کیا؟ کیا وہ اتنا مودب بھیڑیا تھا کہ جسم یوسف تو کھا گیا مگر کرتے کی بے ادبی نہ کی' ایسا بھیڑیا مجھے بھی دکھاؤ تاکہ میں ایسے رحم دل' مہربان اور باادب بھیڑیئے کی زیارت کروں"

مولانا عبدالستار رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت یعقوب علیہ السلام کی اس گفتگو کو یوں شعری جامہ پہناتے ہیں۔

جس بگھیاڑ یوسف نوں کھادا' لہو اس دا پیتا
کرتے دا کس کارن اس نے' ادب زیادہ کیتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھک چھک بدن یوسف دا جس نے' توڑے بند تمامی
کیوں کر کرتے دا اس جاتا' اوہوں شان گرامی
تسیں کہو بگھیاڑاں کھادا' روشن بدر منیراں
کیویں کرتہ رہیا سلامت' کیوں نہ ہو گیا لیراں
اوہ بگھیاڑ تساڈے نالوں' نکلیا بہت پیارا
کرتے دا بے ادب نہ ہویا' یوسف کھا گیا سارا

○.... قمیص یوسف کا اعزاز

پسر یعقوب حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص بھی ایک عجوبہ ہے کہ کبھی ان کی قمیص کو جھوٹا خون لگا کر برادران یوسف بطور شہادت پیش کرتے ہیں "جَاءُوْا عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ" (وہ اس کی قمیص پر جھوٹا خون لگا کر لائے)

کبھی قمیص یوسف ہی حضرت یوسف کی بے گناہی کی دلیل بنتی ہے وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (اور اگر اس کی قمیص پیچھے سے پھاڑی گئی ہے تو وہ عورت جھوٹی اور یوسف سچا ہے) اور کبھی مصر سے حضرت یوسف اپنی قمیص بھیجتے ہیں کہ جاؤ میری قمیص میرے باپ کی آنکھوں پر لگاؤ اللہ تعالیٰ بینائی واپس لوٹا دے گا۔ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا اور واقعتاً" جب قمیص یوسف بوڑھے اور نابینا باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں پر ڈالی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ بصارت و بینائی واپس لوٹا دیتا ہے (تفصیل حسب موقع ان شاء اللہ آگے آئے گی)

○.... بھیڑیا' خدمت یعقوب میں

قصہ یوسف کے ضمن میں یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ برادران یوسف اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موقف کی مضبوطی اور دلیل کے لئے جنگل سے ایک بھیڑیا پکڑ لائے اور باپ سے عرض کی۔ والد محترم! اس بھیڑیئے نے آپ کا یوسف کھایا ہے' حضرت یعقوب نے فرمایا' اے بھیڑیئے کیا تجھے اس معصوم پر رحم نہ آیا؟ میری ضعیفی کا خیال نہ آیا؟ کیا تو نے میرے جگرپارے کو کھایا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت بھیڑیئے کو "قوت گویائی" عطا فرما دی۔

بھائیو! یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے فیصلے ہیں' اگر نہ دے تو چھ فٹ کے خوبصورت اور صحت مند نوجوان کو بولنے کی طاقت نہ دے۔ اسے گونگا بنا دے اور اگر بلانے پہ آئے تو بھیڑیئے جیسے سفاک درندے کو قوت گویائی عطا فرمائے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ واقعہ یوسف اختیارات الٰہی بھی یاد دلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ اللہ کریم نے بھیڑیئے کو بولنے کی توفیق دی' بھیڑیا حضرت یعقوب کی خدمت میں عرض کرتا ہے۔

"اے اللہ کے نبی! آپ کے لخت جگر اور نور نظر یوسف کو کھانا تو بڑی دور کی بات ہے۔ میں نے تو آج تک آپ کے صاحبزادے کو دیکھا بھی نہیں ہے" (تفسیر مظہری اردو ص ۱۳۱' جلد ۶)

○..... صبر جمیل

جب برادران یوسف کا کذب و افتراء واضح ہو گیا اور حضرت یعقوب علیہ السلام حقیقت حال سمجھ گئے تو اولاد کو طعن و تشنیع کرنے اور حقارت و نفرت کا طرز عمل اختیار کرنے کی بجائے پیغمبرانہ فہم و فراست سے فرمایا۔ میرے بیٹو!

"یہ محض تمہارے نفسوں کی فریب کاری ہے اور تمہارے اس دعویٰ میں صداقت و سچائی کا نام و نشان تک نہیں' یہ سارا منصوبہ تمہارا خود ساختہ ہے۔ اب میں اس حادثہ فاجعہ اور صدمہ عظیمہ پر "صبر جمیل"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروں گا"

قرآن مجید میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے اس جواب کا تذکرہ یوں کیا گیا ہے۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ○

ترجمہ: یعقوب نے کہا تمہارے نفسوں نے یہ کام تمہارے لئے آراستہ کردکھایا۔ میں (اس جانکاہ حادثہ پر) صبر جمیل ہی کروں گا۔ اور جو تم بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں۔

حدیث شریف میں ہے۔

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ قَالَ لَا شَكْوٰى فِيْهِ

(فتح القدیر ص ۱۲' جلد ۳)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صبر جمیل کے بارہ میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ ایسا صبر جس میں کوئی شکوہ و شکایت نہ ہو۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے اس واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کتنا بڑا صدمہ' غم' تکلیف اور مصیبت کیوں نہ آجائے' بحیثیت مسلمان ہمیں صبر کا دامن نہیں چھوڑنا چاہئے۔

○.... فضیلت صبر

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے والوں کی بڑی فضیلت اور شان بیان فرمائی ہے اور صابرین کے ساتھ اجر عظیم اور جنت نعیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ (سورہ زمر آیت ۱۰)

ترجمہ: بلاشبہ صبر کرنے والوں کو بغیر حساب کے اجر دیا جائے گا۔

اللہ کریم کے نزدیک صبر کے مسئلہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ رب کائنات نے اپنی آخری کتاب مبین میں "مسئلہ صبر" دو' چار' دس' بیس مرتبہ نہیں بلکہ نوے مرتبہ بیان فرمایا ہے اور لوگوں کے قلوب و اذہان میں اس مسئلہ کو پوری طرح بٹھانے کے لئے سولہ مختلف طریقوں سے اس مسئلہ کی وضاحت فرمائی ہے۔

○.... معنی صبر

صبر کے لغوی معنی "روکنے" کے ہیں اور صبر کا اصطلاحی اور شرعی معنی یہ ہے کہ نفس کو گریہ زاری سے' زبان کو شکایت سے اور اعضاء کو گھبراہٹ سے روک لیا جائے۔ قرآن اور حدیث میں صابرین کے فضائل و مناقب اور تاریخ اسلام میں واقعات صبر بہت زیادہ ہیں مگر یہاں ان کے ذکر اور بیان کی گنجائش نہیں ہے۔

○.... بے صبری کی مذمت

قرآن و سنت میں جہاں صبر کی فضیلت اور صابرین کی تعریف و توصیف اور مدح بیان کی گئی ہے وہاں بے صبری کی قباحت اور جزع فزع کرنے والوں کی مذمت بھی بیان فرمائی گئی ہے۔ صحابی رسول جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَ شَقَّ الْجُیُوْبَ وَ دَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ (صحیح بخاری ص ۱۷۳' جلد ۱)

ترجمہ: جو شخص (صدمے کے وقت) رخساروں پر تھپڑ مارے' گریبان پھاڑے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفرو جاہلیت کی باتیں کہے وہ ہم میں سے (یعنی ہماری امت میں سے) نہیں۔

ایک دوسری حدیث میں رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے "بے صبری" کا مظاہرہ کرنے والوں سے اظہار براءت فرمایا۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَرِیْءٌ مِنَ الصَّالِقَۃِ وَالْحَالِقَۃِ وَالشَّاقَّۃِ (صحیح بخاری ص ۱۷۳ جلد ۱)

ترجمہ: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مصیبت کے وقت) چلانے والی (غم کی وجہ سے) بال منڈھانے والی اور کپڑے پھاڑنے والی عورت سے اظہار بیزاری فرمایا۔

غم و تکلیف اور صدمہ میں عام طور پر عورتیں ایسی بری حرکات کا ارتکاب کرتی ہیں۔ اس لئے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں سے نہ صرف نفرت اور بیزاری کا اعلان فرمایا بلکہ انہیں ملعون قرار دے دیا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ (سنن ابی داؤد ص ۹۰ جلد ۲)

ترجمہ: جناب ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے اور نوحہ سننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

○.... حضرت حسین کی آخری وصیت

ہمارے ہاں کے ایک مذہبی فرقہ نے ہر سال محرم الحرام میں رونے، پیٹنے اور نوحہ کرنے کو ثواب قرار دیا ہوا ہے اور وہ جزع فزع اور ماتم کو کار ثواب اور دخول جنت کا سبب گردانتے ہیں۔ حالانکہ جس شخصیت کا نام لے کر اور ان سے عقیدت و محبت کے اظہار میں یہ حرکات قبیحہ کی جاتی ہیں۔ ان کی سیرت مبارکہ میں ایسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی چیز کا نام تک نہیں ملتا۔ بلکہ انہوں نے ہمیشہ صبر کرنے کا حکم دیا اور مصیبت کے وقت منہ پیٹنے' بال نوچنے اور گریبان چاک کرنے سے منع فرمایا ہے۔ شیعہ کی معتبر کتاب انارۃ البصائر میں ہے۔

"جناب امام حسین (رضی اللہ عنہ) نے کربلائے معلیٰ میں اپنی ہمشیرہ زینب (رضی اللہ عنہا) کو فرمایا کہ اے بہن! جو میرا حق تم پر ہے اس کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ میری مصیبت مفارقت پر صبر کرو۔ پس میں مارا جاؤں تو ہرگز منہ نہ پیٹنا اور اپنے بال نہ نوچنا اور گریبان چاک نہ کرنا کہ تم فاطمہ زہرا (رضی اللہ عنہا) کی بیٹی ہو' جیسا انہوں نے پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مصیبت میں صبر فرمایا تھا اسی طرح تم بھی میری مصیبت میں صبر کرنا" (آفتاب ہدایت ص ۲۱۲)

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس واضح ہدایت اور وصیت کے باوجود جو لوگ امام حسین رضی اللہ عنہ کے نام پر ماتم میں اس قدر طوفان بد تمیزی برپا کرتے ہیں کہ عورتیں اور مرد جمع ہو کر سینہ کوبی کرتے' منہ پیٹتے اور ہائے وائے کی دھائی سے زمین ہلا دیتے ہیں۔ یہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی نافرمانی کرتے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی کر کے انہیں ناراض کرتے ہیں۔

ذکر ہو رہا تھا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے صبر جمیل کا کہ انہوں نے اتنے المناک حادثے پر فرمایا کہ "میں صبر جمیل ہی کروں گا" اور یہ صبر یعقوب کا نتیجہ تھا کہ اللہ نے حضرت یوسف کی حضرت یعقوب سے دوبارہ ملاقات کروا دی۔ پنجابی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبر بناں دکھ ٹلدے نائیں تے صبر دکھاں دا دارو
صبر بناں اج وچہ مصیبت کوئی نئیں بندا وارو

حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا۔

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ۔ میں اچھا صبر کروں گا اور جو کچھ تم کہتے ہو اس بارہ میں اللہ میری مدد کرے گا۔

○.... ام المومنین عائشہ کا صبر جمیل

امیر المومنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ یوسف کی اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ' طاہرہ' مطہرہ رضی اللہ عنہا پر بہتان اور ان کے صبر کا تفصیلی واقعہ بیان فرمایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

غزوہ بنی المصطلق سے واپسی پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقین مدینہ نے بہتان لگایا اور ایسے منظم طریقے سے مہم چلائی کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شکوک و شبہات میں مبتلا ہو گئے۔ ایک مہینہ سرور کائنات اور آپ کے اہل خانہ از حد پریشان اور غم زدہ رہے۔ اسی دوران ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرتؐ سے اپنے باپ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر جانے کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت مرحمت فرما دی جنابہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی مکرم کے گھر سے ابوبکر کے گھر منتقل ہو گئیں مگر از حد غمگین اور صدمہ سے نڈھال' کئی راتیں آپ کو نیند نہ آئی' رو رو کر آنسو خشک کر لئے' بیمار ہو کر بستر سے لگ گئیں۔ منافقین مدینہ کی زبانیں کھلی ہوئی ہیں۔ مدینہ منورہ کی فضا میں ایسی باتیں گردش کر رہی ہیں جن سے خانوادہ رسول اور خاندان صدیق کی رات کی نیندیں حرام اور دن کا سکون ختم ہو چکا ہے۔ آخر اسی رنجیدہ صورت حال میں ایک دن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام الانبیاء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھ کر یوں گویا ہوتے ہیں۔

يَا عَائِشَةُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَ كَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ وَ إِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَ تُوبِي إِلَيْهِ (صحیح بخاری ص ۴۸۰ جلد ا)

ترجمہ: اے عائشہ! مجھے تیرے بارے میں ایسی ایسی خبر ملی ہے۔ اب اگر تو پاک ہے (اور یہ خبر جھوٹ ہے) تو عنقریب اللہ تیری پاکدامنی بیان کردے گا اور اگر تجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ اور توبہ کر۔

آپ اس صورت حال کی سنگینی کا اندازہ لگائیں کہ حضور کی زبان سے یہ الفاظ سننے کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر کیا گزری ہو گی؟ کہ

"جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے"

حضرت عائشہ کے آنسو خشک ہو گئے' چہرہ فق ہو گیا اور ہکا بکا رہ گئیں۔ والد کی طرف صفائی طلب نگاہوں سے دیکھا اور عرض کی ابا جی! کچھ فرمائیے۔ ابوبکر بولے' بیٹی! مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ حضور سے کیا کہوں؟ والدہ ام رومان کی طرف نظر کی' اماں جی! آپ ہی میری صفائی میں کچھ کہئے۔ ماں نے کہا۔ میری لخت جگر! میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔ آخر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمت کی اور کانپتے ہوئے ہونٹوں اور تھرتھراتی ہوئی آواز میں عرض کی۔

"آقا! خدا کی قسم میں جانتی ہوں کہ جو بات آپ نے سنی ہے وہ آپ کے دل میں جگہ پا گئی ہے اور آپ نے اسے سچ سمجھ لیا ہے۔ اب اگر میں یہ کہوں کہ میں بے گناہ ہوں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں۔ تو آپ مجھ پر یقین نہیں کریں گے اور اگر میں ناکردہ گناہ کا اعتراف کرلوں تو آپ مجھے سچا سمجھیں گے۔

وَاللهِ لَا أَجِدُ لِي وَ لَكُمْ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ۝

ترجمہ: بخدا، اس وقت میری اور آپ کی مثال حضرت یوسف کے والد کی سی ہے۔ انہوں نے حالت غم میں یہی کہا تھا (میں بھی یہی کہتی ہوں) کہ اس غم میں میرے لئے صبر جمیل ہی بہتر ہے اور تمہاری باتوں پر اللہ تعالیٰ میری مدد کرنے والا ہے۔

ابھی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبان مبارک سے حضرت یعقوب والے الفاظ نکلے ہی تھے کہ اسی وقت اور اسی جگہ آنحضرت پر وحی کی کیفیت طاری ہو گئی، غنودگی چھائی اور سخت سردی میں پسینہ مبارک آپ کے بدن اطہر سے ٹپکنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد آپ مسکراتے ہوئے اٹھے اور فرمایا

يَا عَائِشَةُ أَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ

اے عائشہ! خوش ہو جا کہ اللہ نے تیری عفت و پاکدامنی کے لئے قرآن کی آیات نازل فرمادی ہیں۔ (صحیح بخاری ص ۶۹۸، جلد ا)

بھائیو! یہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے صبر جمیل اور حضرت یعقوب علیہ السلام والے الفاظ زبان سے ادا کرنے کا نتیجہ تھا کہ رب کائنات نے پاکدامنی عائشہ کے لئے قرآن حکیم میں سورہ نور کی دس آیات مقدسہ نازل فرمادیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو مصائب و آلام پر صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر۵

ھذا غلام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَّکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَّکُلَّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَجَآءَتْ سَیَّارَۃٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَھُمْ فَاَدْلٰی دَلْوَہٗ قَالَ یٰبُشْرٰی ھٰذَا غُلَامٌ وَّاَسَرُّوْہُ بِضَاعَۃً وَّاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ وَشَرَوْہُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاھِمَ مَعْدُوْدَۃٍ وَّکَانُوْا فِیْہِ مِنَ الزّٰھِدِیْنَ (سورہ یوسف آیت نمبر۱۹-۲۰)

ترجمہ: اور آیا ایک قافلہ۔ تو بھیجا انہوں نے اپنے پانی لانے والے کو پس اس نے اپنا ڈول ڈالا' کہا اے خوشخبری' یہ لڑکا ہے۔ اور اس کو چھپایا' سامان تجارت بنا کر' اور اللہ تعالٰی جاننے والا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ اور فروخت کیا اس کو بدلے تھوڑی قیمت کے جو چند درہم تھے اور وہ اس کے بارہ میں بے رغبت تھے۔

اللہ رب العلمین کی تعریف و تسبیح اور حمد و ثنا کے بعد' بے شمار اور لاتعداد درود و سلام نبی آخرالزماں سرورِ دوجہاں اور خاتم رسولاں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس و اطہر پر جن کی بعثت سے کفر و شرک کا اندھیرا ختم ہوا اور توحید و سنت کی روشنی پھیلی۔

حضرات! ان آیات مبارکہ سے پچھلی آیات کی تشریح میں آپ فراق یوسف میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت یعقوب علیہ السلام کے غم اور صدمے کی کیفیت' برادران یوسف کا ظلم و ستم' قمیص یوسف پر جھوٹا خون' بھائیوں کی کذب بیانی' حضرت یعقوب علیہ السلام سے بھیڑیئے کی گفتگو اور یعقوب علیہ السلام کے "صبر جمیل" کی تفصیلات' جان چکے ہیں۔ مندرجہ بالا آیات مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ان حالات کو بیان فرمایا ہے جو کنعان کے کنویں میں ان کے ساتھ پیش آئے۔

برادران یوسف' جب یوسف کی قمیص اتار کر' کنویں میں ڈال کر اور رسی کاٹ کر رات کو روتے' پیٹتے' چیختے' چلاتے واپس کنعان آگئے تو حضرت یوسف کے کنویں میں گرتے ہی اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ظہور ہوا اور حضرت یوسف کے وجود مسعود کی برکت سے کنویں کا کھارا اور کڑوا پانی میٹھا ہو گیا اور کنواں روشن ہو گیا۔ (روح المعانی ص ۱۹۷' جلد ۱۲) اور کنویں کے تمام زہریلے جانوروں کو حکم دے دیا گیا کہ وہ اپنی پناہ گاہوں سے باہر نہ آئیں تاکہ یوسف کو کوئی گزند نہ پہنچے اور وہ گھبراہٹ کا شکار نہ ہوں۔ حضرت یوسف کی مزید تسلی اور اطمینان کے لئے اللہ تعالیٰ نے سید الملائکہ حضرت جبریل علیہ السلام کو نازل فرمادیا۔

○.... مکالمہ جبریل و یوسف

تین دن کنویں میں گزارنے کے بعد حضرت یوسف اور جبریل کے درمیان جو گفتگو ہوئی اسے امام الانبیاء جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا ہے جبریل نے کہا۔ یوسف! **مَنْ اَلْقَاکَ فِیْ ھٰذَا الْجُبِّ**؟ تجھے اس اندھیرے کنویں میں کون پھینک گیا؟ یوسف نے (سرد آہ بھر کے) کہا' **اِخْوَتِیْ**' مجھے یہاں کسی دشمن نے نہیں پھینکا بلکہ مجھے اس کنویں میں ڈالنے والے میرے اپنے ہی بھائی ہیں۔ کہا **وَلِمَ**؟ تیرے بھائی تجھے یہاں کیوں ڈال گئے؟ جبکہ بڑے بھائی تو چھوٹے بھائیوں سے شفقت و محبت کیا کرتے ہیں۔ یوسف نے کہا' **لِمَوَدَّةِ اَبِیْ اِیَّایَ حَسَدُوْنِیْ**۔ میرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپ کی میرے ساتھ بے پناہ محبت کی وجہ سے بھائیوں نے میرے ساتھ حسد کیا اور باپ کی نگاہوں سے دور کرنے کے لئے مجھے یہاں پھینک گئے۔ پوچھا۔ **اَتُرِیْدُ الْخُرُوْجَ مِنْ ھٰھُنَا؟** اے یوسف! کیا یہاں سے نکلنا چاہتے ہو؟ فرمایا۔ **ذَالِکَ اِلَی اللّٰہِ یَعْقُوْبَ** یہ یعقوب کے خدا کی مرضی پر منحصر ہے۔ حضرت یوسف کے خدائی فیصلہ پر رضامندی کے جذبہ کا اندازہ لگائیں۔ یہ نہیں کہا' مجھے ابھی نکالیں۔ جلدی کریں' دیر ہو رہی ہے' بلکہ فرمایا' میں اللہ کی رضا پر راضی ہوں۔ اگر وہ مجھے اس مصیبت سے نجات دینا چاہے تو اس کی مرضی اور اگر وہ میرے صبر و حوصلہ کا مزید امتحان لینا چاہے، تو مجھے اس سے بھی انکار نہیں ہے بلکہ اسی کے حکم کے آگے سر تسلیم خم ہے۔

○.... کنویں میں دعاء یوسف

حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام سے فرمایا میں تمہیں بحکم الٰہی ایک دعا سکھاتا ہوں۔ تم اسے پڑھو' اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کنویں کی قید سے آزادی اور نجات عطا فرمادے گا۔ سبحان اللہ' یہ دعا سکھائی جبریل نے' پڑھی حضرت یوسف نے' مجھے اور آپ کو بتائی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ دعا کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ الْمَکْنُوْنِ الْمَخْزُوْنِ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَ تَرْحَمَنِیْ وَ اَنْ تَجْعَلَ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا وَّ اَنْ تَرْزُقَنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَ مِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ (روح المعانی ص ۱۹۷' جلد ۱۲)

ترجمہ: اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیرے پوشیدہ اور خزانے والے نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں۔ اے آسمانوں اور زمینوں کے خالق' اے جلال اور عزت والے!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما' اور میرے لئے کشادگی اور اس مصیبت سے نکلنے کا سبب پیدا فرما' اور مجھے وہ کچھ عطا فرما' جس کا مجھے گمان ہے اور جس کا مجھے گمان نہیں۔

○.... دعا صرف اللہ سے

حضرت جبریل کی سکھائی اور حضرت یوسف کی ادائی اور آنحضرت کی بتائی اس دعا سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ انسان کتنی بڑی مصیبت میں کیوں نہ پھنس جائے اسے صرف اللہ کو پکارنا چاہئے اور اسی سے مدد کا سوال کرنا چاہئے۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ (سورہ مومن آیت نمبر ۶۰)

ترجمہ: اور تمہارے رب نے فرما دیا ہے کہ مجھے پکارو' میں تمہاری دعا قبول کروں گا' بے شک جو لوگ میری عبادت (یعنی دعا) سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

صحابی رسول جناب نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرمایا۔

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (جامع ترمذی ص ۱۷۳' جلد ۲) "دعا ہی اصل عبادت ہے"۔

انتہا درجے کی عاجزی اور نیاز مندی کو عبادت کہتے ہیں۔ اور اس عبادت الٰہی کا ظہور صحیح معنوں میں اسی وقت ہوتا ہے جب انسان حضرت یوسف کی طرح مصائب میں گھرا ہوا ہو' بھائی ساتھ چھوڑ چکے ہوں بچاؤ کی ہر تدبیر ناکام ہو چکی ہو۔ حالات کی سنگینی نے اس کی قوت و طاقت کو ریزہ ریزہ کر ڈالا ہو۔ ہر طرف سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیدیں منقطع ہو چکی ہوں۔ تمام سہارے ٹوٹ چکے ہوں' دوست' دشمن اور اپنے' بیگانے بن چکے ہوں۔ کوئی پرسان حال نہ ہو۔ ہر طرف مایوسی نے سائے ڈال رکھے ہوں۔ ان حالات میں انسان اپنی جبین نیاز' رب کریم کے در اقدس پہ جھکائے' اس کی اشک بار اور نمناک آنکھیں دل دردمند کی داستان پر آشوب سنا رہی ہوں۔ زبان اللہ' اللہ پکار رہی ہو اور اسے اس امر کا پختہ یقین ہو کہ میں اس قادر مطلق کے سامنے اپنا قصہ غم پیش کر رہا ہوں جو **فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ** بھی ہے اور **عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ** بھی ہے' جس کے سامنے کوئی مشکل' مشکل ہی نہیں۔ یہ ایسا دربار عالی شان ہے۔ جہاں سے کوئی سائل کبھی خالی نہیں گیا۔ اور میں بھی محروم نہیں لوٹایا جاؤں گا۔ جب اس عجز و نیاز اور خضوع و خشوع سے دعا کی جائے تو وہ قبول کیوں نہ ہو گی؟ جبکہ انسان کو مخاطب کر کے رب خود فرماتا ہے **اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ**۔ تو مانگتا جا' میں دیتا جاؤں گا۔

○.... دعاء یوسف قبول ہو گئی

جب اس عاجزی و انکساری اور تواضع سے حضرت یوسف نے کنویں میں بیٹھ کر اللہ سے دعا مانگی تو وہ قبول کیوں نہ ہوتی؟ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جبریل کے سکھائے الفاظ سے یوسف نے دعا مانگی تو

فَجَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ مِنْ اَمْرِهٖ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا وَّ رَزَقَهٗ مُلْكَ مِصْرَ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کشادگی فرمادی اور کنویں سے ان کے نکلنے کا سبب پیدا فرمادیا اور انہیں ملک مصر عطا کر دیا۔ جس کا انہیں گمان بھی نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں بھی ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (سورہ طلاق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت نمبر ۳)

ترجمہ: اور جو اللہ سے ڈرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے مصیبت سے نکلنے کا انتظام بھی کرے گا اور اسے وہ کچھ دے گا جس کا اسے گمان نہ ہو۔

نبی اکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء یوسف کی فضیلت کا ذکر کرنے کے بعد اپنے امتیوں سے فرمایا۔

اَلْقُوْا بِهٰؤُلَاۤءِ الْكَلِمَاتِ فَاِنَّهُنَّ دُعَآءُ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارَ (روح المعانی ص ۱۹۸، جلد ۱۲)

ترجمہ: دعاء یوسف کے کلمات لازم پکڑو (یاد کرلو) بے شک یہ محبوب اور منتخب انبیاء کی دعا ہے۔

کئی لوگ اللہ کے سوا اوروں کو بھی دعائیں قبول کرنے والا، مشکلات حل کرے والا اور مصائب دور کرنے والا سمجھتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے دعاء یوسف میں نصیحت اور سبق ہے کہ اللہ کے اختیارات میں کسی دوسرے کو شریک نہ کریں اور دعا ہمیشہ اللہ سے ہی کریں اور اسے حل المشکلات اور نافع وضار سمجھیں۔

اللہ تعالیٰ عقیدہ توحید پر پوری طرح کاربند ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

سمجھ میں نکتہ توحید آ تو سکتا ہے
ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے
توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دوعالم سے خفا میرے لئے تھا

○.... دعاء یونس

حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح ایک اور پیغمبر نے بھی پانی میں اللہ تعالیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دعا کی تھی اور اس کی دعا کو بھی اللہ کریم نے قبول فرما کے یوسف کی طرح اسے بھی پانی کی مصیبت سے نجات عطا فرمادی تھی۔ قرآن مجید اس پیغمبر کا نام "جناب یونس علیہ السلام" بتاتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔

فَنَادٰى فِى الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ (سورہ انبیاء آیت نمبر ۸۷۔۸۸)

ترجمہ: اس نے (پانی، رات اور مچھلی کے پیٹ کے) اندھیروں میں پکارا کہ اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو (نقائص سے) پاک ہے۔ بے شک میں قصور وار ہوں۔ تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے اس غم سے نجات دی اور ہم اسی طرح اہل ایمان کو (دعاؤں کی بدولت مصائب سے) نجات دیا کرتے ہیں۔

○.... قافلے کی آمد

حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں جب تین دن گزر گئے، دعاء یوسف قبول ہوئی اور اس جنگل سے ایک قافلے کا گزر ہوا یہ قافلہ شام سے یا مدین سے مصر جا رہا تھا۔ پانی کی اشد ضرورت کے پیش نظر قافلے والوں نے ایک آدمی مالک بن ذعر خزاعی کو پانی لانے کے لئے بھیجا۔ وہ پانی کی تلاش و جستجو میں اس کنویں تک پہنچ گیا اس نے اپنا ڈول اس کنویں میں لٹکایا، یوسف سمجھے شاید بھائیوں کو رحم آگیا، ڈول پکڑ کر لٹک گئے۔ مالک بن ذعر نے ڈول نکالا تو یوسف جیسے حسین و جمیل اور خوبصورت لڑکے کو دیکھ کر از حد خوش ہوا اور فرط مسرت سے پکار اٹھا۔ **یابشری ھذا غلام**۔ بشارت و خوشخبری ہو کہ ایک غلام ہاتھ آگیا۔ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ بشریٰ، مالک بن ذعر کے قریبی دوست کا نام تھا اس کو آواز دے کر کہا، بشریٰ! دوڑو ایک غلام ہاتھ آگیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل قافلہ نے اس چاند سے زیادہ حسین "غلام" کو سامان تجارت جان کر چھپا لیا کہ کسی کو خبر نہ ہو اور فیصلہ کیا کہ اس "غلام جمیل" کو اپنے ساتھ مصر لے جا کر فروخت کریں گے اور خریدار سے بیش بہا قیمت وصول کریں گے۔ قرآن مجید کنویں پر قافلے کی آمد اور یوسف کی برآمدگی کا ذکر اس طرح کرتا ہے۔

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ ۖ قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ ۚ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ○

ترجمہ: اور آیا ایک قافلہ پس انہوں نے اپنے پانی لینے والے کو بھیجا تو اس نے اپنا ڈول لٹکایا' وہ پکار اٹھا خوشخبری ہو یہ لڑکا ہے۔ اور انہوں نے اسے سامان تجارت سمجھ کر چھپا لیا۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے جو وہ کر رہے تھے۔

لوگوں کی نظر میں یہ ایک اتفاقی واقعہ تھا کہ ایک قافلہ کا جنگل سے گزرتے ہوئے اس کنویں سے سابقہ پڑا۔ لیکن راز کائنات جاننے والا جانتا ہے کہ یہ سب واقعات ایک مربوط و مستحکم نظام کی ملی ہوئی کڑیاں ہیں۔ یوسف کو پیدا کرنے والا اور اس کی حفاظت کرنے والا ہی' قافلہ کو یہاں لاتا ہے اور اس قافلہ کے آدمی کو اس غیر آباد اور تاریک کنویں پر بھیجتا ہے۔ یہی حال ان تمام واقعات و حالات کا ہے جسے عام انسان اتفاقی حوادث کہہ دیتے ہیں۔ اور فلسفہ والے ان کو بخت و اتفاق کہا کرتے ہیں جو درحقیقت نظام کائنات سے ناواقفیت پر مبنی ہوتا ہے ورنہ سلسلہ تکوین میں کوئی بخت و اتفاق نہیں بلکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ جس کی شان **فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ** ہے۔ مخفی حکمتوں کے تحت ایسے حالات پیدا کر دیتے ہیں کہ ظاہری وقائع سے اس کا جوڑ سمجھ میں نہیں آتا تو انسان اس کو اتفاقی حوادث قرار دے دیتا ہے۔ (معارف القرآن ص ۲۶-۲۷ جلد ۵)

قافلے والوں کا خیال تھا کہ یہ بڑا خوبصورت و خوبرو لڑکا ہمارے لئے کاروباری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکتہ نگاہ سے بڑا مفید ثابت ہو گا اور بڑی گراں قیمت پر فروخت ہو گا مگر رب کائنات اس پیکر حسن و جمال کے بارے میں کچھ اور ہی فیصلے فرما چکا تھا جسے "وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ" کے جملہ میں بیان فرمایا گیا ہے۔

○.... ظالم بھائی پھر آ گئے

جب یوسف کو کنویں سے نکال لیا گیا اور سامان تجارت جان کر چھپا لیا گیا تو برادران یوسف اپنے معمول کے مطابق کنویں پر پہنچے کہ دیکھیں کہیں یوسف کنویں سے نکل تو نہیں گیا۔ اگر وہ نکلنے میں کامیاب ہو گیا تو ہمارا راز افشاء ہو جائے گا اور ہم اہل شہر اور باپ کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہیں گے۔ انہوں نے کنویں میں جھانکا تو انہیں وہاں یوسف نظر نہ آیا۔ پریشانی کی حالت میں ادھر ادھر دوڑے تو قریب ہی ایک قافلہ فروکش دکھائی دیا۔ برادران یوسف نے اس قافلے والوں کو گھیر لیا۔ اور کہا کہ ہمارا غلام فرار ہو گیا ہے اور ہمیں معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ وہ اس کنویں میں چھپا بیٹھا ہے۔ سچ بتاؤ کیا تم اسے اس کنویں سے نکال کر لائے ہو؟ قافلے والوں نے ان دس دراز قد اور طاقتور جوانوں کو حالت غصہ میں دیکھا تو خوف زدہ ہو کر جلدی سے ان کے سامنے یوسف کو پیش کر دیا۔ حضرت یوسف نے اچانک بھائیوں کو سامنے کھڑے دیکھا تو مارے خوف کے ان کا جسم کانپنے لگا اور سکتہ طاری ہو گیا۔ بھائیوں نے آنکھوں میں خون اتار کر' تیوریاں چڑھا کر انتہائی غصے کی حالت میں یوسف کی طرف نظر کی تو یوسف کی آنکھوں سے زار و قطار آنسو جاری ہو گئے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا"

○.... غلامی یوسف

برادران یوسف اہل قافلہ سے مخاطب ہوئے اور کہا کہ یہ ہمارا مفرور غلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے' چور ہے' نافرمان ہے' جھوٹا ہے' اگر تم اسے خریدنا چاہو تو ہم ارزاں قیمت پر فروخت کرنے کو تیار ہیں۔ اسے خرید لو۔ کہیں دور جا کر اسے بیچ ڈالنا۔ ہم اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت یوسف بھائیوں کی یہ ساری گفتگو سن رہے ہیں مگر سہمے ہوئے اور خاموش ہیں۔ بھائیوں نے آہستہ سے عبرانی زبان میں یوسف سے کہا (تاکہ اہل قافلہ سمجھ نہ سکیں)

لَا تُنْكِرِ الْعُبُوْدِيَّةَ نَقْتُلْكَ فَاَقَرَّبِهَا (روح المعانی ص ۲۰۴' جلد ۱۲)

ترجمہ: غلام ہونے کا انکار نہ کرنا ورنہ ہم تجھے قتل کر دیں گے۔ یوسف نے مارے ڈر کے اقرار غلامی کر لیا۔

اہل قافلہ نے یوسف کو غلام ماننے سے انکار کیا تو بھائیوں نے کہا اس سے دریافت کر لو کہ ہمارا غلام ہے یا نہیں تو اہل قافلہ نے آپ سے پوچھا۔ اے لڑکے! کیا تم واقعی ان کے غلام ہو؟ جناب یوسف چاہتے تھے کہ اصل واقعہ بیان کریں مگر دہشت زدہ ہو کر فرمایا۔

واقعی جو کچھ کہتے ہیں تمام
فی الحقیقت میں ہوں اللہ کا غلام

○.... قیمت یوسف

اب برادران یوسف اور اہل قافلہ کے درمیان جناب یوسف علیہ السلام کا سودا ہو رہا ہے۔ سردار قافلہ نے کہا "کنعانیو! یہ غلام کتنی قیمت میں فروخت کرو گے؟ بھائیوں نے کہا سوچ لو' یہ چور ہے' جھوٹا ہے' بھگوڑا ہے۔ کہا تم ان تمام عیبوں والے غلام کو کتنی رقم میں بیچنے کو تیار ہو؟ حضرت یوسف کبھی خریداروں کی طرف اور کبھی بھائیوں کی طرف دیکھتے ہیں۔

بھائیوں نے کہا' جو چاہو دے دو۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں۔ اہل قافلہ نے یوسف بے کارواں' کی قیمت بیس درہم لگائی اور بھائیوں نے دو' دو درہم آپس میں بانٹ لئے' بعض نے بائیس اور چالیس درہم بھی بیان کی ہے۔ (تفسیر مظہری اردو ص ۱۳۲' جلد ۶) (تفسیر ابن کثیر ص ۲۷۴' جلد ۲)

برادران یوسف کو یوسف کی قیمت سے کوئی دلچسپی نہ تھی وہ اسے فروخت کرکے زیادہ روپیہ کمانے کے آرزومند نہ تھے۔ ان کے پیش نظر تو یہ بات تھی کہ وہ کسی طرح باپ کی نظروں سے دور ہو جائے۔ انہیں معلوم نہ تھا اس یوسف کی قدر و قیمت کیا ہے؟ وہ کیا جانتے تھے کہ یہ اللہ کے نبی اور مصر کے بادشاہ بننے والے ہیں۔ قرآن مجید' فرقان حمید جناب یوسف کی قیمت اور فروختگی کا تذکرہ یوں کرتا ہے۔

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ۝

ترجمہ: انہوں نے بیچ دیا یوسف کو حقیری قیمت پر چند درہموں کے عوض اور وہ اس میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ برادران یوسف کو اتنا ظلم و ستم کرکے بھی صبر نہ ہوا۔ قافلے والوں سے کہا "اسے مضبوطی سے باندھ لو۔ کہیں تمہارے ہاتھ سے بھاگ نہ جائے"۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۲۷۴' جلد ۲)

○.... آخری ملاقات

جب برادران یوسف' یوسف کی قیمت وصول کرکے اسے قافلے والوں کے حوالے کرکے جانے لگے تو جناب یوسف انہیں آخری مرتبہ دیکھ کر زار و قطار رونے لگے۔ بھائی' یوسف کو روتا اور آنسو بہاتا چھوڑ کر کنعان کی طرف روانہ ہو گئے۔ حضرت یوسف ان کی طرف حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں اور مسلسل آنسو بہا رہے ہیں۔ سالار قافلہ یوسف کا رونا دیکھ کر رہ نہ سکا اور آپ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف متوجہ ہوا اور کہا مالک تبکی؟ کیوں روتے ہو؟ ان کے فراق اور جدائی میں روتے ہو جنہیں تم پر ذرا رحم نہیں آیا، تم ان سے محبت کرتے ہو جنہیں تم سے سخت نفرت ہے۔ بھول جاؤ، آقاؤں کو۔ اب تمہیں ہمارے ساتھ "مصر" چلنا ہے۔

حضرت یوسف کو یہ سن کر یقین ہو گیا کہ آج میری بھائیوں سے آخری ملاقات ہے۔ سالار قافلہ سے کہا، مجھے تھوڑی دیر کے لئے اجازت دے دیں تاکہ میں اپنے آقاؤں کو رخصت کردوں۔ شاید ان سے پھر کبھی ملاقات نہ ہوسکے۔ اس نے کہا، اے غلام! تو انتہائی شریف النفس اور نیک ہے کہ ان سے پھر بھی محبت کرتا ہے۔ جنہوں نے تجھے چند کھوٹے درہموں کے عوض فروخت کردیا ہے۔ آپ نے فرمایا "وہ ان کا کام تھا، یہ ہمارا کام ہے" مالک نے کہا جاؤ، ان سے آخری ملاقات کر آؤ، یوسف بھائیوں کے پیچھے بھاگے۔ ایک، ایک کا نام لے کر آوازیں دیں۔ بھائیوں نے پلٹ کر دیکھا تو یوسف دوڑتا ہوا نظر آیا۔ ادھر سالار قافلہ نے اہل قافلہ سے مخاطب ہو کے کہا "مَارَءَيْتُ غُلَامًا اَبَرَّ مِنْ هٰذَا وَلَا قَوْمًا اَجْفٰى مِنْهُمْ" میں نے آج تک اس جیسا "باوفا غلام" اور ان جیسا "بے وفا آقا" نہیں دیکھا۔

جب حضرت یوسف بھائیوں کے پاس پہنچے تو انہوں نے انتہائی غصیلی آواز میں کہا "لِمَاذَا جِئْتَ" اب پھر ہمارے پیچھے کیا لینے آ گئے ہو؟ یوسف نے بڑی معصومیت سے جواب دیا "جِئْتُ لِاُوَدِّعَكُمْ وَاُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ ۔ میں آپ کو الوداع کہنے اور سلام کرنے آیا ہوں" بھائیوں نے کھڑے ہو کر بڑی بے مروتی اور بے توجہی سے کہا۔ مل لو۔

فَجَعَلَ يُوْسُفُ يَنْكَبُّ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ وَيُقَبِّلُهٗ وَيُعَانِقُهٗ وَيَقُوْلُ حَفِظَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ ضَيَّعْتُمُوْنِيْ اٰوَاكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ طَرَدْتُّمُوْنِيْ ۔ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ وَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنْ لَّمْ تَرْحَمُوْنِیْ (روح المعانی ص۲۰۶' جلد۱۲)

ترجمہ: حضرت یوسف ہر ایک بھائی سے چمٹے' ہر ایک کو چوما اور ہر ایک سے گلے ملے اور رو کر فرمایا بھائیوں اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے اگرچہ تم نے مجھے فروخت کر دیا' اللہ تمہیں ٹھکانہ دے اگرچہ تم نے مجھے پھینک دیا اور اللہ تم پر رحم کرے اگرچہ تم نے مجھ پر رحم نہیں کیا۔

مولانا عبدالستار رحمہ اللہ تعالیٰ نے جناب یوسف علیہ السلام کی بھائیوں سے آخری ملاقات کا منظریوں بیان فرمایا ہے کہ حضرت یوسف نے اپنے برادران سے مخاطب ہو کر فرمایا

تساں گھراں وچہ خوشیاں ہوسن' اساں نصیب جدائیاں
رکے رہن نصیباں والے' نال پیاریاں بھائیاں
سر چمے' گلے لگاوے' ویندا نیک دعائیں
ایہ دربار یعقوب نبی دا' خوش رکھے رب سائیں
نہ دیوے رب دوہیں جہانیں' دکھ عذاب تساں نوں
بھانویں ہور زیادہ اس تھیں' ملن عذاب اساں نوں
کہنے سننے والیاں تائیں' کجہ نئیں معلم حالا
پچھ جدائیاں والیاں کولوں' مزا جدائی والا

حضرت یوسف' بھائیوں سے آخری ملاقات کے وقت روتے روتے زمین پر گر گئے تو سالار قافلہ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور اپنے قافلہ میں لے آیا۔

○.... یوسف' ماں کی قبر پر

برادران یوسف' یوسف کو روتا اور آنسو بہاتا چھوڑ کر اپنے گھر کی طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روانہ ہو گئے اور قافلہ اپنی منزل کی طرف رواں' دواں ہو گیا۔ جناب یوسف کی سخت نگرانی کی جا رہی ہے ملیح اسود نامی ایک شخص آپ کی حفاظت پر مامور ہے۔ رات کا وقت ہے۔ قافلہ چلتے چلتے "اِذْ مَرَّ بِقَبْرِ اُمِّہٖ رَاحِیْلَ فِیْ مَقَابِرِ کَنْعَانَ" کنعان کے قبرستان سے گزرا تو جناب یوسف کی نظر اپنی والدہ راحیل کی قبر پر پڑی۔ ماں کی قبر دیکھتے ہی برداشت نہ کر سکے۔ ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے۔ دوڑے اور ماں کی قبر کے پاس بیٹھ گئے۔ اپنے آپ پر قابو نہ رہا۔ چہرہ آنسوؤں سے تر' دل غمگین' طبیعت پریشان' بھائیوں کا ظلم آنکھوں کے سامنے' ماں کی ممتا سے محرومی۔ باپ سے جدائی' غلامانہ فروختگی اور غیر یقینی مستقبل کا تصور۔ یوسف کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ بے ساختہ زبان سے نکلا۔

یَا اُمَّاہُ! اِرْفَعِیْ رَأْسَکِ مِنَ التُّرَابِ حَتّٰی تَرٰی وَلَدَکِ مُقَیَّدًا۔ یَا اُمَّاہُ! اِخْوَتِیْ فِی الْجُبِّ طَرَحُوْنِیْ وَ مِنْ اَبِیْ فَرَّقُوْنِیْ وَ بِالْبَخْسِ الْاَثْمَانِ بَاعُوْنِیْ وَ لَمْ یَرِقُّوْا لِصِغَرِ سِنِّیْ وَ لَمْ یَرْحَمُوْنِیْ فَاَنَا اَسْئَلُ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْ یَّجْمَعَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ وَالِدِیْ فِیْ مُسْتَقَرِّ رَحْمَتِہٖ اِنَّہٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ (روح المعانی ص ۲۰۶' جلد ۱۲)

ترجمہ: اے میری شفیق ماں! قبر سے اپنا سر نکال کر دیکھ کہ تیرے بیٹے کو قیدی بنا لیا گیا ہے۔ اے میری پیاری ماں! میرے بھائیوں نے مجھے گہرے کنویں میں برہنہ کر کے ڈال دیا۔ مجھے میرے باپ سے جدا کر دیا اور چند ٹکوں کے عوض مجھے بیچ دیا ہے۔ انہیں میری کم سنی پر بھی ترس نہیں آیا اور انہوں نے مجھ پر کوئی رحم نہ کیا۔ (قبر سے جواب نہ پا کر کہا) میں اس کسمپرسی کے عالم میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اپنی رحمت فرمائے اور مجھ سے میرے باپ کی ملاقات کرا دے بیشک وہی ارحم الراحمین ہے۔

مولانا عبدالستار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دعا روح پاک اس دی لئی رو رو درد سناندا
اج فرزند یتیم تساڈا قیدی ہو کر جاندا

حضرت یوسف یہاں والدہ کی قبر پر بیٹھے آنسو بہا رہے ہے۔ ادھر قافلے میں یہ شور کہ غلام‘ رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھا کر بھاگ گیا۔ اہل قافلہ تلاش میں نکلے‘ یوسف کا نگران ملیح اسود سب سے آگے‘ آگے اسود نے دیکھا کہ یوسف ایک قبر کے پاس بیٹھا رو رہا ہے۔ تو لطمہ لطمۃً شدیدۃً۔ اسود نے زور سے یوسف کے رخساروں پہ طمانچہ رسید کر دیا۔ حضرت یوسف چکرا کر گر گئے۔ پکڑ کر اٹھایا اور بولا وَاللّٰہِ لَقَدْ صَدَقَ مَوَالِیکَ اِنَّکَ عَبْدٌ اٰبِقٌ۔ بخدا تیرے مالکوں نے سچ کہا تھا کہ تو بھگوڑا غلام ہے۔ جناب یوسف نے کپڑے جھاڑتے اور آنسو پونچھتے ہوئے کہا ”لَا تُؤَاخِذْنِیْ ھٰذَا قَبْرُ اُمِّیْ نَزَلْتُ اُسَلِّمُ عَلَیْھَا وَلَا اَعُوْدُ لِمَا تَکْرَھُہٗ اَبَدًا“ مجھے نہ مارو‘ یہ میری ماں کی قبر ہے میں یہاں سلام عرض کرنے کے لئے ٹھہر گیا تھا۔ آئندہ کبھی کوئی ناپسندیدہ حرکت نہیں کروں گا۔

○..... مسئلہ زیارت قبور

بعض لوگوں نے خواہ مخواہ ہماری طرف یہ بات منسوب کر رکھی ہے کہ ہم قبروں کی زیارت کے لئے جانے کو ناجائز کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ ہم پر سراسر بہتان‘ الزام اور افتراء ہے۔ ہم تو حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں قبروں پر جانے اور اہل قبور کے لئے دعاء مغفرت کرنے کو مباح‘ جائز بلکہ سنت سمجھتے ہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق پکی قبر بنانا‘ قبروں پر چراغاں کرنا‘ قبہ بنانا‘ وہاں میلہ لگانا‘ صاحب قبر کو حاجت روا اور مشکل کشا جاننا اور قبر پر سجدہ کرنا ناجائز‘ منع اور حرام گردانتے ہیں۔ (سنن نسائی مترجم ص ۶۶۲‘ ص ۶۵۲‘

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۵۷ جلد ا' سنن ابن ماجہ مترجم ص ۴۴۲' جلد ۱)

بالفاظِ دیگر ہم قبروں کی زیارت سے نہیں بلکہ قبروں کی تجارت سے منع کرتے ہیں۔ جہاں تک قبر کی زیارت اور دعا کے لئے جانے کا تعلق ہے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے قبرستان میں تشریف لے جاتے اور اہل قبور کے لئے دعاء بخشش فرماتے تھے۔ (مشکوۃ المصابیح ص ۱۵۴)

○.... والدین کی قبروں پر جانا

عام مسلمانوں کی قبروں کے علاوہ بالخصوص اپنے مرحوم والدین کی قبروں پر دعاء مغفرت کے لئے جانا ان کے لئے اور اپنے لئے باعث بخشش ہے۔ ایک مرسل حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَیْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِیْ کُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهٗ وَ کُتِبَ بَرًّا (مشکوۃ المصابیح ص ۱۵۴)

ترجمہ: جو مسلمان ہر جمعہ کو اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرے۔ اسے بخش دیا جائے گا اور والدین کا فرمانبردار لکھ دیا جائے گا۔

○.... ماں نعمت الٰہی ہے

بات حضرت یوسف علیہ السلام کی ہو رہی تھی کہ وہ اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی آخری زیارت کے لئے گئے کہ شاید آئندہ یہاں آنا نصیب نہ ہو۔ اس واقعہ سے ہمیں یہ نصیحت حاصل ہوتی ہے کہ ماں اللہ تعالٰی کی اتنی بڑی نعمت اور دولت ہے کہ جس کا کوئی بدل اور متبادل دنیا میں نہیں ہے۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں یہی تعلیم دی ہے۔

حدیث شریف میں ہے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی **مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ** ؟ آقا! میرے عزیزوں میں میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ کون حقدار ہے؟ آپ نے فرمایا۔ امک تیری ماں تیرے حسن سلوک کی سب سے زیادہ مستحق ہے۔ عرض کی **ثم من** ؟ پھر کون؟ فرمایا **اُمُّکَ** تیری ماں۔ سہ بارہ عرض کی **ثُمَّ مَنْ**؟ پھر کون؟ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اُمُّکَ**۔ تیسرے نمبر پر بھی حسن سلوک اور خدمت کی سب سے زیادہ مستحق تیری ماں ہے۔ (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۸)

صحابی رسول جناب جاہمہ رضی اللہ عنہ نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر جانے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا۔

هَلْ لَکَ مِنْ اُمٍّ ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلِهَا (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۱)

ترجمہ: کیا تیری والدہ زندہ ہے۔ عرض کی جی ہاں' فرمایا اس کی خدمت کو لازم پکڑ کیونکہ جنت اس کے پاؤں تلے ہے۔

ماں کی عظمت اور نعمت کا حقیقی احساس اسے ہی ہو سکتا ہے جسے ماں کی جدائی ور فراق کا صدمہ برداشت کرنا پڑا ہو جیسے حضرت یوسف علیہ السلام۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

ماواں باجھ یتیم نمانے در در دھکے کھاون
کتھوں آون پیاریاں ماواں جو سینے نال لگاون

○..... نبی کریم ماں کی قبر پر

حضرت یوسف علیہ السلام اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے اس پہلو میں بھی موافقت اور مطابقت ہے کہ حضرت یوسف کی والدہ جنابہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راحیل کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ جنابہ آمنہ بھی آپ کے بچپن میں ہی انتقال کر گئیں اور آپ بھی یوسف کی طرح اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کے لئے گئے اور والدہ کی قبر پر آنسو بہائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

زَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّہٖ فَبَکٰی وَ اَبْکٰی مَنْ حَوْلَہٗ (مشکوۃ المصابیح ص ۱۵۴)

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ماں کی قبر کی زیارت کے لئے گئے آپ وہاں خود بھی روئے اور ساتھیوں کو بھی رلا دیا۔

○.... یوسف کی فریاد

اہل قافلہ کی طرف سے جناب یوسف کی نگرانی پر جو شخص مقرر تھا ملیح اسود اس نے جب حضرت یوسف کو ماں کی قبر سے اٹھا کر زور سے تھپڑ مارا اور بھگوڑا غلام ہونے کا طعنہ دیا اور گھسیٹ کر قافلہ میں لایا تو یوسف نے آنسوؤں سے تر اور مٹی سے اٹے ہوئے چہرے کو آسمان کی طرف کر کے فریاد کی اور کہا اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَتْ لِیْ خَطِیْئَۃٌ۔ یا اللہ! میں گنہگار سہی۔ مگر تیرے برگزیدہ انبیاء کے خاندان کا فرزند ہوں۔ مجھے اتنا تو رسوا نہ کر۔ اَنْ تَعْفُوَ عَنِّیْ وَ تَرْحَمْنِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ تو رحم فرمانے والی ذات ہے مجھ پر رحمت فرما اور مجھے معاف فرما دے۔

زخمی دل کی آہ آسمانوں کو چیرتی ہوئی عرش تک پہنچی۔ آواز آئی۔ اے جبریل۔ حاضر اے رب جلیل! جاؤ آج پریشان ہے میرا یوسف خلیل۔ جبریل کے پروں کی پھڑپھڑاہٹ سنائی دی۔ عرض کی یَا صِدِّیْقُ! اَللّٰہُ رَبُّکَ یُقْرِئُکَ السَّلَامُ۔ اے یوسف صدیق! اللہ آپ کو سلام کہتا ہے۔ حکم ہو تو آسمان کو زمین پر دے ماروں۔ فرمایا۔ نہیں، اے اللہ! میرے اور اس ظالم کے درمیان فیصلہ فرما۔ ابھی معصوم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوسف کے لب ہلے ہی تھے کہ سرخ آندھی چلی۔ ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔ اہل قافلہ ایک دوسرے کو نظر نہ آئے۔ قافلہ والوں کو اپنی ہلاکت یقینی محسوس ہونے لگی۔ تو سالار قافلہ نے ساتھیوں سے کہا۔ مجھے اس راستے سے گزرتے ہوئے کئی سال ہو گئے ہیں۔ مگر آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا، ہم میں سے کسی نے بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے جس کے سبب یہ مصیبت نازل ہوئی "مَنْ اَصَابَ مِنْكُمْ ذَنْبًا فَلْيَتُبْ مِنْهُ" جس نے خطا کی ہے وہ فوراً توبہ کرے تاکہ ہمیں اس مصیبت سے نجات نصیب ہو۔

ملیح اسود بولا۔ اے سردار! مجھ سے غلطی ہوئی ہے کہ میں نے عبرانی غلام کو تھپڑ مارے تو اس نے اسی وقت چہرہ آسمان کی طرف اٹھا کر لبوں کو حرکت دی تھی کہ آندھی آ گئی۔ سالار قافلہ جناب یوسف (عبرانی غلام) کی طرف متوجہ ہوا اور کہا، مجھے تو کنویں سے نکلا ہوا دیکھتے ہی تیری عظمت کا احساس ہو گیا تھا مگر اب مزید یقین ہو گیا ہے۔ يَا غُلَامُ اِنَّا ظَلَمْنَاكَ اے غلام! ہم نے تجھ پر ظلم کیا ہے۔ اگر قصاص اور بدلہ لینا چاہے تو ہم حاضر ہیں۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا۔

مَا اَنَا مِنْ قَوْمٍ اِذَا ظُلِمُوْا يَقْتَصُّوْنَ وَلٰكِنِّيْ مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ اِذَا ظُلِمُوْا عَفَوْا وَّغَفَرُوْا وَلَقَدْ عَفَوْتُ عَنْكُمْ رَجَاءَ اَنْ يَّعْفُوَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنِّيْ ۔

ترجمہ: میں ایسی قوم میں سے نہیں جو ظلم کا بدلہ لے، بلکہ میں ایسے خاندان کا فرزند ہوں جو ظالموں کو بخشتا اور معاف کرتا ہے لہٰذا میں تمہیں اس امید پر معاف کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے۔

یوسف کے معافی کا اعلان کرنے کی دیر تھی کہ آندھی تھم گئی۔ اندھیرا چھٹ گیا۔ روشنی پھیل گئی اور قافلہ اپنی منزل، مصر کی طرف روانہ ہو گیا۔ (روح المعانی ص ۲۰۶، جلد ۱۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... سفر یوسف بجانب مصر

حضرت یوسف کی زندگی کا یہ پہلو اپنے اندر کیسی عظمتیں پوشیدہ رکھتا ہے اس کا اندازہ وہی کر سکتا ہے جو چشم بصیرت رکھتا ہو۔ چھوٹی سی عمر ہے' والدہ کا انتقال ہو چکا ہے' باپ کی آغوش محبت چھوٹ چکی ہے' وطن چھوٹا' بھائیوں نے بے وفائی کی' آزادی کی جگہ غلامی نصیب ہوئی مگر ان تمام باتوں کے باوجود نہ جزع فزع ہے' نہ واویلا' نہ الحاح و زاری' قسمت پر شاکر' مصائب پر صابر اور خدا کے فیصلہ پر راضی' سر نیاز خم کئے ''مصر کے بازار'' میں فروخت ہونے جا رہے ہیں۔

دعا ہے کہ رب کائنات ان واقعات سے عبرت و نصیحت حاصل کر کے ہمیں اپنے اعمال کی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

★ خطابت کا نادر اور نیا انداز ★ خطیبانہ طرز پر منفرد تفسیر

★ عقیدہ توحید کے ہر نکتہ پر مکمل بحث ★

خطبات آیت الکرسی

مصنف حافظ عبدالستار حامد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر ۶

یوسف مصر میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِہٖٓ اَکْرِمِیْ مَثْوٰهُ عَسٰٓی اَنْ یَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّ کَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَیْنٰهُ حُکْمًا وَّعِلْمًا وَّ کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ (سورہ یوسف آیت نمبر ۲۱۔۲۲)

ترجمہ: اور کہا اس شخص نے اپنی بیوی سے جس نے خریدا اس کو مصر سے، اچھا کر اس کا ٹھکانا شاید کہ وہ ہمیں نفع دے یا بنا لیں گے ہم اس کو اپنا لڑکا، اور اسی طرح جگہ دی یوسف کو ہم نے زمین میں۔ تاکہ اسے باتوں کی تفسیر (یا خوابوں کی تعبیر) سکھائیں۔ اور اللہ غالب ہے اپنے کام پر۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور جب پہنچا وہ جوانی کو تو دی ہم نے اسے نبوت اور علم۔ اور ہم اسی طرح نیکوں کو بدلہ دیتے ہیں۔

اللہ احکم الحاکمین کی حمد وثنا اور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر ان گنت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درود و سلام کے بعد!

حضرات محترم! سورۃ یوسف کی آیت نمبر۱۹ اور ۲۰ کی تفسیر و تشریح کے ضمن میں جناب یوسف علیہ السلام کا حضرت جبریل سے مکالمہ' کنویں میں دعاء یوسف' قافلے کی آمد' فروختگی یوسف' بھائیوں سے آخری ملاقات اور فریاد یوسف کی تفصیلات' آپ جان چکے ہیں۔

مذکورۃ الصدر آیات مبارکہ (جو سورۃ یوسف کی آیات نمبر' اکیس اور بائیس ہیں) میں رب کائنات نے جناب یوسف کے دخول مصر اور بعد میں پیش آمدہ حالات و واقعات بیان فرمانے کے علاوہ عزیز مصر کی فراست' ملک مصر کی اہمیت' امرءۃ العزیز کی خدمت یوسف' رسم تبنیت' یوسف کے لئے تمکن فی الارض قدرت و اختیارات الٰہی' یوسف کو عطائے علم و نبوت اور محسنین و صابرین کے لئے جزائے خداوندی کا ذکر فرمایا ہے۔

○.... مصر میں آمد

مالک بن ذعر خزاعی کا قافلہ منزل بمنزل سفر طے کرتے ہوئے جب مصر کے قریب پہنچا تو اہل قافلہ نے غبار سفر دور کرنے اور سفر کی تھکاوٹ اتارنے کی غرض سے پڑاؤ ڈالا اور تمام اہل قافلہ نے غسل کیا۔ جناب یوسف علیہ السلام جو "**اُعطی شَطرُ الحسن**" کے مصداق تھے' نے جب دریائے نیل کے پانی سے غسل فرمایا تو حسن یوسف دوبالا بلکہ سہ بالا ہو گیا اور جمال یوسفی کو دیکھ کر چاند کیا سورج بھی شرما گیا۔

یہ تقریباً دو ہزار قبل مسیح کی بات ہے کہ نو محرم کو خاندان خلیل کا گل سرسبد' یعقوب حزین کا نور نظر مجسم رضا و صبر اور حسن و جمال کا پیکر' یوسف شام کے ڈھلتے ہوئے سائے میں مصر میں داخل ہوتا ہے۔ یوسف کے مصر میں داخل ہوتے ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن یوسف کا نظارہ کرنے کے لئے لوگوں کا تانتا بندھ گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے سالار قافلہ کی رہائش گاہ کے گرد انسانوں کا جم غفیر جمع ہو گیا۔ سالار قافلہ مالک بن ذعریہ صورت حال دیکھ کر گھبرا گیا اور باہر آ کر مخلوق خدا کے ہجوم سے مخاطب ہوا کہ اے اہل مصر! بتاؤ کیا بات ہے؟ مجمع سے آواز آئی۔

ساتھ ہے تیرے جو کنعانی غلام
دیکھنے آئے ہیں ہم اس کو تمام
اک نظر اس کو دکھا دے تو ہمیں
لا سکے تو صبر لا دے تو ہمیں

سالار قافلہ (جو پہلے ہی جناب یوسف کی اہمیت سے باخبر ہو چکا تھا) نے کہا کہ جو دیدار یوسف کا اشتیاق رکھتا ہے وہ ایک اشرفی جمع کرائے' اعلان ہوتے ہی اشرفیوں کی بارش شروع ہو گئی اور آن واحد میں اشرفیوں کا ڈھیر لگ گیا۔ اب جناب یوسف کو دیدار عام کے لئے پیش کیا گیا تو یوسف کا جمال و جلال دیکھتے ہی لوگوں کی نظریں چندھیا گئیں۔ آنکھیں پتھرا گئیں' دل بے قابو ہو گئے اور قدم لڑکھڑانے لگ گئے۔

سالار قافلہ نے یوسف کو چھپاتے ہوئے اعلان کر دیا کہ کل ہم اس "حسین غلام" کو نیلام عام کے لئے "بازار مصر" میں پیش کریں گے۔

○.... ملک مصر

تاریخ انبیاء کا بنظر غائر مطالعہ کریں تو ملک مصر کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ مصر کے ساتھ کئی انبیاء کی تاریخ وابستہ ہے۔ "مصر" حضرت نوح علیہ السلام کے ایک پوتے کا نام تھا۔ برادرانہ تقسیم میں یہ علاقہ ان کے حصہ میں آیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا' اس لئے اس علاقہ کا نام انہی کے نام پر "مصر" رکھ دیا گیا۔ (الجمال والکمال ص ۸۲)

ملک مصر' کو اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر جناب موسیٰ علیہ السلام' جناب ہارون علیہ السلام اور جناب یوشع بن نون علیہ السلام کا مولد و مسکن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ مختلف اوقات میں ملک مصر میں جد الانبیاء جناب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام' جناب یعقوب علیہ السلام' جناب یوسف علیہ السلام' جناب ارمیا علیہ السلام جناب دانیال علیہ السلام اور جناب موسیٰ علیہ السلام تشریف لائے اور اس ملک کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا۔

متعدد انبیاء کرام علیہم السلام کی ازواج طاہرات کا تعلق ملک مصر سے تھا مثلاً جناب ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ مکرمہ جنابہ ھاجرہ' جناب سلیمان علیہ السلام کی اہلیہ جنابہ منجیعہ اور سرور کونین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حلیلہ' جنابہ ماریہ رضی اللہ عنہا' ملک مصر سے تعلق رکھتی تھیں۔

○.... قرآن حکیم میں ذکر مصر

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے صراحۃً یا کنایۃً تیس مقامات پر ملک مصر کا ذکر فرمایا ہے۔ اور کئی ایسے واقعات اور قصص قرآن حکیم میں بیان ہوئے ہیں جو مصر میں وقوع پذیر ہوئے۔ مثلاً ساحران عہد موسوی کا واقعہ قرآن مجید میں کئی مقامات پر بیان ہوا ہے۔ جو مصر میں ظہور پذیر ہوا۔ (واقعہ کی تفصیلات کے لئے دیکھئے سورہ اعراف آیت نمبر ۱۰۹ تا ۱۲۶ اور سورہ طٰہٰ آیت نمبر ۵۷ تا ۷۳)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... ایک مومن مصر

قرآن مبین نے ایک مومن مصر کا واقعہ بالتفصیل بیان فرمایا ہے جو فرعون کا قریبی عزیز اور مصر کی سلطنت و حکومت کے وزیروں اور مشیروں میں شامل تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اسے توحید خداوندی اور تعلیمات موسوی پر درپردہ ایمان لانے کی توفیق عطا فرما رکھی تھی۔ اس نے دربار فرعون میں جناب موسیٰ علیہ السلام کے منصوبہ قتل کی مخالفت بھی کی اور فرعونیوں کے سامنے جناب یوسف علیہ السلام کے ملک مصر تشریف لانے کا ذکر بھی کیا۔ ارشاد الٰہی ہے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰی وَلْیَدْعُ رَبَّهٗ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَكُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ○

ترجمہ: اور کہا فرعون نے مجھے چھوڑ دو، میں موسیٰ کو قتل کر دوں اور وہ (موسیٰ) اپنے رب کو پکار لے، مجھے اندیشہ ہے کہ موسیٰ تمہارے دین کو بدل دے گا اور ملک میں فساد ظاہر کرے گا۔

فرعون لعین، حضرت موسیٰ کی دعوت توحید کو ملک میں فساد قرار دے رہا ہے۔ آج بھی کئی بے سمجھ اور بے وقوف لوگ "مسئلہ توحید" بیان کرنے والوں کو فسادی کہہ کر اپنے "فرعونی" ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں۔

فرعون نے جب اپنے حواریوں کے سامنے قتل موسیٰ کی تجویز پیش کی تو "مومن مصر" پکار اٹھا۔

قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَكْتُمُ اِیْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ط

ترجمہ: کہا، فرعونیوں کے اس "مومن" نے جس نے اپنا ایمان چھپایا ہوا تھا کہ کیا تم اس آدمی (موسیٰ) کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کھلی نشانیاں بھی لایا ہے۔

اے میری قوم! آج تم ملک مصر پر غالب اور قابض ہو یاد رکھو۔ اگر قتل موسیٰ کی سزا میں ہم پر عذاب الٰہی آگیا تو ہماری مدد کون کرے گا؟ فرعون نے کہا۔ کہ میں تو موسیٰ کے قتل کو ہی مناسب سمجھتا ہوں اور تمہاری بہتری اور فائدے کی بات کرتا ہوں۔ "مومن مصر" نے جواب دیا۔ اے باشندگان مصر! مجھے ڈر ہے کہ کہیں ہم پر بھی قوم نوح، ثمود اور عاد کی طرح اللہ کا عذاب نہ آجائے اور اگر ہم دنیوی عذاب سے محفوظ رہے تو کل قیامت کے دن ہمیں عذاب خداوندی سے چھڑانے اور بچانے والا کوئی نہیں ہو گا۔ اور یاد رکھو،

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُم بِهِ حَتَّىٰٓ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَن يَبْعَثَ اللَّهُ مِن بَعْدِهِ رَسُولًا (سورہ مومن آیت نمبر ۳۴)

ترجمہ: موسیٰ سے پہلے تمہارے پاس (مصر میں) حضرت یوسف نشانیاں لے کر آ چکے ہیں تم اس کی لائی ہوئی باتوں میں شک ہی کرتے رہے۔ جب یوسف فوت ہو گئے تو تم نے کہا کہ اس کے بعد اللہ کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔

○..... ایک مومنہ مصر

قرآن حکیم نے ایک مومنہ مصر کی آزمائش اور امتحان کا واقعہ اہل ایمان کی تسلی اور اطمینان کے لئے بطور مثال بیان فرمایا ہے کہ آسیہ بنت مزاحم (جو فرعون کی بیوی تھی) نے، جادوگروں پر حضرت موسیٰ کے غالب آنے کا قصہ دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھ لیا اور مسلمان ہو گئیں۔ "**اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى**" کے دعویدار فرعون کو جب معلوم ہوا کہ دین موسیٰ تو میرے گھر میں داخل ہو گیا ہے۔ تو از حد غصہ میں آیا اور جنابہ آسیہ کو عقائد موسوی سے برگشتہ کرنے کی بھرپور کوشش کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر وہ استقامت و استقلال کا پہاڑ ثابت ہوئیں تو فرعون نے انہیں طرح طرح کے عذاب اور مصائب سے دوچار کرنا شروع کر دیا۔ مگر آسیہ کے پائے استقلال میں لغزش نہ دیکھ کر فرعون نے فیصلہ کیا کہ آسیہ کو زمین پر لٹا کر اس کے جسم میں میخیں اور کیل ٹھونک دیئے جائیں۔ اگر یہ دین موسوی سے انحراف کر جائے تو چھوڑ دیا جائے ورنہ اسی طرح اسے موت کی نیند سلا دیا جائے۔

فرعون کے جلادوں نے ایسا ہی کیا کہ جنابہ آسیہ کے جسم مبارک میں میخیں ٹھونک دی' آسیہ تڑپ رہی ہیں زندہ جسم میں سوراخ کیے جا رہے ہیں۔ فرعون بار بار سوال کرتا ہے کہ کیا اب بھی توحید کی اقراری ہو یا جان بچانے کا خیال ہے؟ جنابہ آسیہ فرماتی ہیں "مجھے توحید الٰہی کے اقرار کی پاداش میں کٹنا تو گوارا ہے مگر دین موسیٰ سے ہٹنا برداشت نہیں ہے"

اللہ تعالیٰ نے اپنی اس صالحہ بندی کے صبر و استقامت کو دیکھ کر سامنے سے پردے ہٹا دیئے۔ آسیہ جنت میں اپنا محل دیکھ کر مسکرائیں تو فرعون نے کہا "یہ دیوانی ہے" رب کائنات نے آسیہ کی روح قبض کر لی اور اسے بہشت بریں کا مالک بنا دیا۔

قرآن مجید میں فرمان الٰہی ہے۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (سورہ تحریم آیت نمبر ۱۱)

ترجمہ: اہل ایمان کی تسلی کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کی جب اس نے کہا' اے میرے رب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں مکان بنا دے اور مجھے فرعون اور اس کے عمل اور ظالموں کی قوم سے نجات عطا فرما۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنابہ آسیہ سلام اللہ علیہا کو بایں الفاظ خراج تحسین پیش فرمایا

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَلَمْ یَکْمُلُ مِنَ النِّسَآءِ غَیْرُ مَرْیَمَ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَۃُ امْرَءَۃُ فِرْعَوْنَ (صحیح مسلم ص ۲۸۴، جلد ۲، و صحیح بخاری ص ۵۳۲ جلد ۱)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کامل مرد تو بہت ہیں مگر عورتوں میں سے درجہ کمال کو عمران کی بیٹی مریم اور فرعون کی بیوی آسیہ ہی پہنچی ہیں۔

○.... زبان نبوت سے ذکر مصر

ملک مصر کا ذکر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان حق ترجمان سے یوں ہوا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَھِیَ اَرْضٌ یُسَمّٰی فِیْھَا الْقِیْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْھَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰی اَھْلِھَا (صحیح مسلم ص ۳۱۲ جلد ۲)

ترجمہ: جناب ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے صحابہ) تم عنقریب مصر کو فتح کر لو گے یہ وہ ملک ہے جہاں کے سکہ کا نام قیراط ہے جب تم اسے فتح کر لو تو وہاں کے لوگوں سے بھلائی کرنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بشارت و پیشگوئی جمادی الاخریٰ ۲۰ ہجری، امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں پوری ہوئی اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ "فاتح مصر" کے لقب سے سرفراز ہوئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... مکتوب عمرؓ بنام دریائے مصر

مصر کے معروف و مشہور دریا کا نام "نیل" ہے۔ جس کا پانی جون سے بڑھنے لگتا ہے اور ستمبر سے کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس دریا کو زمانہ قدیم میں بڑا مقدس سمجھا جاتا تھا اور ہر سال ایک کنواری لڑکی کو دلہن کی طرح بنا سنوار کر اس کی بھینٹ چڑھایا جاتا تھا۔ اہل مصر کا اعتقاد تھا اگر ہم یہ رسم ادا نہ کریں تو دریائے نیل کا پانی خشک ہو جاتا ہے اور اگر دریا میں پانی کی فراوانی اور کثرت نہ ہو تو ہماری معیشت تباہ و برباد ہو جائے۔ جب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ملک مصر فتح کیا تو انہوں نے فرمایا **اِنَّ الْاِسْلَامَ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهٗ** اسلام عہد قدیم کی مشرکانہ رسوم مٹانے کے لئے آیا ہے۔ لہٰذا اب کسی لڑکی کو دریا کی نذر نہیں کیا جائے گا۔ اللہ کی قدرت کہ مقررہ دنوں میں یہ رسم ادا نہ کی گئی تو دریائے نیل تقریباً سوکھ گیا اور باشندگان مصر پکار اٹھے کہ ہم تو اجڑ جائیں گے۔ صحابی رسول جناب عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس صورت حال سے امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو تحریری طور پر آگاہ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً "لکھا کہ میں ایک "خط دریائے نیل کے نام" آپ کو بھجوا رہا ہوں۔ جس مقام پر دلہن کو بھینٹ چڑھایا جاتا تھا وہاں میرا خط ڈال دیا جائے۔ خط کے الفاظ یہ تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مِنْ عَبْدِاللّٰهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلٰی نِیْلِ مِصْرَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنْ کُنْتَ تَجْرِیْ مِنْ قِبَلِکَ فَلَا تَجْرِ وَاِنْ کَانَ اللّٰهُ یُجْرِیْکَ فَاَسْئَلُ اللّٰهَ الْوَاحِدَ الْقَهَّارَ اَنْ یُّجْرِیَکَ (تاریخ الخلفاء ص ۱۲۷)

ترجمہ: شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اللہ کے بندے امیر المومنین عمر بن خطاب کی طرف سے دریائے نیل کے نام۔ اما بعد! اے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دریائے نیل! اگر تو اپنی مرضی سے بہتا ہے تو اب نہ بہنا اور اگر تجھے اللہ تعالیٰ بہانے والا ہے تو میں اس اللہ' واحد غالب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے جاری کر دے۔

چنانچہ گورنر مصر نے یہ خط رات کو دریائے نیل میں ڈالا تو صبح باشندگان مصر نے دیکھا کہ ایک ہی رات میں اللہ تعالیٰ نے دریائے نیل میں سولہ ہاتھ گہرا پانی جاری کر دیا ہے۔ شاعر مشرق علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی
دو عالم سے کرتی ہے بے گانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

اسی دریائے نیل میں اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا تھا اور بطور عبرت اس کی لاش کو محفوظ رکھا ہے۔ جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اہلیہ جنابہ سارہ کے ساتھ ملک جبار کا واقعہ بھی مصر ہی میں پیش آیا تھا۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے' صحیح بخاری ص ۴۷۲' جلد ۱)

○.... یوسف اور بازار مصر

بات ملک مصر کے ذکر میں طوالت اختیار کر گئی۔ غرض سالار قافلہ نے مصر کے دارالحکومت منف (منفس) میں دوسرے سامان تجارت کے ساتھ جناب یوسف کو بھی فروخت کے لئے پیش کیا۔ گلشن خلیل کا مہکتا ہوا پھول جب بازار مصر میں لایا گیا تو ساری فضا معطر ہو گئی' حسن و جمال کا ایسا مرقع نہ آنکھوں نے آج تک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا اور نہ کانوں نے سنا تھا۔ ایسے غلام کی آمد کی خبر آن واحد میں شاہی محلوں میں گھومنے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے خریداروں کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگ گئے۔

خریداروں کے جھرمٹ میں مالک بن ذعر کی آواز گونجی

مَنْ یَّشْتَرِیْ هٰذَا الْغُلَامَ الْحَسِیْبَ؟

مَنْ یَّشْتَرِیْ هٰذَا الْغُلَامَ اللَّبِیْبَ؟

کون ہے جو اعلیٰ نسب والے غلام کو خریدے؟ کون ہے جو عقل مند و دانا غلام کا خریدار بنے؟ جناب یوسف علیہ السلام نے بازار مصر میں یوں اپنی بولی لگتے دیکھی تو ماضی کے واقعات و حوادث کا تصور کر کے بے ساختہ آنسو بہانے لگے۔ ذرا سنبھل کر سالار قافلہ سے مخاطب ہوئے۔ اور فرمایا' اے مالک! یوں آواز لگاؤ **مَنْ یَّشْتَرِیْ هٰذَا الْغُلَامَ الْغَرِیْبَ**؟ کون اس غریب الدیار' پردیسی اور بے سہارا غلام کو خریدے گا؟

جناب یوسف کی بحیثیت غلام قیمت لگ رہی ہے۔ ایک لاکھ اشرفی سے پہلی بولی شروع ہوئی قیمت بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچی کہ آپ کے وزن کے برابر سونا' اتنی ہی چاندی' اتنے ہی وزن کا ریشمی کپڑا اور اتنا ہی مشک آپ کی قیمت قرار پائی۔ (تفسیر مظہری مترجم ص ۱۳۴' جلد ۶)

○.... خریدار یوسف

یوسف علیہ السلام کی یہ بیش بہا قیمت ادا کر کے آپ کو بادشاہ مصر ریان بن ولید کے معتمد خاص اور مصری حکومت کے وزیر خزانہ قطفیر نامی شخص نے خرید لیا۔ بعض نے اس کا نام اطفیر ذکر کیا ہے اور بعض علماء تفسیر خریدار یوسف کا نام فوطیفار اور اس کا عہدہ وزیر اعظم بتاتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۷۳' جلد ۲۔ تفہیم القرآن ص ۳۹۰' جلد ۳)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید نے خریدار یوسف کو عزیز مصر کے لقب سے یاد کیا ہے۔

○.... عزیز مصر کی فراست

"عزیز مصر" بڑا فہمیدہ اور جہاندیدہ انسان تھا وہ اپنے دور کا بہت بڑا صاحب فراست اور معاملہ فہم سمجھا جاتا تھا اس نے جناب یوسف کی لوح جبیں پر سعادت و نجابت کے نقوش دیکھ لئے تھے اسی لئے بے انتہا قیمت ادا کر کے اس نے یوسف کے خریدار ہونے کا شرف حاصل کیا تھا۔

مشہور صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ (انبیاء کرام کے بعد تمام) انسانوں میں تین اشخاص بڑے سمجھدار' قیافہ شناس اور صاحب فراست بلکہ افرس الناس گزرے ہیں۔ ایک عزیز مصر جس نے جناب یوسف کی شکل و صورت سے اس کے شاندار مستقبل کا اندازہ کر لیا تھا اور دوسری جناب شعیب کی دختر نیک اختر "صفورا" جس نے چاہ مدین پہ حضرت موسیٰ کی ایک جھلک دیکھ کر ان کی طاقت' دیانت اور امانت کو جان لیا تھا اور والد گرامی سے عرض کیا تھا

يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ (سورۃ قصص آیت نمبر ۲۶)

ترجمہ: ابا جی! اس کو نوکر رکھ لو' بلاشبہ بہتر نوکر وہ ہے جو طاقت ور اور امانت دار ہو۔

اور تیسرے انتہائی ذہین و فہیم' فطین و حکیم' مستقبل پر نظر رکھنے والے اور شخصیت کو دیکھ کر اس کی صلاحیتوں کا درست اور صحیح اندازہ کرنے والے خلیفہ اول امیر المومنین جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ جنہوں نے اپنے بعد جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بحیثیت خلیفہ نامزدگی کی۔ (روح المعانی ص

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۷ جلد ۱۲' تفسیر ابن کثیر ص ۴۷۳ جلد ۲)

آئندہ کے واقعات میں عزیز مصر کا طرز عمل اور فیصلے اس کے صاحب فراست ہونے پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔

○.... یوسف زلیخا کے گھر

عزیز مصر جناب یوسف علیہ السلام کو بازار مصر سے گراں قیمت پر خرید کر بڑی عزت اور محبت سے گھر لایا اور اپنی بیوی سے کہا کہ بڑا پیارا بچہ مل گیا ہے۔ اس کے آرام و آسائش کا ہر وقت خیال رکھنا اس کی کسی طرح دل آزاری نہ ہو۔ اس کی شکل و صورت کسی شاندار مستقبل کی غمازی کر رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کسی دن ہمارے لئے فائدہ مند ثابت ہو یا ہم اسے اپنا بیٹا بنا لیں۔

عزیز مصر کی بیوی کا نام تورات' قرآن مجید اور کسی صحیح روایت میں بیان نہیں ہوا البتہ علماء تفسیر اس عورت کا نام "راعیل" اور لقب "زلیخا" بیان کرتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۷۳' جلد ۲)

بعض داستاں نویسوں نے لکھا ہے زلیخا کسی دوسرے ملک کے بادشاہ طیموس کی بیٹی تھی۔ اس نے شادی سے قبل خواب میں یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو فریفتہ ہو گئی اور پتہ معلوم کر کے مصر میں شادی کرائی۔ علامہ مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ قصہ بالکل فسانہ اور لغو ہے (الجمال والکمال ص ۸۲)

قرآن حکیم عزیز مصر کے یوسف کو خریدنے' گھر لانے اور اپنی بیوی کو ہدایات دینے کا ذکر یوں کرتا ہے۔

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ أَنْ يَّنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور جس شخص نے یوسف کو مصر سے خریدا اس نے اپنی بیوی کو کہا اسے عزت سے ٹھہراؤ، شاید یہ ہمیں نفع دے یا ہم اسے اپنا بیٹا بنالیں۔

○... بیٹا

بیٹا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اور اس نعمت عظمیٰ کی قدر اس کو ہے جس کی جوانی گزر گئی، بڑھاپا آگیا مگر گود "بیٹے" سے خالی ہے۔ قرآن حمید نے کئی ایسے اولوالعزم انبیاء کا ذکر کیا ہے جنھوں نے اللہ تعالیٰ سے اولاد کی درخواست کی اور "بیٹا" طلب کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے الفاظ یوں ہیں۔

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ (سورہ صافات آیت نمبر ۱۰۰)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے صالح فرزند عطا فرما۔

حضرت ذکریا علیہ السلام کے دعائیہ الفاظ قرآن یوں دہراتا ہے۔

رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً (سورت آل عمران آیت نمبر ۳۸)

ترجمہ: اے میرے پروردگار! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ اولاد عطا فرما۔

اکبر الٰہ آبادی نے بھی کیا خوب کہا ہے

بیٹے کو لوگ کہتے ہیں آنکھوں کا نور ہے
ہے زندگی کا لطف تو دل کا سرور ہے
گھر میں اسی کے دم سے ہے ہر سمت روشنی
نازاں ہے اس پہ باپ تو ماں کو غرور ہے
خوش قسمتی کی اس کو نشانی سمجھتے ہیں
کہتے ہیں یہ خدا کے کرم کا ظہور ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... بیٹے' بیٹیاں کون دیتا ہے؟

بعض لوگوں کے ہاں اگر اولاد نہ ہو تو وہ مزاروں' درباروں' خانقاہوں' قبروں اور زندہ و مردہ پیروں' فقیروں سے اولاد کی بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ غیر اللہ سے اس قسم کا مافوق الاسباب سوال کرنا' سراسر شرک' گناہ کبیرہ اور صریح کفر ہے۔ اولاد دینے اور نہ دینے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۙ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا وَّ يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ○

(سورۃ شوریٰ آیت نمبر ۴۵)

ترجمہ: آسمان و زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جسے چاہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہے بیٹے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے اور بیٹیاں ملا کر دیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔ بلاشبہ وہ علم والا' قدرت والا ہے۔

بعض کم فہم اور جاہل لوگ لڑکے کی پیدائش پر اظہار خوشی و مسرت جبکہ لڑکی کی ولادت پر رنجیدگی اور افسوس کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ قرآن مجید نے اس تفریق کی شدید مذمت کی ہے اور اسے مشرکوں اور کافروں کی عادت قرار دیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ○ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○

(سورۃ النحل آیت نمبر ۵۸' ۵۹)

ترجمہ: اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی (پیدائش کی) اطلاع دی جاتی ہے تو اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ (رنج و غم سے) بھر جاتا ہے۔ اس بری خبر کی وجہ سے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے۔ (دل میں سوچتا ہے) کیا وہ ذلت کے ساتھ اس بچی کو اپنے پاس رکھے یا اسے مٹی میں گاڑ دے۔ آہ! وہ (کافر) کتنا برا فیصلہ کرتے ہیں۔

○.... متبنی (منہ بولا بیٹا)

عزیز مصر بے اولاد اور ناقابل تولید تھا' ہر شادی شدہ جوڑے کی طرح اسے بھی اولاد کی شدید خواہش تھی مگر ناامیدی اور مایوسی کا یقین ہو چکا تھا اس لئے اس نے اپنی بیوی کے سامنے جناب یوسف کو متبنی (منہ بولا بیٹا) بنانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اسی قسم کی خواہش کا اظہار اسی سرزمین مصر میں امرءۃ فرعون آسیہ نے جناب موسیٰ کو دیکھنے کے بعد کیا تھا۔ جب فرعون کے ارادہ قتل کے ڈر سے ام موسیٰ نے شیر خوار بچے موسیٰ کو بحکم الٰہی دریا کی لہروں میں بہا دیا تھا۔ حضرت موسیٰ کا صندوق جب بہتا ہوا فرعون کے محلات کے قریب سے گزرا اور فرعون کے غلاموں نے بمطابق حکم آقا' اس صندوق کو پکڑ فرعون اور اہلیہ فرعون کے روبرو پیش کیا تو آسیہ جناب موسیٰ کے حسن و جمال اور معصومیت کو دیکھ کر پکار اٹھی۔

قَالَتِ امْرَءَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ لَا تَقْتُلُوْهُ عَسٰى اَنْ يَّنْفَعَنَا اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ (سورۃ القصص آیت نمبر۹)

ترجمہ: فرعون کی بیوی نے اپنے خاوند سے کہا یہ بچہ (موسیٰ) میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اس کو قتل نہ کرو' شاید (بڑا ہو کر) ہمیں نفع دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں۔ اور انہیں انجام کی خبر نہ تھی۔

○.... متبنی کی شرعی حیثیت

قبل از اسلام رسم تبنیت عام تھی اور متبنی کو حقیقی بیٹے کا درجہ حاصل تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام نے اس جاہلانہ رسم کا خاتمہ کیا اور رسم تبنیت کو ناجائز اور حرام قرار دیا۔ متبنی بنانا ایک لحاظ سے قدرت الٰہیہ کے مقابلہ میں ایک گستاخانہ فعل ہے یعنی جو شخص کسی دوسرے کا بیٹا لے کر اسے اپنا بناتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا منہ چڑاتا ہے کہ دیکھ اگر تو نے مجھے بیٹا نہیں دیا تو کیا ہوا؟ میں نے تو بیٹا لے ہی لیا۔ دوسرے متبنی گری کے شروع میں تبنیت کرنے والوں کے احساسات و خیالات کتنے ہی پاکیزہ اور صاف ہوں مگر جوں جوں وقت گزرتا ہے والدین اور بیٹے میں نفاق و شقاق بڑھتا جاتا ہے۔ وہ رسم جو ایک دن بڑی خوشی سے منائی گئی تھی بالاخر وہ نہایت کڑوا پھل ثابت ہوتی ہے ایسا کڑوا پھل جو حلق میں اٹک گیا ہو۔ نہ نیچے نگلا جائے' نہ باہر تھوکا جا سکے۔

حضرت یوسفؑ کے اس واقعہ کا ہی بغور مطالعہ کریں کہ عزیز مصر اور اس کی بیوی یوسف کے بارہ میں "ہم اسے بیٹا بنا لیں گے" کا فیصلہ کرتے ہیں۔ لیکن چند سال بعد وہی عورت جناب یوسف کو آمادہ گناہ کرتی ہے۔ بس اصلیت اور بناوٹ میں یہی فرق ہے۔ کیا حقیقی ماں اپنے بیٹے کے بارہ میں ایسا سوچ سکتی ہے؟ خلاصہ یہ کہ تبنیت کرنے والوں کو آخر میں سخت مایوسی اور محرومی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

○.... آنحضرت کا متبنی

رسم تبنیت کی ممانعت اور حرمت سے قبل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ان کی بے پناہ محبت اور خدمت کی وجہ سے منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ حضرت زید' یمن کے ایک انتہائی معزز قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی والدہ سعدی بنت ثعلبہ ایک مرتبہ اپنے صغیر السن بیٹے زید کو ساتھ لے کر اپنے میکہ گئیں۔ اسی اثناء میں "بنو قین" کے غارت گر اس نونہال کو خیمہ کے سامنے سے اٹھا لائے اور بازار عکاظ میں لا کر فروخت کر دیا۔ حضرت زید

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بھی یوسف بے کارواں کی طرح بازار میں اپنی بولی ہوتے دیکھی تو رو دیئے مگر ستارہ اقبال بلند تھا اور غلامی میں سیادت مقدر تھی حکیم بن حزام نے چار سو درہم میں خرید کر ام المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد کی خدمت میں پیش کیا۔ ان کی وساطت سے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا شرف نصیب ہوا۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ کے والد حارثہ کو جناب یعقوب کی طرح اپنے لخت جگر کے گم ہونے کا شدید غم ہوا۔ آنکھوں سے سیل اشک بہائے' دل آتش فراق سے بھڑک اٹھا اور محبت پدری نے الفاظ کی رنگ آمیزی سے رنج و الم کا نقشہ یوں کھینچا۔

بَكَيْتُ عَلٰى زَيْدٍ وَّلَمْ اَدْرِ مَا فَعَلَ؟ — اَحَيٌّ فَيُرْجٰى اَمْ اَتٰى دُوْنَهُ الْاَجَلُ

میں زید پر از حد رویا لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اس کے ساتھ کیا ہو گیا؟ آیا زندہ ہے جس کی امید رکھی جائے یا اسے موت آ گئی ہے۔

فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ وَاِنْ كُنْتُ سَائِلًا — اَغَالَكَ سَهْلُ الْاَرْضِ اَمْ غَالَكَ الْجَبَلُ

خدا کی قسم میں نہیں جانتا اگرچہ پوچھتا بھی ہوں کہ کیا تجھے نرم زمین نگل گئی یا پہاڑ کھا گیا؟

فَيَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ لَكَ الدَّهْرَ رَجْعَةٌ — فَحَسْبِيْ مِنَ الدُّنْيَا رُجُوْعُكَ لِيْ بَجَلُ

کاش! میں جانتا کہ کیا کبھی تیرا آنا ممکن ہے' تیرا واپس آنا ہی میرے لئے دنیا میں کافی ہے۔

سَاُعْمِلُ نَصَّ الْعِيْسِ فِي الْاَرْضِ جَاهِدًا — وَلَا اَسْاَمُ التَّطْوَافَ اَوْ تَسْاَمُ الْاِبِلُ

میں اونٹ کی طرح چل کر تیری تلاش میں ساری دنیا چھان ماروں گا اور گھوم گھوم کر زندگی بھر نہیں تھکوں گا یہاں تک کہ اونٹ تھک جائے۔

حَيَاتِيْ اَوْ تَاْتِيْ عَلَيَّ مَنِيَّتِيْ — وَكُلُّ امْرِئٍ فَانٍ وَّاِنْ غَرَّهُ الْاَمَلُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا مجھ پر موت آ جائے' ہر آدمی فانی ہے اگرچہ امید اسے دھوکا دے۔

ایک سال بنی کلب کے چند آدمی حج کے لئے مکہ آئے تو انہوں نے اس "یوسف گم گشتہ" (زید) کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور "یعقوب صفت" باپ کا ماجرائے غم سنایا۔ تو حضرت زید بولے تم میری طرف سے میرے خاندان والوں کو یہ اشعار سنا دینا۔

اَحِنُّ عَلٰی قَوْمِیْ وَاِنْ کُنْتُ نَائِیًا بِاَنِّیْ قَطِیْنُ الْبَیْتِ عِنْدَ الْمَشَاعِرِ

میں اپنی قوم کی ملاقات کا مشتاق ہوں گو ان سے دور ہوں میں خانہ کعبہ میں مشعر حرام کے قریب رہتا ہوں۔

فَکُفُّوْا مِنَ الْوَجْدِ الَّذِیْ قَدْ شَجَاکُمْ وَلَا تَعْمَلُوْا فِی الْاَرْضِ نَصَّ الْاَبَاعِرِ

اس غم سے باز آ جاؤ جس نے تمہیں پر الم بنا رکھا ہے اور اونٹوں کی طرح چل کر دنیا کی خاک نہ چھانو۔

فَاِنِّیْ بِحَمْدِ اللّٰہِ فِیْ خَیْرِ اُسْرَۃٍ کِرَامٍ مَعَدٍّ کَابِرًا بَعْدَ کَابِرِ

الحمدللہ' میں بنی معد کے ایک معزز خاندان میں ہوں جو پشت ہا پشت سے باعزت خاندان ہے۔

زائرین نے واپس جا کر زید کے والد حارثہ کو اطلاع دی وہ اپنے بھائی کعب کو ساتھ لے کر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بصد منت و لجاجت' زید کی واپسی کے لئے درخواست پیش کی اور حسب فرمان فدیہ ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ نبی محترم نے فرمایا' زید اگر جانا چاہے تو مجھے انکار نہیں ہے اور اگر میرے پاس رہنا چاہے تو میں زبردستی نہیں بھیج سکتا۔ زید بلوائے گئے۔ آنحضرت نے فرمایا۔ ان دونوں کو پہچانتے ہو۔ عرض کی' جی! یہ میرے باپ اور چچا ہیں۔ فرمایا۔ یہ تجھے لینے آئے ہیں۔ اب "قرعہ انتخاب تمہارے ہاتھ میں ہے"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہیں اختیار ہے مجھے پسند کرو یا ان دونوں کو' عرض کی آقا!" میں ایسا نہیں ہوں جو آپ پر کسی کو ترجیح دوں" آپ ہی میرے ماں باپ ہیں۔ آپ کی غلامی کے لطف و سرور پر ہزاروں آزادیاں قربان کی جا سکتی ہیں۔ جناب زید کی اس مخلصانہ وفا شعاری نے باپ اور چچا کو حیرت میں ڈال دیا۔ تعجب سے بولے' زید! افسوس تم باپ' چچا' خاندان اور آزادی پر غلامی کو ترجیح دے رہے ہو' فرمایا ہاں' مجھے اس ذات اقدس میں ایسے ہی محاسن نظر آئے ہیں کہ میں اس ذات مبارک پہ کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ کی اس غیر متزلزل وفاشعاری سے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اتنے متاثر ہوئے کہ خانہ کعبہ میں حجراسود کے پاس لے جا کر اعلان کر دیا کہ "زید آج سے میرا فرزند ہے" میں اس کا وارث ہوں وہ میرا وارث ہو گا"۔ اس اعلان سے ان کے باپ اور چچا کے افسردہ دلوں کو اطمینان حاصل ہوا۔ اگرچہ والد کو مفارقت گوارا نہ تھی تاہم اپنے لخت جگر کو ایک شفیق و معزز باپ کے آغوش عاطفت میں دے کر امتنان و مسرت کے ساتھ واپس گئے۔ (سیرالصحابہ ص ۲۲۳ تا ۲۲۷' جلد ۲)

نبی اکرمؐ کے اس اعلان کے بعد جناب زید کو "زید بن محمدؐ" کے نام سے ہی پکارا جانے لگا۔ تا آنکہ .... قرآن مجید میں متبنیٰ کے بارہ میں حکم نازل ہوا۔

وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُم بِأَفْوَاهِكُمْ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ○ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ فَإِن لَّمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ (سورہ احزاب آیت نمبر ۴' ۵)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارے بیٹے نہیں بنایا یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف تمہارے منہ کی باتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ سچ فرماتا ہے اور وہی سیدھا راستہ بتلاتا ہے۔ (لے پالکوں کو) ان کے باپوں کے نام سے ہی پکارا کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انصاف ہے۔ پس اگر تمہیں ان کے باپوں کا علم نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں۔

زمانہ جاہلیت میں متبنیٰ کو حقیقی بیٹے کی طرح وارث سمجھا جاتا تھا اور اس کی بیوی کو بہو سمجھتے ہوئے متبنیٰ کی وفات یا طلاق کے بعد' اس سے نکاح جائز نہ تھا۔ اسلام نے اس کی اجازت دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی مطلقہ جنابہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بعد از عدت نکاح کر کے رسم تبنیت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا۔

○.... یوسف مصر میں کیوں؟

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر پہنچانے اور عزیز مصر کے گھر ٹھہرانے کی مندرجہ ذیل وجوہ بیان فرمائی ہیں۔

(۱)... امور مملکت سکھانا' اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہو چکا اور تقدیر لکھی جا چکی تھی کہ فرزند یعقوب مصر کا والی بنے گا اس لئے امور سلطنت سکھانے اور سلیقہ حکومت بتانے کے لئے جناب یوسف کو مصر پہنچایا گیا۔

(۲) ... علم تاویل الاحادیث۔ اگرچہ اکثر مفسرین اس کا معنی "علم تعبیر خواب" بتاتے ہیں مگر اس کا ایک مفہوم اور معنی "باتوں کا انجام اور انہیں ٹھکانے لگانا" بھی ہے۔ یعنی یوسف کو سرزمین مصر میں لانے اور بسانے کی ایک وجہ یہ تھی کہ یوسف عزیز مصر کے گھر میں رہ کر معاملہ فہم اور دور اندیش ہو جائے تاکہ مستقبل میں جب وہ حاکم مصر بنے تو اس کے فیصلے مبنی بر حقیقت ہوں اور انہیں دنیا کی کسی عدالت میں چیلنج نہ کیا جا سکے۔ تعبیر خواب بھی ایک طرح کا فیصلہ ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳)... امر الٰہی کا غلبہ ظاہر کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے یوسف کو مصر لے جا کر واضح کر دیا کہ میں ہر چیز پر غالب اور قادر ہوں میں جس کام کا فیصلہ کر لوں دنیا کی کوئی طاقت اس میں رکاوٹ نہیں بن سکتی تمام اسباب ظاہرہ میرے فیصلہ کے مطابق ہوتے جاتے ہیں۔ برادرانِ یوسف بظاہر یوسف کو گہرے کنویں میں ڈال کر آتش حسد بجھا رہے ہیں مگر حقیقت میں اللہ تعالیٰ یوسف کو مصر پہنچانے کے اسباب پیدا فرما رہے ہیں۔

قرآن مجید ان اسباب و وجوہ کی یوں نشاندہی کرتا ہے۔

وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ وَ لِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَ اللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے یوسف کو ارض مصر میں جگہ دی' تاکہ سکھائیں اس کو تاویل احادیث' اور اللہ تعالیٰ اپنے کام پر غالب ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

ایسے ملک میں جہاں کسی کو یوسف کے عظیم خاندان کا علم تک نہ تھا جسے غلامی کی زنجیروں میں جکڑ کر مصر لایا گیا۔ جسے بیچنے والے بھی ایک بھگوڑا غلام تصور کرتے تھے۔ پھر وہ غلاموں کی طرح منڈی میں فروخت ہوا۔ اس کے لئے اتنی عزت و آسائش کا سامان مہیا فرما دینا اور مصری حکومت کے ایک رئیس کے دل میں پدرانہ شفقت بلکہ فدویانہ جذبہ پیدا کر دینا امر الٰہی کے غلبے کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے؟

اللہ جو چاہتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔ مشکلات کا ہجوم' مخالفتوں کے طوفان اور اسباب و وسائل کا فقدان اس کے حکم کے وقوع پذیر ہونے میں رکاوٹ نہیں بن سکتے۔ **وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ**

○.... نبوت یوسف

جناب یوسف علیہ السلام جب جوانی کی عمر کو پہنچے اور آپ کی فطری صلاحیتیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری طرح رونما ہو چکیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی نوازشات سے سرفراز فرمایا اور علم و حکمت اور نبوت کی دولت سے مالا مال کر دیا۔

حضرت یوسف کے سن رشد اور جوانی کی پوری طاقت کو پہنچنے کے بارہ میں علماء کے مختلف اقوال ہیں سعید بن جبیرؒ اٹھارہ سال' ضحاکؒ بیس سال' عکرمہؒ پچیس سال' سدیؒ تیس سال' مجاہدؒ و قتادہ تینتیس سال' ابن عباسؓ پینتیس سال اور حسن بصریؒ چالیس سال بیان فرماتے ہیں (الجمال والکمال ص ۹۶)

امام مالکؒ سے یوسف علیہ السلام کے سن رشد کے بارے میں قرآنی لفظ "اشد" کا ترجمہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا "سمجھ اور دانش" (تفسیر مظہری اردو ص ۱۳۵' جلد ۶)

قرآن حکیم حضرت یوسف علیہ السلام کو رب تعالیٰ کی طرف سے عطائے علم و حکمت کا تذکرہ یوں کرتا ہے۔

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا ‌ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ

ترجمہ: اور جب وہ (یوسف) اپنے جوبن (قوت) کو پہنچا تو ہم نے اسے نبوت اور علم عطا فرمایا اور اسی طرح ہم نیکوں کو جزا دیتے ہیں۔

○.... صبر کا اجر

اس آیت کے آخری حصہ کے بارے میں امام ضحاک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ محسنین سے مراد صابرین ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے یہ احسانات صرف حضرت یوسف علیہ السلام تک محدود نہیں بلکہ جو بھی جناب یوسف کی طرح صبر و استقامت' عصمت و طہارت' عزم و استقلال اور دیگر خصائص حمیدہ اور اوصاف پاکیزہ سے اپنے آپ کو متصف کرے گا ہم اسے بھی نوازشات کثیرہ سے بہرہ ور فرمائیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ سوچیں کہ سیدنا یوسف علیہ السلام نے شاہی محلات میں پہنچنے سے قبل کتنے مصائب و آلام صبر سے برداشت کئے چھوٹی سی عمر میں والدہ کے داغ مفارقت پر صبر کیا' باپ کی آغوش محبت سے محرومی پر صبر کیا' بھائیوں کے ظلم و ستم اور بے وفائی پر صبر کیا' آزادی کی بجائے غلامی کی زنجیریں پہنائی گئیں تو صبر کیا۔ نہ نوحہ و ماتم' نہ جزع و فزع نہ الحاح و زاری اور نہ واویلا بلکہ فیصلہ خداوندی پر راضی مصائب پر صابر اور قسمت پر شاکر رہے تو اللہ تعالیٰ نے صبر کا اجر یہ دیا کہ یوسف غریب الدیار کے لئے مصر کے شاہی محلات کو مسکن بنا دیا۔ سبحان اللہ

رب کائنات کے دربار میں عاجزانہ اور فقیرانہ دعا ہے کہ وہ ہمیں سورۃ یوسف کی روشنی میں اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر ۷

امتحان عصمت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَ رَاوَدَتْہُ الَّتِیْ ھُوَ فِیْ بَیْتِھَا عَنْ نَّفْسِہٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ قَالَتْ ھَیْتَ لَکَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ اِنَّہٗ رَبِّیْ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وَ لَقَدْ ھَمَّتْ بِہٖ وَ ھَمَّ بِھَا لَوْ لَآ اَنْ رَّاٰ بُرْھَانَ رَبِّہٖ کَذٰلِکَ لِنَصْرِفَ عَنْہُ السُّوْٓءَ وَ الْفَحْشَآءَ اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ○ وَ اسْتَبَقَا الْبَابَ وَ قَدَّتْ قَمِیْصَہٗ مِنْ دُبُرٍ وَّ اَلْفَیَا سَیِّدَھَا لَدَا الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَھْلِکَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ قَالَ ھِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ وَ شَھِدَ شَاھِدٌ مِّنْ اَھْلِھَا اِنْ کَانَ قَمِیْصُہٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَ ھُوَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ ○ وَ اِنْ کَانَ قَمِیْصُہٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَکَذَبَتْ وَ ھُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ○ فَلَمَّا رَاٰ قَمِیْصَہٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّہٗ مِنْ کَیْدِکُنَّ اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ ○ یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا وَ اسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِکِ اِنَّکِ کُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِیْنَ ○ (سورۃ یوسف آیت نمبر ۲۳ تا ۲۹)

ترجمہ: اور پھسلایا اس (یوسف) کو اس کے نفس سے اس عورت نے جس کے گھر میں وہ تھا اور بند کر دیے (گھر کے) دروازے اور کہنے لگی "آجا" یوسف نے کہا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی پناہ' وہ میرا مالک ہے اس نے مجھے اچھا ٹھکانہ دیا ہے اور ظالم فلاح نہیں پاتے۔ البتہ تحقیق قصد کیا عورت نے ساتھ یوسف کے اور اگر وہ (یوسف) اپنے رب کی نشانی نہ دیکھتا تو قصد کرتا ساتھ اس کے' اسی طرح کیا ہم نے تاکہ پھیر دیں ہم یوسف سے برائی اور بے حیائی بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا۔ اور دوڑے دونوں دروازے کی طرف اور پھاڑا عورت نے یوسف کا کرتا پیچھے سے اور دونوں نے دروازے پر عورت کے خاوند کو موجود پایا۔ کہنے لگی کیا سزا ہے اس کی جو تیری بیوی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے مگر اسے قید کیا جائے یا دردناک عذاب (دیا جائے) (یوسف نے) کہا کہ اس نے مجھے میری ذات سے پھسلایا ہے اور اس کے اہل سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ اگر اس کی قمیص سامنے سے پھٹی ہے تو وہ (عورت) سچی ہے اور وہ جھوٹوں میں سے ہے۔ اور اگر اس کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہے تو وہ (عورت) جھوٹی ہے اور وہ یوسف سچوں میں سے ہے جب اس کی قمیص دیکھی تو وہ پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی۔ اس (عزیز مصر) نے کہا کہ وہ تمہارا مکر ہے۔ یقیناً تمہارا مکر بہت بڑا ہے۔ اے یوسف! اس سے درگزر کر۔ اور (اے عورت) اپنے گناہ کی معافی مانگ۔ بلاشبہ تو ہی گنہگاروں میں سے ہے۔

اللہ احکم الحاکمین کی بے پناہ تعریف و تسبیح اور حمد و ثنا کے بعد ان گنت لاتعداد اور بے شمار درود و سلام نبی دوجہاں پیغمبر بحر و بر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر جن کی اس دنیا میں تشریف آوری کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید' فرقان حمید جیسی محترم' مقدس' لاریب' بے مثال اور پاکیزہ کتاب کو نازل فرمایا اور اس کتاب مبین کی سورۃ یوسف کی آیت نمبر ۲۳ تا ۲۹ میں اپنے ایک جلیل القدر اور عظیم المرتبت پیغمبر جناب یوسف علیہ السلام کے امتحان عصمت اور اس امتحان و آزمائش سے ان کی باعزت کامیابی اور کامرانی کا ذکر فرمایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گذشتہ آیات کی تفسیر و تشریح میں اس امر کا تذکرہ ہو چکا ہے کہ عزیز مصر جناب یوسف کو بازار مصر سے خرید کر گھر لایا اور بیوی کو ان کی عزت و احترام کرنے اور خدمت بجا لانے کا حکم دیا جناب یوسف علیہ السلام نے اپنی وفا شعاری اور فرماں برداری سے عزیز مصر کے دل میں اتنا مقام حاصل کر لیا کہ اس نے آپ کی صلاحیت' استعداد اور معاملہ فہمی دیکھ کر اپنے گھر' جاگیر اور املاک کا مختار بنا دیا تھا۔ سوائے اس روٹی کے جسے وہ کھاتا تھا اسے اپنی کسی چیز کا ہوش نہ تھا عزیز مصر کے گھر کا انتظام اور مہمانوں کی دیکھ بھال بھی آپ ہی کے سپرد تھی۔

○.... زبردست پھندا

جناب یوسف علیہ السلام کو عزیز مصر کے شاہی محل میں رہتے ہوئے جب سات سال کا عرصہ گزر گیا تو ایک زبردست اور کٹھن آزمائش شروع ہو گئی کہ جناب یوسف کا عالم جوانی تھا' حسن و خوبروئی کا کوئی ایسا پہلو نہ تھا جو ان کے اندر موجود نہ ہو' جمال و رعنائی کا پیکر مجسم' رخ مبارک شمس و قمر کی طرح روشن' عصمت و حیا کی فراوانی سونے پر سہاگہ اور پھر ہر وقت کا ساتھ اور قرب' عزیز مصر کی بیوی (زلیخا) اپنے دل پر قابو نہ رکھ سکی اور حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو گئی اور آپ سے ناجائز تعلقات استوار کرنے پر کمربستہ ہو گئی۔ جناب یوسف کی زندگی کا یہ بالکل نیا دور تھا۔ اب سے کچھ عرصہ پہلے تک آپ نفرت و حسد کا شکار رہے تھے اس سے جان چھوٹی تو اب عشق و ہوس نے فریب میں لینے کی کوشش کی' یہ امتحان پہلے امتحان سے کہیں زیادہ سخت اور دشوار تھا۔ اس حسین و جمیل عورت نے جناب یوسف پر کئی انداز سے ڈورے ڈالنے کی کوشش کی اور بڑی نرمی اور لطافت سے خواہشات و جذبات کی تسکین کا مطالبہ کیا۔ مگر ابراہیم کے ہونہار پوتے' یعقوب کے فرزند صالح' خانوادہ نبوت کے چشم و چراغ اور منصب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت کے لئے منتخب و نامزد' جناب یوسف علیہ السلام سے یہ کس طرح ممکن تھا کہ اس ناپاکی اور فحش میں مبتلا ہوں اور عزیز مصر کی بیوی (زلیخا) کے ناپاک عزائم کو پورا کریں۔

○.... تقویٰ یوسف

عزیز مصر کی بیوی نے جب دیکھا کہ جناب یوسف کی نگاہ پاک اس کی طرف نہیں اٹھتی اور آپ ہر وقت یاد الٰہی میں مصروف رہتے ہیں تو آپ کو بہکانے اور پھسلانے کی یہ تدبیر اختیار کی کہ ایک دن خلوت میں یوسف کے حسن و جمال کی تعریف شروع کر دی۔ کہنے لگی' یوسف! تمہاری زلفیں اور بال کس قدر حسین ہیں؟ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا' یہ بال' موت کے بعد قبر میں سب سے پہلے میرے جسم سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ پھر کہا' تمہاری آنکھیں کیسی دلربا ہیں' فرمایا۔ بعد از موت آنکھیں پانی بن کر میرے چہرے پر بہہ جائیں گی (عزیز مصر کی بیوی حیران کہ میں اسے کیا سمجھانا چاہتی ہوں اور یہ کیا جواب دے رہا ہے (پھر مزید وضاحت سے یوسف کو اپنا مدعا سمجھانا چاہا) اور کہا' اے یوسف! تمہارا چہرہ کیسا جمیل و حسین ہے آپ نے فرمایا قبر میں اسے مٹی کھا جائے گی۔ (تفسیر مظہری مترجم ص ۱۳۷ جلد ۶)

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام پر فکر آخرت اس طرح مسلط کر دی کہ جوانی کے عالم میں دنیا کی سب لذتیں ان کے سامنے ہیچ ہو گئیں اور اللہ کریم نے انہیں ہر قسم کے گناہ کی آلودگی سے محفوظ رکھا۔ حقیقت میں فکر آخرت ہی وہ چیز ہے جو انسان کو ہر جگہ' ہر برائی سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت کی فکر کرنے اور ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... دروازے بند

مصر کی اس آزاد عورت نے جناب یوسف پر جب اسطرح جادو چلتے نہ دیکھا بلکہ اپنی ہیجان انگیز باتوں کے جواب میں یوسف کو قبر' قیامت اور تقویٰ کی باتیں کرتے سنا تو اپنے جذبات کی تسکین اور غلط منصوبے کی تکمیل کے لئے ایک دن بے قابو ہو کر مکان کے تمام دروازے' جن کی تعداد سات تھی' بند کر دیئے اور جناب یوسف کو انتہائی محفوظ کمرے میں لے جا کر "دعوت گناہ" دی۔

حضرت یوسف کے لئے یہ سخت آزمائش کا وقت تھا' شاہی خاندان کی خوبرو عورت' شعلہ حسن سے لالہ رو' محبوب نہیں بلکہ محب' آرائش حسن و زینت کی بے پناہ نمائش' ادھر یوسف خود نوجوان حسین اور حسن کی خوبی سے آشنا' دروازے بند' رقیب کا خوف نہ محافظ کا ڈر' مالکہ خود ذمہ دار مگران تمام سازگار حالات میں ایک لحہ کے لئے بھی جناب یوسف علیہ السلام نے عزیز مصر کی بیوی کی حوصلہ افزائی نہیں کی۔

قرآن مجید امرءۃ العزیز کی سازشوں اور یوسف کو پھسلانے اور آمادہ گناہ کرنے کی تراکیب کا ذکر بایں الفاظ فرماتا ہے۔

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ

ترجمہ: اور پھسلایا یوسف کو اس عورت نے جس کے گھر میں وہ تھے اس کی ذات سے اور دروازے بند کردیئے وہ اور کہا آجا'

اس آیت میں ذکر ہے کہ زلیخا نے جناب یوسف کو اپنی طرف راغب کرنے اور مطالبہ پورا کروانے کے تین طریقے اختیار کئے (۱) بڑی نرمی اور لطافت سے آپ کے حسن و جمال کی تعریف کر کے۔لفظ رَاوَدَتْ اسی مفہوم کو ادا کرتا ہے۔(۲) دروازے بند کر کے۔ غَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ میں اسی کا ذکر ہے۔جب اس جوان صالح کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے نیازیوں نے ان حیلوں اور طریقوں کو ناکام بنا دیا تو زلیخا نے تیسرا اور آخری قدم اٹھایا۔ یوسف کو اپنے خلوت کدہ میں اپنے پاس بلایا جبکہ محل کے تمام دروازے بند تھے۔ اور یوسف و زلیخا بالکل تنہا تھے۔ تو اس نے شرم و حیا کے تمام آداب کو پس پشت پھینکتے ہوئے واشگاف الفاظ میں اپنے مطلب کا اظہار کیا اور کہا ھَیْتَ لَکَ۔

○.... اللہ کی پناہ

عزیز مصر کے شاہی محل کی ایک خلوت گاہ ہے۔ محل کے تمام دروازے بڑے اہتمام سے مقفل کر دیئے گئے ہیں۔ مکمل تنہائی ہے۔ اس عالم میں جناب یوسف' زلیخا کی اس اشتعال انگیز درخواست بلکہ تقاضا کو ٹھکرا دیتے ہیں اور زلیخا کی تین سازشوں اور حیلوں کے تین جواب ارشاد فرماتے ہیں۔ پہلا جواب دیا قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ (اللہ کی پناہ) یعنی میرا معبود برحق اس فعل قبیح کو ناپسند کرتا ہے میں ایسے جرم اور گناہ سے اس کی پناہ مانگتا ہوں کہ اس کی نصرت اور تائید کے بغیر اس فعل حرام سے بچنا ناممکن ہے۔ اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر عرض کی۔

رحم کر یوسف پہ اے رب کریم
امتحان ہے آج اک اس پہ عظیم

○.... احسان فراموش نہیں

حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا کو دوسرا جواب دیا کہ تو عزیز مصر کی "آبرو" ہے جس نے مجھ پر غریب الوطنی میں اتنا احسان اور مروت کی ہے۔ اس نے مجھے عزت و احترام سے رکھا اور میری از حد تعظیم کی ہے۔ وہ میرا محسن و مشفق اور مہربان ہے۔ میں احسان فراموش نہیں ہوں کہ اپنے آقا اور مالک کی آبرو کو داغدار کروں اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ۔ وہ میرا محسن ہے اس نے مجھے بڑی عزت سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھہرایا ہے۔ ربی کے متعلق اکثر علماء تفسیر کا یہی خیال ہے کہ اس سے مراد عزیز مصر ہی ہے کیونکہ "رب" بمعنی سید اور مربی (پرورش کرنے والا) عام مستعمل ہے۔ اور بعض مفسرین کی رائے ہے کہ ربی سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات ہے۔

غرض جناب یوسف علیہ السلام نے مائل بہ گناہ زلیخا کو بڑا حکیمانہ جواب دیا کہ حرام کاری تو بذات خود بہت بڑی معصیت' نافرمانی اور جرم ہے چہ جائیکہ کہ اپنے آقا اور مربی کی بیوی سے۔ میں قطعاً یہ خیانت نہیں کروں گا۔

○ .... لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ

یہ حضرت یوسف علیہ السلام کا زلیخا کو تیسرا جواب ہے کہ اگر میں اس فعل بد کا ارتکاب کرلوں تو یہ بہت بڑا ظلم اور صریح زیادتی ہے لہٰذا میں ظالم قرار پاؤں گا اور ظالموں کے لئے کبھی فلاح و کامیابی نہیں ہے۔

علامہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس جملہ کی تفسیر میں بڑی نفیس اور عمدہ بحث لکھی ہے جس کا نقل کرنا خالی از دلچسپی نہ ہو گا۔ فرماتے ہیں۔

"(۱) زانی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے کیونکہ زنا سے اخلاق' روپیہ اور خون تباہ و خراب اور فاسد ہو جاتے ہیں اور پیدا ہونے والی نسل کا ذخیرہ ضائع ہو جاتا ہے۔ (۲) زانی اپنے خاندان پر ظلم کرتا ہے کیونکہ جو شخص زنا کرتا ہے وہ اپنے خاندان کے لئے ایک نمونہ قائم کرتا ہے وہ اپنے گھر تک ایک سڑک بناتا ہے جس سے باآسانی زنا اس کے گھر میں داخل ہو جائے گا۔ تجربہ اور مشاہدہ سے ایسی ہزاروں مثالیں مل سکتی ہیں۔ (۳) زانی اس فعل بد کا ارتکاب کرکے زانیہ عورت پر بھی ظلم کرتا ہے کیونکہ جب عورت ایک بار زنا میں آلودہ ہو جاتی ہے تو اس کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں اور بے حیائی روز افزوں بڑھتی جاتی ہے۔ (۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زنا عورت کے شوہر پر بھی ظلم ہے کہ جس اعتماد پر اس نے شادی کی اس میں اسے دھوکا دیا گیا اور اس کے واحد حق میں مداخلت کی گئی اور اس کے مال کا وارث ایسے نومولود کو بنایا گیا جسے استحقاق وراثت حاصل نہ تھا۔(۵) زنا' پیدا ہونے والے بچہ پر بھی ظلم ہے کیونکہ یا تو ایسے بچے کو ضائع کردیا جاتا ہے یا اس کی تربیت صحیح نہیں ہوتی اور اس کی زندگی کو ہمیشہ کیلئے ننگ و عار کی زندگی بنادیا جاتا ہے۔(۶) زنا ملک اور قوم پر بھی ظلم ہے کیونکہ اس سے نسلیں محفوظ نہیں رہتیں۔ وہ اوصاف و خصائل جو خاندان کی خصوصیات ہوتے ہیں اور صحت عامہ تباہ ہو جاتی ہے۔ اوصاف قومی گم ہو جاتے ہیں' زنا کے جراثیم گنہگار والدین سے ان کی آئندہ اولاد میں منتقل ہوتے رہتے ہیں اور ان سب امور کا دائمی نقصان قوم اور پھر ملک کو اٹھانا پڑتا ہے"۔

غور کرو کہ ایک "لفظ ظالم" میں حضرت یوسف علیہ السلام نے زنا کی ان تمام برائیوں کو کیسی خوبی سے بیان فرمادیا ہے۔(الجمال والکمال ص ۱۰۱)

بہرحال قرآن مجید جناب یوسف علیہ السلام کے ان تینوں جوابات کو ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْۤ اَحْسَنَ مَثْوَايَ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ۝

ترجمہ: یوسف نے کہا' اللہ کی پناہ' وہ میرا مربی ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے۔ بلاشبہ ظالم فلاح نہیں پاتے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا ضبط نفس دیکھئے گناہ پوری طاقت کے ساتھ دعوت عمل دے رہا ہے عزیز مصر کی حسین و معزز عورت بلا رہی ہے دروازے بند ہیں پوری خلوت ہے مگر یوسف علیہ السلام مذکورہ الفاظ کہتے ہوئے صاف بچ جاتے ہیں گویا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہزار دام سے نکلا ہوں ایک جنبش سے
جسے غرور ہو آئے کرے شکار مجھے

○.... مصر کی اخلاقی حالت

مصر اس دور میں تہذیب و تمدن کا گہوارہ سمجھا جاتا تھا اور مصری' خود کو بہترین' مہذب اور متمدن قوم سمجھتے تھے اور بدوی و صحرائی قبائل کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ مصری قوم کی معاشرتی اور اخلاقی حالت کی پوری تفصیل تو اسی سورۃ کے اگلے رکوع میں آئے گی مگر حضرت یوسف اور زلیخا کے اس واقعہ سے بھی مصری تمدن کا نقشہ واضح ہوتا ہے۔ علامہ مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ تعالیٰ رقم طراز ہیں۔

> "یہ اس وقت کے تمدن کا صحیح نقشہ ہے کہ امراء کی عورتیں عام طور پر عصمت فروش (بدکار) ہوتی تھیں اور شہوات نفسانی میں اس درجہ غلو تھا کہ اپنے غلاموں سے بھی پرہیز نہیں تھا۔ آج کل بھی اونچے طبقوں میں یہی کیفیت ہے کیونکہ دولت کی فراوانی کے ساتھ دینی ضبط اور کنٹرول نہیں۔ جس سے نفس کی شورشوں کو روکا جا سکے" (سراج البیان ص ۵۶۷' جلد ۲)

○.... خوش قسمت اشخاص

حضرت یوسف علیہ السلام کے ضبط نفس کا معیار اتنا بلند تھا کہ حسن بے باک کی چیرہ دستیوں' ہوس نفس کی زہد شکنیوں اور مالکہ کے حاکمانہ قوت و اختیار کے باوجود گناہ سے محفوظ رہے۔ ایسے پر فتن ماحول اور ہیجان انگیز حالات میں معصیت سے نیچنے میں بڑی عظمت اور شان ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی لئے رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَ رَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّ جَمَالٍ اِلٰى نَفْسِهَا قَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ فَاَخْفٰى حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا صَنَعَتْ يَمِيْنُهٗ (صحیح بخاری ص ۱۰۰۵ جلد ۲)

ترجمہ: سات آدمیوں کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا (۱) انصاف کرنے والا بادشاہ (۲) جوانی میں اللہ کی عبادت کرنے والا (۳) خلوت میں اللہ (کے عذاب) کو یاد کرکے رونے والا (۴) جس آدمی کا دل مسجد کی طرف لگا رہتا ہو (۵) اللہ کی رضا کے لئے آپس میں محبت کرنے والے دو آدمی (۶) وہ شخص جسے صاحب منصب اور خوبصورت عورت دعوت گناہ دے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ کے ڈر سے یہ گناہ نہیں کروں گا۔ (۷) پوشیدگی سے راہ خدا میں مال خرچ کرنے والا کہ دائیں ہاتھ سے خرچ کئے کا بائیں کو پتہ نہ لگے۔

اس حدیث پاک میں جو سات اوصاف حمیدہ بیان فرمائے گئے ہیں ان میں سے پانچ صفات حضرت یوسف علیہ السلام پر صادق آتی ہیں کہ (۱) وہ عادل تھے انہوں نے زنا کو ظلم قرار دیا اور ظالموں کو فلاح سے محروم بتایا (۲) وہ تنہائی میں خدا کو یاد کرنے والے تھے' معاذ اللہ انہوں نے ایسے ہی وقت کہا تھا۔ (۳) وہ جوانی میں اللہ کی عبادت کرنے والے تھے۔ (۴) انہوں نے صاحب منصب اور حسین و جمیل زلیخا کی بات کا انکار کر دیا تھا۔ (۵) انہوں نے غریب بھائیوں کو غلہ کی قیمت واپس کر دی' غلہ بھی دیا اور کبھی جتلایا بھی نہ تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... برہان الٰہی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام کی عفت و پاکدامنی کے ذکر میں آپ کو ایسا پاکیزہ اور بے گناہ ثابت فرمایا ہے کہ عزیز مصر کی بیوی کے پختہ عزم' واضح دعوت اور خلوت و تنہائی کے باوجود گناہ کرنا تو بڑی دور کی بات ہے۔ جناب یوسف کے دل میں تو گناہ کا تصور اور احساس بھی پیدا نہ ہوا۔ اور یہ صرف احسان الٰہی اور برہان رب کی بدولت تھا۔

قرآن حکیم میں ارشاد خداوندی ہے۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ الْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ○

ترجمہ: اور البتہ تحقیق اس عورت نے ان کا قصد کرلیا تھا اور اگر وہ بھی اپنے رب کی دلیل نہ دیکھتے تو اس کا قصد کرلیتے اسی طرح ہوا تاکہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی دور کردیں۔ بلاشبہ وہ ہمارے مخلص (منتخب) بندوں میں سے تھا۔

○.... برہان کیا تھی؟

اس آیت مبارکہ میں جناب یوسف کے ارادہ بد سے محفوظ و مصئون رہنے کا سبب "مشاہدہ برہان رب" بیان فرمایا گیا ہے۔ وہ برہان الٰہی کیا تھی؟ اس بارہ میں مفسرین کرام رحمہم اللہ کی آراء مختلف ہیں۔

(۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت اس طرح نظر آئی گویا وہ انہیں اس کام سے منع کررہے ہیں۔ (احسن التفاسیر ص ۱۵۵' جلد ۳)

(۲) محمد بن کعب قرظیؒ کا خیال ہے کہ اس صورت حال سے گھبرا کر جب یوسف علیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السلام۔ نے مکان کی چھت کی طرف دیکھا تو وہاں حرمت زنا کی آیات لکھی ہوئی نظر آئیں۔ (فتح القدیر ص ۱۸‘ جلد ۳)

(۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عزیز مصر کی بیوی نے کمرے میں رکھے ہوئے بت کو سفید کپڑے سے ڈھانپ دیا تو جناب یوسف نے پوچھا‘ یہ کیوں کر رہی ہو؟ بولی‘ مجھے گناہ کرتے ہوئے اپنے معبود سے شرم آتی ہے۔ فرمایا تو ایک بے حس و حرکت بت سے شرماتی ہے تو کیا میں اللہ حیّ و قیوم سے حیا نہ کروں۔ (روح المعانی ص ۲۱۳‘ جلد ۱۲)

(۴) ایک قول یہ بھی ہے کہ جناب یوسف علیہ السلام کے سامنے عزیز مصر کی خیالی تصویر آ گئی۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۷۴‘ جلد ۲)

(۵) امام سدیؒ کا خیال ہے کہ غیبی ندا آئی‘ امام ابن جریرؒ نے نقل کیا ہے کہ جناب یوسف کو ندا آئی‘ اے فرزند یعقوب! اس پرندے کی طرح نہ ہو جا جس کے اچھے خاصے پر موجود ہیں لیکن گناہ کے بعد سب گر جائیں گے۔ (تفسیر مظہری اردو‘ ص ۳۳۹‘ جلد ۶)

(۶) امام مجاہدؒ کا ایک قول ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور دانت سے اپنی انگلی کاٹتے نظر آئے۔

(۷) بعض کا خیال ہے کہ جناب جبرئیل علیہ السلام نے اپنا جسم مبارک حضرت یوسف کے جسد اطہر سے لگایا۔ (تفسیر مظہری اردو ص ۳۴۰‘ جلد ۶)

(۸) برھان رب سے مراد ہے حرمت زنا کی وہ قطعی دلیل جو حضرت یوسف علیہ السلام کو معلوم تھی یا آپ کی جبلی طہارت اور فطری عصمت جو انبیاء کا خاصہ لازمہ ہے۔ (روح المعانی ص ۲۱۳‘ جلد ۱۲)

(۹) برھان رب کی تفسیر ایمان باللہ کا حقیقی تصور اور مربی مجازی (عزیز مصر) کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسان کی احسان شناسی اور وصف امانت ہے۔ (قصص القرآن ص ۲۹۳، جلد ۱)

(۱۰) امام ابن حزم رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ "برہان رب" سے مراد "نبوت" ہے۔ (الجمال والکمال ص ۱۰۵)

قرآن حکیم کے یہ الفاظ کہ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اور اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ سے بصراحت معلوم ہوتا ہے کہ "برہان رب" اللہ تعالیٰ کا وہ خاص احسان و فضل اور کرم و عنایت ہے جس کی بدولت رب کائنات نے تنہائی، خلوت اور اسباب گناہ کی کثرت کے باوجود جناب یوسف علیہ السلام کے قلب اطہر کو گناہ کے ارادہ اور تصور سے بھی محفوظ رکھا۔

○.... قفل ٹوٹ گئے

امرءۃ العزیز کے خلوت کدہ میں جناب یوسف علیہ السلام کے مسلسل انکار کے باوجود جب اس کا اصرار اور تکرار بڑھتا گیا تو جناب یوسف نے "مشاہدہ برہان رب" کے بعد زلیخا کے چنگل سے خلاصی و نجات اور ارتکاب گناہ سے بچنے کے لئے بھاگ جانے کا فیصلہ کیا۔ مگر دروازے مقفل، چابیاں زلیخا کے پاس، بھاگیں تو کیسے؟ دل ہی دل میں عرض کی۔ چاہ کنعان سے نکال کر عزیز مصر کے شاہی محل میں پہنچانے والے مولا! میری عزت و آبرو کی حفاظت فرما اور یہاں سے بھاگنے کا بندوبست فرما ۔ الہام ہوا۔ یوسف! باہر کی طرف دوڑو۔ عرض کی۔ دروازے بند، تالے لگے، چابیاں زلیخا کی جیب میں۔ فرمایا، میرے ڈر اور خوف کی وجہ سے بھاگنے والے یوسف! گناہ سے بھاگنا تیرا کام ہے اور تمام دروازوں کے قفل توڑ کر انہیں کھولنا میرا کام ہے۔

چنانچہ حضرت یوسف بھاگے تو ساتوں دروازوں کے تالے ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے گرتے اور دروازے خود بخود کھلتے چلے گئے سچ فرمایا قرآن مجید نے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا (سورہ طلاق آیت نمبر۲)

اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستہ بنا دیتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام بھاگے تو عزیز مصر کی بیوی نے پیچھا کیا جب آخری دروازے پر پہنچے جو محل کے صحن میں کھلتا تھا تو پیچھے سے زلیخا نے آلیا اور اپنے ہاتھ سے قمیص یوسف کو پکڑ کر اپنی جانب زور سے کھینچا جناب یوسف پوری قوت سے باہر کی طرف دوڑ رہے تھے۔ اسی کشمکش اور کھینچا تانی میں حضرت یوسف کی قمیص پیچھے سے پھٹ گئی۔

○.... عزیز مصر' دروازے پر

دونوں اسی حالت میں باہر نکلے تو سوء اتفاق یا حسن اتفاق کہ عزیز مصر کو وہاں موجود پایا۔ زلیخا اپنے خاوند کو دیکھ کر سہم گئی اور یوں ہوا جیسے اس پر بجلی گر پڑی ہو۔ دیکھا کہ راز فاش ہوا چاہتا ہے تو بڑی ہوشیاری اور چالاکی سے حضرت یوسف پر دست اندازی کا الزام لگا دیا اور اپنی مظلومیت کی داستان بڑے موثر پیرائے میں اپنے بااختیار شوہر کے روبرو بیان کرنا شروع کی۔ بولی' بنا لے اس کو بیٹا۔ ٹھہرا' اسے عزت سے' بنا لے گھر کا مختار' میرے سر کے تاج! جسے تو نے شفقت و محبت سے پال کر جوان کیا ہے اس کی جوانی تیری "آبرو" کے خلاف ہو گئی ہے۔ میں اپنے کمرہ میں تھی کہ یہ (یوسف) آیا اور مجھے بے آبرو کرنے کی کوشش کی۔ مگر میں نے خود کو بچا لیا۔ بتایئے' جو تیری عزت پر ہاتھ ڈالے اس کی سزا کیا ہونی چاہئے۔ یہی نا کہ اسے جیل کی کال کوٹھری میں ڈال دیا جائے یا دردناک اور عبرتناک عذاب میں مبتلا کیا جائے۔ شوہر کی نظر میں اپنی پاکدامنی ظاہر کرنے اور یوسف سے انتقام لینے کے لئے زلیخا نے خاوند سے گفتگو کا ایسا انداز اختیار کیا جس سے اسے غصہ آئے۔ غیرت کھائے اور یوسف کو ابھی سزا سنا دے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید فرقان حمید، عزیز مصر کی بیوی کی اس مکارانہ چال کو یوں بیان فرماتا ہے۔

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَّأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوٓءًا إِلَّآ أَن يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

ترجمہ: اور دونوں (آگے پیچھے) دروازے کی طرف دوڑے اور اس عورت نے اس کا کرتہ پھاڑ ڈالا پیچھے سے اور (اتفاقاً) انہوں نے کھڑا پایا عورت کے خاوند کو دروازے کے پاس عورت بولی (بتایئے) کیا سزا ہے اس کی جو تیری بیوی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے سوائے اس کے کہ اسے قید کر دیا جائے یا اسے دردناک عذاب دیا جائے۔

جب عزیز مصر نے اپنی بیوی کی زبانی یہ بات سنی ہو گی تو اس کے دل میں فوراً یہ خیال پیدا ہوا ہو گا کہ یوسف کتنا احسان فراموش اور ناشکر گزار ہے کہ میں نے اس کے ساتھ کیسا حسن سلوک کیا اور اس نے مجھے کیا صلہ اور بدلہ دیا۔

○.... جواب یوسف

حضرت یوسف علیہ السلام اپنی پیغمبرانہ شرافت کی بنا پر شاید زلیخا کے "کارنامے" کی حقیقت واضح نہ فرماتے مگر جب انہوں نے دیکھا کہ "نزلہ بر عضو ضعیف" کے مصداق جرم ان کے سر تھونپا جا رہا ہے اور زلیخا شاطرانہ مکر و فریب سے خود کو بے گناہ اور پاکباز اور مجھے گنہگار اور مجرم ظاہر کر رہی ہے اور جھٹ پینترا بدل کر عزیز مصر کے جذبہ غیرت کو مشتعل کر کے مجھے سزا دلوانے پر تل گئی ہے تو آپ عزیز مصر سے یوں مخاطب ہوئے۔

میرے شفیق و مہربان آقا! یہ اس کا مجھ پر سراسر بہتان اور الزام ہے اصل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت یہ ہے کہ خود اس نے میرے ساتھ ارادہ بد کیا' دروازے بند کر کے مجھے آخری کمرے میں لے گئی اور مجھے پھسلانے کی از حد کوشش کی مگر میں کسی طرح نہ مانا' اسے سمجھایا خوف خدا یاد دلایا' آپ کی مہربانیوں اور عنایتوں کا تذکرہ کیا اور کہا کہ تو میرے "مربی کی آبرو" ہے مجھ سے یہ توقع نہ کر۔ مگر یہ اصرار کرتی رہی آخر فعل بد سے بچنے کے لئے میں بھاگ کر باہر آ رہا تھا کہ اس نے میرا پیچھا کیا اور سامنے آپ نظر آ گئے تو اس نے فوراً جھوٹ گھڑ لیا اور جذبہ انتقام سے میرے لئے سزا بھی تجویز کر دی۔

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَفْسِي

یوسف کے کہا اس نے مجھے میری ذات سے پھسلانا چاہا۔

آپ زلیخا کی چال' مکر و فریب اور ہوشیاری کا اندازہ لگائیں کہ اندر کیا تھی اور باہر آ کر کیا ہو گئی؟ اور اس کا جذبہ شہوانی کس طرح انتقام شیطانی بن گیا۔ کہاں وہ شوق وصال کہ خود دروازے بند کئے خود اپنی زبان سے درخواست کی۔ جب یوسف بھاگے تو تعاقب کیا اور کہاں یہ پلٹی کہ خود مستغیثہ بن گئی۔ لہٰذا کسی مرد کو کسی غیر عورت کے بارے میں صداقت کا بھروسہ نہیں کرنا چاہئے اور کبھی یہ خیال بھی نہیں کرنا چاہئے کہ ایسے لگاؤ اور تعلق کا مقصد "تکمیل خواہش" کے سوا کچھ اور بھی ہوتا ہے اگر ایسا ہو سکتا تو حضرت یوسف علیہ السلام جیسے محبوب کے لئے یہ عورت کبھی اپنے منہ سے ایک لفظ نہیں نکال سکتی تھی۔

○.... واقعہ مرثد غنویؓ

حضرت یوسف علیہ السلام کے اس واقعہ سے ملتا جلتا ایک واقعہ مشہور بدری صحابی حضرت مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آیا۔ حضرت مرثد ابتداء اسلام میں مسلمان ہو گئے تھے اور جنگ بدر سے قبل مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ منورہ چلے گئے۔ آپ قوی، طاقت ور اور بہادر انسان تھے۔ چھپ کر مدینہ سے مکہ آتے اور رات کی تاریکی میں ان مسلمان قیدیوں کو جنہیں کفار مکہ نے قبول اسلام کی پاداش میں قید کر رکھا تھا، زنداں سے نکال کر لے جایا کرتے تھے۔

حضرت مرثد غنوی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ اسی ارادہ سے مکہ آئے۔ دیوار کے سائے میں رات کو چھپ کر کھڑے تھے کہ زمانہ جاہلیت کی ایک واقف کار، حیا باختہ عورت "عناق" نے پہچان لیا۔ بولی، مرثد ہو، فرمایا، ہاں مرثد ہوں۔ اس نے اپنے مخصوص دل ربا انداز میں خندہ پیشانی سے کہا۔

مَرْحَبًا وَّ اَهْلًا یَا مَرْثَدُ انْطَلِقِ اللَّیْلَةَ فَبِتْ عِنْدَنَا فِی الرَّحْلِ

ترجمہ: اے مرثد! خوش آمدید، میرے گھر چلو اور رات ہمارے یہاں ہی گزارو۔

حضرت مرثد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے عناق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا حرام کر دیا ہے اب مجھ سے امید نہ رکھو۔ مرثد کا انکار سن کر عناق نے چلانا اور شور مچانا شروع کر دیا۔

یَا اَهْلَ الْخِیَامِ هٰذَا الدُّلْدُلُ الَّذِیْ یَحْمِلُ اُسَرَآءَ کُمْ مِّنْ مَّکَّةَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ

اے بستی والو! یہ ہے وہ چور جو تمہارے قیدیوں کو اٹھا کر مکہ سے مدینہ لے جاتا ہے۔

یہ سنتے ہی آٹھ آدمیوں نے حضرت مرثد رضی اللہ عنہ کا تعاقب کیا۔ انہوں نے بھاگ کر پہاڑ کی غار میں پناہ لی۔ (سنن نسائی ص ۶۳، جلد ۲)

ذرا غور کرو۔ کہ وہی عناق جو مرثد کو **اَهْلًا سَهْلًا مَّرْحَبًا** کہہ کر "رات گزارنے" کی دعوت دے رہی تھی۔ جب جان لیا کہ اب آلودہ گناہ نہ ہو گا تو مرثد کو گرفتار کروانے کے لئے خود شور ڈالنا شروع کر دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○..... گھر کا گواہ

جب حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا کی کذب بیانی ظاہر کی اور واقعہ کی اصل حقیقت کی پردہ کشائی کر دی تو زلیخا نے اپنے موقف پر اصرار کیا اور یوسف کو ہی مورد الزام ٹھہرایا تو عزیز مصر کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا کہ ان دونوں میں سے سچا کون ہے اور جھوٹا کون؟ یہ مقدمہ اور حادثہ بھی معمولی نہ تھا مستغیثہ اور مستغاث علیہ کے سوا موقع پر کوئی تیسرا شخص موجود نہ تھا جو واقعہ کا عینی گواہ ہو۔ عزیز مصر کی بدنامی کے علاوہ خاندان زلیخا کے لئے بھی رسوائی کا کم سامان نہ تھا۔ زلیخا کا خاوند ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ اپنی بیوی کو اس بدنامی اور رسوائی سے کیسے بچائے اور یوسف کی تو کوئی بات نہیں وہ تو غریب الدیار' بے وطن اور مسافر غلام ہے۔

ادھر جب اللہ کریم نے اپنے منتخب و محبوب پیغمبر یوسف علیہ السلام کی عفت و پاکدامنی اور عصمت و پاکیزگی کی سفید چادر پر جھوٹا دھبہ لگتے دیکھا تو فوراً زلیخا کے گھر سے ہی ایک گواہ کھڑا کر دیا۔ وہ بولا اے عزیز! کیوں حیرانی کا شکار ہے؟ یوسف کی قمیص کو موقع واردات کی شہادت قرار دے کر سچ اور جھوٹ معلوم کرو' دیکھو اگر قمیص یوسف آگے سے پھٹی ہوئی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یوسف نے دست درازی کی کوشش کی اور زلیخا نے اپنا دفاع کیا اسی کشمکش میں قمیص آگے سے پھٹ گئی اور اگر قمیص یوسف پیچھے سے دریدہ ہے تو یوسف کی صداقت و سچائی میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ یوسف گناہ سے بچنے کے لئے بھاگے اور عورت انہیں پکڑنے کے لئے پیچھے دوڑی' کرتہ اس کے ہاتھ آ گیا' عورت نے کرتہ پکڑ کر زور سے اپنی طرف کھینچا تو وہ پیچھے سے پھٹ گیا۔

قرآن مجید' زلیخا کے گھر سے گواہ کی شہادت کا تذکرہ بایں الفاظ کرتا ہے۔

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝

ترجمہ: اور اس کے خاندان سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ (دیکھو) اگر یوسف کی قمیص آگے سے پھٹی ہوئی ہے تو عورت سچی اور وہ (یوسف) جھوٹوں میں سے ہے اور اگر قمیص یوسف پیچھے سے پھٹی ہوئی ہے۔ تو پھر عورت جھوٹی اور وہ (یوسف) سچوں میں سے ہے۔

○.... گواہ کون تھا؟

زلیخا کے خاندان میں سے جس گواہ نے قمیص یوسف کو قرینہ قرار دے کر گواہی دی اس کے متعلق علماء تفسیر کے مختلف اقوال ہیں۔

(۱) عزیز مصر کی بیوی کا چچا زاد بھائی تھا جو بڑا ذکی' فطین اور ہوشیار تھا۔ (قصص القرآن ص ۲۹۴' جلد ۱)

(۲) وہ باریش' عزیز مصر کا خاص آدمی اور پوری عمر کا مرد تھا۔ (تفسیر ابن کثیر ۴۷۵' جلد ۲)

(۳) عزیز مصر کی بیوی کے رشتہ داروں میں ایک عقل مند تھا جس سے عزیز مصر اکثر مشورہ لیا کرتا تھا۔ (ضیاء القرآن ص ۴۲۵' جلد ۲)

(۴) یہ گواہ زلیخا کے ماموں کا بیٹا تھا۔ (تفسیر مظہری ص ۱۴۱' جلد ۶)

(۵) وہ شاہی مصاحب اور سرکاری کارندہ تھا۔ (الجمال والکمال ص ۱۱۳)

(۶) گواہ یوسف ایک حاکم تھا جس نے یہ فیصلہ دیا۔ (احسن التفاسیر ص ۱۵۶' جلد ۳)

(۷) وہ معاملہ فہم اور جہاندیدہ آدمی تھا بعید نہیں کہ وہ کوئی جج یا مجسٹریٹ ہو۔ (تفہیم القرآن ص ۳۹۵' جلد ۲)

(۸) شاہد یوسف سے مراد قمیص ہی ہے۔ (تفسیر قرطبی ص ۱۷۳' جلد ۹) یہ قول تو سراسر قرآن مجید کے خلاف ہے کیونکہ قرآن مجید میں ہے کہ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہد' زلیخا کے خاندان سے تھا اور قمیص کا خاندان سے ہونا چہ معنی دارد؟

(۹) یہ کوئی انسان اور جن نہ تھا۔ (مصباح القرآن ص ۵۳)

(۱۰) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاہد یوسف چھوٹا بچہ تھا (فتح الباری ص ۴۸۰' جلد ۶) جس بچے نے حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی کی گواہی دی اس کی عمر صرف چار ماہ تھی۔

○.... گیارہ بچوں کا کلام

قرآن مجید' احادیث رسول اور تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف زمانوں میں متعدد بچوں کو اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی عطا فرمائی اور انہوں نے خوارگی میں کلام کی۔

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام؛ جنابہ مریم سلام اللہ علیہا کو اللہ کریم نے اپنی قدرت کاملہ سے جب عیسیٰ علیہ السلام جیسا فرزند مسیح عطا فرمایا تو قوم نے سخت اعتراض کیا اور کہا۔

يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ○

ترجمہ: اے ھارون کی بہن! تیرا باپ تو برا نہ تھا اور نہ ہی تیری ماں بدکار تھی۔

اچھے خاندان کی بیٹی ہو کر تو نے کیا غضب کیا نکاح سے پہلے ہی بیٹے کو جنم دے دیا۔ جنابہ مریم نے ایک دن کے بچے کی طرف اشارہ کر کے کہا اس سے پوچھو۔ قوم نے بیک زبان کہا ہم گود میں پڑے ہوئے بچے سے کیسے کلام کریں۔ اللہ تعالیٰ نے عفت مریم کی گواہی کے لئے جناب عیسیٰ کو قوت گویائی عطا فرمائی اور وہ یوں گویا ہوئے۔

قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ○ وَجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا (سورہ مریم آیت نمبر ۲۸ تا ۳۱)

ترجمہ: عیسیٰ نے کہا میں اللہ کا بندہ ہوں۔ وہ مجھے کتاب دے گا اور مجھے نبی بنائے گا۔ میں جہاں بھی رہوں اس نے مجھے بابرکت بنایا ہے اور جب تک میں زندہ رہوں اس (اللہ) نے مجھے نماز ادا کرنے اور زکوۃ دینے کا حکم دیا ہے۔

(۲) صاحب جریج: نبی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جریج نامی ایک شخص تھا (جو بڑا صالح اور نیک تھا اور اس نے عبادت کے لئے شہر سے باہر ایک جگہ بنا رکھی تھی) وہ (نفل) نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی والدہ آئی اور عبادت خانے سے باہر کھڑے ہو کر آواز دی' جریج نے دل میں کہا کیا نماز پڑھے جاؤں یا (نماز توڑ کر) ماں کو جواب دوں؟ ماں کو جواب نہ دیا (دوسرے اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا) تو ماں نے بد دعا کی اور کہا۔ اے اللہ' جب تک جریج کسی فاحشہ عورت کا منہ نہ دیکھ لے اسے موت نہ آئے (ماں کی بد دعا قبول ہو گئی) ایک دن جریج اپنی عبادت گاہ کے اندر عبادت میں مصروف تھے کہ ایک عورت آئی اور گناہ کی دعوت دی جریج نے انکار کیا تو وہ ایک چرواہے کے پاس گئی' بدکاری کی اور حاملہ ہو گئی۔ جب بچہ پیدا ہوا تو لوگوں نے پوچھا کہ لڑکا کہاں سے لائی ہو؟ اس نے کہا جریج کا ہے۔ لوگ یہ بات سن کر غصہ میں آئے اور طیش میں آکر اس کا عبادت خانہ گرا دیا۔ اسے گالیاں دیں اور بولے کہ عابد و زاہد ہو کر بدکاری کرتا ہے؟

فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰی ثُمَّ اَتَی الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ اَبُوْكَ یَا غُلَامُ؟ فَقَالَ الرَّاعِیُ۔

ترجمہ: جریج نے وضو کر کے نماز پڑھی پھر اس (نوزائدہ) بچے کے پاس آیا اور کہا اے بچے تیرا باپ کون ہے؟ اس بچے نے کہا فلاں چرواہا۔

لوگ جریج کی کرامت اور بچے کی گفتگو دیکھ کر شرمندہ ہوئے اور درخواست کی کہ ہم آپ کا عبادت خانہ سونے کا بنا دیتے ہیں اس نے کہا' نہیں' مٹی کا ہی بنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو۔ (صحیح بخاری ص ۴۸۹' جلد ۱)

(۳) **ابن ماشطہ:** ماشطہ فرعون کی بیٹی کی خادمہ تھی۔ ایک دن بنت فرعون کے بال سنوار رہی تھی کہ کنگھی ہاتھ سے گر گئی ماشطہ نے کہا بسم اللہ (اللہ کے نام سے) بنت فرعون بولی' ابی' میرے باپ فرعون کے نام سے؟ کہا نہیں۔ بیٹی نے جا کر فرعون کو بتایا' اس نے پہلے ماشطہ کو زبانی کلامی سمجھایا کہ دین موسیٰ سے منحرف ہو جا مگر وہ نہ مانی تو اس کے بچوں کو ایک ایک کر کے آگ میں جلا دیا۔ جب آخری بچہ جو دودھ پیتا تھا کو ماشطہ کی چھاتی سے چھین کر فرعون کے جلادوں نے آگ میں پھینکنا چاہا تو ماشطہ کی چیخیں نکل گئیں۔ رب کائنات نے شیر خوار بچے کو نطق کی صلاحیت سے نوازا بچہ پکار اٹھا۔

اِصْبِرِیْ یَا اُمَّاہُ! فَاِنَّکِ عَلَی الْحَقِّ (مستدرک حاکم ص ۴۹۶' جلد ۲ کتاب التفسیر)

ترجمہ: ماں! صبر کر بلاشبہ تو حق پر ہے۔

(۴) **شاہد یوسف:** جس بچے نے حضرت یوسف کی پاکدامنی اور بے گناہی کی گواہی دی (تفصیل گزر چکی ہے) (مستدرک حاکم ص ۴۹۶' جلد ۲)

(۵) **بنی اسرائیل کی عورت کا بچہ:** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت تھی جو اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ قریب سے ایک خوبصورت سوار گزرا عورت نے اسے دیکھ کر دعا کی' یا اللہ! میرے فرزند کو اس سوار جیسا بنا دے یہ سنتے ہی بچے نے ماں کی چھاتی چھوڑ دی اور سوار کی طرف منہ کر کے کہا یا اللہ! مجھے ایسا نہ بنانا۔ یہ بات کہہ کر پھر ماں کا دودھ پینے لگ گیا۔ پھر وہاں سے ایک لونڈی گزری (جو لوگوں کی نظروں میں حقیر اور قصوروار تھی) تو اسے دیکھ کر پھر اس عورت نے دعا کی کہ اے اللہ میرے بچے کو اس لونڈی کی طرح نہ بنانا' یہ سن کر بچے نے پھر چھاتی چھوڑ دی اور کہا اے اللہ! مجھے اس کی طرح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنانا۔ ماں نے پوچھا بیٹا یہ کیوں؟ بچہ بولا۔ ماں! وہ سوار ظالموں میں سے ایک ظالم ہے اور یہ لونڈی بے گناہ اور بے قصور ہے لوگ اس پر غلط بہتان اور الزام لگاتے ہیں۔ (صحیح بخاری ص ۴۸۹' جلد ۱)

اس واقعہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے لونڈی کی پاکدامنی کی گواہی کے لئے دودھ پیتے بچے کو بولنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمادی۔

(۶) بچہ اصحاب الاخدود: یمن کے بادشاہ ابو نواس نے اپنے زمانہ کے اہل ایمان کو ان کے عقائد سے برگشتہ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر مومنین یمن نے اس کی بات کا انکار کردیا تو ظالم بادشاہ نے گلی کوچوں میں کھائیاں کھدوا کران میں خوب آگ دھکادی اور اعلان کردیا کہ جو اپنے دین سے منحرف نہ ہوا سے اس آگ میں جلا دیا جائے۔ بادشاہ کے کارندوں نے بہت سے اہل ایمان کو آگ میں ڈال کر جلا دیا۔ تاآنکہ ایک عورت کی باری آئی جس کی گود میں دودھ پیتا بچہ تھا۔ جب اس نے ایک نظر اپنے لخت جگر کو سینے سے چمٹے ہوئے دیکھا تو آگ میں چھلانگ لگانے سے ہچکچائی۔

اللہ تعالیٰ نے ماں کی تسلی و تشفی اور حوصلہ کی غرض سے چھاتی سے لگے بچے کو بولنے کی توفیق سے نوازا۔ وہ بچہ پکار اٹھا۔

يَا أُمَّهْ! اِصْبِرِىْ فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ (صحیح مسلم ص ۴۱۵' جلد ۲)

ترجمہ: اے میری ماں! صبر کر' بلاشبہ تو حق پر ہے۔

(۷) حضرت یحییٰ علیہ السلام: امام ضحاک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تفسیر میں بیان فرمایا ہے کہ

اَنَّ يَحْيٰى تَكَلَّمَ فِى الْمَهْدِ بے شک حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بچپن میں گفتگو کی۔

(۸) حضرت ابراہیم علیہ السلام: امام بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ

اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلَ تَكَلَّمَ فِي الْمَهْدِ بلاشبہ حضرت ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام نے گود میں کلام کی۔

(۹) حضرت محمد رسول اللہ: امام واقدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی سیرۃ کی کتاب میں لکھا کہ

اَنَّ النَّبِیَّ تَكَلَّمَ اَوَائِلَ مَا وُلِدَ (فتح الباری ص ۴۸۰' جلد ۶) بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد از پیدائش کلام کی۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے بیان فرمایا ہے کہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیتے فرمایا

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا (تیسیر الباری ص ۲۹۴' جلد ۴)

(۱۰) مبارک الیمامہ: حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حجتہ الوداع میں ایک گھر میں گیا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ میں نے ایک عجیب بات دیکھی کہ ایک شخص یمامہ کا ایک بچہ لے کر آیا جو اسی دن پیدا ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا' میں کون ہوں؟ وہ بول اٹھا' "آپ اللہ کے رسول ہیں" ہم اسے مبارک الیمامہ کہا کرتے تھے (تیسیر الباری ص ۲۹۸' جلد ۴)

(۱۱) جنابہ مریم سلام اللہ علیہا: جنابہ مریم بچپن میں ہی بذریعہ قرعہ اندازی حضرت زکریا علیہ السلام کی کفالت میں دی گئی تھیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام کمرے کا دروازہ بند کرکے اندر اکیلی مریم کو چھوڑ کر کسی کام کے لئے چلے گئے واپس لوٹے تو مریم کے پاس بے موسم کے پھل موجود پائے تو سوال کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَامَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

(سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳۷)

ترجمہ: اے مریم یہ (کھانا) تیرے پاس کہاں سے آیا؟ مریم نے جواب دیا کہ اللہ کی طرف سے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا کرتا ہے۔

امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان گیارہ شیر خوارگی میں کلام کرنے والے بچوں کو ان اشعار میں اکٹھے ذکر فرمادیا ہے۔ (تشریح پہلے گزر چکی ہے)

تَكَلَّمَ فِى الْمَهْدِ النَّبِىُّ مُحَمَّدٌ ۔ وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَالْخَلِيْلُ وَمَرْيَمُ

وَمُبَرِّئُ جُرَيْجٍ ثُمَّ شَاهِدُ يُوْسُفَ ۔ وَطِفْلٌ لَدَى الْاُخْدُوْدِ يَرْوِيْهِ مُسْلِمُ

وَطِفْلٌ عَلَيْهِ مُبَرِّئًا لِاُمِّهٖ ۔ اَلَّتِىْ يُقَالُ لَهَا تَزْنِىْ وَلَا تَتَكَلَّمُ

وَمَا شِطَةٌ فِىْ عَهْدِ فِرْعَوْنَ طِفْلُهَا ۔ وَفِىْ زَمَنِ الْهَادِى الْمُبَارَكِ يَخْتِمُ

(تفسیر مظہری اردو ص ۱۴۲' ۱۴۱' جلد ۲) (روح المعانی ص ۲۲۰' جلد ۱۲)

○.... عزیز مصر کا فیصلہ

بات شاہد یوسف کے ضمن میں بہت دور نکل گئی۔ اب جو عزیز مصر نے زلیخا کے خاندان کے گواہ کی گواہی کے مطابق قمیص یوسف ملاحظہ کی تو وہ پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی تو عزیز مصر جو بقول عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ افرس الناس (صاحب فہم و فراست) تھا کو اس بات کے یقین کرنے میں کوئی شبہ نہ رہا کہ اس معاملہ میں یوسف بری الذمہ اور میری بیوی مجرم ہے۔ وہ اپنی بیوی کی طرف متوجہ ہوا اور اس سے کہنے لگا کہ یہ ساری تیری تدبیریں اور سازشیں ہیں' تم عورتوں کے مکرو فریب بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔ قرآن حکیم فرماتا ہے۔

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ○

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: جب اس نے قمیص یوسف کو پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو کہنے لگا یہ سب تم عورتوں کا فریب ہے۔ تمہارا فریب بہت بڑا ہے۔

یہ کتنی عجیب بات ہے کہ اپنی بیوی کی اتنی بڑی خیانت پر مطلع ہو کر اس کا خون نہیں کھولا۔ اسے غصہ نہیں آیا، بیوی کو سزا دینا تو کجا کر خت لہجے میں جھڑکنا بھی مناسب نہ سمجھا بلکہ بڑے نرم الفاظ میں اتنا کہنا ہی کافی سمجھا کہ یہ تمہارا مکر ہے اور تم عورتیں بڑی مکار ہوتی ہو۔

○...... **یوسف سے درخواست**: عزیز مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بے گناہ اور زلیخا کو مجرم قرار دینے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کی دلجوئی کرتے ہوئے، نیم معذرت خواہانہ انداز میں مشورہ دیا کہ آپ اس بات کو زیادہ اہمیت نہ دیں، درگزر سے کام لیں، اس پر خاک ڈالیں، جو ہونا تھا وہ ہو گیا اور دوبارہ زلیخا سے کہا تو اپنے کیے پر معافی مانگ، بلاشبہ تیری ہی غلطی اور خطا ہے۔ قرآن مجید عزیز مصر کے الفاظ ذکر فرماتا ہے۔ **يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا وَاسْتَغْفِرِىْ لِذَنْۢبِكِ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ** ○ ترجمہ: اے یوسف! جانے دو اس بات کو اور اے عورت! اپنے گناہ کی معافی مانگ بلاشبہ تو ہی خطا کاروں میں ہے۔

عزیز مصر کے اس ڈھیلے انداز سے اس وقت کے مصری معاشرہ پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ امراء کی عورتیں کس طرح من مانی کیا کرتی تھیں اور ان کے شوہران کی برملا خیانتوں کے باوجود کتنے بے بس تھے یا جذبہ غیرت ختم ہو چکا تھا۔

ان آیات مبارکہ سے ہمیں حضرت یوسف علیہ السلام کے امتحان عصمت میں کامیابی کے علاوہ بہت سے مسائل کا علم ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے بصمیم قلب دعا ہے کہ وہ ہمیں ہر قسم کے صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر ۸

حسن یوسف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَقَالَ نِسْوَۃٌ فِی الْمَدِیْنَۃِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰھَا عَنْ نَّفْسِہٖ قَدْ شَغَفَھَا حُبًّا اِنَّا لَنَرٰھَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِھِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَیْھِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَھُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَۃٍ مِّنْھُنَّ سِكِّیْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَیْھِنَّ فَلَمَّا رَاَیْنَہٗٓ اَكْبَرْنَہٗ وَقَطَّعْنَ اَیْدِیَھُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰہِ مَا ھٰذَا بَشَرًا اِنْ ھٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ ○ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْہِ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّہٗ عَنْ نَّفْسِہٖ فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَآ اٰمُرُہٗ لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ ○ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْہِ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَیْدَھُنَّ اَصْبُ اِلَیْھِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰھِلِیْنَ ○ فَاسْتَجَابَ لَہٗ رَبُّہٗ فَصَرَفَ عَنْہُ كَیْدَھُنَّ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ ثُمَّ بَدَا لَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ لَیَسْجُنُنَّہٗ حَتّٰی حِیْنٍ (سپارہ ۱۲، سورۃ یوسف آیت نمبر ۳۰ تا ۳۵)

ترجمہ: اور عورتوں نے شہر میں کہا کہ عزیز مصر کی بیوی' اپنے نوجوان کو اس کی ذات سے بہلاتی ہے۔ تحقیق اس کے دل میں اس کی محبت گھر کر گئی ہے۔ بلاشبہ ہم اسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صریح گمراہی (غلطی) میں دیکھ رہی ہیں پس جب اس (زلیخا) نے ان کے مکر کو سنا تو ان کی طرف پیغام بھیجا اور ان کے لئے مسندیں تیار کیں اور (جب آگئیں تو) ان میں سے ہر ایک کو چھری دے دی اور (یوسف سے) کہا نکل آؤ ان کے سامنے' پھر جب ان عورتوں نے اس (یوسف) کو دیکھا تو اسے بڑا جانا اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔ اور کہا اللہ کی پاکیزگی ہے۔ یہ آدمی نہیں ہے بلکہ یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے۔ اس (زلیخا) نے کہا یہ ہے وہ جس کے بارہ میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں اور تحقیق میں نے اس کو اس کی ذات سے پھسلایا پس وہ بچ گیا۔ اور اگر اس نے وہ کام نہ کیا جس کا میں اسے حکم دیتی ہوں تو ضرور جیل میں جائے گا۔ اور وہ ذلیلوں میں سے ہو گا۔ یوسف نے کہا اے میرے پروردگار! مجھے جیل زیادہ پسند ہے اس سے جس کی طرف وہ مجھے دعوت دیتی ہیں۔ اور اگر تو ان کا مکروفریب مجھ سے دور نہ کرے تو میں مائل ہو جاؤں گا ان کی طرف اور میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔ پس اس کی دعا اس کے رب نے قبول فرمالی۔ اور اس سے ان عورتوں کا مکروفریب دور کر دیا بلاشبہ وہی سننے والا جاننے والا ہے پھر یوسف کی (پاکدامنی کی) نشانیاں دیکھنے کے باوجود انہیں مناسب معلوم ہوا کہ وہ اسے قید کر دیں ایک عرصہ تک۔

اللہ تعالیٰ کی حمدوثنا اور نبی اکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پہ لاتعداد درود و سلام کے بعد!

پچھلی آیات کی تشریح و تفسیر میں آپ یہ بات جان چکے ہیں کہ عزیز مصر کی بیوی زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کو راہ راست سے بھٹکانے اور معصیت پر آمادہ کرنے کی سرتوڑ کوشش کی مگر جب وہ اپنے ناپاک مقصد میں کامیاب نہ ہوئی تو جناب یوسف علیہ السلام کو ذلیل و رسوا کرنے اور خاوند کی نگاہوں میں خود کو پاکدامن ثابت کرنے کے لئے الزام جناب یوسف کے سر تھونپ دیا تو اللہ احکم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحاکمین نے اس عورت کے گھر سے ہی ایک گواہ کھڑا کر دیا جس نے عورت کی صریح غلطی اور حضرت یوسف علیہ السلام کی عفت و پاکیزگی کو آشکارا کر دیا۔

اب عزیز مصر نے اپنی بیوی کو ذلت و رسوائی سے بچانے کے لئے حضرت یوسف سے معذرت خواہانہ انداز میں کہا اے یوسف اس معاملہ سے درگزر کرو' کسی سے واقعہ بیان نہ کرنا اور بیوی سے کہا بلاشبہ تو قصوروار ہے۔ اپنی غلطی کی معافی طلب کر اور اس قصہ کو یہیں ختم اور دفن کر دے۔

○.... زنان مصر کی طعنہ زنی

عزیز مصر نے تو اس بدترین اخلاقی جرم کے ثابت ہو جانے پر بھی اپنی بیوی کو کوئی سزا دیئے بغیر مقدمہ ختم کر دیا کیونکہ یہ ایک بڑے وزیر کی بیوی کا معاملہ تھا اور حاکمانہ مصلحتوں کا عموماً" یہی تقاضا ہوتا ہے مگر عوام کی زبانیں کون بند کر سکتا ہے بالخصوص عورتوں کی زبانیں' شہر میں عورتوں نے اس مشغلے میں حسب عادت خاصہ حصہ لیا اور زلیخا کی وارفتگی کا چرچا عام ہونے لگا۔ بڑے بڑے روساء کی بیگمات جب بھی ایک جگہ اکٹھی ہوتیں تو ان کا موضوع سخن زلیخا کی "داستان محبت" ہی ہوتا ۔ مگر وہ اس کی بدی پر افسوس کرنے کی بجائے زلیخا کی ناکامی پر ملامت اور طعنہ زنی کرتیں کہ دیکھو رئیس اعظم کی بیوی ہو کر اپنے زر خرید غلام پر ڈورے ڈالنے لگی' اس کی محبت میں دیوانہ ہو گئی کتنی بڑی نادانی اور احمقانہ حرکت ہے اور عجیب ماجرا یہ ہے کہ اس غلام کو رام بھی نہ کر سکی یعنی بدنام بھی ہوئی اور مقصد بھی حاصل نہ ہوا۔ ہم ہوتیں تو دیکھتیں کہ اس کا زہد و تقویٰ کیسے قائم رہتا ہے ہمارا سامنا ہوتے ہی اس کی ساری پارسائی کافور ہو جاتی۔

اس معاملہ کو زیادہ اچھالنے اور شہرت دینے والی پانچ عورتیں تھیں۔ (۱) عزیز مصر کے باورچی کی بیوی (۲) اسی گھر کے ساقی کی بیوی (۳) عزیز مصر کے دربان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیوی (۴) نگران جیل کی بیوی (۵) شاہی اصطبل کے منتظم کی بیوی (روح المعانی ص ۲۲۵' جلد ۱۲)

قرآن مجید مصر کے دار السلطنت کی ان عورتوں کی طعنہ زنی' ملامت اور عزیز مصر کی بیوی کے بارہ میں ان کی گفتگو کو ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے۔

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ○

ترجمہ: شہر کی عورتوں نے کہا کہ عزیز مصر کی بیوی اپنے غلام کو پھسلانے لگی ہے اس کی ذات سے' غلام کی محبت اس کے دل میں گھر کر گئی ہے ہم تو اسے صریح گمراہی میں دیکھتی ہیں۔

○.... زلیخا کی ضیافت

جب زنان مصر نے زلیخا کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا اور اسے بھی پتہ چل گیا کہ اس کا راز افشاء ہو گیا ہے اور مصر کی امیرزادیاں اسے نادانی اور بے ہودگی کے طعنے دینے لگی ہیں اور اپنی دل ربائی پہ نازاں ہیں تو اس نے زنان مصر کا منہ بند کرنے کے لئے اور حسن یوسف کی جلوہ نمائی کے لئے امراء مصر کی بیگمات کی خاطر پر تکلف شاہی دعوت کا اہتمام کیا جس میں چالیس کے قریب معزز خواتین کو دعوت دی گئی کہ فلاں دن فلاں وقت عزیز مصر کی اہلیہ نے آپ کو اپنے ہاں ضیافت کے لئے یاد فرمایا ہے۔

جب مقررہ دن آیا تو بیٹھنے کے لئے قیمتی قالین بچھائے گئے' اونچی اونچی مسندیں بنائی گئیں اور نفیس قسم کے گاؤ تکئے لگائے گئے' شاہی دستر خوان پر کھانا چن دیا گیا' تازہ اور خوشبودار پھلوں کو پلیٹوں میں سجا کر رکھ دیا گیا اور پھل کاٹنے کے لئے ایک ایک تیز چھری ان کے ہاتھوں میں تھما دی گئی۔ امراء مصر کی بیگمات اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصر کی شہزادیاں یوسف کی پاکدامنی کا حصار توڑنے' ان کے زہد و پرہیزگاری کا ناقابل شکست میدان مارنے' محبوب زلیخا کا دیدار کرنے اور اپنا ناز و نخرہ دکھانے کے لئے خوب بن سنور کر ٹھاٹھ باٹھ سے زلیخا کے گھر جمع ہو گئیں۔

قرآن حکیم اس شاہانہ دعوت کا نقشہ یوں کھینچتا ہے۔

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا۔

ترجمہ: جب زلیخا نے ان عورتوں کی مکارانہ باتوں کو سنا تو انہیں دعوت کا پیغام بھیجا اور ان کے لئے مسندیں تیار کیں اور (جب وہ آ گئیں تو) ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک چھری دے دی۔

○.... مشاہدہ حسن یوسف

جب عمائدین شہر کی بیگمات اور شاہی خاندان کی عورتیں آ کر مسندوں پر بیٹھ گئیں اور سب نے پھل یا گوشت کاٹنے کے لئے چھریاں ہاتھوں میں پکڑ لیں تو زلیخا نے جناب یوسف کو حکم دیا کہ وہ اس محفل فریب و فن میں داخل ہوں اور اپنے جلوہ پاک سے انہیں مسحور کریں۔ جناب یوسف علیہ السلام' خادم اور غلام تھے۔ مالکہ کے حکم پر بہزار تقدس اس مجلس ناز میں داخل ہوئے ان عورتوں نے جب جناب یوسف کا حسن و جمال محفل میں جلوہ آراء دیکھا تو وہ ایسی مبہوت اور بے خود ہوئیں کہ چھریاں پھلوں پر چلنے کی بجائے ان کے ہاتھوں پر چل گئیں نازک انگلیاں زخمی ہو گئیں مگر انہیں احساس تک نہ ہوا کیونکہ حسن کی دل آویزی' اس پر تقدس نبوت کی ہیبت' یہ پیکر رعنا اور اس پر طہارت و پاکیزگی کی خلعت فاخرہ' جمال و جلال کے ایسے حسین امتزاج کا انہوں نے تو کبھی تصور تک نہیں کیا تھا۔

زنان مصر جمال یوسفی کے دیدار کا شوق لے کر اور اپنے حسن و ناز کی قوت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزمانے کی خاطر زریں لباسوں میں ملبوس اور زیوارت سے آراستہ و پیراستہ ہو کر زلیخا کے گھر آئی تھیں مگر حسن و شباب اور زرق برق کے اس طوفان کے باوجود جب عصمت یوسف کے کوہ وقار میں ذرہ بھر جنبش نہ آئی اور انہوں نے ان امیر زادیوں اور شہزادیوں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا بھی گوارا نہ کیا تو جناب یوسف علیہ السلام کی بے التفاتی اور عدم توجہی کو دیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھیں' سبحان اللہ' سبحان اللہ' پاک ہے وہ اللہ جس نے یوسف جیسا حسین و جمیل خوبرو و خوبصورت اور عفیف و پاکباز' جوان پیدا فرمایا ہے۔

مصر کی معزز عورتیں جناب یوسف علیہ السلام کی نفاست و نظافت اور عفت و عصمت کا مشاہدہ کر کے انگشت بدنداں ہو کر زلیخا سے کہتی ہیں' زلیخا! یہ انسان تو نہیں' بخدا یہ تو نور کا پتلا اور بزرگ فرشتہ ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید مشاہدہ حسن یوسف اور زنان مصر کی کاروائی ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ○

ترجمہ: اور (زلیخا نے یوسف سے) کہا۔ ان سب کے سامنے نکل آؤ' جب ان عورتوں نے یوسف کو دیکھا تو اسے بڑا جانا (اس کے حسن کی قائل ہو گئیں) اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور (بے اختیار) پکار اٹھیں' اللہ پاک ہے۔ یہ انسان تو نہیں بلکہ یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے۔

بیگمات مصر یوسف کو ایک صید زبوں خیال کر کے شکار کرنے آئی تھیں مگر خود اس شہباز حقیقت کا شکار ہو گئیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

ادھر نسوانی مکروفریب کی سفلی اور حیوانی حیلہ سازیاں تھیں اور ادھر طائر لاہوتی کی بلند پروازیاں' حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف سے کارکنان قضا جواب میں کہہ رہے تھے۔

برو ایں دام بر مرغ دگرنہ
کہ عنقا را بلند است آشیانہ

ترجمہ: جاؤ یہ جال کسی اور جانور پر پھینکو کیونکہ عنقا کا آشیانہ تمہاری فضا سے بہت اونچا ہے۔

مصر کے وزیروں اور مشیروں کی بیگمات حسن یوسف پر فریفتہ اور فدا کیوں نہ ہوتیں جب کہ نبی اکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا **قد اعطی شطر الحسن**' کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو آدھا حسن عطا کیا گیا تھا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۲۸)

نصف حسن سے مراد یہ ہے کہ ان کے زمانہ کی نسبت سے تمام لوگوں کو آدھا حسن اور اکیلے یوسف صدیق کو آدھا حسن عطا ہوا تھا۔ بعض شارحین حدیث کا خیال ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن سے نصف حسن عطا ہوا تھا۔

○..... حسن مصطفیٰ

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال اور حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن و کمال کا مقابلہ اور موازنہ ہرگز نہیں کرتے مگر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبان میں یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زنان مصر نے جناب یوسف علیہ السلام کا ایک جلوہ دیکھا تو انگلیاں کاٹ ڈالیں اگر ہمارے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و جمال دیکھ لیتیں تو اپنے جگر اور دل کاٹ ڈالتیں کہ

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ ' میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں (مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۱)

آپ ہر امر میں سردار دو عالم ہیں تمام صوری اور معنوی صفات میں سردار ہیں اور اسی میں حسن کی سرداری بھی شامل ہے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ یدبیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند کہ تو تنہا داری

○.... سب سے حسین

صحابی رسول حضرت براء رضی اللہ عنہ حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَّ اَحْسَنَهٗ خُلُقًا لَّيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَ لَا بِالْقَصِيْرِ سُئِلَ الْبَرَاءُ اَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ وَءَ يْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ

(صحیح بخاری' ص ۵۰۲' جلد ۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تمام انسانوں سے زیادہ حسین تھا اور آپ کا خلق سب سے بلند تھا۔ آپ کا قد مبارک نہ بہت طویل تھا اور نہ بہت چھوٹا۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح آبدار تھا' فرمایا نہیں بلکہ چاند کی طرح چمکدار تھا میں نے ایک دفعہ آپ کو سرخ جبہ زیب تن فرمائے دیکھا۔ حقیقتاً" آپ سے زیادہ حسین میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ' اللہ
یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری

خلیفہ چہارم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کی خوبی ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَ لَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (شمائل ترمذی ص ا مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۱۷)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا حسین و جمیل نہ آپ سے پہلے کبھی دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔

قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کو سراجا منیرا۔ (چراغ روشن) کے لفظ سے بیان فرمایا گیا ہے۔

○.... چودھویں کا چاند

مشہور صحابی رسول حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی خوبصورتی اور چمک کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ وَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِىْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ (شمائل ترمذی ص ۲)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (چودھویں کی) روشن رات میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا جبکہ آپ نے سرخ جبہ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ پس میں کبھی آپ کے چہرہ اقدس کو اور کبھی چاند کی طرف دیکھتا تو البتہ مجھے آپ (چودھویں کے) چاند سے زیادہ حسین نظر آئے۔

ترجمان حقیقت مولانا علی محمد صمصام رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے۔

روایت کریندا ہے جابر سُہارا
میں اک راتیں ڈِٹھا محمدؐ پیارا
چندوں چودھویں سی' کوئی کوئی سی تارا
میں دوہناں نوں ویکھاں دوبارہ دوبارہ
خدا دی قسم چند مدھم وسیایا
محمدؐ دا چہرہ سوہنا نظریں آیا

○.... جمال مصطفیٰ بزبان حسانؓ

شاعر دربار رسالت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کو اپنی عقیدت و محبت کے رنگ میں اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

وَ اَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ
وَ اَجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّئًا مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

شاعر توحید و سنت شیخ محمد سعید الفت رحمہ اللہ تعالیٰ' حضرت حسان رضی اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنہ کے عربی اشعار کا ترجمہ پنجابی میں یوں کرتے ہیں۔

روشن چہرہ قد کاٹھ ہنتو بناوٹ
ختم ہو گئی سوہنے اتے سجاوٹ
کسے ماں نے ایہو جیہا سوہنا نئیں جنیاں
جیویں اپنی مرضی مطابق ہے بنیاں
سہپن نفاست دے پھلاں دا سہرا
واہ سبحان اللہ محمدؐ دا چہرا
مصور نے بس انتہا کر سٹی
بڑی ریجھ دے نال تصویر کٹی
حسیناں جمیلاں دا منہ موڑ دتا
محمدؐ بنا کے قلم توڑ دتا

حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مستقل اور تفصیل طلب موضوع ہے۔ مگر حسن یوسف کے ذکر میں ضمناً" اس کا تذکرہ بھی آگیا۔ حقیقت یہ ہے کہ حسن مصطفیٰ پر تو حسن یوسف بھی فدا ہے۔ مولانا صمصام رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ حسن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں

اتھے یوسفاں دی واہ نئیں
کوئی اچی لیندا ساہ نئیں
اتھے چند نوں پچھدا کون ایں؟
سورج دی نیویں دھون ایں

اور ایک اردو شاعر حسن یوسف اور حسن مصطفیٰؐ کا ذکر بایں الفاظ کرتا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالق نے تجھے ایسا طرحدار بنایا
یوسف کو تیرا طالب دیدار بنایا

خلاصہ یہ کہ

رخ مصطفیٰؐ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ کسی کی بزم خیال میں نہ نگاہ آئینہ ساز میں

اگر کوئی حسن و جمال کو دیکھ کر کسی سے محبت کرتا ہے تو اسے چاہیئے کہ سب سے زیادہ محبت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے کرے کہ آپ سے زیادہ حسین رب کائنات نے آج تک پیدا ہی نہیں کیا اور قیامت تک ایسا خوبرو انسان پیدا نہیں کرے گا۔

اور آنحضرتؐ سے محبت والفت تو ہر مسلمان کے ایمان کا جزو لاینفک ہے۔ جس دل میں سارے جہان سے بڑھ کر سرور دوعالم کی محبت نہیں وہ دل نور ایمان سے خالی ہے۔ خود نبی مکرم نے ارشاد فرمایا۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (صحیح بخاری ص ۷' جلد ۱)

ترجمہ: تم میں کوئی ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے ماں' باپ' اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ کرے۔

محمدؐ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

آج ہم نے محبت مصطفیٰؐ کا معیار محض زبانی دعویٰ محبت کو بنا رکھا ہے جبکہ شریعت مطہرہ میں "محبت رسول" کا معیار اتباع سنت اور عمل بالحدیث ہے۔ خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰)

ترجمہ: جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

○.... زلیخا کا اعتراف

جب زلیخا نے رؤساء مصر کی عورتوں کی یہ کیفیت دیکھی کہ وہ جمال یوسفی کی ایک جھلک برداشت نہ کر سکیں اور حسن یوسف سے ایسی بے خود ہوئیں کہ اپنے ہاتھ زخمی کر بیٹھیں۔ اس نے سمجھا کہ میرا جادو چل گیا۔ بڑے فاتحانہ انداز میں بولی۔ یہی ہے وہ یوسف جس کی محبت کے تم مجھے طعنہ دیا کرتی تھیں۔ تم تو اس کے حسن کی ایک جھلک کی تاب بھی نہ لا سکیں۔ کیا اب بھی مجھ پر زبان طعن دراز کرو گی' کیا اب بھی مجھے نادان اور بے وقوف کہو گی' یہ میرا ہی کام تھا کہ میں نے اتنا عرصہ ضبط کئے رکھا۔ اب بھی اگر یوسف میرے دام فریب میں نہ آیا۔ میرا مطالبہ پورا نہ کیا اور میری خواہش کی تکمیل پر آمادہ نہ ہوا تو میں اسے ذلیل و رسوا کروں گی اور اسے حریر کے ملبوسات میں شاہی بستر پر آرام کی نیند سونے کی بجائے جیل کی ہوا کھانا پڑے گی۔

قرآن حکیم زلیخا کے اس اعتراف اور دھمکی کو یوں بیان فرماتا ہے۔

قَالَتْ فَذٰلِکُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْہِ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّہٗ عَنْ نَّفْسِہٖ فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَآ اٰمُرُہٗ لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَکُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ○

ترجمہ: زلیخا نے کہا' یہ ہے وہ جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کیا کرتی تھیں اور تحقیق میں نے اسے (بہت) پھسلایا مگر وہ بچا ہی رہا۔ اور اگر وہ میرا حکم بجا نہ لایا تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے قید کر دیا جائے گا اور وہ ذلیل لوگوں میں سے ہو جائے گا۔

آپ اندازہ فرمائیں کہ زلیخا بھری محفل میں کس بیباکی کے ساتھ یوسف کو ورغلانے اور پھنسانے کی کوششوں کا ذکر کر رہی ہے۔ اسے یہ خیال بھی نہ آیا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے اور کن کے سامنے کہہ رہی ہے اور ان نام نہاد معزز خواتین میں سے بھی کسی نے اسے اس فحش گوئی پر نہیں ٹوکا۔ اس سے اس وقت کے مصری معاشرہ کی زبوں حالی اور بے حیائی واضح ہوتی ہے۔ کہ اس ماحول میں ان باتوں کو معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ جس طرح آج بھی یورپ زدہ معاشرے میں عشق و معاشقہ کی داستانیں بڑے فخر سے بیان کی جاتی ہیں۔ جب کسی قوم کی غیرت کا جنازہ نکل جائے تو وہاں ایسی چیزیں تہذیب و تمدن کا روپ دھار لیتی ہیں اور اس قسم کے اذکار پر شرمانے کی بجائے ایسی قبیح حرکات کو فخریہ اور اعلانیہ بیان کرنے کو فیشن سمجھا جاتا ہے۔

دوسری غور طلب بات یہ ہے کہ زلیخا یہاں حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی کا ذکر آپ کی بلندی سیرت کو ظاہر کرنے کے لئے نہیں کر رہی بلکہ اپنی سہیلیوں کو بتا رہی ہے کہ اس نے میرے حسن و جمال کی توہین کی ہے اور میرے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ میں نے اب تک اس کی مجرمانہ بے باکی کو برداشت کیا ہے لیکن اب میں مزید اپنی توہین برداشت نہیں کر سکتی۔ اگر اس نے میرا مطالبہ نہ مانا تو اسے ذلیل و رسوا کر کے جیل بھجوا دوں گی۔

○.... بنیاد محبت

زلیخا کی یوسف سے محبت نفسانی خواہش کی تکمیل کے لئے تھی اس لئے مطالبہ پورا نہ ہونے پر فوراً انتقام پر اتر آئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس چاہت کی بنیاد محض حصول لذت ہو وہ برف کی طرح ناپائیدار ہوتی ہے یہ بات بھی ذہن نشین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے قابل ہے کہ تعلقات کی تہہ میں تین امور میں سے ایک ضرور ہوتا ہے۔ (۱) جس محبت کی بنیاد مبنی برلذت ہو وہ جلد قائم ہو جاتی اور جلد فانی ہو جاتی ہے (۲) جس محبت کی بنیاد مبنی بر نفع ہو وہ دیر سے قائم ہوتی اور جلد ضائع ہو جاتی ہے۔ (۳) جس محبت کی بنیاد "خیر محض" ہو وہ جلد قائم ہوتی ہے اور نہایت مستحکم ہوتی ہے یہاں تک کہ یہ محبت قیامت کے دن بھی قائم رہے گی۔ مومنوں کی اسی بے لوث محبت ایمانی کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ○

ترجمہ: قیامت کے دن سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے ان کے جن کی محبتیں اللہ کے لئے ہوں گی۔

○.... زنان مصر کا یوسف کو مشورہ

جب مہمان عورتوں نے زلیخا کی زبان سے واشگاف الفاظ میں سنا کہ وہ ہر طرح یوسف سے مقصد برآوری چاہتی ہے ورنہ اسے سخت سزا دلوانے کا فیصلہ کر چکی ہے تو انہوں نے مشترکہ طور پر حضرت یوسف سے کہا کہ اے یوسف! اپنی جوانی اور حسن پر رحم کرو، تم کتنے خوش قسمت کہ مصر کی ایک امیر ترین اور حسین عورت تجھے دل سے چاہتی ہے تم کیوں بضد ہو۔ اس کی درخواست کو ضرور قبول کرو، ہم تجھے از راہ ہمدردی اور خیر خواہی مشورہ دیتی ہیں کہ اپنے آپ کو مصائب و مشکلات میں نہ ڈالو۔

فَقَدْ رُوِیَ اَنَّھُنَّ قُلْنَ لَہٗ اَطِعْ مَوْلَاتَکَ وَاقْضِ حَاجَتَھَا لِتَاْمَنَ مِنْ عُقُوْبَتِھَا فَاِنَّھَا الْمَظْلُوْمَۃُ وَ اَنْتَ الظَّالِمُ وَ رُوِیَ اَنَّ کُلًّا مِّنْھَا طَلَبَتِ الْخَلْوَۃَ لِنَصِیْحَتِہٖ فَلَمَّا خَلَتْ بِہٖ دَعَتْہُ اِلٰی نَفْسِھَا (روح المعانی ص ۲۳۵، جلد ۱۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: روایت کیا گیا ہے کہ ان عورتوں نے حضرت یوسف سے کہا کہ اپنی مالکہ کی فرمانبرداری کر اور اس کی حاجت پوری کر تاکہ تو اس کی سزا سے بچ جائے تو بڑا (بے وفا) ظالم اور وہ تو (بیچاری) مظلومہ ہے۔ اور روایت کیا گیا ہے کہ ان میں ہر عورت نے علیحدگی طلب کی تاکہ یوسف کو نصیحت کرے لیکن جب خلوت میں جاتیں تو اپنی طرف دعوت دیتیں۔

○.... معصیت اور مصیبت کا مقابلہ

خاندان نبوت کے چشم و چراغ جناب یوسف علیہ السلام کے لئے یہ لمحہ بڑا ہی خوفناک تھا کہ زنان مصر اور زلیخا معصیت یعنی گناہ کی طرف دعوت دے رہی ہیں۔ اور قبول دعوت کے عوض آرام' عیش' دنیوی سکون' ناز و نعم اور ہر قسم کی سہولت کا ملنا یقینی امر ہے۔ اس کے برعکس اگر دعوت گناہ کو حسب سابق ٹھکراتے ہیں تو مصائب' مشکلات' تکالیف اور جیل و قید کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ جناب یوسف علیہ السلام نے اس مقابلہ معصیت و مصیبت میں مصیبت کو ترجیح دے کر بتلا دیا کہ جب معصیت سے بچنے کے لئے کوئی راستہ باقی نہ رہے بجز اس کے کہ سخت مصیبت برداشت کی جائے تو اہل ایمان کو لازم ہے کہ مصیبت کو کشادہ پیشانی اور طیب خاطر سے قبول کرلے مگر معصیت کو اختیار نہ کرے۔

○.... دعاء یوسف

جناب یوسف علیہ السلام نے سمجھا کہ مجھے ہر طرف سے گھیرا جا رہا ہے اور اس گناہ عظیم سے نجات کی کوئی راہ دکھائی نہیں دے رہی تو انہوں نے فوراً اپنے "رب" کی طرف توجہ کی۔ دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور عرض کی اے میرے پروردگار! بے شک مجھے یہاں ہزار آرام ہے اور ہر شخص دل سے میرا احترام کرتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے لیکن اگر اس آرام و احترام کی مجھے یہ قیمت ادا کرنا پڑے کہ تیری نافرمانی کروں تو مجھے یہ قبول نہیں' قید و بند کی صعوبتیں اور سختیاں جو مجھے اس گناہ سے بچائیں وہ مجھے اس آرام و احترام سے بہت عزیز ہیں۔

یہ قفس ہی مجھ کو عزیز ہے کچھ جی تو لوں گا قرار سے
چمن میں مجھے نہ لے چلو میں تو ڈر گیا ہوں بہار سے

قرآن مجید' جناب یوسف علیہ السلام کے دعائیہ کلمات یوں ذکر فرماتا ہے۔

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْہِ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَھُنَّ اَصْبُ اِلَیْھِنَّ وَاَکُنْ مِّنَ الْجٰھِلِیْنَ○

ترجمہ: یوسف نے کہا' اے میرے پروردگار! قید خانہ مجھے زیادہ پسند ہے اس گناہ سے جس کی طرف یہ عورتیں مجھے بلاتی ہیں اور اگر تو ان کے مکر کو مجھ سے دور نہ کرے تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔

بعض علماء نے اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اگر حضرت یوسف علیہ السلام قید خانہ کو پسند نہ کرتے اور **السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ** نہ کہتے تو قید خانہ کی مصیبت میں مبتلا نہ ہوتے اس لئے آدمی کو چاہئے کہ عافیت کا طلب گار ہو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت ہی کی دعا کرے۔ مگر ان الفاظ پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ **رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْہِ** (جس کی طرف وہ مجھے بلاتی ہیں اس کے مقابلہ میں مجھے قید خانہ زیاد پسند ہے) یوسف علیہ السلام کے علو شان' تقرب الی اللہ' استقامت فی الدین' عزیمت فی الحق اور رضاء و تسلیم کا وہ بے مثال مظاہرہ ہے جو ان جیسے اولعزم پیغمبروں ہی کا حصہ ہے۔

غور فرمایئے! عزیز مصر کی بیوی اور گھر کی مالکہ نے خوشامد و چاپلوسی کی کون سی راہ اختیار نہیں کی جس سے یوسف کو رام کیا جا سکے پھر اس میں ناکامی کے بعد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری عورتوں کی مدد حاصل کی اور انہوں نے اپنے تمام داؤ' یوسف پر استعمال کئے مگر کامیاب نہ ہو سکیں۔ اب آخری درجہ یہ تھا کہ اس (زلیخا) نے دھمکی دی کہ یوسف اسے "شاد کام" کرے ورنہ جیل میں ڈالا جائے گا۔ ایسی حالت میں ایک باخدا انسان' صاحب عزیمت و استقامت ہستی اور خوف خدا کو تمام کائنات کے غیظ و غضب پر غالب رکھنے والا انسان' اس سے بہتر اور کیا جواب دے سکتا ہے کہ خدایا! اس عمل بد کے مقابلہ میں زندان کو ترجیح دیتا ہوں۔ مجھے قید و بند منظور ہے مگر تیری نافرمانی منظور نہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ قید کی طلب ہے' زنداں کے شوق کا اظہار ہے' بلاء و مصیبت کو دعوت ہے' ہرگز نہیں بلکہ یہاں تو وہ کہا جا رہا ہے جو اعلان حق اور خدا رسی کا صحیح درجہ ہے۔ یوسف نے یہ بھی گوارہ نہیں کیا کہ عزیز مصر کی بیوی کو مخاطب کرے یا مہمان عورتوں کو اپنی گفتگو میں تخاطب کا موقع دے بلکہ اس نے اپنے خدا کو پکارا' مگر ان گمراہ اور بد قماش عورتوں پر یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھا کہ جس طرح ان کے تمام مکر و فریب خوشامدیں اور چاپلوسیاں ناکام رہیں اسی طرح ان کی دھمکی اور ان کا عذاب بھی میرے ارادہ حق کو باطل نہیں کر سکتا۔ یہ (زلیخا) کہتی ہے میرا مطالبہ پورا کر' ورنہ جیل جائے گا تو میں جیل کو اس کے ارادہ بد کے مقابلہ میں لاکھ بار ترجیح دوں گا۔ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ (قصص القرآن ص ۲۹۹' جلد ۱)

○.... یوسف کی عاجزی

حضرت یوسف علیہ السلام اب تک متعدد سخت ترین آزمائشوں سے گزرے تھے اور انہوں نے کبھی اپنے دامن عفت پر داغ نہ آنے دیا تھا۔ زلیخا کے ابتدائی فریبوں میں نہ پھنسے اس کی خلوت گاہ میں اس کے حسن و جمال کے سرمست تقاضوں کو روندتے ہوئے باہر نکل آئے۔ اس ضیافت میں جہاں مصر کا سارا حسن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن سنور کر اور بے نقاب ہو کر آ گیا تھا اور وہاں اس پیکر حسن و عفت کو پیش کیا گیا تو ان کی نگاہیں جھکی رہیں اور ان کے شرم و حیا نے کسی کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا بھی گوارا نہ کیا۔ ان تمام مراحل سے کامیابی کے ساتھ گزرنے اور شیطان کے ہر دامِ فریب کو تار تار کر دینے کے باوجود آپ کے دل میں اپنے متعلق کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہوئی اور کبھی اس کو اپنا کمال تصور نہ کیا بلکہ اپنے رب کے سامنے اپنی بے بسی، عاجزی اور ناتوانی کا برملا اعتراف کرتے ہوئے اس کی اعانت، مدد، نصرت، تائید اور توفیق کی بھیک ہی مانگتے رہے۔ اس دعا میں بھی یہی التجا اور گزارش کر رہے ہیں کہ اے ذوالجلال والاکرام! میرا تجھ پر ہی بھروسہ اور اعتماد و توکل ہے اور تجھ ہی سے اس کڑے امتحان میں کامرانی کی دعا کرتا ہوں۔ مجھے ان کے شر سے محفوظ فرما۔ اگر تو نے مجھے ان کے مکر و فریب سے نہ بچایا اور میری دستگیری نہ کی تو میں ایک لمحہ بھی ان کی مکاریوں اور عیاریوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اگر تیری مدد میرے شامل حال نہ ہوئی تو میرے قدم پھسل جائیں گے اور مجھ سے ایسا قصور سرزد ہو جائے گا کہ پھر میرا شمار مخلصین اور صادقین میں نہ ہو گا بلکہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔

وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِينَ○

ترجمہ: اور اگر تو مجھ سے ان کے مکر کو دور نہ کرے تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور نادانوں (جاہلوں) میں سے ہو جاؤں گا۔

غور فرمائیں۔ یہ الفاظ اس مستقیم الاحوال اور برگزیدہ انسان کے ہیں جو سخت ترین امتحان میں پاک و صاف ثابت ہو چکا ہے اب بھی وہ خشوع و خضوع کے ساتھ اپنے رب کے سامنے ملتجی ہے اور گناہ سے بچنے کی استدعا کر رہا ہے۔ سبحان اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... دعا قبول ہو گئی

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر اور برگزیدہ بندے جناب یوسف علیہ السلام کے خلوص و استقامت اور رجوع الی اللہ کو دیکھ کر ان کی پر سوز دعا کو شرف قبولیت بخشا اور ہر مرحلہ پر ایسی پختگی اور ثابت قدمی عطا فرمائی کہ زنان مصر کی تمام تدابیر ناکام ہو گئیں اور حسن عریاں ان کے تقویٰ اور پرہیزگاری کے کوہ گراں کو متزلزل نہ کر سکا۔ اللہ کریم حضرت یوسف علیہ السلام کی قبولیت دعا کا تذکرہ یوں فرماتے ہیں۔

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ○

ترجمہ: پس اس کے رب نے اس کی دعا قبول فرمالی اور اس سے ان عورتوں کے مکروفریب کو دور کر دیا۔ بلاشبہ وہی (دعائیں) سننے والا اور (حالات) جاننے والا ہے۔

○.... قبولیت دعا کی صورتیں

دعاؤں اور التجاؤں کا قبول کرنا رب العلمین ہی کی شان ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں قبول فرماتا اور ان کی حاجات پوری کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد الٰہی ہے۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۱۸۶)

ترجمہ: اے پیغمبر! جب تجھ سے میرے بندے میرے متعلق پوچھیں تو (کہہ دو) میں تمہارے قریب ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں ان کو چاہیئے کہ میرے احکام مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ تاکہ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رشد وہدایت حاصل کر سکیں۔

دعاؤں کی اجابت اور قبولیت کے تین مفہوم نبی دوجہاں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں (۱) جو چیز جس انداز اور جس شکل میں طلب کی جائے وہ اسی طرح حاصل ہو جائے۔ مثلاً جناب نوح علیہ السلام کی دعا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا (اے رب! کافروں میں سے ایک کو بھی زمین پر زندہ نہ چھوڑ) بعینہ پوری ہوئی' طوفان آیا اور تمام اہل کفر غرق کر دیئے گئے۔

اہل مکہ کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ (اے اللہ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں سے رزق عطا فرما) اسی طرح قبول ہوئی کہ ہر مسلمان کا دل زیارت مکہ کے لئے بے تاب ہے اور زمین قابل زراعت نہ ہونے کے باوجود وہاں عمدہ سے عمدہ پھل ہر وقت دستیاب ہیں۔ حضرت ایوب علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام' حضرت زکریا علیہ السلام' حضرت یونس علیہ السلام' جنابہ حنہ والدہ مریم سلام اللہ علیہما' حضرت یوسف علیہ السلام اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں اسی قبیل سے ہیں کہ جو سوال کیا' من وعن پورا ہو گیا۔

(۲) بعض اوقات جب دعا کا اسی طرح قبول کیا جانا رب العلمین کے علم میں خود مانگنے والے کے حق میں ضرر رساں اور نقصان دہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو "ذخیرہ آخرت" کی شکل میں محفوظ کر دیتا ہے۔

(۳) اس دعا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کئی قسم کے امراض' تکالیف' مصائب' آلام اور احزان دور فرما دیتا ہے جنہیں دعا کرنے والا نہیں جانتا۔

صحابی رسول جناب ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَّيْسَ فِيْهَا اِثْمٌ وَّ لَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ اِلَّآ اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدٰى ثَلَاثٍ اِمَّا اَنْ يُّعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَاِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ يَّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا قَالُوْا اِذًا نُّكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ (مشکوۃ المصابیح ص ۱۹۶)

ترجمہ: جو بھی مسلمان دعا کرے بشرطیکہ گناہ اور قطع رحمی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تین چیزوں میں سے ایک اسے ضرور دیتا ہے۔ (۱) یا تو جلدی سے دنیا میں اس کی دعا پوری ہو جاتی ہے۔ (۲) یا پھر اس کی دعا کو آخرت کے ذخیرہ میں جمع کر دیتا ہے۔ (۳) یا پھر اس کے برابر اس سے کوئی مصیبت دور کر دیتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا پھر تو ہم بہت دعا کریں گے آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بہت دے گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر ایک دعا قبول ہو جاتی ہے لیکن قبولیت کی صورتیں الگ الگ ہیں۔ لہٰذا دعا سے اکتانا نہیں چاہئے بلکہ وظیفہ دعا ہمیشہ جاری رکھنا چاہئے۔ اللہ کریم ہم سب کو کثرت سے دعائیں مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

○.... زنداں کا فیصلہ

زلیخا کی ضیافت کے بعد حسن یوسف کے چرچے گھر گھر ہونے لگے نہ صرف زلیخا بلکہ سارے متمول گھرانوں کی رئیس زادیاں آپ کی محبت کا دم بھرنے لگیں تو حکومت کے ارباب بست و کشاد نے پاکدامن اور بے گناہ یوسف کو قید کرنے میں ہی مصلحت سمجھی۔ قرآنی الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ وہ یوسف کو قطعا" بے گناہ اور معصوم سمجھتے تھے۔ بجائے اس کے کہ وہ ان گناہ گار نگاہوں کو سرزنش کرتے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں معتوب گردانتے انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو قید کرنا ہی آسان سمجھا۔

مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تفسیر میں ذکر فرمایا ہے کہ زلیخا نے اپنے شوہر سے شکایت کی کہ اس کنعانی غلام نے مجھے بہت رسوا کر دیا جہاں جاتا ہے میرے متعلق توہین آمیز باتیں کرتا ہے۔ اگر تمہیں اپنی عزت و ناموس کا کچھ پاس ہے تو اسے قید کر دو۔ یا مجھے اجازت دو کہ میں گھر سے نکلوں اور لوگوں کے سامنے جا کر اپنی بے گناہی ظاہر کروں۔ (تفسیر مظہری مترجم ص ۱۴۸' جلد ۶)

قرآن مجید بیان فرماتا ہے۔

ثُمَّ بَدَا لَهُم مِّن بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ ○

ترجمہ: انہوں نے (یوسف کی پاکبازی کی) نشانیاں دیکھنے کے باوجود یہی مناسب جانا کہ اسے ایک عرصہ تک قید کر دیں۔

عزیز مصر اور حکومت کے افسران اعلیٰ نے یہ جاننے کے باوجود کہ یوسف پاکباز و پاکدامن ہے اور سارا قصور زلیخا کا ہے' حاکمانہ مصلحتوں اور مجرم و خائن امرءۃ العزیز کی پاسداری کے لئے یوسف صدیق کو جیل بھیجنا ضروری سمجھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں امراء مصر کو کتنے ظالمانہ اختیارات حاصل تھے کہ بلا تعیینِ جرم اور بلا تعیینِ معیاد قید اپنے زیر حکم اشخاص کو جیل میں ڈالنے کی طاقت رکھتے تھے۔

مولانا ابو الاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں رقم طراز ہیں کہ

"اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی شخص کو شرائط انصاف کے مطابق عدالت میں جرم ثابت کئے بغیر پکڑ کر جیل میں بھیج دینا بے ایمان حکمرانوں کی پرانی سنت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اس معاملہ میں آج کے شیاطین ہزاروں برس پہلے کے اشرار سے کچھ بہت زیادہ مختلف نہیں ہیں۔ فرق اگر ہے تو بس یہ کہ وہ "جمہوریت" کا نام نہیں لیتے تھے اور یہ اپنے ان کرتوتوں کے ساتھ یہ نام بھی لیتے ہیں۔ وہ قانون کے بغیر اپنی غیر قانونی حرکتیں کیا کرتے تھے اور یہ ہر ناروا' زیادتی کے لئے پہلے ایک قانون بنا لیتے ہیں' وہ صاف صاف اپنی اغراض کے لئے لوگوں پر دست درازی کرتے تھے اور یہ جس کو ہاتھ ڈالتے ہیں اس کے متعلق دنیا کو یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس سے ان کو نہیں بلکہ ملک اور قوم کو خطرہ تھا غرض وہ صرف ظالم تھے۔ یہ اس کے ساتھ جھوٹے اور بے حیا بھی ہیں"۔ (تفہیم القرآن ص ۳۹۹' جلد ۲)

ان آیات کی تشریح و تفسیر میں یوسف صدیق کے حسن و جمال اور پاکدامنی کے متعلق معلومات حاصل ہونے کے علاوہ جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم' دعاء یوسف' عاجزی یوسف' قبولیت دعا کی صورتیں اور جناب یوسف علیہ السلام کے بارے میں حاکمان مصر کا فیصلہ معلوم ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے حضور بصد عجز و انکسار دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر ۹

"یوسف جیل میں"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ، اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَدَخَلَ مَعَہُ السِّجْنَ فَتَیٰنِ قَالَ اَحَدُھُمَآ اِنِّیْٓ اَرٰنِیْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ج وَ قَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْٓ اَرٰنِیْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْکُلُ الطَّیْرُ مِنْہُ نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِہٖ اِنَّا نَرٰکَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ○ قَالَ لَا یَاْتِیْکُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِہٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُکُمَا بِتَاْوِیْلِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَکُمَا ذٰلِکُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ط اِنِّیْ تَرَکْتُ مِلَّۃَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ ھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ ○ وَاتَّبَعْتُ مِلَّۃَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰھِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ط مَا کَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِکَ بِاللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ ط ذٰلِکَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ عَلَیْنَا وَ عَلَی النَّاسِ وَ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ ○ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ ○ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْھَآ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُکُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ سُلْطٰنٍ ط اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ط اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ ط ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُکُمَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ۝ وَ قَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۝ (سورہ یوسف آیت نمبر ۳۶ تا ۴۲)

ترجمہ: اور حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ قید خانہ میں دو نوجوان داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے (یوسف) سے کہا کہ میں نے (خواب میں) اپنے آپ کو شراب نچوڑتے دیکھا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں پرندے اس میں سے کھا رہے ہیں۔ آپ ہمیں اس کی تعبیر بتائیے بیشک ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ آپ نیکو کاروں میں سے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں آئے گا تمہارے پاس کھانا جو تمہیں کھلایا جاتا ہے مگر میں اس سے پہلے تمہارے خوابوں کی تعبیر تمہیں بتا دوں گا۔ یہ اس میں سے ہے جو علم مجھے میرے رب نے سکھایا ہے۔ میں نے اس قوم کا دین چھوڑ دیا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت کا انکار کرنے والے ہیں۔ اور میں تبع ہو گیا ہوں اپنے باپ دادا ابراہیم' اسحاق اور یعقوب کے دین کا' ہمارے لئے مناسب نہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائیں۔ یہ (توحید پر ایمان) تو ہم پر اور دوسرے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے۔ لیکن زیادہ لوگ (اس پر) اللہ کا شکر بجا نہیں لاتے۔ اے میرے قید خانہ کے دو ساتھیو! کیا بہت سے جدا جدا رب بہتر ہیں یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے۔ تم نہیں پوجتے اس کے علاوہ مگر چند ناموں کو جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لئے ہیں اللہ نے ان کے لئے کوئی دلیل نہیں اتاری۔ اللہ کے سوا کسی کو حکم کا اختیار نہیں ہے۔ اسی نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہی دین قیم ہے لیکن بہت سے لوگ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت کو نہیں جانتے۔ اے میرے جیل کے دو ساتھیو! تم میں سے ایک اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا اور دوسرا سولی دیا جائے گا پس (نوچ) کھائیں گے پرندے اس کے سر سے' فیصلہ ہو چکا اس کا جس کے متعلق تم دریافت کرتے ہو۔ اور جس کے بارے میں یوسف کو نجات پا جانے کا یقین تھا اس سے کہا کہ اپنے آقا کے پاس میرا تذکرہ کرنا پس اسے شیطان نے بھلا دیا کہ وہ ذکر کرے اپنے بادشاہ کے پاس۔ پس آپ جیل میں کئی سال ٹھہرے رہے۔

اللہ رب العلمین کی حمد و ثنا' تعریف و تسبیح اور تحمید و تمجید کے بعد ان گنت' لاتعداد بے شمار اور بے حساب درود و سلام' امام الانبیاء' سید الاتقیاء' محسن انسانیت سرور دوجہاں شفیع المذنبین' رحمتہ اللعالمین' جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر و اقدس پر جن کے دنیا میں تشریف لانے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید' فرقان حمید جیسی بابرکت' معظم' محترم اور پاکیزہ کتاب کو نازل فرمایا اور اس مقدس و مطہر کتاب کی سورہ یوسف کے پانچویں رکوع اور آیت نمبر ۳۶ تا آیت نمبر ۴۲ میں اپنے جلیل القدر' عظیم المرتبت اور معصوم پیغمبر جناب یوسف علیہ السلام کے ایام زنداں کا تذکرہ فرما کر جیل میں ان کی تبلیغ توحید پر خراج تحسین پیش فرمایا۔

○..... یوسفؑ' جیل کی طرف

اگرچہ عزیز مصرؔ اور افسران اعلیٰ بخوبی جانتے تھے کہ اس سارے قصہ میں جناب یوسف علیہ السلام کا کردار بے داغ ہے اور زلیخا' قصوروار و خطاکار ہے مگر یوسف صدیق کی پاکدامنی کے روشن دلائل دیکھنے کے باوجود حاکمانہ مصلحتوں کی خاطر اور امرءۃ العزیز کو ذلت و رسوائی سے بچانے کے لئے اس عورت کی خواہش پر حضرت یوسف علیہ السلام کو جیل بھیجنے کا حکم صادر کر دیا گیا اور ایک بے خطا کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاکار اور معصوم کو مجرم ظاہر کرنے کے لئے ایسا انداز اختیار کیا گیا کہ عوام الناس کو زلیخا کی بے گناہی اور یوسف کی غلطی کا یقین ہو جائے۔

مفسر قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت یوسف علیہ السلام کی جیل کو روانگی کا جو نقشہ بیان فرمایا ہے اسے پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور جسم کانپنے لگتا ہے۔ خود ابن عباس رضی اللہ عنہ جب جناب یوسف علیہ السلام کی اس بے بسی' کس مپرسی اور ان کے ساتھ اہل مصر کے ناروا سلوک کا ذکر فرماتے تو بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ آیئے' ان ہی کی زبان سے سنئے۔

أَنَّهُ أُمِرَ بِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَحُمِلَ عَلَىٰ حِمَارٍ وَّ ضُرِبَ مَعَهُ الطَّبْلُ وَ نُوْدِيَ عَلَيْهِ فِي أَسْوَاقِ مِصْرَ أَنَّ يُوسُفَ الْعِبْرَانِيَّ رَاوَدَ سَيِّدَتَهُ فَهٰذَا جَزَاؤُهُ۔ وَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلَّمَا ذَكَرَ هٰذَا بَكَىٰ (روح المعانی ص ۲۴۷' جلد ۱۲)

ترجمہ: جب یوسف علیہ السلام کو جیل کا حکم سنایا گیا تو انہیں گدھے پر سوار کیا گیا۔ ڈھول پیٹا گیا اور مصر کے بازاروں میں منادی کی گئی کہ عبرانی (غلام) یوسف نے اپنی مالکہ کو ورغلانے کی کوشش کی۔ اب اسے یہ (جیل کی) سزا دی جا رہی ہے۔ حضرت ابن عباس جب یہ واقعہ ذکر کرتے تو رو پڑتے۔

کہاں یہی عزیز مصر اسی یوسف کو بازار مصر سے سونے' چاندی اور جواہرات کے برابر تول کر خرید کے لانے والا۔ اور کہاں بیوی کی خوشنودی کی خاطر اسی نفع بخش غلام اور منہ بولے بیٹے یوسف کو اسی بازار مصر میں رسوا اور ذلیل کرنے کی ناکام کوشش کرنے والا؟ **فَيَا لَلْعَجَبُ**؟

حضرت یوسف علیہ السلام' اللہ واحد و قہار کے فیصلوں پہ راضی' پا بہ زنجیر گدھے پر سوار اپنے مجرم و گنہگار ہونے کا بار بار اعلان سنتے ہوئے مصری سپاہیوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نگرانی میں جیل کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں جناب یوسف کو دیکھنے والوں کا بے پناہ ہجوم تھا۔ عوام آپ کی مظلومیت اور معصومیت کو دیکھ کر ضبط نہ کر سکے۔

رو دیئے چھوٹے بڑے پیرو جواں
بندھ گئیں مخلوق بھر کی ہچکیاں
مچ گیا کہرام اس بازار میں
دیکھا جب یوسف کو اس آزار میں

○.... دو قیدی

جس دن حضرت یوسف علیہ السلام کو زنداں میں بھیجا گیا اسی دن دو اور نوجوانوں کو بھی قید خانہ میں ڈالا گیا ان میں سے ایک نوجوان بادشاہ مصر "ریان بن ولید" کے مطبخ کا ناظم اور دوسرا اس کی محفل عیش و طرب کا نگران اعلیٰ تھا۔ ان دونوں کے نام "بندا اور مجلث" تھے۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۷۷' جلد ۲)

ان دو نوجوان قیدیوں پر الزام عائد کیا گیا تھا کہ انہوں نے بادشاہ کو زہر دینے کی سازش کی ہے۔ ہوا یوں کہ بعض اہل مصر نے بادشاہ کو ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا اور بادشاہ کو زہر دینے کے لئے شاہی باورچی اور ساقی کو لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا۔ اقرار کے بعد ساقی نے تو سازش میں شریک ہونے سے انکار کر دیا مگر باورچی نے رشوت لے کر ایک دن بادشاہ کے کھانے میں زہر ملا دیا۔ بادشاہ کو شک گزرا اس نے دونوں سے دریافت کیا کہ یہ کھانا اور شراب (پانی) کس قسم کے ہیں؟ تو ساقی نے بادشاہ سے کہہ دیا کہ آپ یہ کھانا نہ کھائیں کیونکہ زہر آلود ہے۔ باورچی نے ضد میں آکر کہا حضور! پانی (شراب) بھی زہر آمیز ہے۔ بادشاہ نے ساقی کو وہ پانی پینے کا حکم دیا وہ پی گیا مگر اسے کوئی ضرر نہ پہنچا اور باورچی کو حکم دیا کہ یہ کھانا تم کھاؤ اس نے انکار کر دیا بادشاہ نے وہ کھانا کسی جانور کے آگے ڈالا تو وہ کھاتے ہی مر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا بادشاہ نے دونوں کو جیل بھجوانے کا حکم دیا۔ باورچی کو زہر دینے کے جرم میں اور ساقی کو اس کا راز دان ہونے کی پاداش میں (تفسیر مظہری اردو ص ۱۴۹' جلد ۶۔ روح المعانی ص ۲۳۷' جلد ۱۲)

قرآن مجید حضرت یوسف علیہ السلام کے ہمراہ ان دو نوجوانوں کے جیل جانے کا یوں ذکر فرماتا ہے۔

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ اور حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ دو نوجوان جیل میں داخل ہوئے۔

○.... یوسف کا قیدیوں سے حسن سلوک

جناب یوسف علیہ السلام خانوادہ نبوت کے چشم و چراغ اور کریم بن کریم بن کریم بن کریم تھے آپ اوصاف حمیدہ اور خصائص عمیدہ کے مرقع اور حسن و جمال اور فضل و کمال سے مرصع شخصیت تھے۔ جیل میں آپ قیدیوں کے ساتھ انتہائی حسن سلوک سے پیش آتے اور ان کی خدمت کر کے خوشی محسوس کرتے تھے۔ جیل میں آپ کا یہ دستور تھا کہ ہر غمزدہ کی دلداری کرتے' ہر مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے۔ اگر کوئی زخمی ہوتا تو اس کی مرہم پٹی کرتے۔ مظلوم کی امداد کرتے اور کمزور و ضعیف کی معاونت فرماتے تھے۔ خدمت خلق اور قیدیوں کی تسکین و راحت کے علاوہ ہمہ وقت عبادت الٰہی میں مصروف رہتے اور ساری ساری رات رب کے حضور دست بستہ کھڑے رہتے اور اتنا روتے کہ جیل کے درودیوار بھی آہ و فغان کرتے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔

○.... قیدیوں کی یوسف سے محبت

تورات میں ہے کہ جناب یوسف علیہ السلام کے علمی اور عملی جوہر قید خانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی نہ چھپ سکے اور قید خانہ کا داروغہ ان کی حلقہ ارادت میں داخل ہو گیا اور جیل کا انتظام و انصرام ان کے سپرد کر دیا۔ آپ قید خانہ کے مختار ہو گئے اور خداوند نے وہاں بھی انہیں تمام کاموں میں اقبال مند کیا۔ قرآن عزیز سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے اس لئے کہ اس زمانے کے قید خانوں کے حالات کے پیش نظر حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس قیدیوں کا اس طرح آنا جانا اور پھر ان کی عظمت و نیک نفسی کا اعتراف' اس کو واضح کرتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام کے اوصاف کی قید خانہ میں کافی شہرت تھی۔ (قصص القرآن ص ۳۰۰' جلد ۱)

جب قید خانہ میں داخل ہوئے تو قیدیوں کی ناگفتہ بہ حالت کو دیکھا کہ مصیبت میں مبتلا ہیں' غمگین ہیں اور ہر قسم کا سہارا ٹوٹ چکا ہے تو آپ ان کو تسلیاں دینے لگے فرمایا میرے جیل کے رفقاء! پریشان نہ ہو خوش رہو صبر کرو' اللہ تعالیٰ اجر عطا فرمائے گا۔ قیدیوں نے کہا **يَافَتَىٰ بَارَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيكَ مَا أَحْسَنَ وَجْهَكَ وَ أَحْسَنَ خَلْقَكَ وَ خُلُقَكَ**؟ اے نوجوان! اللہ تجھے برکت دے تیرا چہرہ کیسا حسین ہے؟ اخلاق کتنے اعلیٰ اور باتیں کتنی پیاری ہیں؟ تیرے ساتھ رہنے سے ہمیں برکت حاصل ہو گی۔ تیرا نام کیا ہے؟ تو کون ہے؟ آپ نے فرمایا "میں یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہوں"۔

عَامِلُ السِّجْنِ یعنی جیلر نے کہا **يَافَتَىٰ لَوِ اسْتَطَعْتُ خَلَّيْتُ سَبِيْلَكَ** اے نوجوان! اگر میرے اختیار میں ہوتا تو تجھے رہا کر دیتا مگر افسوس کہ میرا بس نہیں چلتا۔ تاہم میں تیرا حق مصاحبت اچھی طرح ادا کروں گا' تیرے ساتھ اچھا سلوک کروں گا جیل خانہ کی کوٹھڑیوں میں سے تو جہاں رہنا پسند کرے رہ سکتا ہے۔ (روح المعانی ص ۱۴۰' جلد ۱۲)

ان دونوں نوجوان قیدیوں نے ایک دن حضرت یوسف علیہ السلام سے اظہار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدت و محبت کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں آپ سے از حد محبت ہے آپ نے فرمایا خدا کے لئے مجھ سے محبت نہ کرو کیونکہ جب کسی نے مجھ سے محبت کی ہے تو مجھ پر آفت ہی آئی ہے۔ بچپن میں میری پھوپھی نے مجھ سے محبت کی تو اس کے نتیجہ میں مجھ پر چوری کا الزام لگا۔ پھر میرے والد کو مجھ سے محبت ہوئی تو بھائیوں کے ہاتھوں کنویں کی قید پھر غلامی اور جلاوطنی میں مبتلا ہوا۔ عزیز مصر کی بیوی نے مجھ سے محبت کی تو مجھے اس محبت کی پاداش میں اس جیل کے اندر قید ہونا پڑا۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۷۷' جلد ۲)

غرض جناب یوسف علیہ السلام اپنے فضل و کمال' اخلاق جلیلہ' ملکات فاضلہ' مناقب و فضائل' حسن سیرت' امانتداری' کثرت عبادت' جودو سخا' خیر خواہی' ہمدردی اور عالی ظرفی کی بنا پر قیدیوں کی نظر میں محبوب' معظم اور محترم ٹھہرے۔

○.... دو قیدیوں کے خواب

حضرت یوسف علیہ السلام اور ان دو نوجوان قیدیوں کو قید خانہ میں رہتے ہوئے پانچ سال کا طویل عرصہ ہو گیا اس عرصہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن سلوک اور اعلیٰ اخلاق کے سبب تمام قیدی آپکے عقیدت مند ہو گئے۔ جسے جو تکلیف ہوتی وہ آپ کے سامنے بیان کرتا آپ عطاء الٰہی اور پیغمبرانہ فراست کی بدولت اس کا حل پیش فرما دیتے اس سے جیل میں آپ ایک ھادی اور رہنما کی حیثیت سے پہچانے جانے لگے۔

ایک دن بادشاہ کے ساقی نے خواب میں دیکھا کہ اس نے انگور کی بیل بوئی ہے دیکھتے ہی دیکھتے اسے خوشے لگ گئے ہیں اور یہ اس سے انگوروں کو توڑ کر بادشاہ کو پلانے کے لئے شیرہ نچوڑ رہا ہے۔ باورچی نے خواب میں دیکھا کہ اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہے اور پرندے انہیں نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں۔ ان خوابوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں از حد پریشان کیا اور وہ اپنے خوابوں کی تعبیر دریافت کرنے کے لئے جناب یوسف علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ اے یوسف! آپ ایک نیک دل، خدا ترس اور محسن انسان ہیں۔ ہماری رہنمائی فرمایئے کہ

قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۭ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ (سورہ یوسف آیت نمبر ۳۶)

ترجمہ: ان دونوں نوجوانوں میں سے ایک نے کہا میں نے خواب میں اپنے آپ کو شراب نچوڑتے ہوئے دیکھا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں (اور) پرندے اس میں سے کھا رہے ہیں۔ آپ ہمیں اس کی تعبیر بتایئے بیشک ہم آپ کو احسان کرنے والوں میں سے دیکھتے ہیں۔

اکثر مفسرین کے نزدیک مشہور بات تو یہی ہے کہ واقعی ان دنوں نے یہی خواب دیکھے تھے اور ان کی صحیح تعبیر حضرت یوسف علیہ السلام سے دریافت کی تھی لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ درحقیقت انہوں نے کوئی خواب نہیں دیکھا تھا بلکہ حضرت یوسف علیہ السلام کی آزمائش کے لئے جھوٹا خواب بیان کرکے تعبیر طلب کی تھی۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۷۸، جلد ۲)

○.... معنی خمر وے

ساقی کے خواب میں لفظ "خمر" استعمال ہوا ہے لہذا مناسب ہے کہ یہاں خمر کا معنی اور اس کے بارہ میں شرعی احکام کا مختصر ذکر کردیا جائے تاکہ شراب نوشی کا مسئلہ بھی واضح ہو جائے۔ لغت عرب میں خمر کا معنی "چھپانا اور ڈھانپنا" ہے اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطلاق عصیر العنب یعنی انگوری شراب پر ہوتا ہے۔ جسے فارسی میں "مے" کہتے ہیں۔

"مے" اصل لغت میں "زہر" کو کہا جاتا ہے۔ جمشید شاہ ایران انگور کھانے کا عادی تھا ایک دفعہ انگور آئے تو رکھ کر بھول گیا۔ ہفتوں بعد یاد آیا' دیکھا تو وہ سڑ گئے تھے۔ جمشید نے کہا یہ تو "مے" (زہر) بن گئے ہیں۔ انہیں زمین میں دبا دو چنانچہ برتن سمیت دبا دیئے گئے۔ ایک لونڈی کو درد شقیقہ ہوا کرتا تھا اسے درد کی تکلیف ہوئی اور اس نے خود کشی کا ارادہ کر لیا۔ اس "مے" کو زمین سے نکالا اور عرق پی گئی۔ اسے نشہ ہو گیا۔ اور گانے بجانے لگی۔ اس کی متغیر حالت پر بہت تعجب کیا گیا۔ جب لونڈی کا نشہ اترا تو اس سے پوچھا گیا۔ اس نے مے کا قصہ سنا دیا۔ پھر تو شاہ کج کلاہ بھی اس پر جھک پڑے اور دنیا میں شراب کے موجد ٹھہرے۔ (الجمال و الکمال ص ۱۲۷)

○.... حرمت شراب

شریعت مطہرہ میں ہر نشہ آور مشروب کو خمر کہا جاتا ہے اور ہر خمر کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَّ کُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ (صحیح مسلم ص ۱۶۷' جلد ۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔

شراب نوشی ہر برائی کی جڑ اور بنیاد ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے **مفتاح کل شر** (ہر گناہ کی چابی) اور **ام الخبائث** قرار دیا ہے۔ حضرت عثمان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اِجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا اُمُّ الْخَبَائِثِ اِنَّهٗ كَانَ رَجُلٌ مِّمَّنْ خَلَا قَبْلَكُمْ تَعَبَّدَ فَعَلِقَتْهُ امْرَءَةٌ غَوِيَّةٌ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ جَارِيَتَهَا فَقَالَتْ لَهٗ اِنَّا نَدْعُوْكَ لِلشَّهَادَةِ فَانْطَلَقَ مَعَ جَارِيَتِهَا فَطَفِقَتْ كُلَّمَا دَخَلَ بَابًا اَغْلَقَتْهُ دُوْنَهٗ حَتّٰى اَفْضٰى اِلٰى امْرَءَةٍ وَضِيْئَةٍ عِنْدَهَا غُلَامٌ وَّ بَاطِيَةُ خَمْرٍ فَقَالَتْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا دَعَوْتُكَ لِلشَّهَادَةِ وَ لٰكِنْ دَعَوْتُكَ لِتَقَعَ عَلَيَّ اَوْ تَشْرَبَ مِنْ هٰذِهِ الْخَمْرَةِ كَاْسًا اَوْ تَقْتُلَ هٰذَا الْغُلَامَ قَالَ فَاسْقِيْنِيْ مِنْ هٰذَا الْخَمْرِ كَاْسًا فَسَقَتْهُ كَاْسًا قَالَ زِيْدُوْنِيْ فَلَمْ يَرِمْ حَتّٰى وَقَعَ عَلَيْهَا وَ قَتَلَ النَّفْسَ فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا وَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعُ الْاِيْمَانُ وَاِدْمَانُ الْخَمْرِ اِلَّا لَيُوْشِكُ اَنْ يُّخْرِجَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ (سنن نسائی ص ۳۲۹ جلد ۲)

ترجمہ: خمر (شراب) سے بچو یہ تمام برائیوں کی بنیاد ہے۔ گزشتہ لوگوں میں ایک عبادت گزار شخص تھا۔ ایک بدکار عورت نے اس سے تعلق قائم کرنا چاہا تو اپنی ایک لونڈی کو اس کے پاس بھیجا۔ اس نے کہا ہم آپ کو گواہی کے لئے بلا رہی ہیں۔ وہ اس لونڈی کے ساتھ چل دیا اس لونڈی نے مکان کے ہر ایک دروازہ کو جب وہ داخل ہو جاتا' بند کرنا شروع کر دیا' یہاں تک کہ وہ ایک خوبصورت عورت کے پاس پہنچ گیا۔ جس کے پاس ایک بچہ اور (قریب ہی) شراب کا مٹکا تھا۔ اس عورت نے کہا اللہ کی قسم' میں نے آپ کو (کسی) گواہی کے لئے نہیں بلایا' بلکہ اس لئے بلایا ہے کہ آپ میرے ساتھ بدکاری کریں یا اس شراب کا ایک پیالہ پئیں یا اس بچے کو قتل کر دیں اس نے (سوچ بچار کے بعد) کہا کہ شراب کا پیالہ پلا دیں اس عورت نے اسے شراب کا ایک پیالہ پلا دیا (جب مزا آیا تو) کہا اور پلاؤ وہ مسلسل پیتا رہا یہاں تک کہ (حالت نشہ) میں اس عورت سے بدکاری کی اور بچے کو بھی قتل کر دیا۔ شراب سے بچو' اللہ کی قسم ایمان اور لگاتار شراب ایک جگہ جمع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتے مگر ایک چیز دوسری کو نکال دیتی ہے (شراب ایمان کو یا ایمان شراب کو)

آپ اندازہ فرمائیں کہ اس مرد صالح اور عبادت گزار شخص نے تینوں برائیوں میں سے شراب نوشی کو چھوٹی برائی جان کر ایک پیالہ پینا گوارا کر لیا مگر ام الخبائث کی وجہ سے وہ تینوں گناہوں (شراب نوشی' زنا اور قتل نفس) کا مرتکب ہوا۔ لہٰذا ہر صاحب ایمان کے لئے "شراب خانہ خراب" سے اجتناب و پرہیز اشد ضروری ہے۔

شراب کے ام الخبائث (برائیوں کی ماں) ہونے کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نشہ آور چیز کا ایک قطرہ پینے کی بھی اجازت نہیں دی بلکہ سختی سے منع فرمایا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ (جامع ترمذی ص ۹' جلد ۲)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ لاتی ہو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

اسی مضمون کی احادیث حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عائشہ ام المومنین' حضرت سعد اور عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ' رضی اللہ عنھم سے بھی مروی ہیں۔ (جامع ترمذی ص ۹' جلد ۲)

⊙..... حرمت شراب کی تاریخ

زمانہ جاہلیت میں شراب نوشی اور شراب فروشی عروج پر تھی۔ اسلام نے اپنے اصول تدریج کے مطابق تین مراحل میں شراب کی حرمت فرمائی۔ پہلا حکم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوں نازل ہوا۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا (سورہ بقرہ آیت نمبر۲۱۹)

ترجمہ: اے پیغمبر! لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ فرما دیجئے ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کیلئے دنیوی منافع بھی ہے لیکن ان کا گناہ نفع سے بڑا ہے۔

اس حکم کے نزول کے بعد مسلمانوں میں شراب کا استعمال بہت حد تک کم ہو گیا تو دوسرا حکم نازل ہوا۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (سورہ نساء آیت نمبر۴۳)

ترجمہ: اے اہل ایمان! جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ' جب تک اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو۔

اس آیت مبارکہ کے نزول کے بعد استعمال خمر میں مزید کمی آگئی تو ایک دن حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ خدایا! شراب کے بارے میں صاف صاف بیان نازل فرما۔ رب کائنات نے اپنے پیغمبر کے عظیم المرتبت صحابی کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور شراب کے بارے میں تیسرا اور آخری حکم نازل فرما دیا۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (سورہ مائدہ آیت نمبر۹۰)

ترجمہ: اے ایمان والو! یاد رکھو' شراب' جوا' بت اور قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں اور شیطانی کام ہیں لہٰذا ان سے اجتناب کرو (یعنی الگ رہو) تاکہ تم کامیاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو سکو۔

شراب کی حرمت کا یہ قطعی اور آخری حکم ربیع الاول ۴ ہجری غزوہ بنی نضیر کے موقع پر نازل ہوا۔ مشہور مفسر قرآن حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ حرمت شراب کی تاریخ کا ذکر یہاں الفاظ فرماتے ہیں۔

وَالْخَمْرُ اِنَّمَا حُرِّمَ بَعْدَ اُحُدٍ بِيَسِيْرٍ فِيْ مُحَاصَرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي النَّضِيْرِ (تفسیر ابن کثیر ص ۵۰۶، جلد ۲)

ترجمہ: شراب، جنگ احد کے تھوڑا عرصہ بعد حرام ہوئی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کا محاصرہ کر رکھا تھا۔

اہل ایمان نے حرمت شراب کا حکم سنا تو شراب زمین پر بہادی، مٹکے توڑ دیئے اور مدینہ کی گلیوں میں شراب بہہ نکلی۔ اسلام نے جو احسانات عظیم بنی نوع انسان (مسلم و غیر مسلم) پر فرمائے ہیں۔ حرمت خمر کا حکم بھی ان میں سے ایک احسان ہے۔ ورنہ پولوس جیسے بڑے بڑے لیڈروں کی تعلیم تو یہ رہی ہے کہ سادہ پانی نہیں پینا چاہیئے بلکہ اس میں تھوڑی سی شراب ضرور ملا لینی چاہیئے۔

۱۰ ○.... علم یوسف

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے دو رفقاء جیل کے خواب سننے کے بعد فرمایا۔ اس سے پیشتر کہ تمہارا کھانا آئے میں تمہیں تمہارے خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا اور خوابوں کی جو تعبیریں میں بتایا کرتا ہوں وہ ظن و تخمین اور کہانت و قیافہ شناسی کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ وہ علم ہے جو میرے رب نے مجھے سکھلایا ہے اس میں میرا کوئی ذاتی کمال نہیں صرف فضل الٰہی اور عطاء ربی ہی ہے۔ قرآن مجید جناب یوسف علیہ السلام کے الفاظ کو اس طرح ذکر فرماتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ

ترجمہ: یوسف علیہ السلام نے فرمایا جو کھانا تمہیں کھانے کے لئے ملا کرتا ہے اس کے آنے سے پہلے پہلے میں تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا۔ یہ میرے پروردگار کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے انبیاء کے بارے میں بعض غلو پسندوں کے "عقیدہ علم غیب" کی بھی تردید فرمادی اور واضح فرمایا کہ میں جو تعبیر بیان کروں گا وہ تعلیم الٰہی کا فیضان اور عطاء خداوندی کا نتیجہ ہو گا اس میں میری کسی ذاتی کوشش کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر غیر اللہ کے لئے "علم غیب" کی نفی کی گئی ہے صرف ایک آیت پر اکتفا کرتا ہوں۔ فرمان الٰہی ہے۔

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ (پارہ ۲۰ سورۃ نمل آیت نمبر ۶۵)

ترجمہ: (اے پیغمبر) کہہ دیجئے کہ جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین میں موجود ہیں ان میں سے کوئی بھی اللہ کے سوا غیب نہیں جانتا اور (جنہیں غیب دان سمجھا جاتا ہے) انہیں یہ بھی خبر نہیں کہ وہ کب (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ کہنا کہ کھانا آنے سے پہلے پہلے تعبیر بتلا دوں گا۔ ان کی تسلی اور اطمینان کے لئے تھا تاکہ اشتیاق سے بیٹھے رہیں اور مجھے تبلیغ توحید کا موقع مل جائے کہیں وقت کی طوالت سے افسردہ ہو کر چلے نہ جائیں بلکہ طلب صحیح اور شوق صادق سے میری گفتگو کو سنیں۔ یہ وہ ضروری اصول ہے جو واعظین اسلام کو دوران وعظ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ وعظ میں سامعین کی دلچسپی کا قائم رکھنا ضروری ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... تبلیغ توحید

خاصان خدا کا یہ شیوہ ہے کہ وہ تبلیغ توحید' اشاعت اسلام اور دعوت الی الحق کا کوئی موقع ضائع نہیں کرتے بلکہ جہاں کہیں اور جب کبھی کسی ایک شخص کو سمجھانے کا وقت مل جائے وہ تبلیغ کا حق ادا کرتے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی میں یہ وصف عالی بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے زلیخا کی خلوت گاہ میں بھی فریضہ تبلیغ ادا کیا اور اب زنداں میں بھی تبلیغ توحید کی صورت پیدا کرلی۔

جب صاحبان سجن (جیل کے ساتھی) اپنے خوابوں کی تعبیر کے انتظار میں ہمہ تن متوجہ ہو کر حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس بیٹھ گئے تو آپ نے اثبات توحید اور مذمت شرک پر تقریر کا یوں آغاز فرمایا۔

اِنِّیْ تَرَکْتُ مِلَّۃَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ ھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ

ترجمہ: میں نے اس قوم کا دین چھوڑ دیا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کا انکار کرنے والے ہیں۔

یہاں سے حضرت یوسف علیہ السلام کے اس تاریخی اور مدلل خطبہ کا آغاز ہو رہا ہے جو آپ نے اثبات توحید اور مذمت شرک کے موضوع پر مصر کے کافرانہ اور مشرکانہ ماحول میں سب سے پہلے دیا۔ اس خطبہ اور تقریر کی ابتدا میں توحید کی صداقت کے دلائل بیان فرمائے پھر انہیں شرک و بت پرستی ترک کر کے توحید قبول کرنے کی ترغیب دی۔ اپنے اور اپنے آباء و اجداد کے توحید پرستی پر مبنی عقیدہ کا اظہار و اعلان فرمایا اور نام نہاد معبودان باطلہ کی بے اختیاری کو مبرھن فرمانے کے بعد ایک اللہ کی پرستش کے فوائد کا تذکرہ فرمایا:

وَ اتَّبَعْتُ مِلَّۃَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰھِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ مَا کَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِکَ بِاللّٰہِ مِنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَیْءٍ ذٰلِکَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ عَلَیْنَا وَ عَلَی النَّاسِ وَ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ ○

ترجمہ: اور میں نے پیروی کی ہے اپنے آباء و اجداد ابراھیم و اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) کے دین کی' ہمارے لئے مناسب نہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی شئی کو شریک ٹھہرائیں یہ (توحید پر ایمان) یااللہ تعالیٰ کا ہم پر اور لوگوں پر خاص احسان ہے لیکن اکثر لوگ (احسان پر) شکر ادا نہیں کرتے۔

حضرت یوسف علیہ السلام بڑے حکیمانہ انداز اور موثر پیرائے میں توحید خداوندی کا مسئلہ بیان فرما رہے ہیں اور انہیں بتا رہے ہیں کہ میرا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جسے پہلی دفعہ میں ہی اختیار و قبول کئے ہوئے ہوں بلکہ میرے جلیل القدر اور اولوالعزم آباء واجداد جن کے نام سے دنیا واقف ہے۔ ان کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ آپ حیران ہوں گے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو بے انتہا مشکلات اور مصائب سے واسطہ پڑا مگر آپ نے کسی کو نہیں بتایا کہ میں کس خاندان کا چشم و چراغ اور کس شخصیت کا فرزند ہوں۔ سب سے پہلے آپ نے اپنے بزرگوں کا نام عقیدہ توحید سمجھانے کے لئے لیا اور فرمایا میں بھی توحید کا قائل ہوں اور میرے آباء واجداد حضرت ابراہیم اسحاق اور یعقوب علیہم الصلوۃ والسلام بھی اسی عقیدہ توحید کے پرستار تھے۔

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آسان نہیں مٹانا نام و نشان ہمارا

اور شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے بھی کیا خوب کہا ہے۔

شب گریزاں ہو گی آخر جلوہ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمہ توحید سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... مذمت شرک

حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل کی اس مثالی تقریر میں اثبات توحید کے علاوہ مشرکانہ عقائد کی بھی شدید مذمت فرمائی اور واشگاف الفاظ میں فرمایا کہ ہمارے لئے لائق و مناسب نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ان گنت اور لاتعداد نعمتیں استعمال کر کے اس کا شکریہ ادا کرنے کی بجائے اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرائیں۔ آپ نے رفقاء قید کے قلوب و اذہان میں شرک کی برائی کو پختہ کرنے کے لئے ان سے سوال کیا کہ تم ہی بتاؤ کہ بہت سے خداؤں کی بندگی بہتر ہے یا ایک اللہ کی جو ہر چیز پر غالب و قادر ہے جو بارش بھی برساتا، رزق بھی دیتا، بچے بھی عطا کرتا اور شفا بھی بخشتا ہے کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ایسے ایک خدا کی بندگی کا اعتراف کر لیا جائے جو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ یا ایسے متعدد خداؤں کو مانا جائے جو تمہارے عقیدہ کے مطابق بھی صرف محدود اختیارات کے مالک ہیں۔ کوئی صرف بارش برسا سکتا ہے لیکن اولاد دینا اس کے بس کی بات نہیں۔ کوئی دولت تو بخش سکتا ہے لیکن کسی بیمار کو صحت دینا اس کے قبضہ قدرت میں نہیں۔...... در در کی ٹھوکریں کھانے سے ایک واحد و قہار اور قادر و قیوم کا ہو رہنا ہی ہزار سعادت ہے۔ دوسرا اتنے خداؤں اور معبودوں کو راضی رکھنا بھی کوئی آسان بات نہیں ممکن ہے کہ دولت کی دیوی کی پوجا کرتے کرتے تم سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جائے کہ زندگی کا دیوتا ناراض ہو جائے۔ سرمایہ تو ملا لیکن اسی لمحہ دوسرے نے غضبناک ہو کر زندگی کا دیا بجھا دیا۔ کیا عقل سلیم اس قسم کے خرافات قبول کر سکتی ہے؟

قرآن عزیز حضرت یوسف کے اس حکیمانہ اور خطیبانہ الفاظ یوں نقل کرتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۔

ترجمہ: اے میرے قید خانہ کے دو رفیقو! کیا بہت سے جدا جدا رب بہتر ہیں یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے صاف صاف انہیں بتا دیا کہ مختلف قسم کے معبود جو تم نے بنا رکھے ہیں اور تم نے خود ہی انہیں مختلف قسم کے اختیارات تفویض کر رکھے ہیں یہ تمہاری خود ساختہ باتیں ہیں جن کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے بڑی عمدہ مثال دے کر انہیں شرک کی حقیقت سے آگاہ فرمایا۔ اللہ تعالٰی نے قرآن مبین میں اس سے ملتی جلتی ایک اور مثال بھی ذکر فرمائی ہے ارشاد خداوندی ہے۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشَاكِسُوْنَ وَ رَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (سورہ زمر آیت نمبر ۲۹)

ترجمہ: اللہ تعالٰی ایک آدمی کی مثال بیان کرتا ہے (جو غلام ہے) اس میں کئی جھگڑالو (ضدی) شریک ہیں۔ ایک (دوسرا) آدمی ایک ہی شخص کا غلام ہے۔ کیا ان دونوں (غلاموں) کی مثال برابر ہو سکتی ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کی ہیں۔ لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت) کو نہیں جانتے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ مشرک اور موحد کی مثال ہے کہ مشرک اس غلام کی طرح ہے جو کئی آقاؤں کا نوکر اور غلام ہے، سب اس کے مالک ہیں۔ ہر ایک اس کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ غلام کا ناک میں دم ہے ایک کو راضی کرتا ہے تو دوسرا خفا ہو جاتا ہے۔ یہی حال مشرک کا ہے کہ وہ کم بخت کئی معبودوں کا غلام ہے ایک کی نذر، نیاز اور منت مانتا ہے تو دوسرے معبود کی فکر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے۔ اس کی پوجا کرتا ہے تو تیسرے کے روٹھ جانے کا اندیشہ لاحق ہو جاتا ہے۔ غرض وہ عجب کشمکش میں گرفتار رہتا ہے اس کے برعکس جو موحد اور توحید پرست ہے اسے بس ایک سچے خدا سے غرض ہے رات دن اطمینان کے ساتھ اس کی پرستش کرتا اور اسے راضی رکھنے کی فکر کرتا ہے موحد مطمئن و باامن جبکہ مشرک بے اطمینان و بے سکون ہوتا ہے۔ فرمان رب العالمین ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ (سورہ انعام آیت نمبر ۸۲)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم (شرک) نہیں ملایا۔ ایسوں ہی کے لئے امن ہے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

○.... سب نیکیاں برباد

قرآن حکیم میں سب سے زیادہ شرح و بسط اور تفصیل سے اثبات توحید اور مذمت شرک کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔ اور بار بار اس امر کی صراحت و وضاحت کی گئی ہے کہ مشرک کا کوئی نیک عمل درجہ قبولیت حاصل نہیں کر سکتا۔ عام انسان تو رہے ایک طرف' رب کائنات نے قرآن حکیم کے ساتویں سپارے سورہ انعام کی آیت نمبر ۸۳ تا ۸۷ میں اپنے اٹھارہ جلیل القدر انبیاء حضرت ابراھیم' حضرت اسحاق' حضرت یعقوب' حضرت نوح' حضرت داوٗد' حضرت سلیمان' حضرت ایوب' حضرت یوسف' حضرت موسیٰ' حضرت ہارون' حضرت زکریا' حضرت یحیٰ' حضرت عیسیٰ' حضرت الیاس' حضرت اسماعیل' حضرت یسع' حضرت یونس' اور حضرت لوط علیہم الصلوۃ والسلام کے نام ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔

وَلَوْ اَشْرَکُوْا لَحَبِطَ عَنْھُمْ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (سورہ انعام آیت نمبر ۸۹)

ترجمہ: اور اگر (بالفرض) یہ حضرات بھی شرک کرتے تو ان کے اعمال بھی اکارت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ضائع ہو جاتے۔

اس سے اور آگے بڑھیئے اور اندازہ فرمایئے کہ شرک اللہ کریم کے نزدیک کتنا قبیح اور مذموم فعل ہے اور اس کی سزا اللہ تعالیٰ نے کتنی سخت مقرر فرمائی ہے۔ خداوند کائنات اپنے آخری رسول' رحمت کائنات' سرور دوجہاں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

وَ لَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ وَ اِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَ لَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ ○ (سورۃ زمر آیت نمبر ۶۵)

ترجمہ: البتہ تحقیق آپ کی طرف اور جو پیغمبر آپ سے پہلے ہو گزرے ان کی طرف یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر (بالفرض) آپ نے بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا تو آپ کے عمل باطل ہو جائیں گے اور آپ خسارہ پانے والوں سے ہو جائیں گے۔

اللہ اکبر' شرک کتنا بڑا گناہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس بارہ میں اتنا سخت حکم سنا رہا ہے۔ حالانکہ انبیاء سے شرک نہیں ہوتا مگر امت کو شرک کی برائی سے ڈرانے کے لئے یہ وعید فرمائی۔

○.... ناشکرے لوگ

یہ رب تعالیٰ کی کتنی بڑی ناقدری اور ناشکری ہے کہ انسان اللہ کریم کی لامحدود و لاتعداد نعمتوں کو استعمال میں لائے اور پھر اسی ذات واحد کے ساتھ غیروں کو شریک کرنا شروع کر دے۔ انسانی استعمال میں آنے والی ہر ہر چیز سے اللہ ذوالجلال والاکرام کی توحید اور مذمت شرک کے مسئلہ کو جانا اور پہچانا جا سکتا ہے مگر اس کے لئے عقل سلیم اور فطرت صحیح کی ضرورت ہے جس سے مشرک کا دماغ اور دل خالی ہوتے ہیں۔ شاعر نے کیا خوب بات کہی ہے کہ اے انسان! اللہ کا تجھ پر کتنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسان ہے۔

جانور پیدا کیے تیری رضا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ہیں ضیاء کے واسطے
کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
سارا جہاں تیرے لئے اور تو خدا کے واسطے

اسی بات کو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی اس تقریر دلپذیر میں یوں بیان فرمایا۔

مَا كَانَ لَنَا اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ○

ترجمہ: ہمارے لئے مناسب ہی نہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائیں یہ اللہ کا ہم پر اور (دوسرے) لوگوں پر فضل و احسان ہے اور لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

○.... شرک کیا ہے؟

اللہ کی ذات' صفات اور اس کی ہر قسم کی عبادات میں کسی کو شریک و حصہ دار جاننا' شرک کہلاتا ہے۔ شرک گناہ کبیرہ' ظلم عظیم اور اللہ تعالیٰ سے بغاوت ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کو مانتا ہو مگر اس کی ذات' صفات یا عبادت میں کسی دوسرے کو حصہ دار ٹھہراتا ہو اسے اصطلاح شریعت میں "مشرک" کہا جاتا ہے۔

○.... اقسام شرک

شرک کی چار بڑی قسمیں ہیں جن کا سمجھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

(ا) ۔ شرک فی العبادت: عبادت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریک کرنا یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ عبادت کا مستحق ہے۔ اسی طرح کسی دوسرے کو بھی مستحق عبادت سمجھنا مثلاً نماز' روزہ' حج' (طواف قربانی' استلام وغیرہ) زکوۃ رکوع' سجدہ' ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا' اس سے دعائیں مانگنا' نذر' نیاز دینا وغیرہ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے خاص ہیں' یہ کام کسی زندہ یا مردہ پیر پیغمبر' نبی' ولی' امام' شہید' جن' فرشتہ یا کسی اور کے لئے کرنا "شرک فی العبادت" ہے۔

(۲) شرک فی العلم: یعنی اللہ تعالیٰ جیسا علم کسی دوسرے میں ماننا' مثلاً ہر جگہ ہونا' غیب و شہادت کو جاننا' دور اور نزدیک سے برابر سننا' ظاہر و باطن کا علم رکھنا وغیرہ یہ صرف اللہ رب العالمین ہی کی شان ہے۔ کسی نبی ولی' پیر فقیر' امام' بزرگ شہید' جن فرشتہ وغیرہ میں ان چیزوں کا ماننا کہ وہ بھی علم غیب کے مالک' ہر جگہ حاضر و ناظر اور دور و نزدیک کی ہر چیز کی خبر رکھتے ہیں "شرک فی العلم" ہے اور ایسا اعتقاد سراسر غلط اور باطل ہے۔

(۳) شرک فی التصرف : یعنی مخلوق میں سے کسی میں اللہ تعالیٰ کی طرح تصرف تسلیم کرنا۔ مثلاً کسی کو زندگی بخشنا اور موت دینا' تندرست و بیمار کرنا' آرام و تکلیف دینا' مرادیں پوری کرنا' مشکل کے وقت کام آنا' رزق عطا کرنا' اولاد (لڑکے اور لڑکیاں) عنایت کرنا' ہوا چلانا' بارش برسانا' مخلوق میں اپنے ارادے سے تصرف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا وغیرہ سب کام اللہ تعالیٰ ہی کے لئے خاص ہیں۔

ان امور کو دوسروں یعنی کسی ولی' نبی پیر و مرشد زندہ و مردہ صدیق و شہید' جن' فرشتہ وغیرہ کے لئے ثابت ماننا "شرک فی التصرف" ہے۔

(۴) شرک فی العادت: عادت کے طور پر جو کام اللہ تعالیٰ کی تعظیم کے لئے کرنے چاہئیں مثلاً قسم کھانا' اٹھتے بیٹھتے نام لینا' اس کی طرف نسبت کر کے نام رکھنا' نئی فصل اور پھلوں میں حصہ رکھنا وغیرہ' یہ کام غیر اللہ کے لئے کئے جائیں تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے "شرک فی العادت" کہتے ہیں۔ آج کل عام لوگ یا علی مدد' اللہ نبی وارث' یا پیر دستگیر کہتے نظر آتے ہیں یہ شرک فی العادت ہے۔

آج کلمہ گو مسلمانوں کی اکثریت مبتلاء شرک نظر آتی ہے اور شرکیہ اعمال و افعال کو ہی لوگوں نے اسلام سمجھ رکھا ہے لہٰذا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ شرک کی ان چار قسموں کو ہمیشہ ذہن میں رکھے اور ہر قسم کے شرک سے بچنے کی کوشش کرے۔ اللہ کریم ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائیں آمین ثم آمین۔

قرآن عزیز نے اسی سورہ یوسف میں ذکر فرمایا ہے کہ اکثر لوگ ایمان لانے کا دعویٰ کرنے کے باوجود مشرک ہی رہتے ہیں۔

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ (سورہ یوسف آیت نمبر ۱۰۶)

ترجمہ: اور اکثر لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو مانتے ہیں مگر پھر بھی شرک کرتے ہیں۔

شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم نے ایسے ہی نام نہاد مسلمانوں کے بارے میں کہا ہے۔

خرد نے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

○.... ناقابل معافی گناہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں شرک کو ناقابل معافی گناہ قرار دیا ہے یعنی توحید پرست گنہگار کو ممکن ہے رحمت الٰہی سے معاف کر دیا جائے مگر حالت شرک میں فوت ہونے والے کے لئے بخشش' مغفرت اور معافی کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔

ارشاد خداوندی ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا (سورہ نساء آیت نمبر ۱۱۶)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ یقیناً نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے کم جس کو چاہے بخش دے اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ گمراہی میں بہت دور نکل گیا۔

○..... فرضی نام

جناب یوسف علیہ السلام نے بڑی دانش مندی' سمجھداری اور معقولیت سے رفقاء جیل کے سامنے ان کے اور اہل مصر کے عقائد باطلہ پر تنقید اور شرک کی مذمت بیان فرمانے کے بعد ان کے خود ساختہ اور جعلی معبودوں کی حقیقت بیان فرمائی اور انہیں بتلایا کہ جن معبودان باطلہ کی تم پرستش اور پوجا کرتے ہو یہ تو مختلف قسم کے چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے آباء و اجداد نے خود تجویز کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان ناموں کے رکھنے اور ان کو پوجنے کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی بلکہ رب کائنات نے یہ حکم دے رکھا ہے کہ صرف اسی ایک ہی کی عبادت کی جائے' اللہ کی توحید کے اثبات اور شرک سے بیزاری اور نفرت والا دین ہی مضبوط و مستحکم دین ہے مگر افسوس کہ اکثر لوگ اس کھلی حقیقت کو نہیں جانتے اور شرک کی نجاست و برائی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید نے حضرت یوسف علیہ السلام کے اس شافی و وافی بیان کو ان الفاظ میں نقل فرمایا ہے۔

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ○

ترجمہ: تم نہیں پوجتے اس (اللہ) کے علاوہ مگر چند ناموں کو جو تم نے اور تمہارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپ دادا ؤں نے رکھے ہیں۔ اللہ تعالٰی نے ان کے لئے کوئی دلیل نہیں اتاری' اللہ کے سوا کسی کو حکم کا اختیار نہیں ہے۔ اس نے حکم دیا ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

دنیا کے تمام خطوں کے مشرکوں کا یہی حال ہے کہ کسی درخت' پتھر' پہاڑ' غار' چشمہ' دریا' کسی عامل' بزرگ' قبر' زندہ' مردہ یا جن کا کوئی نام رکھ دیتے ہیں اور اس کی پوجا شروع کر دیتے ہیں۔ فرضی قبریں بنا کر بزرگوں کی طرف منسوب کی جاتی ہیں اور انہیں شرک و کفر کا مرکز بنا دیا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں بہت سے ایسے ہی نام مشہور ہیں۔ مثلاً داتا صاحب' مشکل کشا' گنج بخش' غریب نواز' شاہ دولہ' قاضی الحاجات' حاجت روا' اور کئی نام تو جانوروں کے نام پر رکھے ہوئے ہیں۔ جیسے گھوڑے شاہ' بکری شاہ' کانواں والی سرکار' کتوں والی سرکار' بلیاں والی سرکار وغیرہ۔

افسوس صد افسوس کہ آج کا مسلمان غیر اللہ کی پوجا اور پرستش کر کے اور ان سرکاروں کے نام کی نذریں' نیازیں' چڑھاوے اور خیراتیں دے کر بھی مسلمان کا مسلمان ہی ہے۔ بقول مولانا الطاف حسین حالیؒ

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں

مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں

نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

○.... خوابوں کی تعبیر

حضرت یوسف علیہ السلام تبلیغ توحید اور دعوت الی اللہ کے خطاب دل نواز سے صاحبان سجن کو فیض یاب کرنے اور ان کے سامنے شرک کی برائی اور مذمت واضح کرنے کے بعد انہیں ان کی خوابوں کی تعبیر سے آگاہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے ایک جیل سے رہا ہو کر اپنے سابقہ عہدہ پر بحال ہو جائے گا اور اسے بادشاہ کو شراب پلانے کی ذمہ داری دوبارہ سونپ دی جائے گی اور دوسرا اپنے جرم کی سزا میں پھانسی دیا جائے گا اور بعد از موت پرندے اس کا سر نوچیں گے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگرچہ ان دونوں کے خواب الگ الگ تھے اور ہر ایک کی تعبیریں متعین تھیں کہ شاہی ساقی بری ہو کر اپنی ملازمت پر فائز ہو گا اور باورچی کو سولی دی جائے گی مگر پیغمبرانہ شفقت و رافت کی وجہ سے حضرت یوسف علیہ السلام نے متعین کر کے نہیں بتلایا کہ تم میں سے فلاں کو سولی دی جائے گی تاکہ وہ ابھی سے ہی غم میں مبتلا نہ ہو جائے بلکہ اجمالی طور پر یوں فرمایا کہ ایک رہا ہو جائے گا اور دوسرے کو پھانسی دی جائے گی۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۷۹، جلد ۲)

اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ السلام کی بتائی ہوئی تعبیر کو یوں بیان فرماتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يٰصَاحِبَىِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُ كُمَا فَيَسْقِىْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ

ترجمہ: (یوسف نے کہا) اے میرے قید خانہ کے دو ساتھیو! تم میں سے ایک تو اپنے مالک کو شراب پلایا کرے گا۔ اور دوسرا سولی دیا جائے گا تو پرندے اس کے سر سے (گوشت) نوچ کھائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا بیان سن کر دونوں قیدی کہنے لگے کہ ہم نے کوئی خواب نہیں دیکھا، محض دل لگی کر رہے تھے (تفسیر مظہری ص ۱۵۵، جلد ۶) تو حضرت یوسف نے فرمایا قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ جس کے متعلق تم دریافت کرتے ہو اس کا (اٹل) فیصلہ ہو چکا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی بیان کردہ تعبیر کے مطابق تین دن بعد ساقی رہا ہو کر اپنے عہدہ پر بحال ہو گیا اور رباورچی کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

○.... رہائی کے لئے تدبیر یوسف

جس شخص کے بارے میں حضرت یوسف علیہ السلام کو یقین تھا کہ یہ رہا ہو کر دوبارہ دربار شاہی کے منصب پر فائز ہو گا اس سے حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تم جب جیل سے رہائی پا کر جاؤ اور تمہیں شاہی دربار میں رسائی حاصل ہو تو اپنے بادشاہ سے میرا ذکر بھی کرنا کہ "بے گناہ یوسف" کئی سال سے قید بند کی صعوبتیں برداشت کر رہا ہے مگر ساقی کو جیل سے باہر آ کر یہ بات یاد نہ رہی چونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ابھی یوسف علیہ السلام کی تربیت کا مرحلہ باقی تھا اس لئے حضرت یوسف کی یہ تدبیر فوری طور پر کارگر ثابت نہ ہو سکی۔ فرمان الٰہی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ اَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ فَاَنْسٰهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ○

ترجمہ: اور یوسف کو جس کے بارے میں نجات پا جانے کا یقین تھا اس نے کہا کہ اپنے آقا کے پاس میرا تذکرہ کرنا لیکن شیطان نے اسے آقا کے پاس ذکر کرنا فراموش کرا دیا تو آپ (یوسف) قید خانہ میں مزید کئی سال ٹھہرے رہے۔

یوسف علیہ السلام اپنے اس فعل سے ہمارے لئے سبق چھوڑ گئے کہ جب کسی شخص کو اپنی بہبود کا کوئی موقع میسر آئے تو اسے ضائع نہیں کرنا چاہئے بعض لوگ اس نکتہ کو نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام کا ایسا کرنا توکل کیخلاف تھا۔ لیکن ایسا سمجھنا بالکل غلط ہے کیونکہ جس روایت کی بنا پر ایسا کہا جاتا ہے۔ وہ روایت حد درجہ ضعیف ہے۔ (الجمال والکمال)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سورۃ یوسف کے معانی سمجھ کر اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر۱۰

سبب رہائی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَ قَالَ الْمَلِکُ اِنِّیْۤ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْکُلُھُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؕ یٰۤاَیُّھَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ کُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ۝ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَ مَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ۝ وَ قَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْھُمَا وَ ادَّکَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُکُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ۝ یُوْسُفُ اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْکُلُھُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْکُلُوْنَ ۝ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْکُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَھُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَ فِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ۝ وَ قَالَ الْمَلِکُ ائْتُوْنِیْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَھُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِکَیْدِھِنَّ عَلِیْمٌ ۝ قَالَ مَا خَطْبُکُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ ۚ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْئٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ○ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورہ یوسف آیت نمبر ۴۳ تا ۵۳)

ترجمہ : اور بادشاہ مصر نے کہا کہ میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ سات موٹی گائیں ہیں جنہیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سبز خوشے ہیں اور دوسرے سات خشک ہیں۔ اے درباریو! مجھے میرے خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم خوابوں کی تعبیر بتایا کرتے ہو۔ درباریوں نے کہا یہ پراگندہ خیالات ہیں اور ہم ان پراگندہ خیالات کی تعبیر جاننے والے نہیں اور وہ شخص جو نجات پا گیا تھا ان دو (قیدیوں) سے اور اسے ایک عرصہ گزرنے کے بعد (یوسف) یاد آیا اس نے کہا مجھے (جیل) بھیجو' میں تمہیں اس خواب کی تعبیر بتاؤں گا (اس نے یوسف سے کہا) اے راست باز یوسف! ہمیں بتاؤ کہ سات موٹی گائیں ہیں جنہیں سات کمزور گائیں کھا رہی ہیں اور سات سرسبز خوشے ہیں اور دوسرے سات (خوشے) خشک ہیں۔ تاکہ میں (تعبیر لے کر) لوگوں کی طرف واپس جاؤں اور وہ جان لیں۔ آپ نے فرمایا تم سات سال تک حسب عادت کاشت کرو گے۔ پس جو تم کاٹو اسے خوشوں میں ہی رہنے دو سوائے اس قلیل مقدار کے جسے تم کھاؤ پھر اس کے بعد سات سال بہت سخت آئیں گے۔ وہ کھا جائیں گے اس سب کچھ کو جو تم نے ان کے لئے جمع کر رکھا ہوگا۔ مگر تھوڑا سا جو تم محفوظ کر لو گے۔ پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا جس میں لوگوں کے لئے بارش برسائی جائے گی اور وہ اس سال پھلوں سے رس نچوڑیں گے' اور بادشاہ نے کہا' انہیں میرے پاس لے آؤ' پس جب قاصد ان کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا' اپنے بادشاہ کی طرف لوٹ جاؤ' اور اس سے پوچھو کہ ان عورتوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حقیقت حال کیا تھی؟ جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے۔ بے شک میرا رب تو ان کے مکر کو جاننے والا ہے۔ بادشاہ نے (ان عورتوں) سے کہا' تمہارا کیا معاملہ ہوا جب تم نے یوسف کو اس کے نفس سے پھسلایا' وہ بولیں حاش للہ! ہمیں تو اس میں ذرا برائی بھی معلوم نہیں ہوئی۔ عزیز کی بیوی کہنے لگی کہ اب تو حق آشکارا ہو گیا میں نے ہی اسے اس کی ذات سے پھسلایا تھا۔ اور بلاشبہ وہ تو سچوں میں سے ہے۔ یہ میں نے اس لئے کیا تاکہ وہ جان لے کہ میں نے اس کی غیر حاضری میں اس کی خیانت نہیں کی۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کی تدبیر کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ اور میں اپنے نفس کی براءت کا دعویٰ نہیں کرتا۔ بے شک نفس تو برائی کا حکم دیتا ہے۔ مگر جس پر میرا رب رحم کرے۔ یقیناً میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔

ہر قسم کی حمد و ثنا اور تعریف و تسبیح اللہ رب العلمین' احکم الحاکمین اور ارحم الراحمین کے لئے ہے۔ جس نے انسان کو عدم سے وجود بخشنے کے بعد بہترین مخلوق بنایا اور ان گنت' لاتعداد' بے شمار اور بے حد و حساب درود و سلام شفیع المذنبین رحمتہ للعالمین' امام المتقین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس و اطہر پر جس کی تشریف آوری کی بدولت اللہ کریم نے ہمیں مسلمان بنایا۔ حمد و ثنا اور درود و سلام کے بعد مذکورہ آیات مبارکہ میں رب کائنات نے حسن کائنات جناب یوسف علیہ التحیہ والصلوۃ کی جیل سے رہائی کا سبب بیان فرمایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کسی کام کے وقوع پذیر ہونے کا معینہ وقت آجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود ہی اس کے اسباب اور ذرائع پیدا فرما دیتا ہے۔ قید سے رہائی کے لئے حضرت یوسف علیہ السلام نے جو تدبیر اختیار فرمائی تھی وہ رب تعالیٰ کی تقدیر کے مقابلے میں کارگر ثابت نہ ہو سکی اور ساقی' جیل سے رہائی اور اپنے منصب پر بحالی کے بعد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب یوسف علیہ السلام کے پیغام اور احسان کو یکسر فراموش کر گیا اور شیطان نے اس کے ذہن سے وعدہ یوسف اس طرح بھلا دیا کہ جناب یوسف علیہ السلام کو مزید کئی سال جیل میں رہنا پڑا۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے جب صبر و شکر' استقامت و استقلال' راضی برضاء الٰہی' رجوع الی اللہ' عزیمت فی الحق' تسلیم و رضا' توکل و خدا خوفی عفت و عصمت اور پاک طینتی و پاکدامنی کی اعلیٰ منزل اور ارفع مقام کو حاصل کر لیا اور اللہ جل جلالہ کی عبادت و ریاضت کا چلہ پورا کر چکے تو قادر مطلق نے ان کی باعزت اور باعظمت رہائی کا بے مثل و بے مثال انتظام فرما دیا۔

جناب یوسف علیہ السلام نے جب صاحبان سجن (رفقاء جیل) کے خوابوں کی تعبیر فرمائی اور تعبیر خواب کے تین دن بعد باروچی کو سولی پہ لٹکا دیا گیا اور ساقی کو رہائی مل گئی تھی۔ اس وقت آپ کو جیل کاٹتے ہوئے پانچ سال ہو چکے تھے۔ اکثر مفسرین کی رائے کے مطابق اس واقعہ کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام مزید سات سال زنداں میں رہے۔ جب "لا الہ الا اللہ" کے بارہ حروف کی مشق یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق و رابطہ کی بارہ سالہ ریاضت مکمل ہو چکی تو آپ کی رہائی کا مرحلہ آ گیا۔

○.... بادشاہ مصر کا خواب

حضرت یوسف علیہ السلام ابھی زندان ہی میں تھے کہ ایک رات بادشاہ مصر ریان بن ولید نے خواب میں دیکھا کہ سات موٹی گائیں ہیں ان کو سات دبلی گائیں نگل گئیں اور سات سرسبز و شاداب بالیاں ہیں جنہیں سات خشک بالیوں نے کھا لیا ہے۔ بادشاہ جب صبح بیدار ہوا تو پریشان خاطر اور حیران تھا اور اس کے خیال میں یہ کوئی اہم خواب تھا۔ اس نے مشہور کاہنوں' نامور نجومیوں' زیرک لوگوں' اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وزیروں اور مشیروں کو جمع کر کے ان سے اس خواب کی تعبیر دریافت کی۔

○.... درباریوں کا جواب

درباری' بادشاہ کے اس خواب کو سن کر ازحد متفکر و متردد ہوئے اور کافی سوچ و بچار اور غور و خوض کے بعد بھی جب کوئی حل اور تعبیر ان کی سمجھ میں نہ آئی (ان کی عقل و فہم میں اس کی تعبیر آ بھی کیسے سکتی تھی کیونکہ یہی خواب تو جناب یوسف علیہ السلام کے زندان سے باہر آنے کا سبب بننے والا تھا۔ لہٰذا سوائے یوسف کے اس کی تعبیر کون دے سکتا تھا؟) تو اپنی درماندگی اور بیچارگی کو چھپانے کے لئے کہنے لگے کہ بلاشبہ خوابوں کی تعبیر کے فن میں ہم مہارت تامہ رکھتے ہیں لیکن اے بادشاہ ذی وقار! جو آپ نے دیکھا ہے وہ خواب نہیں بلکہ افکار پریشان ہیں' جن کا کوئی خاص مطلب نہیں ہے یہ پریشان خیالات تو اس قابل ہی نہیں کہ ان کی تعبیر دریافت کرنے کے لئے غور و فکر کیا جائے۔ ہم سچے خواب کی تعبیر تو دے سکتے ہیں لیکن پراگندہ خیالات کا حل نہیں کر سکتے۔

قرآن مجید فرقان حمید بادشاہ مصر کے خواب اور درباریوں کے جواب کو باایں الفاظ نقل کرتا ہے۔

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّىْۤ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِىْ فِىْ رُءْيَاىَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ○ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ○

ترجمہ: اور بادشاہ (مصر) نے کہا کہ میں نے (خواب میں) سات موٹی گائیں دیکھی ہیں' جنہیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سبز بالیاں اور دوسری سات خشک بالیاں (میں نے دیکھی ہیں) اے درباریو! مجھے میرے خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواب کی تعبیر جانتے ہو انہوں نے کہا یہ پراگندہ خیالات ہیں' اور ہم پراگندہ خیالات کی تعبیر کے عالم نہیں ہیں۔

علامہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں' "معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کے یہ سردار' لیاقت تو کچھ نہ رکھتے تھے مگر باتونی بہت تھے۔ علم تعبیر سے ان کو ذرا مس نہ تھا۔ اپنی عدم قابلیت کا اقرار تو نہ کیا بلکہ بادشاہ کے خواب ہی کو جھوٹا بتادیا اور خواب کے لئے اضغاث احلام دو لفظ جمع کر دینے سے اس کے محض بے اصل ہونے کا پورا مبالغہ کردیا"۔ (الجمال والکمال ص ۱۴۷)

بادشاہ درباریوں کے اس جواب سے مطمئن نہ ہوا اور وظیفہ خوار نجومیوں اور کاہنوں سے یوں مخاطب ہوا۔

دولت میری ورت گوائی تے تساں عقل نہ آئی
عقل تساڈی مشکل ویلے میرے کم نہ آئی

○.... ساقی کو یوسف یاد آگئے

وزیروں' مشیروں اور درباریوں کے ساتھ بادشاہ کی یہ گفتگو جیل سے رہا ہو کر آنے والا بادشاہ کا ساقی بھی سن رہا تھا۔ اس نے جب بادشاہ کو غمگین اور حواریوں کو بے بس پایا تو اسے اپنا خواب اور یوسف علیہ السلام کی تعبیر کا واقعہ یاد آگیا کہ میرے خواب کی جو تعبیر میرے رفیق جیل یوسف نے بیان کی تھی وہ بالکل درست نکلی تھی۔ لہٰذا اس نے بادشاہ کی خدمت میں عرض کی کہ میں ایک ایسے آدمی کو جانتا ہوں جو ایسے مشکل خوابوں کی تعبیر بتا سکتا ہے اگر مجھ غلام کو اجازت ہو اور کچھ مہلت عنائیت فرمائی جائے نیز میری جیل تک رسائی کا انتظام فرما دیا جائے تو میں اس خواب کی تعبیر لا سکتا ہوں اور مجھے یقین کامل ہے کہ اس مرد صالح کی بتائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی تعبیر سوفی صد درست اور صحیح ہو گی۔

علامہ آلوسی علیہ الرحمہ نے تفسیر روح المعانی میں ابو حیانؒ کا قول نقل فرمایا ہے کہ اس شہر اور جیل کا فاصلہ آٹھ میل تھا اور یہ حضرت یوسف علیہ السلام والی جیل دریائے نیل کے کنارے واقع تھی (روح المعانی ص ۲۵۳' جلد ۱۲)

قرآن عزیز نے ساقی کی اس درخواست اور جیل جانے کی اجازت طلب کرنے کو یوں ذکر فرمایا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ۝

ترجمہ: اور بولا وہ شخص جو بچ گیا تھا ان دو (قیدیوں میں) سے اور اسے طویل عرصہ گزرنے کے بعد یاد آیا' میں تمہیں اس خواب کی تعبیر بتاؤں گا مجھے (جیل تک) بھیجو۔

○..... اے یوسف صدیق

بادشاہ اپنے خواب کی تعبیر جلد سے جلد معلوم کرنے کا متمنی تھا اس نے فوراً ساقی کو اجازت دی اور اسے جیل تک پہنچانے اور واپس لانے کا انتظام کر دیا۔ ساقی اسی وقت قید خانہ پہنچا اور حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے بادشاہ کا خواب بیان کرنے سے پہلے آپ کی شان اقدس میں ایسا جملہ کہا جس سے شان یوسفی دو چند بلکہ سہ چند ہوتی ہے۔ عرض کرتا ہے۔ "يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ" اے سراپا صدق' یوسف!

قرآن حکیم نے دو اور انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے بھی یہ لقب ذکر فرمایا ہے۔ ایک جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دوسرے حضرت ادریس علیہ السلام کے لئے۔ آیت قرآنی ہے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا (سپارہ ۱۶' سورہ مریم'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت نمبر۱۴)

ترجمہ: اور اس کتاب (قرآن مجید) میں ابراھیم علیہ السلام کا (قصہ) ذکر کیجئے بلاشبہ وہ بڑے راست باز نبی تھے۔

حضرت ادریس علیہ السلام کے لئے لقب صدیق یوں ذکر فرمایا۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا (سورہ مریم آیت نمبر ۵۷)

ترجمہ: اور اس کتاب (قرآن حکیم) میں ادریس علیہ السلام کا بھی ذکر کرو بے شک وہ سراپا صدق' نبی تھے۔

تیسرے پیغمبر جن کے لئے قرآن عزیز میں لفظ صدیق استعمال ہوا ہے وہ ذات یوسفی ہے کہ ساقی آپ کی خدمت مبارکہ میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے۔ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ۔ اے راست باز یوسف!

رحمت کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان حق ترجمان نے بھی ایک ہستی کو "صدیق" کے لقب سے نوازا ہے اور وہ "حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ" کی ذات ہے۔

خادم رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّ صِدِّيْقٌ وَّ شَهِيْدَانِ (صحیح بخاری ص ۵۱۹ جلد ۱)

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے ہمراہ جبل احد پر چڑھے تو پہاڑ نے حرکت کی تو آنحضرت نے فرمایا اے احد! ٹھہر جا' تجھ پر نبی' صدیق اور دو شہید ہیں۔

جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے "لقب صدیق" کی تائید آیت قرآنی سے بھی ہوتی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (سورہ زمر آیت نمبر ۳۳)

ترجمہ: اور جو سچی بات لایا اور جس نے اسے سچ مانا وہی لوگ پرہیزگار ہیں۔

اس آیت کریمہ میں جاء بالصدق سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اور صدق بہ سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ صدیق' عربی زبان میں امانتداری' دیانتداری' ایمانداری' سچائی اور راست بازی کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز شخص کے لئے بولا جاتا ہے۔

○.... نبوت کے بعد درجہ صِدّیقیّت

علامہ منصوری پوری رحمہ اللہ تعالیٰ رقم طراز ہیں کہ۔

انبیاء کرام علیہم السلام میں وصف صدیقیت کا پایا جانا تو ایک لابدی اور لازمی امر ہے امت میں منصب صدیقیت پر فائز انسان معرفت حق کا عارف ہوتا ہے۔ اس کے احوال و اقوال اور عزم و ارادہ مستقیم و احسن اور قوی و راسخ ہوتے ہیں۔ اس کا واحد مقصود "رضائے حق" ہوتا ہے۔ یہ وہ کمال ہے جو کمال نبوت سے ملا ہوا ہے۔ یہ وہ سراج ہے جو چراغ نبوت سے روشن ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِيْقًا (سورہ نساء آیت نمبر ۶۹)

ترجمہ: اور جو' اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کریں۔ انہیں' اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ بندوں یعنی انبیاء' صدیقوں' شہیدوں اور نیک لوگوں کی معیت دی جائے گی اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حجتہ اللہ البالغہ میں صدیقیت پر لطیف بحث لکھی ہے' انہوں نے فرمایا ہے کہ صدیق' اصل فطرت میں ذات پاک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب تر ہوتا ہے وہ' جو تعلیم اللہ کے نبی سے حاصل کرتا ہے اس کے دل میں ایسی راسخ ہو جاتی ہے گویا وہ علوم اسی کے دل سے نکلے تھے۔ صدیق پر انوار وحی نبوت کا انعکاس ہوتا ہے۔ اور تاثیر و تاثر اور فعل و انفعال کا ایسا تسلسل قائم ہو جاتا ہے کہ صدیق فنا و فدا کے منصب پر ممتاز ہو جاتا ہے اور اس وقت یہ کیفیت ہوتی ہے کہ نبی کی روحانیت صدیق کی زبان پر تکلم کرتی ہے۔
(الجمال والکمال ص ۱۵۰)

○.... تعبیر اور تدبیر

ساقی نے قید خانہ میں حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات کی۔ آپ کے وصف صدیقیت سے آپ کو مخاطب کیا اور یوں عرض گزار ہوا۔ اے یوسف صدیق! بادشاہ مصر کو یہ خواب آیا ہے آپ اس کا حل کیجئے کیونکہ آپ سچائی اور تقدیس کے پیکر ہیں آپ ہی اس کی تعبیر دے سکتے ہیں۔ اور کیا عجب ہے کہ جن لوگوں نے مجھے بھیجا ہے جب میں صحیح تعبیر لے کر ان کے پاس جاؤں تو وہ آپ کی حقیقی قدر و منزلت معلوم کر لیں۔

جلیل القدر پیغمبر حضرت یوسف علیہ السلام نے کمال شفقت سے خواب کی تعبیر بتا دی اور بے مثال ہمدردی سے اس سلسلہ میں صحیح تدبیر بھی بتلا دی کہ تم سات سال تک لگاتار حسب دستور کھیتی باڑی کرتے رہو گے اور یہ تمہاری خوشحالی کے سال ہوں گے جب کھیتی کے کٹنے کا وقت آئے تو جتنی مقدار تمہارے سال بھر کھانے کے لئے ضروری ہو اسے الگ کر لو اور باقی غلہ کو ان بالیوں (سٹوں) میں ہی رہنے دو تاکہ محفوظ رہے اور گلے سڑے نہیں۔ اس کے بعد سات سال سخت مصیبت اور قحط سالی کے آئیں گے اور تمہارا جمع کیا ہوا تمام ذخیرہ ختم کر دیں گے۔ اس کے بعد پھر ایک برس آئے گا جب آسمان سے خوب بارش برسے گی' کھیتیاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرسبز و شاداب ہوں گی اور لوگ پھلوں اور دانوں سے عرق اور تیل وافر مقدار میں نچوڑیں گے۔ یعنی موٹی گائیں اور سبز بالیاں' خوشحالی کے سال ہیں اور دبلی گائیں اور خشک بالیاں خشک سالی کے برس' جو خوشحالی کی پیداوار کو کھا جائیں گے۔

قرآن عزیز جناب یوسف علیہ السلام کی بتائی ہوئی اس تعبیر اور تدبیر کی حقیقت سے یوں پردہ اٹھاتا ہے۔

قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ○ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ ○ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ○

ترجمہ: حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تم سات سال تک حسب دستور کاشت کرو گے' پس جو تم کاٹو اسے بالیوں میں ہی رہنے دو مگر تھوڑا سا کھانے کے لئے (نکال لو) پھر اس (خوشحالی) کے بعد سات سال بڑے سخت آئیں گے جو تمہارا جمع شدہ ذخیرہ کھا جائیں گے مگر تھوڑا سا جسے تم محفوظ کرو گے۔ پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا جس میں لوگوں پر مینہ برسے گا اور اس سال میں لوگ پھلوں کا رس نکالیں گے۔

چودہ سالوں کے حالات کا ذکر تو بادشاہ مصر کے خواب کی تعبیر میں موجود تھا مگر قوم کو مسرت اور خوشحالی کا پیغام دینے کے لئے بذریعہ وحی حضرت یوسف علیہ السلام نے پندرھویں سال کا ذکر بھی کر دیا۔ (روح المعانی ص ۲۵٦' جلد ۱۲)

○..... اخلاق یوسفی

یہ ساقی' طویل عرصہ گزر جانے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس واپس لوٹتا ہے اور اپنا عہد فراموش کر چکا ہے مگر حضرت یوسف علیہ السلام نے اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص کو ملامت تو کجا اس کی طویل فراموشی کا ذکر تک نہیں کیا' آپ کے اخلاق کی عظمت' صبر و استقلال کا کمال اور جلالت قدر کا اندازہ فرمایئے کہ عطاء علم اور تعبیر خواب میں بخل سے کام نہیں لیا اور نہ یہ سوچا کہ جن ظالموں نے مجھ بے قصور کو زنداں میں ڈالا ہے وہ اگر تباہ ہو جائیں اور اس خواب کا حل نہ پا کر برباد ہو جائیں تو ان کی یہی سزا ہے۔ اور خواب کی تعبیر کے لئے رہائی کی شرط بھی پیش نہیں کی بلکہ خواب سن کر اس کی تعبیر اور حکیمانہ تدبیر بھی پیش فرما دی اور ساقی کو پوری طرح مطمئن کر دیا۔

○.... شاہی دربار میں لاؤ

ساقی نے حضرت یوسف علیہ السلام کی بتائی ہوئی تعبیر' تدبیر اور خوشخبری جا کر بادشاہ کو من و عن سنائی تو بادشاہ اپنے خواب کی حقیقی تعبیر سن کر حضرت یوسف علیہ السلام کے علم و دانش' جلالت قدر اور فکر و تدبر کا دل سے قائل ہو گیا اور کہا کہ ایسے عالی مرتبت' ذی علم اور صاحب فضل انسان کو جیل میں رکھنا صریح ظلم اور سراسر زیادتی ہے فوراً حکم دیا کہ ایسے دانا اور حکیم یوسف کو رہا کر کے میرے پاس شاہی دربار میں لاؤ تاکہ میں اس ماہر علم و حکمت کا دیدار کروں اور اس سے ہم کلامی کی سعادت بھی حاصل کروں۔ قرآن حکیم بادشاہ مصر کے اس حکم اور پروانہ رہائی کے بارہ میں فرماتا ہے۔

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ اور بادشاہ نے کہا اسے (فوراً) میرے پاس لے آؤ۔

قید میں وہ کیوں ہے بندہ نیک ذات
سن رہے ہیں جس کی ہم اعلیٰ صفات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... رہائی سے انکار اور تحقیقات پر اصرار

بادشاہ کا قاصد جب رہائی کا حکم نامہ لے کر حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا اور بادشاہ کے طلب و اشتیاق کا حال بتایا اور آپ کو مژدہ رہائی سنایا تو جناب یوسف علیہ السلام نے قید خانہ سے اس طرح باہر آنا گوارہ نہ کیا اور رہائی سے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ میں بادشاہ کی مہربانی اور عنایت کی بنا پر جیل سے باہر جانے کو تیار نہیں ہوں۔ تم اپنے آقا کے پاس جاؤ اور اس سے کہو ان ہاتھ کاٹنے والی عورتوں کے معاملے کی تحقیق کرے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔

حضرت یوسف علیہ السلام بے قصور و بے خطا برسوں سے قید خانہ میں محبوس تھے اور بلاوجہ انہیں قیدی بنایا ہوا تھا اب جبکہ بادشاہ نے مہربان ہو کر رہائی کا مژدہ سنایا تو چاہئے تو یہ تھا کہ وہ مسرت و خوشی کے ساتھ زندان سے باہر تشریف لے آتے مگر ان کی بلند ہمتی اور عالی ظرفی نے اس طرح رہائی کو پسند نہ کیا اور آپ نے گذشتہ معاملہ کی تحقیق کا مطالبہ کر دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام خانوادہ نبوت کے چشم و چراغ اور خود بھی برگزیدہ پیغمبر تھے اس لئے غیرت و حمیت' عزت نفس اور احتیاط و دوربینی کے بدرجہ اتم مالک تھے۔ انہوں نے سوچا کہ اگر بادشاہ کی اس مہربانی سے رہا ہو گیا تو یہ بادشاہ کا رحم و کرم اور لطف و احسان سمجھا جائے گا اور میرا بے قصور و بے گناہ اور صاحب عفت و عصمت ہونا لوگوں سے مخفی اور پوشیدہ رہ جائے گا۔ اس طرح صرف عزت نفس کو ہی ٹھیس نہیں لگے گی بلکہ دعوت و تبلیغ کے اس اہم مقصد کو بھی نقصان پہنچے گا جو میری زندگی کا نصب العین ہے۔ لہٰذا تہمت و افتراء کے معاملہ کو گومگو کی حالت میں نہیں رکھنا چاہئے اور مجھے اپنی براءت کو پوری طرح واضح کر دینا چاہئے۔ اب بہترین وقت ہے کہ معاملہ کی اصل صورت حال سامنے آجائے اور حق و صداقت ظاہر اور عیاں ہو جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم نے جناب یوسف علیہ السلام کے رہائی سے انکار اور تحقیقات پر اصرار کو یوں نقل فرمایا ہے۔

فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ ۔ اِنَّ رَبِّیْ بِکَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ ○

ترجمہ : جب حضرت یوسف کے پاس قاصد آیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے بادشاہ کی طرف لوٹ جا اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کی حقیقت کیا ہے جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے بے شک میرا رب ان کے مکر کو جاننے والا ہے۔

○.... تعریف یوسف بزبان محمدؐ

نبی مکرمؐ رسول معظم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یوسف علیہ السلام کے اس واقعہ کا ذکر فرماتے ہوئے ان کے صبر و ضبط' بلند ہمتی اور استقامت و استقلال کو یوں خراج تحسین پیش فرمایا اور اپنے لئے تواضع اور کسر نفسی کا اظہار فرمایا۔

لَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ مَا لَبِثَ یُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِیَ (صحیح بخاری ص ۴۷۹' جلد ۱)

ترجمہ : اگر میں یوسف جتنی طویل مدت جیل میں رہتا تو قاصد کی دعوت فوراً قبول کر لیتا۔

ایک دوسری حدیث میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یوسف کی تحسین و تعریف باین الفاظ فرمائی۔

لَقَدْ عَجِبْتُ مِنْ یُوْسُفَ وَ صَبْرِهٖ وَ کَرَمِهٖ وَاللّٰهُ یَغْفِرُ لَهٗ سُئِلَ عَنِ الْبَقَرَاتِ الْعِجَافِ وَ السِّمَانِ وَ لَوْ کُنْتُ مَکَانَهٗ مَا اَجَبْتُهُمْ حَتّٰی اَشْتَرِطَ اَنْ یُخْرِجُوْنِیْ وَ لَقَدْ عَجِبْتُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ یُوْسُفَ وَ صَبْرِہٖ وَ کَرَمِہٖ وَاللّٰہُ یَغْفِرُلَہٗ حِیْنَ اَتَاہُ الرَّسُوْلُ وَ لَوْ کُنْتُ مَکَانَہٗ لَبَادَرْتُہُمُ الْبَابَ وَ لٰکِنَّہٗ اَرَادَاَنْ یَکُوْنَ الْعُذْرُ ھٰذَا حَدِیْثٌ مُّرْسَلٌ (تفسیر ابن کثیر ص۴۸۱ جلد ۲)

ترجمہ: مجھے حضرت یوسف علیہ السلام کے صبر و کرم پر بڑا تعجب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ انہیں بخشے' ان سے (بادشاہ کے خواب میں نظر آنے والی) سات کمزور اور موٹی گائیوں کے بارہ میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کوئی شرط نہ لگائی اور اگر میں ہوتا تو رہائی کی شرط لگائے بغیر جواب نہ دیتا۔ اور تحقیق مجھے تو حضرت یوسف علیہ السلام کے صبر و کرم پر رہ رہ کر تعجب ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے جب قاصد ان کے پاس رہائی کا پیغام لے کر آیا' اور اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو فوراً دروازے کی طرف بھاگ کھڑا ہوتا لیکن انہوں نے عذر خواہی یعنی تحقیق حال کے لئے ایسا کیا۔

○۔۔۔ بادشاہ کی تحقیقات

حضرت یوسف علیہ السلام کے رہائی سے انکار اور الزامات کی تحقیقات پر اصرار کی خبر جب بادشاہ کو پہنچائی گئی تو وہ حضرت یوسف کی عظمت و تقدیس سے بے حد متاثر ہوا اور الزام کی خود تحقیق کرنے کا فیصلہ کیا چنانچہ روسا مصر کی ان بیگمات اور شہزادیوں کو (جنہوں نے عزیز مصر کی بیوی کی ضیافت میں ہاتھ کاٹ لئے تھے) دربار میں طلب کر کے پوچھا کہ دیانتداری سے بتاؤ کہ اس معاملہ کی اصل حقیقت کیا ہے جب تم نے یوسف پر ڈورے ڈالنے کی کوشش کی تاکہ تم اس کو اپنی طرف مائل کر سکو۔ اور تم نے اسے سبز باغ دکھا کر اس کی عزت سے کھیلنا چاہا تو کیا اس نے رغبت و میلان ظاہر کیا تھا؟ بادشاہ مصر کے اس سوال کے جواب میں زنان مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی اور براءت کا ایسے واشگاف الفاظ میں اعتراف کیا کہ شک و شبہ کا ادنیٰ سا احتمال بھی باقی نہ رہا۔ سب خواتین بیک آواز بولیں۔ قسم بخدا! ہم نے یوسف میں برائی کا کوئی شائبہ تک نہیں پایا۔ قرآن حکیم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تحقیقات کا ذکر یوں فرماتا ہے۔

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ

ترجمہ: بادشاہ نے کہا اے زنان مصر! کیا معاملہ ہے تمہارا جب تم نے یوسف کو اس کی ذات سے پھسلایا؟ سب بولیں' حاشا للہ' ہمیں اس میں ذرا برائی معلوم نہیں ہوئی۔

⊙.... زلیخا کا اقبال جرم

زنان مصر کی طرف سے حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی کی واضح شہادت کے بعد اب مجمع کی نگاہیں عزیز مصر کی بیوی پر لگی تھیں کہ اس مقدمہ کی اصل ملزمہ یا مجرمہ کیا بیان دیتی ہے؟ اس نے جب دیکھا کہ موقع کی تمام شہادتیں اس کے خلاف ہیں تو وہ لب کشائی پر مجبور ہو گئی۔ جھکی ہوئی نگاہوں اور لرزتے ہوئے ہونٹوں کے ساتھ بولی۔ اب حق واضح ہو گیا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ میں نے یوسف کو آمادہ گناہ کرنے کی بیحد کوشش کی' اسے پھسلانے کے لئے ہر حربہ اختیار و استعمال کیا اور مختلف حیلوں سے اسے اپنے دام تزویر میں پھنسانا چاہا مگر پاکباز و پاک طینت یوسف کو میں شکار نہ کر سکی' وہ بے قصور و بے گناہ اور میں ہی قصوروار و مجرم ہوں اور اپنے ضمیر کی خلش دور کرنے کیلئے بھرے مجمعے میں یوسف کی براءت کا اعلان اور اپنے جرم کا اعتراف و اقبال کرتی ہوں۔

قرآن مجید فرقان حمید عزیز مصر کی بیوی کے اقبال جرم کا واقعہ یوں ذکر فرماتا ہے۔

قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: عزیز مصر کی بیوی کہنے لگی' اب تو حق آشکارا ہو گیا' میں نے ہی اسے اپنی مطلب برآری کے لئے پھسلانے کی کوشش کی اور بلاشبہ وہ (یوسف) سچا ہے۔

زلیخا اس ساری ناپاک روئیداد کو اپنا گناہ قرار دے کر یوسف کے صادق ہونے کا برملا اظہار کرتی ہے اور کہتی ہے۔

صادق و مصدوق ہے یوسف کی ذات
ایک ہی وہ نیک ہے' عالی صفات

اس کی خوبی ہو نہیں سکتی بیاں
ظلم ہے اس پر برائی کا گماں

میں نے ہی اس سے کیا فاسد خیال
نفس نے میرے ہی ڈالا اس پہ جال

بے خطا' بے جرم ہے وہ نیک خو
ٹھیک ہے یہ عورتوں کی گفتگو

فی الحقیقت ہے یہ ظلم ناروا
قیدخانے میں گیا وہ بے خطا

○.... تحقیقات پر اصرار کیوں؟

جب شاہی قاصد' تحقیقات' عورتوں کی گواہی' زلیخا کا اقبال جرم اور فیصلے کی خبر لے کر حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس قیدخانہ گیا اور انہیں ساری صورت حال سے آگاہ کیا تو آپ از حد مسرور و خوش ہوئے اور اللہ کریم کا شکر ادا کیا کہ اس نے دامن نبوت سے اس دھبہ کو صاف کر دیا اور تمام مصر جان گیا کہ یوسف پاک ہے اور اس تہمت سے بری ہے۔ آپ نے تحقیقات پر اصرار کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے الزام کی تحقیق کروانا اس لئے ضروری سمجھا تاکہ عزیز مصر کو پوری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح اطمینان ہو جائے کہ میں احسان فراموش نہیں ہوں میں نے اس کی غیر موجودگی میں کسی خیانت کا ارتکاب نہیں کیا اور اس کی بیوی نے مجھ پر جو ناپاک الزام لگایا تھا اس میں رائی برابر بھی صداقت نہ تھی بلکہ وہ سراسر جھوٹ اور صریح بہتان تھا۔

قرآن مجید حضرت یوسف علیہ السلام کے الفاظ نقل کرتا ہے۔

ذٰلِکَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْہُ بِالْغَیْبِ وَ اَنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ کَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ ○

ترجمہ: یہ میں نے اس لئے کیا تھا تاکہ وہ (عزیز مصر) جان لے کہ میں نے اس کی غیر حاضری میں خیانت نہیں کی اور یقیناً اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کا فریب نہیں چلنے دیتا۔

○.... میرا کوئی کمال نہیں

حضرت یوسف علیہ السلام کے ان الفاظ لَمْ اَخُنْہُ بِالْغَیْبِ (میں نے خیانت نہیں کی) میں بظاہر اپنی زبانی پاکدامنی کا دعویٰ اور خود پسندی پائی جاتی تھی اور اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے تو اپنے کسی کمال کو اپنی طرف منسوب کرنا گوارا ہی نہیں کرتے بلکہ ہر خوبی اور کمال کو صرف خداوند ذوالجلال کا احسان یقین کرتے ہیں اس لئے مذکورہ الفاظ زبان سے نکالنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس میں میرا کوئی کمال نہیں کہ میں گناہ سے محفوظ رہا بلکہ میرے رب کریم کا فضل و کرم ہے کہ اس نے میری دستگیری فرمائی اور میں زلیخا اور زنان مصر کے دام تزویر میں پھنسنے سے بچ گیا اگر اس کی کرم نوازی نہ ہوتی اور مجھے میرے نفس کے حوالے کر دیا جاتا تو میں کیوں کر' جذبات کو بے قابو کر دینے والے ان حالات میں ثابت قدم رہ سکتا تھا۔ نفس امارہ کی تو عادت ہے کہ وہ انسان کو گناہ کے خارزاروں میں اس طرح گھسیٹتا ہے کہ قباء شرافت تار تار ہو جاتی ہے۔ نفس کی شرانگیزیوں سے وہی بچ سکتا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس پر میرا رب مہربانی فرمائے۔ اگر میں ان صبر آزما اور جاں گسل آزمائشوں سے کامیابی کے ساتھ گزرا ہوں تو سن لو کہ یہ میرا کوئی کمال نہیں بلکہ میرے رب کا کرم ہے۔ بے شک اس کا دامن مغفرت بڑا وسیع' اور اس کا بحر رحمت بے پایاں ہے۔

قرآن مجید' حضرت یوسف علیہ السلام کی زبان مبارک سے اللہ کریم کے فضل واحسان کے تذکرے کو یوں بیان کرتا ہے۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۝

ترجمہ: اور میں اپنے نفس کی براءت کا دعویٰ نہیں کرتا بیشک نفس تو برائی کا حکم دیتا ہے مگر (وہی بچتا ہے) جس پر میرا رب رحم فرمائے۔ یقیناً میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔

○..... اختلاف مفسرین

سورہ یوسف کی آیت نمبر ۵۲ اور ۵۳ کے بارہ میں علماء تفسیر کے دو مشہور قول ہیں علامہ حافظ عمادالدین ابن کثیر اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہم اللہ کا خیال ہے کہ یہ عزیز مصر کی بیوی کا مقولہ ہے جبکہ صحابی رسول جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور اکثر مفسرین مثلاً مجاہد' سعید بن جبیر' عکرمہ' ابن ابی الہذیل' ضحاک' حسن بصری' قتادہ اور سدی وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا خیال ہے کہ یہ الفاظ حضرت یوسف علیہ السلام کے ہیں جنہیں قرآن عزیز نے نقل فرمایا ہے۔

ہم مفسرین کے ان اقوال میں سے کسی ایک کو ترجیح دینے کی پوزیشن میں تو نہیں' البتہ اس بارہ میں مولانا مودودی علیہ الرحمہ کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے اسے یہاں نقل کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بعض مفسرین جن میں ابن تیمیہ اور ابن کثیر رحمہم اللہ جیسے فضلاء بھی شامل ہیں۔ اس فقرے کو حضرت یوسف علیہ السلام کا نہیں بلکہ عزیز کی بیوی کے قول کا ایک حصہ قرار دیتے ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ فقرہ امرءۃ العزیز کے قول سے متصل آیا ہے اور بیچ میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے یہ سمجھا جائے کہ اِنَّہٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ پر امرءۃ العزیز کی بات ختم ہو گئی اور بعد کا کلام حضرت یوسف علیہ السلام کی زبان سے ادا ہوا۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر دو آدمیوں کے قول ایک دوسرے سے متصل واقع ہوں اور اس امر کی صراحت نہ ہو کہ یہ قول فلاں کا ہے اور یہ فلاں کا۔ تو اس صورت میں لازماً" کوئی قرینہ ایسا ہونا چاہیئے جس سے دونوں کے کلام میں فرق کیا جا سکے اور یہاں کوئی ایسا قرینہ موجود نہیں ہے۔ اس لئے ماننا پڑے گا کہ اَلْئٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ سے لے کر اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تک پورا کلام امرءۃ العزیز کا ہی ہے۔ لیکن مجھے تعجب ہے کہ ابن تیمیہ (رحمتہ اللہ علیہ) جیسے دقیقہ رس آدمی تک کی نگاہ سے یہ بات کیسے چوک گئی کہ شان کلام بجائے خود ایک بہت بڑا قرینہ ہے جس کے ہوتے کسی اور قرینہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ پہلا فقرہ تو بلاشبہ امرءۃ العزیز کے منہ پر پھبتا ہے مگر کیا دوسرا فقرہ بھی اس کی حیثیت کے مطابق نظر آتا ہے؟ یہاں تو شان کلام صاف کہہ رہی ہے کہ اس کے قائل حضرت یوسف ہیں نہ کہ عزیز مصر کی بیوی۔ اس کلام میں جو نیک نفسی' عالی ظرفی' فروتنی اور جو خدا ترسی بول رہی ہے۔ وہ خود گواہ ہے کہ یہ فقرہ اس زبان سے نکلا ہوا نہیں ہو سکتا جس سے هَیْتَ لَکَ نکلا تھا۔ جس سے مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا نکلا تھا اور جس سے بھری محفل میں یہ تک نکل گیا تھا لَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ۔

ایسا پاکیزہ فقرہ تو وہی زبان بول سکتی تھی جو اس سے پہلے مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ کہہ چکی تھی' جو رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ کہہ چکی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ جو اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ کہہ چکی تھی۔ ایسے پاکیزہ کلام کو یوسف صدیق کی بجائے امرءۃ العزیز کا کلام ماننا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کوئی قرینہ اس امر پر دلالت نہ کرے کہ اس مرحلے پر پہنچ کر اسے توبہ' ایمان اور اصلاح نفس کی توفیق نصیب ہو گئی تھی۔ اور ایسا کوئی قرینہ موجود نہیں ہے"

(تفہیم القرآن' ص ۴۱۰' جلد ۲)

○..... عصمت یوسف کے گواہ

امام رازی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے پیغمبر اور نبی معصوم تھے اس لئے ان کا دامن ہر قسم کی آلائش سے پاک تھا اور ان کی مقدس زندگی کا ایک لمحہ بھی کسی آلودگی سے ملوث نہیں ہوا تھا' اس لئے رب تعالیٰ کی کرشمہ سازی دیکھئے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں جتنی شخصیتیں بھی ملوث تھیں ان سب کی زبانی آپ کی طہارت نفس اور عصمت کا اعتراف کروایا۔

اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ

ترجمہ: فضیلت وہ ہے جس کی دشمن بھی گواہی دیں۔

یوسف علیہ السلام کے علاوہ اس واقعہ کی شخصیتیں کون ہیں؟ عزیز مصر' اس کی بیوی' شہری عورتیں اور شاہد یوسف' یہی افراد ہیں جو کسی نہ کسی طرح تحقیق طلب معاملہ سے تعلق رکھتے ہیں' ان میں سب سے پہلے شاہد سامنے آتا ہے اور پیرہن کے چاک ہونے کا عادلانہ فیصلہ دے کر حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی کا اظہار کرتا ہے اور عورت (امرءۃ العزیز) کو مجرم ٹھہراتا ہے۔ اس کے بعد حقیقت حال واضح ہو جانے پر عزیز مصر بھی اقرار کرتا ہے کہ یوسف' بے گناہ' بے خطا اور معصوم ہے۔ اور "يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا" کہہ کر حضرت یوسف علیہ السلام سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معذرت کرتا اور اپنی ناموس کی حفاظت کی خاطر معاملہ ختم کرنے کی درخواست کرتا، تیسرا نمبر شہری عورتوں کا ہے، جب بادشاہ نے بھرے دربار میں یوسف کے معاملہ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بے تامل کہہ دیا کہ "حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ" اور اس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی پر مہر لگادی۔ یہ سب شہادتیں اگر چہ حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے عزیزوں، رشتہ داروں کی طرف سے نہ تھیں بلکہ ایک اجنبی ملک، عزیز مصر کی بیوی کے ہم قوم اور اہل خاندان کی شہادتیں تھیں، تاہم وہم وگمان ہو سکتا تھا کہ کچھ عجب نہیں کہ اس معاملہ میں کسی حد تک "اگر چہ تھوڑا ہی سہی" یوسف علیہ السلام کا بھی قصور ہو لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان فضل و کرم تھا کہ اس اپنے پاک اور مقدس بندہ کی عصمت کے اعلان اور اس کے بارہ میں شائبہ سوء ظن کے انہدام کے لیے علیٰ روس الاشہاد مجرم سے اقرار جرم کرایا اور اسی کی زبان سے حضرت یوسف علیہ السلام کی عصمت وصداقت کی گواہی دلا کر حقیقت حال آشکارا کر دی اور شاہی دربار میں عزیز کی بیوی کو کہنا پڑا "اَلْاٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ" (اب حق ظاہر ہو گیا میں نے اس کو اس کے نفس سے پھسلایا تھا اور وہ بلاشبہ سچا ہے) (قصص القرآن ص ۳۱۱ جلد ۱)

سچ فرمایا اللہ کریم نے۔۔۔ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (سورۃ جمعہ آیت نمبر ۴) ترجمہ: یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

ان آیات مبارکہ کی تشریح سے حضرت یوسف علیہ السلام کی جیل سے رہائی کا سبب اور ان کی عفت و پاکدامنی کی شہادتوں کے علاوہ اخلاق یوسف اور تحقیقات الزام کے واقعات معلوم ہوئے۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآنی احکام پر بمطابق سنت نبوی عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر ۱۱

"رہائی اور بادشاہی"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَقَالَ الْمَلِکُ ائْتُوْنِیْ بِہٖٓ اَسْتَخْلِصْہُ لِنَفْسِیْ فَلَمَّا کَلَّمَہٗ قَالَ اِنَّکَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ ○ قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ○ وَکَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ یَتَبَوَّاُ مِنْھَا حَیْثُ یَشَآءُ نُصِیْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ○ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَۃِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ○

(سورۃ یوسف آیت نمبر ۵۴ تا ۵۷)

ترجمہ: اور بادشاہ نے کہا لاؤ اس (یوسف) کو میرے پاس خاص کروں اس کو اپنی ذات کے لئے پھر جب اس نے آپ سے گفتگو کی تو کہا کہ آج سے آپ ہمارے ہاں بڑے محترم اور امانت دار (قابل اعتماد) ہیں آپ نے فرمایا مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کر دیں بیشک میں (ان کی) حفاظت کرنے والا واقف کار ہوں اور یوں ہم نے یوسف کو ارض مصر میں اقتدار بخشا تاکہ رہے اس میں جہاں چاہے۔ ہم جسے چاہتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اپنی رحمت پہنچاتے ہیں اور ہم نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ اور آخرت کا اجر اہل ایمان اور تقویٰ والوں کے لئے یقیناً بہتر ہے۔

ہر قسم کی حمد وثنا تعریف و تسبیح اور تحمید و تمجید اللہ رب العلمین کے لئے ہے جس نے انسان کو عدم سے وجود بخشنے کے بعد احسن تقویم کے دل نواز لقب سے سرفراز فرمایا۔ رب کائنات کی حمد وثنا کے بعد ان گنت لاتعداد بے شمار اور بے حد وحساب درود وسلام امام الانبیاء، سید الاتقیاء، قائد صلحاء، اور شافع روز جزا جناب محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی ذات اطہرواقدس پر جن کے دنیا میں تشریف لانے کی برکت سے رب واحد وقہار نے انسانیت کی رشدوراہنمائی کے لئے قرآن مجید فرقان حمید جیسی محترم، مقدس، بے مثال، لاریب اور پاکیزہ کتاب کو نازل فرمایا اور اسی کتاب مبین کی مذکورۃ الصدر آیات مبارکہ میں اپنے جلیل القدر پیغمبر، عظیم المرتبت رسول اور نبی ابن نبی، حضرت یوسف علیہ السلام کی ''جیل سے رہائی اور بادشاہی'' کا موضوع بیان فرمایا۔

○.... قانون قدرت

اللہ احکم الحاکمین کا یہ قانون ضابطہ اور اصول ہے کہ رب تعالیٰ اپنے نیک، پرہیزگار، صالح، فرمانبردار اور برگزیدہ بندوں کو مختلف قسم کی آزمائشوں، ابتلاؤں اور امتحانوں سے دوچار کرکے ان کی صلاحیتوں کو جلا بخشتا ہے اور جب وہ ان امتحانات میں کامیابی اور سرخروئی حاصل کرلیتے ہیں تو پھر رب تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں بلند مقام عطا فرمادیتے ہیں قرآن مجید نے ایسے کئی جلیل القدر انسانوں کی آزمائشوں کا ذکر فرمایا ہے مگر تفصیل میں جائے بغیر صرف چند اشارات پر اکتفا کروں گا کہ جن انسانوں کو اللہ تعالیٰ عزت بخشنا چاہتا ہے، ان کا نام روشن اور ان کی یاد لوگوں کے دلوں میں زندہ رکھنا چاہتا ہے انہیں بڑی بڑی آزمائشوں میں مبتلا کرکے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا امتحان لیتا ہے۔

○.... امتحانات ابراہیم

حضرت یوسف علیہ اسلام کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ اسلام کی شخصیت سے کون مسلمان واقف نہیں ہے آپ ماں باپ کی جدائی' قوم کی مخالفت' نمرود سے مناظرہ' آگ میں پھینکے جانے کے سخت امتحانات سے گزرے اور ہجرت کا پرخطر اور طویل ترین سفر اختیار کرنے کے علاوہ رب تعالیٰ کے حکم سے اپنے شیر خوار بچے اسماعیل اور فرنبردار اہلیہ جنابہ ہاجرہ کو بے آب وگیاہ وادی میں چھوڑنا پڑا۔ آخر وہ وقت بھی آیا جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی آزمائش کی انتہا ہو گئی اور انہیں اپنے رب کی طرف سے خواب میں حکم ملا کہ اپنے فرزند ارجمند کو راہ خدا میں ذبح کرو' تو اللہ کا خلیل ہاتھ میں چھری پکڑ کر بیٹے کی قربانی کے لئے بھی تیار ہو گیا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ان کی آزمائشوں کا تذکرہ فرماتا ہے۔

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۲۴)

ترجمہ: اور جب ابراہیم علیہ السلام کو ان کے رب نے چند باتوں سے آزمایا تو انہوں نے وہ پوری کر دکھلائیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہیں لوگوں کا امام (مقتدا) بناؤں گا۔

حضرت ابراہیم علیہ اسلام کو "منصب امامت" اور "عہدہ قدوت" بڑے جاں گسل امتحانوں اور ابتلاؤں میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے کے بعد نصیب ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کی خدمات جلیلہ اور وفاداری عظیمہ کو یوں شرف قبولیت بخشا کہ آپ کے بعد سے لے کر سرور کائنات جناب محمد رسول اللہ علیہ وسلم تک تمام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء و رسل اور پیغمبر آپ کی اولاد میں سے مبعوث فرمائے۔

ع۔ یہ مرتبہ بلند ملا جسے مل گیا

○.... آنحضرت کی آزمائشیں

نبی اکرم' رسول معظم' جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی تو آزمائشوں اور امتحانوں سے بھری پڑی ہے۔ کونسی تکلیف' مصیبت اور پریشانی ہے جس کا سامنا آپ کو نہیں کرنا پڑا۔ کون سا غم' صدمہ اور حزن ہے جو آپ نے برداشت نہیں کیا۔ خصوصاً اعلان نبوت کے بعد آپ کی تیرہ سالہ مکی زندگی تو مصائب و مشکلات سے ہی مرکب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سراقدس پہ کوڑا کرکٹ پھینکا گیا آپ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے۔ آپ کی گردن میں کپڑا ڈال کر آپ کو گھسیٹنے کی کوشش کی گئی۔ تین سال تک شعب ابی طالب میں محصور رکھا گیا۔ سوشل بائیکاٹ کیا گیا آپ کو ساحر' دیوانہ' مجنوں' پاگل' جادوگر اور جاہ طلب کہا گیا۔ آپ کی جلاوطنی' جبس بے جا اور قتل کے منصوبے بنائے گئے۔ آخر آپ کو اپنا مولدو مسکن مکہ مکرمہ چھوڑنے پر مجبور کردیا گیا۔ غار ثور کی آزمائش میں آپ کو مبتلا کیا گیا۔ غرض کون سی ابتلاء اور کون سا امتحان ہے جس سے آپ نہیں گزرے۔ جب تمام امتحانات میں آپ نے بے مثال کامیابیاں حاصل کرلیں تو رب کائنات نے آپ کو عرب کی حکومت بھی عطا فرمادی اور انبیاء کی امامت کا شرف بھی بخش دیا اور پوری کائنات میں آپ کو ایسا بلند مرتبہ عطا فرمایا کہ تمام انبیاء' اتقیاء' صلحاء' اولیاء' علماو فضلاء اور زعماء مل کر بھی آپ کی عظمت کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔

لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... امتحاناتِ یوسف

اسی قانون قدرت اور اصول ربانی کے مطابق جب ہم یوسف علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ امر اظہر من الشمس ہوتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو بھی اللہ کریم نے منصب نبوّت اور عہدہ سلطنت عطا فرمانے سے قبل سخت ترین آزمائشوں میں مبتلا کر کے ان کا امتحان لیا' شفیق باپ سے جدائی کا صدمہ حضرت یوسف نے گوارا کیا' بھائیوں کا ظلم وستم یوسف نے برداشت کیا' کنعان کے بے آباد کنویں میں تین راتیں انتہائی تکلیف میں گزاریں' برادران کے ہاتھوں کھوٹے سکوں کے عوض بکنے کا صدمہ آپ نے برداشت کیا' ایک ناواقف اور اجنبی قافلے کے ساتھ زر خرید غلام کی حیثیت سے مصر پہنچے تو بازار مصر میں فروختگی کا غم سہنا پڑا۔ عزیز مصر کے گھر عفت وپاکدامنی کے مشکل ترین امتحان سے گزرنا پڑا۔ زنان مصر کی مجلس ناز کی آزمائش بھی دیکھی اور گناہ نہ کرنے کی پاداش میں بارہ سال کا طویل عرصہ جیل کی کال کوٹھڑی میں بھی گزارا۔ اتنی ناقابل برداشت آزمائشوں میں مبتلا ہونے کے باوجود زبان پر کوئی حرف شکایت نہیں لائے بلکہ ہمیشہ یاد خداوندی میں مصروف رہے اور ہر امتحان کے وقت اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور مدد کے خواستگار رہے۔ تو رب تعالیٰ نے تمام امتحانوں میں شاندار کامیابی کے بعد آپ کو عہدہ حکومت سے بھی سرفراز فرمایا اور منصب نبوت بھی عطا فرمایا۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا
سو بار جب عقیق کٹا' تب نگیں ہوا

اور عربی شاعر نے بھی بڑی خوبصورت بات کہی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِقَدْرِ الْكَدِّ تُكْتَسَبُ الْمَعَالِيْ
مَنْ طَلَبَ الْعُلٰى سَهِرَ اللَّيَالِيْ

○.... پیغام رہائی

جب حضرت یوسف علیہ السلام پر لگائے گئے جھوٹے الزامات کی تحقیق ہو چکی۔ زنان مصر نے برملا آپ کی عفت و پاکدامنی کا اعلان کر دیا اور زلیخا نے بھرے دربار میں اقبال جرم کر لیا تو بادشاہ مصر ریان بن ولید نے آپ کو رہائی کا پیغام دوبارہ بھجوایا۔ وہ تو اپنے خواب کی مبنی بر حقیقت تعبیر سن کر ہی آپ کے علم و فہم کا معتقد ہو گیا تھا۔ جب اس نے آپ کی عالی ظرفی کا مشاہدہ کیا اور آپ کی عصمت نفس کا یہ انکشاف سنا اور دیکھا کہ جو زبانیں کل تک اس پر بہتان تراشنے میں تیز تھیں وہ سب آج اس کی پاک دامنی کے گیت گا رہی ہیں وہ اپنے آپ کو خائن اور یوسف کو امانت دار' اپنے آپ کو جھوٹا اور آپ کو سچا کہہ رہی ہیں۔ تو اس کے دل میں آپ کی قدر و منزلت بہت بڑھ گئی۔ پہلی مرتبہ خواب کی دل لگتی تعبیر سن کر اس نے صرف شاہی دربار میں پیش کرنے کا حکم دیا تھا لیکن آج آپ کی امانت، عصمت' عقل و دانش، اور عالی حوصلگی دیکھ کر بول اٹھا۔

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي

ترجمہ: اور بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لاؤ' میں اسے اپنی ذات کے لئے چن لوں گا۔

بادشاہ نے حکم دیا کہ فی الفور یوسف کو جیل سے آزاد کر کے میرے پاس لاؤ تاکہ میں اس کو اپنا معتمد اور خصوصی معاون بنا لوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ

علامہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ تعالیٰ ان الفاظ کی تشریح میں فرماتے ہیں "ان الفاظ پر غور کرو، پہلی دفعہ بادشاہ نے صرف ائتونی بہ کے الفاظ کہے تھے، اس دفعہ اسے یہ الفاظ ایزاد کرنے پڑے، یہ یوسف علیہ السلام کے صبر کا نتیجہ اور معصومیت کا ثمر ہے کہ منکرین کی نگاہوں میں بھی ان کا ادب و وقار اس درجہ بڑھ گیا۔ اہل توحید کو اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ کے الفاظ پر مکرر غور کرنا چاہئے کہ جب ایک دنیاوی بادشاہ کی آرزو یہ ہے کہ اس کا وزیر یا مصاحب خالص اسی کا بن کر رہے تو اس شہنشاہ حقیقی (اللہ تعالیٰ) کو کس قدر زیادہ حق ہے کہ وہ اپنے بندہ کو خالص اپنا ہی بندہ دیکھنا چاہتا ہے۔ یہی راز ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ شرک کو گوارا نہیں کر سکتا" (الجمال و الکمال ص ۱۴۳)

○.... قیدیوں کے لئے دعا

بادشاہ کا قاصد جب پروانہ رہائی لے کر قید خانہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اب جیل کا لباس اتار دیں۔ اور یہ شاہی جوڑا زیب تن فرما لیں اور میرے ہمراہ شاہی دربار میں چلیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے غسل فرما کر لباس تبدیل فرمایا اور جیل کے تمام قیدیوں کو اکٹھا کر کے ان کے حسن سلوک اور خدمت پر ان کا شکریہ ادا کرنے کے بعد ان کے لئے خدا کے حضور بڑی عاجزی اور انکساری سے دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ عَطِّفْ عَلَيْهِمْ قُلُوْبَ الْاَخْيَارِ وَلَا تُعَمِّ عَلَيْهِمُ الْاَخْبَارَ۔ فَهُمْ اَعْلَمُ النَّاسِ بِالْاَخْبَارِ فِيْ كُلِّ بَلَدٍ (تفسیر مظہری اردو ص ۲۴۶ جلد ۶)

ترجمہ: اے میرے اللہ ان قیدیوں پر نیک لوگوں کے دلوں کو مہربان کر دے اور ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر خبریں پوشیدہ نہ رکھ۔ حضرت یوسف کی دعا کی وجہ سے ہی جیل کے قیدی ہر شہر کی خبروں سے بہت زیادہ باخبر ہوتے تھے۔

حضرت یوسف علیہ السلام قیدیوں سے ملاقات اور دعا کے بعد جیل خانہ کے دروازے سے باہر آئے تو آپ نے قید خانہ کی بارہ سالہ طویل زندگی کے تجربے کا نچوڑ اور خلاصہ چار جملوں میں جیل کے دروازے پر لکھ دیا۔ آپ نے تحریر فرمایا۔

هٰذِهٖ مَنَازِلُ الْبَلْوٰى وَقُبُوْرُ الْاَحْيَاءِ وَشَمَاتَةُ الْاَعْدَاءِ وَتَجْرِبَةُ الْاَصْدِقَاءِ(روح المعانی ص ۴ جلد ۱۳)

ترجمہ: یہ (قید خانہ) غموں کا گھر اور زندوں کا قبرستان ہے، دشمنوں کی خوشی کا مقام اور دوستوں کی تجربہ گاہ ہے۔

○.... جلوس یوسف

حضرت یوسف علیہ السلام شاہی خلعت فاخرہ زیب تن فرمائے، شاہی گھوڑے پر سوار، شاہی قاصد کی معیت میں دربار شاہی کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ کے استقبال کے لئے شہر امڈ آیا۔ سڑکوں کے دونوں طرف لوگوں کا جم غفیر حضرت یوسف کو ایک نظر دیکھنے کے لئے بے تاب کھڑا تھا۔ جب حضرت یوسف کی سواری قریب سے گزرتی تو فضا اھلا یا یوسف، سھلا یا یوسف کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھتی ۔ جناب یوسف علیہ السلام نظریں جھکائے، اللہ کریم کا شکر بجالاتے ہوئے جیل سے شہر (آٹھ میل) کا سفر طے کر کے بازار مصر میں داخل ہوئے۔ آج یہ مرد صالح تیسری بار جلوس کی شکل میں بازار مصر لایا گیا ہے۔ پہلی مرتبہ اسی بازار مصر میں حضرت یوسف کو فروختگی کے لئے لایا گیا اور جب سالار قافلہ نے آواز لگائی کہ **مَنْ يَّشْتَرِىْ هٰذَا الْغُلَامَ اللَّبِيْبَ**؟۔ اس عقل مند و دانا غلام کو کون خریدے گا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو سارا مصر خریدار یوسف بن کر نکل آیا تھا۔ اور دوسری مرتبہ جب عزیز مصر کی بیوی کے آمادہ گناہ کرنے کے باوجود آپ تیار نہ ہوئے اور زلیخا کی تمام تدبیریں ناکام ہو گئیں تو حضرت یوسف کو ایک گدھے پر سوار کر کے بازار مصر کا چکر لگوایا گیا اور منادی کی گئی کہ "یہ وہ غلام ہے جس نے اپنے آقا کی بیوی کو پھسلانے کی کوشش کی (نعوذ باللہ) لہٰذا اسے رسوا کر کے جیل بھیجا جا رہا ہے" اب تیسری مرتبہ جب حضرت یوسف علیہ السلام جیل سے آزاد ہو کر بازار مصر میں تشریف لائے تو آپ کے صبر' ہمت' حوصلہ' استقامت' استقلال' اولوالعزمی' عفت نفس اور حکمت و دانائی کی ہر شخص تعریف کر رہا تھا۔ سُبْحَانَ اللّٰہ۔

آج پھر ہے مصر میں وہ اژدحام
آج ہیں پھر محو حیرت خاص و عام
آج پھر ہے مصر میں اک دھوم دھام
آج پھر بے چین ہے عالم تمام
کیا سواری جا رہی ہے آپ کی
ہے طلاطم میں مسرت اور خوشی
دیکھتے ہیں آپ کو پیر و جواں
بندھ رہی ہیں ہر دو جانب ہچکیاں
آ گئے یوسف پیارے آ گئے
آ گئے آنکھوں کے تارے آ گئے

○.... ملاقات شاہی

حضرت یوسف علیہ السلام بڑی شان و شوکت' عزت و احترام اور ادب و اکرام سے جب بادشاہ مصر ریان بن ولید کے شاہی محل کے دروازے پر پہنچے تو اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں یوں عرض گزار ہوئے۔

حَسْبِیْ رَبِّیْ مِنْ دُنْیَایَ وَ حَسْبِیْ رَبِّیْ مِنْ خَلْقِهٖ عَزَّجَارُکَ وَ جَلَّ ثَنَآءُکَ وَ لَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ (روح المعانی ص ۴، جلد ۱۳)

ترجمہ: میرا رب ہی میرے لئے دنیا سے کافی ہے وہ اپنی مخلوق سے بے احتیاج کرنے والا مجھے کافی ہے۔ اس کی پناہ والا غالب رہتا ہے۔ اے اللہ! تیری ثنا بڑی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام شاہی محل کے بیرونی دروازے سے داخل ہو کر جب بادشاہ مصر سے ملاقات کے لئے شاہی دربار میں پہنچے تو اللہ کریم کے حضور ملتجی ہوئے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِخَیْرِکَ مِنْ خَیْرِهٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ غَیْرِهٖ

ترجمہ: اے میرے اللہ! میں اس (بادشاہ) کی خیر کی بجائے تیری خیر کا طالب ہوں اور اس کے اور دوسروں کے شر سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔

اب حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہ کے دربار میں تشریف لائے تو بادشاہ آپ کے حسن و جمال، رعنائی و دلربائی اور عقل و دانش کو دیکھ کر حیران رہ گیا، جناب یوسف علیہ السلام نے اسے عربی زبان میں "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" کہا تو بادشاہ نے سوال کیا یہ کونسی زبان ہے؟ آپ نے فرمایا یہ میرے چچا اسماعیل علیہ السلام کی زبان ہے۔ پھر آپ نے بادشاہ کو عبرانی زبان میں دعائیہ کلمات کہے تو بادشاہ نے پوچھا یہ کون سی زبان ہے؟ آپ نے فرمایا یہ میرے آباء واجداد کی زبان ہے۔ بادشاہ اگرچہ کئی زبانوں کا ماہر اور جاننے والا تھا مگر ان دو زبانوں سے ناواقف تھا۔ بادشاہ آپ سے جس زبان میں کلام کرتا آپ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق سے اسی زبان میں جواب ارشاد فرماتے۔ تو بادشاہ آپ کے کمالات دیکھ کر حیران رہ گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تفسیر مظہری مترجم ص ۱۶۶' جلد ٦)

○.... خواب کی تفصیلات اور تعبیر

بادشاہ مصر' حضرت یوسف علیہ السلام کی شخصیت' کلام' جمال' جلال اور کمال سے از حد متاثر ہوا اور عرض کی کہ اے یوسف! میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنے خواب کی تعبیر آپ کی زبان مبارک سے اپنے سامنے سنوں' حضرت یوسف علیہ السلام' اللہ کریم کے پیغمبر اور نبی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آپ کو بادشاہ کے خواب کی تفصیلات بھی بتا دیں تاکہ بادشاہ کو آپ کے علم و حکمت کا مزید یقین ہو جائے اور آپ کی نبوت' رسالت' ذہانت' فطانت' کرامتؑ اور شرافت میں کوئی شبہ باقی نہ رہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا۔ اے بادشاہ مصر! میں آپ کو آپ کا خواب اور تعبیر سناتا ہوں' آپ بغور سماعت فرمائیں' قصہ یوں ہے کہ ''آپ نے خواب میں دیکھا کہ سفید رنگ کی سات خوبصورت گائیں نیل سے بر آمد ہوئیں اور ساحل نیل سے نکل کر آپ کے سامنے آئیں' ان کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے۔ اس کے بعد نیل کے کیچڑ سے سات دبلی گائیں بر آمد ہوئیں جو بھوکی تھیں ان کے پیٹ ساتھ لگے ہوئے تھے ان کے پاس نہ دودھ تھا نہ تھن' ان کی داڑھیں تھیں اور نوکیلے دانت تھے اور کتوں کی طرح پنجے اور درندوں کی طرح ناک تھے۔ انہوں نے درندوں کی طرح موٹی گائیوں کو چیر پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گوشت کھالیا اور ہڈیوں کو ریزہ ریزہ کر دیا۔

آپ یہ منظر دیکھ کر تعجب ہی کر رہے تھے کہ ایک ہی جڑ سے اناج کی سات سبز اور سات سیاہ (خشک) بالیاں نمودار ہوئیں' جڑ کے سوتے کیچڑ اور پانی کے اندر تھے' آپ یہ تماشا دیکھ ہی رہے تھے اور حیران ہو رہے تھے کہ جب جڑ ایک ہے اور سوتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کے بانی میں ہیں تو یہ سبز خوشہ دار اور وہ خشک بالیاں کہاں سے پیدا ہو گئیں' یکا یک ایک ہوا چلی جس کی وجہ سے خشک بالیوں کے پتے جھڑ کر سبز' خوشہ دار بالیوں پر گرے اور سبز بالیوں میں آگ لگ گئی اور وہ جل کر سیاہ ہو گئیں' یہ خواب دیکھ کر آپ دہشت زدہ ہوئے اور بیدار ہو گئے۔ بادشاہ نے کہا خواب تو واقعی تعجب انگیز تھا مگر آپ کا بیان اس سے بڑھ کر تعجب آفرین ہے۔ اے یوسف صدیق! اب اس بارہ میں آپ کا کیا مشورہ ہے؟ آپ نے فرمایا میری رائے یہ ہے ان سات پیداوار کے سالوں میں آپ کھیتی باڑی زیادہ کروائیں اور پیدا شدہ غلہ کو مع ان کے درختوں اور بالیوں کے ذخیرہ کر لیں۔ تاکہ قحط کے سالوں میں درخت اور بالیاں (سب کا بھوسہ) جانوروں کی خوراک بن جائے' اور آپ رعایا کو یہ بھی حکم دیں کہ وہ اپنے غلہ کا پانچواں حصہ الگ رکھ دیا کریں (اس طرح ہر سال کی پیداوار کا پانچواں حصہ جمع ہو جائے گا) اور جو غلہ آپ سٹاک کر لیں گے وہ مصر اور اطراف مصر کے لئے کافی ہو جائے گا اور جب دور کے لوگ آپ کے پاس غلہ کی طلب میں آئیں گے تو آپ کے پاس ان سے وصول کیا ہوا روپیہ اتنا جمع ہو جائے گا کہ آپ سے پہلے مصر کے بادشاہوں میں سے کسی کے پاس جمع نہ ہوا ہو گا" (تفسیر مظہری مترجم ص ۱۶۷' جلد ۶)

بادشاہ مصر نے خواب اور تعبیر کے علاوہ حضرت یوسف علیہ السلام سے ملکی مسائل' سیاسی حالات اور آنے والے معاشی بحران کے بارہ میں بھی تفصیلی گفتگو کی۔ جب اسے آپ کی دانائی' معاملہ فہمی اور دور اندیشی کا کامل یقین ہو گیا تو آپ کو اپنے دربار کے معززین امراء میں شامل کر لیا۔

قرآن حکیم میں حضرت یوسف علیہ السلام اور بادشاہ مصر کی گفتگو کو معجزانہ اختصار سے یوں ذکر فرمایا گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ۝

ترجمہ: پھر جب بادشاہ نے آپ سے گفتگو کی تو کہا آج سے آپ ہمارے ہاں بڑے محترم (اور) قابل اعتماد ہیں۔

○.... مصر کا وزیر خزانہ

بادشاہ مصر حضرت یوسف علیہ السلام کی عقل و دانش' حکمت و ذہانت' صاف گوئی و ہمدردی اور خیر خواہی کی وجہ سے آپ کا گرویدہ ہو گیا اور انتہائی عقیدت و محبت سے تخت شاہی پر اپنے پاس بٹھا لیا اور عرض کی' اے یوسف فہیم! آپ نے پیش آمدہ ملکی مسائل اور معاشی ناہمواری کا جو نقشہ بیان فرما کر ان کا پائیدار اور بہترین حل تجویز فرمایا ہے۔ اس پر میں آپ کا ازحد شکر گزار ہوں۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس اہم کام کو سرانجام کون دے گا؟ غلہ کون جمع کرے گا؟ کون فروخت کرے گا؟ میرے مصاحبوں' وزیروں' مشیروں اور درباریوں میں تو کوئی ایسی صلاحیت اور استعداد کا مالک نہیں ہے۔ میری آپ سے بصد ادب و احترام درخواست ہے کہ آپ اس معاملہ میں میری معاونت کریں اور آنے والے مشکل ایام میں میری اور اہل مصر کی رہنمائی اور پیشوائی فرمائیں۔

بادشاہ مصر کی اس عاجزانہ اور پر خلوص پیش کش کے جواب میں حضرت یوسف علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ۝

ترجمہ: یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر فرما دیں بے شک میں (ان کی) حفاظت کرنے والا واقف کار ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ میں مالی امور کا ماہر ہوں۔ مجھے بخوبی معلوم ہے کہ دولت کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیسے مفید اور نفع بخش مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے اور کس طرح ناجائز اور بے مقصد مصارف سے بچایا جا سکتا ہے اس لئے بہتر ہے کہ آپ مجھے مال و خزانہ کا وزیر مقرر کردیں کیونکہ میں ناجائز اخراجات سے خزانے کی حفاظت کر سکتا ہوں اور فائدہ مند اور نفع بخش مقامات پر خرچ کرنے کے اصول سے پوری طرح واقف ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ میرے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام پر رحم فرمائے اگر وہ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ (مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کردیں) نہ کہتے تو بادشاہ انہیں فوراً حاکم بنا دیتا مگر بادشاہ نے یہ لفظ کہنے کی وجہ سے ایک سال گزار دیا اس مدت میں آپ بادشاہ کے گھر میں رہے۔ (تفسیر مظہری اردو ص ۱۶۸' جلد ۶)

○.... قصہ نکاح زلیخا

بعض مفسرین نے بیان کیا ہے کہ اسی زمانہ میں عزیز مصر کا انتقال ہو گیا اور بادشاہ نے اس کی بیوی زلیخا سے حضرت یوسف علیہ السلام کا نکاح کرا دیا' نکاح کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام زلیخا کے پاس گئے تو اس سے فرمایا کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے جو تم چاہتی تھیں؟ زلیخا نے جواب دیا' اے یوسف صدیق! مجھے ملامت نہ کریں' آپ کو معلوم ہے کہ میں ایک خوبصورت عورت تھی اور حکومت و دنیا کے لحاظ سے عیش و آرام میں تھی اور میرا شوہر عورتوں کے قابل نہ تھا۔ ادھر آپ کو قدرت نے جس فیاضی سے حسن و جمال عطا فرمایا تھا وہ بھی ظاہر ہے اس لئے آپ کو دیکھ کر مجھ سے صبر نہ ہو سکا۔ کہتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے انہیں کنواری پایا پھر اس کے بطن سے دو لڑکے افرائیم اور میشا پیدا ہوئے۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۸۲' جلد ۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... عجیب کہانی

بعض قصہ نویسوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کا زلیخا سے نکاح ثابت کرنے کے لئے عجیب و غریب قسم کی کہانی بیان کی ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے جیل سے رہا ہوتے ہی عزیز مصر کو اس کے منصب سے سبکدوش کر دیا گیا اور وہ اسی غم اور صدمے سے اسی رات انتقال کر گیا اس کی بیوی زلیخا مکان' دولت اور شہر چھوڑ کر کہیں دور جنگل کے اندر ایک جھونپڑی میں رہنے لگی۔ اس کی حالت یہ ہو گئی کہ آنکھوں سے اندھی اور کمر دوہری ہو چکی تھی۔ نہایت برے حال میں اس لئے وہاں پڑی رہتی کہ جب کبھی یوسف سیر و شکار کے لئے ادھر آئیں گے اور ان کی سواری یہاں سے گزرے گی تو اس کے گھوڑوں کے سموں کی آواز سے اپنے دل کو تسلی دے لے گی۔

ایک مرتبہ حضرت یوسف علیہ السلام کا گزر مصر کی اس وادی سے ہوا جہاں زلیخا کی جھونپڑی تھی تو آپ کے کانوں میں یہ آواز آئی **سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الْمُلُوْكَ عَبِيْدًا بِالْمَعْصِيَةِ وَ جَعَلَ الْعَبِيْدَ مُلُوْكًا بِالطَّاعَةِ** (پاک ہے وہ ذات جس نے بادشاہوں کو گناہوں کے سبب غلام بنا دیا اور غلاموں کو نیکیوں کی وجہ سے بادشاہ بنا دیا) زلیخا کی آواز جب حضرت یوسف علیہ السلام کے کان میں پڑی تو اس کے سوز نے آپ کو بہت متاثر کیا تو آپ وہاں رک گئے اور اپنے خادم سے فرمایا اس بڑھیا کی ضرورت پوری کرو۔ آپ کے خادم نے اس بڑھیا سے پوچھا **مَا حَاجَتُكِ**؟ تیری کیا ضرورت ہے؟ اس ضعیفہ نے جواب دیا کہ میری حاجت یوسف کے سوا کوئی پوری نہیں کر سکتا۔ چنانچہ خادم اس ضعیفہ کو حضرت یوسف علیہ السلام کے محل میں لے آیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام محل میں آ کر رب تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو گئے۔ اچانک اس بڑھیا کا خیال آ گیا۔ جب ذکر الٰہی سے فارغ ہوئے تو غلام کو بلا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر فرمایا مَا فَعَلَتَ الْعَجُوزُ؟ (اس بڑھیا کا کیا کیا؟) غلام نے عرض کی حضور! وہ کہتی ہے میری حاجت یوسف کے سوا کوئی پوری نہیں کر سکتا۔ فرمایا' اسے ہمارے پاس بھیج دو۔ چنانچہ اس بڑھیا کو حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس نے بڑی عاجزی سے آپ کو سلام کیا' آپ نے سلام کا جواب دینے کے بعد فرمایا' اے ضعیفہ! جو کلام میں نے تجھ سے سنا تھا وہ پھر سناؤ' ضعیفہ نے وہی کلمات دھرائے۔

سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الْمُلُوْكَ عَبِيْدًا بِالْمَعْصِيَةِ وَجَعَلَ الْعَبِيْدَ مُلُوْكًا بِالطَّاعَةِ

یہ کلمات سننے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا' ضعیفہ تم کون ہو اور تمہاری حاجت کیا ہے؟ اس بڑھیا نے جواب دیا' میں وہی ہوں جس نے ساری زندگی تیرے عشق میں گزار دی' مین وہی ہوں جس نے تیرے لئے سب کچھ لٹا دیا' میں وہی ہوں جس نے تیرے فراق میں رو رو کر اپنی جوانی کو ضعیفی کے حوالے کر دیا اور آنکھوں کی بصارت سے محروم ہو گئی ہوں۔ کمر جھک گئی اور اعضاء کی طاقت ختم ہو گئی ہے۔ بڑھیا کی یہ باتیں سن کر حضرت یوسف علیہ السلام کو گذشتہ زمانہ یاد آ گیا' فرمایا کیا تو زلیخا ہے؟ اس نے کہا' جی ہاں' آپ نے فرمایا۔ بولو' زلیخا اب کیا چاہتی ہو؟

○.... زلیخا کی تین حاجات

زلیخا نے عرض کی اے یوسف! میری تین تمنائیں اور حاجتیں ہیں (۱) اللہ تعالیٰ سے دعا کریں وہ میری بصارت اور بینائی لوٹا دے تاکہ میں تمہاری صورت دیکھ سکوں (۲) رب تعالیٰ سے عرض کریں کہ میرا حسن و جمال اور جوانی دوبارہ عطا فرما دے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے دعا کی تو زلیخا کی آنکھیں روشن ہو گئیں اور پہلے سے زیادہ حسن اور جوانی عطا فرما دی گئی۔ (۳) زلیخا کو حسن و شباب مل گیا تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کی میری تیسری حاجت یہ ہے کہ آپ مجھ سے نکاح کر لیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ سن کر نظریں جھکا لیں اور خاموشی اختیار فرمائی تو حضرت جبریل علیہ السلام نے آ کر زلیخا سے نکاح کا حکم دیا چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کا زلیخا سے نکاح ہو گیا۔

○.... اصل حقیقت

حضرت یوسف علیہ السلام کے زلیخا کے ساتھ عقد و نکاح کا معاملہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے حدیث مبارک میں ذکر ہی نہیں فرمایا۔ اگر یہ معاملہ اہم ہوتا تو ضرور اس کا تذکرہ کیا جاتا۔ اور جو کہانی "ثبوت نکاح" میں بیان کی گئی ہے اس کے بارہ میں علامہ ابو الفضل شہاب الدین السید محمود آلوسی بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

هٰذَا مِمَّا لَا اَصْلَ لَهٗ وَ خَبَرُ تَزَوُّجِهَا اَيْضًا مِمَّا لَا يُعَوَّلُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِيْنَ

ترجمہ: اس کی کوئی بنیاد اور اصل نہیں ہے۔ اور زلیخا کے (یوسف سے) نکاح کی روایت بھی ایسی ہے جو محدثین کے نزدیک قابل اعتماد نہیں ہے۔

علامہ قاضی سید محمد سلیمان سلمان منصوری پوری رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ (امرءۃ العزیز) ایک عورت ہے جو منکوحہ ہے پھر بھی کسی دوسرے جوان کو چاہتی ہے اور جب اپنی تمام تدبیروں میں ناکام رہ جاتی ہے' تب پاک اور معصوم نبی کو زنداں خانہ میں بھیج دیتی ہے اور پھر سالہا سال تک کبھی بھی اس کی مصیبت کو یاد نہیں کرتی۔ کیا ایسی عورت نبی (علیہ السلام) کے پہلو میں بیٹھنے کی اہل ہو سکتی ہے؟ (الجمال والکمال ص ۱۶۱)

مصنف کتب کثیرہ حکیم مولانا عنایت اللہ وارثی رحمہ اللہ تعالیٰ یوسف' زلیخا کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہانی کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

"قصہ نویسوں نے یوسف' زلیخا کے معاملہ کو دینی اور اخلاقی مسئلہ کی بجائے حسن و عشق کا معاملہ قرار دے کر ایک بنیادی غلطی کی ہے اس لئے یہ غلطی بے شمار غلطیوں کا سبب بن گئی اور بنتی چلی گئی ہے۔ اسی میں یوسف صدیق (علیہ السلام) سے زلیخا کے نکاح کا تصور بھی ہے۔

حسن و عشق کے افسانوں کا آخری باب عاشق و معشوق کا ملاپ ہی ہوتا ہے۔ یہاں بھی ان لوگوں نے یہی کوشش کی۔ حالانکہ یہ معاملہ حق و باطل کی فتح و شکست اور حق کی سرخروئی اور باطل کی رسوائی پر ختم ہونا تھا۔ سو ہو گیا۔ اور زلیخا کی اپنی زبانی ختم ہو گیا۔ نہ یہ حسن و عشق کا افسانہ ہے اور نہ اس کا آخری باب وصل و وصال کی صورت میں لکھا جانا مناسب تھا۔ اِذْ لَیْسَ فَلَیْسَ اگر ایسا ہوتا تو قرآن اسے مجرموں کے اقبال جرم پر ختم نہ کر دیتا۔

بعض لوگوں نے کچھ متضاد اور متعارض روایات کا سہارا لے کر اس ناممکن کو ممکن بنانے کی ناکام کوشش کی ہے۔

ایک راوی یوسف علیہ السلام کے دو بیٹے منسی اور افراثیم کو زلیخا کے بیٹے کہتا ہے اور دوسرا انہیں ناموں پر بیٹیاں اور زلیخا کی بیٹیاں ثابت کرتا ہے اور (حضرت ایوب علیہ السلام سے رشتہ داری قائم کرواتا ہے) اور اتنا بھی نہیں سوچتا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کا زمانہ حضرت یوسف علیہ السلام سے کم و بیش ہزار سال بعد کا ہے۔

البتہ یہ سارے "معتبر" راوی ایسے مضحکہ خیز اختلافات کے باوجود ایک بات پر ضرور متفق ہیں۔ وہ یہ کہ یوسف علیہ السلام نے شب زفاف (پہلی رات) زلیخا کو عذرا (کنواری' باکرہ) پایا۔ سمجھ نہیں آتی کہ اس خلوت کی رات کہاں چھپے بیٹھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھ رہے تھے اور باتیں سن رہے تھے" (حصص الحق ص ۶۳)

○.... کردار زلیخا قرآن کی نظر میں

کسی زوجہ رسول کا ایسا کردار اور عمل قرآن اور تاریخ میں دکھائی نہیں دیتا جس کردار کی مالک زلیخا (امرءۃ العزیز) بیان کی گئی ہے۔ اور یہ شافی دوافی بیان قرآن عزیز کا ہے کہ یہ عورت **غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ** (دروازے بند کر دیئے) کی مرتکب ہوئی۔ اس نے **هَيْتَ لَكَ** (ادھر آ) کہہ کر یوسف کو دعوت گناہ دی تھی اور جب وہ آمادہ گناہ نہ ہوا تو **مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا** (اس کی کیا سزا ہے جو تیری بیوی سے ارادہ گناہ کرے) کہہ کر عزیز مصر کو یوسف کو سزا دینے پر اکسایا اور پھر زنان مصر کے روبرو اعتراف کیا کہ **اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ** (میں نے اسے پھسلایا مگر وہ بچا رہا) اور اعلان کیا **لَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ** (اگر اس نے میرا مطالبہ پورا نہ کیا تو ضرور جیل جائے گا اور رسوا ہو گا) اور آخر یہ عورت اپنے مکر و فریب اور دنیوی جاہ و جلالت کی بدولت یوسف کو جیل بھیجنے میں کامیاب ہو گئی اور حضرت یوسف علیہ السلام نے بارہ سال کا طویل عرصہ قید و بند کی صعوبتیں اسی عورت کے جھوٹ اور فریب کی وجہ سے برداشت کیں۔

کیا ایسے کردار و عمل والی عورت اس یوسف صدیق کے پہلو میں جگہ حاصل کرنے کی اہلیت رکھتی ہے جو مالکہ کے مطالبہ کے جواب میں **مَعَاذَ اللّٰهِ** (اللہ کی پناہ) کی صدا بلند کرے' جو **اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ** (میرے آقا نے مجھے اچھا ٹھکانہ دیا) کہہ کر مالک کا احسان یاد رکھے جس کی زبان **اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ** (ظالم کبھی فلاح نہیں پاتے) کے الفاظ ادا کر کے زنا کی خرابیاں بیان کرے' جو بندے کمرے سے بھاگ کر گناہ سے جان چھڑائے' جو **رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ** (میرے رب! مجھے جیل ہی پسند ہے) کی دعا کر کے برائی سے بچنے کی کوشش کرے۔ زنان مصر جس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عفت و عصمت کی گواہی حَاشَ لِلّٰہِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْہِ مِنْ سُوْءٍ (بخدا ہم نے اس میں کوئی غلطی نہیں دیکھی) کے الفاظ سے دیں اور جو بارہ سال جیل میں گزارنے کے بعد رہائی کا پیغام لانے والے قاصد سے اِرْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ (اپنے آقا کی طرف لوٹ جا) کہہ کر الزام کی تحقیق پر اصرار کرے۔

کہاں حضرت یوسف علیہ السلام کی بلندی کردار اور کہاں زلیخا کے سفلی اطوار؟ کہاں یوسف صدیق کا اسوہ حسنہ اور کہاں زلیخا کی ناپاک جسارتیں؟ کون عقل مند ہے جو ان حقائق کی روشنی میں عقد یوسف و زلیخا کی خود ساختہ اور من گھڑت کہانی پر اعتبار و اعتماد کرے۔

اصل میں یوسف اور زلیخا کے معاملہ کو عاشقی اور معشوقی قرار دینا (کہ زلیخا عاشق تھی اور یوسف معشوق تھے) اس سلسلہ کی پہلی اور بنیادی غلطی ہے کہ جس کا ارتکاب تقریباً ہر داستان نویس نے شعوری یا غیر شعوری طور پر کیا ہے اور بقول شیخ سعدی علیہ الرحمہ ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

ترجمہ: معمار جب پہلی اینٹ ہی ٹیڑھی رکھ دے تو آسمان تک دیوار ٹیڑھی ہی جائے گی۔

○.... قرآنی اصول

قرآن مجید نے واقعہ افک (ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقین کا الزام بیان کرنے کے بعد) آخر میں ایک ضابطہ اور اصول بایں الفاظ ذکر فرمایا ہے۔

اَلْخَبِیْثَاتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثَاتِ ۚ وَالطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلطَّیِّبٰتِ (سورہ نور آیت نمبر ۲۶)

ترجمہ: گندی (ناپاک) عورتیں، گندے مردوں کے لئے اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے ہیں۔ اور پاک عورتیں، پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد، پاک عورتوں کے لئے ہیں۔

اس قرآنی اصول کی روشنی میں آپ خود نبی ابن نبی ابن نبی ابن نبی حضرت یوسف علیہ السلام کی سیرت و کردار کا جائزہ لیں کہ وہ کتنے پاکیزہ نفس، معصوم، بے گناہ، بے خطا اور بے قصور ہیں اور زلیخا کے فریب، مکر، سازشوں، منصوبوں، پروگرام، انتقامی جذبہ اور خواہش نفس اور جذبات پرستی کا اندازہ لگائیں اور سوچیں کہ کیا یہ ممکن ہے کہ ایسا عظیم المرتبت رسول اپنا گھر آباد کرنے کے لئے ایسی حیا باختہ عورت کا انتخاب کرے؟

ع۔ ایں خیال است و محال است و جنوں

○.... نوحؑ اور لوطؑ کی ازواج

یوسف و زلیخا کے نکاح کے بعض دعوے دار جھٹ یہ اعتراض جڑ دیتے ہیں کہ قرآن حکیم میں حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیویوں کے بارہ میں ہے فَخَانَتَاھُمَا (ان دونوں نے خیانت کی) جب ان دونوں انبیاء کی بیویاں خائن ہو سکتی ہیں تو زلیخا یوسف کی بیوی کیوں نہیں بن سکتی حالانکہ خیانت کا معنی بدکرداری نہیں ہے۔ خیانت کی نوعیت یہ تھی کہ دونوں کافرہ تھیں اور دلوں میں نفاق کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی آپ کو مجنوں اور دیوانہ کہتی اور مذاق اڑاتی۔ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی آپ کے دشمنوں کے ساتھ ملی ہوئی تھی۔ جب بھی آپ کے ہاں کوئی مہمان آتا وہ انہیں اطلاع کر دیتی اور وہ بے غیرت دندناتے ہوئے حضرت لوط علیہ السلام کے مہمان خانہ پر ہلہ بول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے۔ خیانت سے مراد بدکاری نہیں کیونکہ ہر نبی کی بیوی اس عیب سے ہمیشہ پاک ہوتی ہے۔

○.... نبیؑ سے دل لگایا

بعض نیک دل انسان یہ سمجھ کر کہ اس عورت (زلیخا) نے ایک نبی اللہ کے ساتھ اپنا دل لگایا تھا صرف اس کے افعال ہی سے درگزر پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ اسے خوبی بھی شمار کرتے ہیں۔ بہتر ہے کہ یہ لوگ عشق نفسانی اور محبت ایمانی میں فرق سمجھنے کی کوشش کریں۔

مہاجرات و انصاریات کے حالات پڑھو کہ ان کو سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے ساتھ کیسی محبت صادقہ و ایمانیہ تھی' بیسیوں نے عزیز و اقارب کو چھوڑا' وطن ترک کیا' دشمنان دین کے ہاتھوں سخت سخت عذاب سہے مگر حضور کی محبت سے ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹیں' بیسیوں وہ ہیں جنہوں نے خوشی خوشی جواں بیٹوں کو حضور پر فدا ہونے کے لئے میدان جنگ میں بھیج دیا اور جب ان کے شہید ہو جانے کی خبر ملی تو سجدہ شکر ادا کیا۔ کوئی ایسی کاملہ ملے گی کہ پدر و شوہر اور فرزند و برادر ایک ہی دن میں جنت کو سدھار گئے مگر وہ رخ زیبائے نبوی کی مشتاق جب حضور کے جمال سے اپنی آنکھیں روشن کر لیتی ہے تو نہایت استقامت و ثبات کے لہجہ میں بول اٹھتی ہے كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ۔ حضور' صحیح و سلامت ہیں تو اب ہر ایک مصیبت کی برداشت آسان ہے۔

اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن مردانہ کا بھی تصور کریں۔ جو اس درجہ کمال پر تھا جس سے برتر کوئی درجہ نہیں ہو سکتا۔ جامع ترمذی میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے' فرماتے ہیں کہ چودھویں رات کا چاند پوری روشنی میں تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاندنی میں لیٹے ہوئے تھے۔ میں کبھی چاند

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو دیکھتا اور کبھی حضور کے رخ انور پر نظر ڈالتا تھا۔ مجھے تو حضور ہی کا چہرہ زیادہ روشن نظر آیا۔ بقول شاعر

چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے
چاند کے چہرے پہ چھائیاں مدنی کا چہرہ صاف ہے

ربیع بنت معوذ صحابیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ ان سے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے پوتے نے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن کیا تھا تو جواب میں اس پیکر عصمت نے فرمایا **لَوْ رَءَيْتَهُ رَءَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً** اگر تو حضور کو دیکھ پاتا تو سمجھتا کہ سورج نکل رہا ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث (جو صحیحین اور ترمذی میں ہے) کو بھی پڑھ جاؤ **وَ لَا مَسِسْتُ خَزًّا وَّ لَا حَرِيْرًا وَّ لَا شَيْئًا كَانَ اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَا شَمِمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَ لَا عَنْبَرَةً كَانَ اَطْيَبَ مِنْ رَّائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**۔ میں نے ریشم کا کوئی دبیز یا باریک کپڑا ایسا نہیں چھوا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کف دست (ہتھیلی) سے زیادہ نرم ہو اور میں نے کوئی کستوری یا عنبر ایسا نہیں سونگھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہو۔

مومنات و صحابیات کی اس محبت صادقہ اور حضور کے اس حسن کاملہ کے علم کے بعد اب آپ دیکھئے کہ کسی مسلمان عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان الفاظ کا استعمال کیا جو امرءۃ العزیز (زلیخا) کے منہ سے یوسف صدیق کے لئے نکلے؟ ہرگز نہیں اس تقابل سے پتہ چل جائے گا کہ حب ایمانیہ اور شئی ہے اور خواہش نفسانیہ اور شئی ہے اور یہی وہ وجہ امتیاز ہے جو صحابیات کے درجہ کو بلند کر دیتی ہے اور امرءۃ العزیز (زلیخا) کو پست ٹھہراتی ہے۔ المختصر یہ یاد رکھئے کہ ایسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی روایت صحیحہ موجود نہیں کہ امرءۃ العزیز (زلیخا) کا نکاح یوسف صدیق سے ہوا تھا۔ (الجمال والکمال ص ۲۱۱)

مولانا مودودی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں جو عام شہرت ہے کہ بعد میں اس عورت سے حضرت یوسف کا نکاح ہوا اس کی کوئی اصل نہیں نہ قرآن میں اور نہ اسرائیلی تاریخ میں۔ (تفہیم القرآن ص ۳۹۰ جلد ۲)

○.... یوسف کا نکاح کس سے ہوا؟

مذکورہ تصریحات سے یہ امر تو واضح ہو چکا کہ حضرت یوسف علیہ السلام سے زلیخا کے نکاح کی بات محض افسانہ 'من گھڑت کہانی' خود ساختہ واقعہ اور بے دلیل دعویٰ ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر یوسف نے زلیخا سے نکاح نہیں کیا تھا تو وہ کون عورت ہے جس سے آپ نے نکاح فرمایا؟

تورات 'کتاب پیدائش ۴۱ باب ۵۰ تا ۵۲ ورس میں تو یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے شہر اون کے کاہن مسمی فوطی فرع کی دختر مسماۃ آس ناتھ سے نکاح کیا تھا اور منسی و فرائیم (میشا و افرائیم یا منشا اور افرائیم) دو پسر اسی کے بطن سے ہیں۔ ہمارے علماء کو غالباً" اس لئے مغالطہ ہوا کہ عزیز کا نام فوطی فار تھا اور کاہن کا نام فوطی فرع تھا یہ دونوں نام بہت زیادہ مشبہ الصوت ہیں۔ لیکن جب مورخ غور کرے گا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ ان دونوں کی شخصیت میں بڑا فرق ہے۔

فوطی فرع کاہن تھا یعنی امام مذہب اس کی دختر کنواری تھی اس کا نام آس ناتھ تھا۔ (جبکہ) فوطی فار بادشاہ کے جلوداروں کا سردار تھا اس کی عورت بیوہ یا مطلقہ ہو سکتی ہے اس کا نام لوگوں نے زلیخا یا راعیل بتایا ہے پھر یہ دونوں عورتیں ایک کیونکر سمجھی جا سکتی ہیں۔ (الجمال والکمال ص ۲۱۰)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○..... زیب داستاں

قرآن مجید میں بیان کردہ واقعہ یوسف حقیقت میں ایک سبق آموز تاریخی یادداشت' بے نظیر عبرت و نصیحت' ابتلاؤں اور آزمائشوں پر صبر و استقامت کی لازوال داستان' رضاء و تسلیم کے مظاہرے' افراد و اقوام کے عروج و اقبال کے وقائع' خدائے تعالیٰ کے عدل و رحم کی کرشمہ سازیاں' انسانی اور بشری لغزشیں اور ان کے انجام و مآل اور عصمت و ضبط نفس کی قابل اتباع حکایت ہے۔ جسے عجمی ذہن کے بعض قصہ نویسوں نے اپنی کج فہمی' کج اندیشی بلکہ غلط فہمی' غلط بینی اور قرآن فراموشی کی بناء پر حسن یوسف اور عشق زلیخا کی کہانی سمجھ لیا اور اس داستان عبرت کو کیا سے کیا بنا دیا۔

ذرا سی بات تھی اندیشہ عجم نے جسے
بڑھا دیا ہے فقط زیب داستاں کیلئے

○..... تقریب تاج پوشی

بات عقد زلیخا کی بحث میں طوالت اختیار کر گئی۔ غرض جب یوسف علیہ السلام کو مصر کی وزارت خزانہ کا عہدہ سنبھالے ایک سال پورا ہو گیا اور بادشاہ مصر نے آپؑ کے اخلاق عادات اور افعال و اعمال کا بذات خود پوری طرح تجربہ اور مشاہدہ کر لیا تو اس نے تمام امور مملکت حضرت یوسف علیہ السلام کے سپرد کر دیئے اور آپ کو وزیر اعظم کا عظیم عہدہ تفویض کرنے کے لئے ایک بے مثال "تقریب تاج پوشی" منعقد کی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ایک سال کی مدت گزر گئی تو بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بلا کر تاج پہنایا' شاہی تلوار باندھی اور جواہر سے جڑا ہوا تخت آپ کے لئے بچھوایا اور تخت کے گرد ریشمی کپڑا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لٹکا دیا۔ تخت تیس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا تھا اس پر دس بستر بچھے ہوئے تھے اور ساٹھ باریک پردے تھے۔ پھر حضرت یوسف علیہ السلام کو تاج پہن کر تشریف لانے کو کہا۔ آپ سر پر تاج رکھے برآمد ہوئے آپ کا رنگ برف کی طرح گورا اور چہرہ چاند کی طرح روشن تھا۔ بدن کی صفائی کی وجہ سے چہرے کا رنگ یعنی عکس بدن پر نظر آتا تھا۔ آپ اس شان و شوکت سے تخت پر بیٹھ گئے۔ تمام حکام آپ کے فرمانبردار ہو گئے۔ بادشاہ ریان بن ولید' مصر کی پوری حکومت آپ کے سپرد کر کے اپنے گھر چلا گیا۔ ابن زید کا بیان ہے شاہ مصر کے پاس بڑے خزانے تھے۔ اس نے وہ تمام یوسف کے تصرف میں دے دیئے۔ امام مجاہد وغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی دعوت پر بادشاہ مسلمان ہو گیا اور اس کے ساتھ کثیر تعداد میں لوگ حضرت یوسف کے دست حق پرست پر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ (تفسیر مظہری ص ۱۶۹' جلد ۶)

بادشاہ نے اپنی انگشتری اپنے ہاتھ سے نکال کر یوسف کے ہاتھ میں پہنا دی اور کہا کہ میں نے تجھے مصر کی ساری زمین پر حکومت بخشی فقط تخت نشینی میں میں تجھ سے بزرگ تر ہوں گا۔ (قصص القرآن ص ۲۱۳' جلد ۱)

قرآن عزیز حضرت یوسف علیہ السلام کے تمکن فی الارض کو بایں الفاظ ذکر فرماتا ہے۔

وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ○

ترجمہ: اور یوں ہم نے حضرت یوسف علیہ السلام کو سرزمین مصر میں اقتدار بخشا تاکہ جہاں چاہیں وہاں رہیں۔ ہم جسے چاہتے ہیں اسی طرح اپنی رحمت سے فیض یاب کر دیتے ہیں۔ اور ہم نیکیاں کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنی تمام مملکت کا امین و کفیل بنا دیا اور شاہی خزانوں کی کنجیاں آپ کے حوالے کر کے مختار عام کر دیا۔

اللہ ' اللہ ! رب کائنات کی قدرت اور اس کے عطاء و کرم کی یہ کیسی بوالعجبی ہے کہ کل جس ہستی کو مصر کی متمدن قوم 'بدوی اور صحرائی سمجھتی تھی' جو بدوی تھا اور غلام بھی' اس کو پہلے ایک سردار کے گھر کا مختار' اس کی نگاہوں میں محترم' معزز اور امین بنایا اور پھر قید خانہ کی زندگی سے نکالا تو مملکت مصر اور قوم مصر کا مالک بنا دیا۔ یہ قادر مطلق کی کارفرمائی کا معجزانہ مظاہرہ نہیں تو اور کیا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو کہاں سے اٹھایا اور کہاں پہنچایا؟ کنعان کے جنگل کے ایک غیر آباد کنویں کی تاریکی سے نکالا اور مصر جیسے متمدن اور ترقی یافتہ ملک کے سارے خزانوں کا مالک بنا دیا۔ ذروں کو اٹھانا اور ان کو رشک خورشید بنانا صرف خالق ارض و سماء کا ہی کام ہے۔

اس آیت مبارکہ سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اقتدار اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور حکومت بجائے خود کوئی بری شئی نہیں لیکن نااہل لوگوں کے پاس آ کر وہ ضروری بری بن جاتی ہے۔

○.... پرہیزگاروں کو بشارت

حضرت یوسف علیہ السلام کے اس واقعہ عجیبہ میں یہ سبق ہے کہ کوئی شخص اگر دنیوی اقتدار و حکومت کو ہی اپنی منزل اور مقصود قرار دے لے اور اسے نیکی کا اصل اجر و ثواب اور حقیقی ثمرہ سمجھ بیٹھے تو یہ اس کی خام خیالی' کوتاہ فہمی اور کم عقلی ہے اس کے لئے بہترین اجر و ثواب تو وہ ہے جو مومن کو بعد از وفات دیا جائے گا۔ ارشاد خداوندی ہے۔

وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ۝

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور البتہ آخرت کا اجر یقیناً اس سے بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو ایماندار اور پرہیزگار ہیں۔

ان کلمات طیبات سے اللہ تعالیٰ نے ہر نیکوکار کی حوصلہ افزائی فرما دی کہ ہماری رحمت و عنایت کا دروازہ ہر اس شخص کے لئے اب بھی کھلا ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح بے داغ سیرت کا مالک ہو جو دیانت و امانت کی بہترین خوبیوں سے متصف ہو' جسے کوئی بیرونی انگیخت اپنی منزل سے غافل نہ کر سکے' ہم کسی نیکوکار کے اعمال کو ضائع نہیں کرتے' یہ ہر اس شخص کے لئے صلائے عام ہے جس میں اولوالعزمی کا جوہر ہے نیکی کی صلاحیتیں ہیں۔ مجھے راضی کرنے کے لئے ہر قسم کی تکلیفوں اور بدنامیوں کو برداشت کرنے کا حوصلہ رکھتا ہے کہ وہ بے جھجک آگے چلا آئے اس کے برہنہ سر کو عزت و کرامت کے تاج سے ضرور سرفراز فرمایا جائے گا اور دنیا میں جاہ و جلال بخشنے کے علاوہ قیامت کے دن بھی ہم اسے اپنی ابدی رحمتوں سے مالا مال فرمادیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور بہزار عجز و انکسار دعا ہے کہ وہ ہم سب کو نیک و صالح' متقی اور پرہیزگار بن کر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر ۱۲

”ملاقات برادران“

اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلِیِّ الذَّاتِ عَظِیمِ الصِّفَاتِ سَمِیِّ السَّمٰتِ کَبِیرِ الشَّانِ جَلِیلِ القَدرِ رَفِیعِ الذِّکرِ مُطَاعِ الاَمرِ جَلِیِّ البُرھَانِ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ ثُمَّ صَلِّ عَلَیہِ اَمَّا بَعدُ! فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ○

وَ جَآءَ اِخوَۃُ یُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَیہِ فَعَرَفَھُم وَ ھُم لَہٗ مُنکِرُونَ ○ وَ لَمَّا جَھَّزَھُم بِجَھَازِھِم قَالَ ائتُونِی بِاَخٍ لَّکُم مِّن اَبِیکُم اَلَا تَرَونَ اَنِّیٓ اُوفِی الکَیلَ وَ اَنَا خَیرُ المُنزِلِینَ ○ فَاِن لَّم تَاتُونِی بِہٖ فَلَا کَیلَ لَکُم عِندِی وَ لَا تَقرَبُونِ ○ قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنہُ اَبَاہُ وَ اِنَّا لَفٰعِلُونَ ○ وَقَالَ لِفِتیٰنِہِ اجعَلُوا بِضَاعَتَھُم فِی رِحَالِھِم لَعَلَّھُم یَعرِفُونَھَآ اِذَا انقَلَبُوٓا اِلٰٓی اَھلِھِم لَعَلَّھُم یَرجِعُونَ ○ فَلَمَّا رَجَعُوٓا اِلٰٓی اَبِیھِم قَالُوا یٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الکَیلُ فَاَرسِل مَعَنَآ اَخَانَا نَکتَل وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُونَ ○ قَالَ ھَل اٰمَنُکُم عَلَیہِ اِلَّا کَمَآ اَمِنتُکُم عَلٰٓی اَخِیہِ مِن قَبلُ فَاللّٰہُ خَیرٌ حٰفِظًا وَّ ھُوَ اَرحَمُ الرّٰحِمِینَ ○ وَ لَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَھُم وَجَدُوا بِضَاعَتَھُم رُدَّت اِلَیھِم قَالُوا یٰٓاَبَانَا مَا نَبغِی ھٰذِہٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّت اِلَینَا وَ نَمِیرُ اَھلَنَا وَ نَحفَظُ اَخَانَا وَ نَزدَادُ کَیلَ بَعِیرٍ ذٰلِکَ کَیلٌ یَّسِیرٌ ○ قَالَ لَن اُرسِلَہٗ مَعَکُم حَتّٰی تُؤتُونِ مَوثِقًا مِّنَ اللّٰہِ لَتَاتُنَّنِی بِہٖٓ اِلَّآ اَن یُّحَاطَ بِکُم فَلَمَّآ اٰتَوہُ مَوثِقَھُم قَالَ اللّٰہُ عَلٰی مَا نَقُولُ وَکِیلٌ ○ (سورۃ یوسف آیت نمبر ۵۸ تا ۶۶)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور برادران یوسف آئے تو ان کی خدمت میں حاضر ہوئے پس یوسف نے انہیں پہچان لیا اور وہ آپ کو نہ پہچان سکے۔ اور جب ان کے لئے ان کا سامان تیار کر دیا تو فرمایا کہ لانا میرے پاس اپنے پدری بھائی کو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں پیمانہ پورا بھر کر دیتا ہوں اور بہترین مہمان نواز ہوں۔ اگر تم اسے میرے پاس نہ لائے تو تمہارے لئے میرے پاس کوئی پیمانہ نہیں ہو گا اور میرے پاس نہ آنا۔ وہ بولے ہم اس کے بارے میں اس کے باپ سے مطالبہ کریں گے اور ہم ضرور ایسا کریں گے۔ اور یوسف نے اپنے ملازموں سے کہا ان کا مال ان کے کجاووں میں رکھ دو تاکہ جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس پہنچیں تو اسے پہچان کر شائد واپس لوٹیں۔

پھر جب وہ اپنے باپ (یعقوب) کے پاس آئے تو کہنے لگے اے ابا جی! آئندہ کے لئے ہم سے غلہ روک دیا گیا۔ لہٰذا آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی (بنیامین) کو بھیجیں۔ تاکہ ہم غلہ لا سکیں اور ہم ضرور اس کی حفاظت کریں گے آپ نے فرمایا میں تم پر اس کے بارہ میں اعتماد نہیں کرتا مگر اسی طرح جیسے میں نے اس سے قبل اس کے بھائی کے بارہ میں تم پر اعتماد کیا۔ پس اللہ ہی بہترین حفاظت کرنے والا اور مہربانوں میں سب سے زیادہ مہربان ہے۔ اور جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو اپنا مال (اس سامان میں) پایا جو انہیں واپس لوٹا دیا گیا تھا۔ کہنے لگے اے ہمارے ابا جان! ہمیں اور کیا چاہیئے؟ ہم گھر والوں کے لئے غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ کا بوجھ (غلہ) زیادہ لائیں گے۔ یہ ناپ (یعنی غلہ) تو بہت تھوڑا ہے۔ حضرت یعقوبؑ نے فرمایا۔ میں اسے تمہارے ساتھ ہرگز نہیں بھیجوں گا یہاں تک کہ تم مجھے پکا یقین دلا دو اللہ کی قسم سے کہ اسے میرے پاس ضرور لے آؤ گے۔ بجز اس کے تم سب کو گھیر لیا جائے' پس جب انہوں نے آپ سے پختہ وعدہ کر لیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہماری گفتگو پر نگہبان ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب کائنات کی حمد و ثنا اور رسول کائنات کی ذات بابرکات پہ درود و سلام کے بعد!

مذکورہ بالا آیات مقدسات میں اللہ رب العالمین نے برادران یوسف کے مصر آنے' حضرت یوسف سے ملاقات کرنے' غلہ کی درخواست پیش کرنے' حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ گفتگو کرنے اور حضرت یوسف کے بھائیوں سے حسن سلوک کا ذکر فرمایا ہے۔

○.... خوشحالی مصر

آپ یہ بات جان چکے ہیں کہ رب تعالیٰ نے آزمائش' ابتلاء اور امتحان کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کو ملک مصر کا بااختیار حکمران بنا دیا اور بادشاہ مصر ریان بن ولید نے تمام ملکی معاملات حضرت یوسف علیہ السلام کے سپرد کر دیئے اور خود صرف تخت نشینی کی حد تک بادشاہ رہ گیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کی حکومت و سلطنت سنبھالنے کے بعد بادشاہ مصر کے خواب سے متعلق وہ تمام تدابیر شروع کر دیں جو چودہ سال کے اندر مفید اور کار آمد ہو سکیں اور عوام' قحط سالی اور بدحالی کے ایام میں بھوک اور پریشانی سے محفوظ رہ سکیں۔ آپ نے خوشحالی کے سات سال میں زراعت و پیداوار کی طرف خصوصی توجہ دی' کاشتکاروں اور زمینداروں کے لئے خصوصی مراعات اور سہولتوں کا اعلان کیا اور غیر آباد و بنجر زمینیں بھی آباد کروائیں اور انہیں قابل کاشت بنایا۔ غلہ کی حفاظت کے لئے بڑے وسیع و عریض اور مضبوط گودام تعمیر کروائے اور حکومتی سطح پر اشیاء خوردنی کے جمع کرنے کا خاص انتظام و اہتمام کروایا اور یہ سارا کام بڑے نظم و نسق اور احتیاط سے کروایا تاکہ کوئی بدانتظامی پیدا نہ ہو۔ آپ نے سرکاری سطح پر غلہ کی خریداری کی مہم شروع کی اور رعایا کو اپنے طور پر غلہ ذخیرہ کرنے کا حکم دیا۔ ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سات سالوں میں مصر کی پیداوار خوب بڑھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے حکم کے مطابق ضرورت سے زائد تمام غلہ خوشوں سمیت گوداموں میں ذخیرہ کر لیا گیا اور اس عرصہ میں نئے اور پرانے گودام لبالب بھر گئے۔

چونکہ یہ تفصیل بادشاہ کے خواب اور اس کی تعبیر کے ضمن میں خود بخود ذہن میں آ جاتی ہے اس لئے قرآن عزیز نے واقعہ کے ان غیر ضروری حصوں کو بیان نہیں کیا البتہ تورات نے ان تفصیلات کو بھی دہرایا ہے کہ۔

"یوسف فرعون (بادشاہ) کے حضور سے نکل کر مصر کی ساری زمین میں پھرا اور بڑھتی کے سات برس میں زمین مالا مال ہوئی تب اس نے ان سات برسوں کی ساری چیزیں' کھانے کی جو سرزمین مصر میں تھیں جمع کیں اور اس نے ان کھانے کی چیزوں کو بستیوں میں ذخیرہ کیا اور ان کھیتوں کی جو ہر بستی کے آس پاس تھے' کھانے کی چیزیں اسی بستی میں رکھیں اور یوسف نے غلہ بہت کثرت سے جیسا دریا کی ریت' بے حساب' جمع کیا" (قصص القرآن ص ۳۱۵ جلد ۱)

○.... قحط سالی مصر

خوشحالی کے سات سال گزرنے کے بعد آخر وہ وقت آیا جب ہر طرف قحط اور خشک سالی کے آثار نمودار ہونے لگے۔ مینہ برسنا بند ہو گیا۔ دریائے نیل کے پانی کی سطح بہت نیچے گر گئی۔ سرسبز و شادات علاقوں میں خاک اڑنے لگی اور زرخیز زمینیں بنجر ہو گئیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی حسن تدبیر اور معاملہ فہمی سے جو غلہ محفوظ رکھا گیا تھا اب وہ لوگوں میں تقسیم کیا جانے لگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... سارا مصر غلام ہو گیا

حضرت یوسف علیہ السلام نے زمانہ قحط سالی میں ایسے اقدامات کیے جس سے مصر کی تمام رعایا آپ کے تابع اور غلام ہو گئی۔ قحط کے پہلے سال عوام کا جمع شدہ غلہ ختم ہو گیا اور لوگ حضرت یوسف علیہ السلام سے غلہ خریدنے پر مجبور ہو گئے حضرت یوسف علیہ السلام نقد روپیہ کے عوض غلہ عطا فرماتے اس طرح ملک مصر کا ہر سکہ درہم و دینار آپ کے پاس شاہی خزانے میں جمع ہو گیا۔ دوسرے سال لوگوں نے اپنے زیورات اور جواہر دے کر حضرت یوسف سے غلہ خریدا اور مصر کے تمام سونے چاندی اور جواہرات کے آپ مالک ہو گئے۔ تیسرے سال لوگوں نے اپنے جانور اور مویشی دے کر غلہ حاصل کیا۔ چوتھے سال غلام اور لونڈیاں حضرت یوسف علیہ السلام کے آگے بیچ دیں اور غلہ حاصل کیا۔ پانچویں سال جائیدادیں' زمینیں' گھر اور مکانات بھی غلے کے عوض فروخت کر ڈالے چھٹے سال لوگ قحط اور خشک سالی کی وجہ سے اتنے پریشان اور بدحال ہوئے کہ اپنے بچوں اور اولاد کے عوض غلہ خریدنے پر مجبور ہو گئے۔ اور ساتویں سال تمام اہل مصر نے اپنی جانوں کو حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس فروخت کر دیا اور آپ کی غلامی اختیار کر لی۔ اس طرح سات سال کے اندر مصریوں کی نقد' جنس' زیورات و جواہرات' جانور اور مویشی' غلام اور لونڈیاں' ان کے بچے اور خود باشندگان مصر' سب کچھ حضرت یوسف علیہ السلام کے حضور رہن ہو گیا۔ (تفسیر مظہری اردو ص ۱۷۰' جلد ۶)

اس روایت کے بارہ میں امام تفسیر علامہ حافظ عمادالدین ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِصِحَّۃِ ذٰلِکَ وَ ھُوَ مِنَ الْاِسْرَآئِیْلِیَاتِ الَّتِیْ لَا تُصَدَّقُ وَ لَا تُکَذَّبُ

(تفسیر ابن کثیر ص ۳۸۳' جلد ۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اس روایت کی صحت کا حال اللہ کو ہی معلوم ہے اور یہ اسرائیلیات میں سے ہے جن کی نہ تصدیق کی جاسکتی ہے اور نہ ہی انہیں جھٹلایا جاسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور شان ملاحظہ فرمائیں۔ یہ وہی مصر ہے جس کے بازار میں سیدنا یوسف علیہ السلام کو خریدنے کے لئے مصری لوگ جمع ہوئے تھے۔ اللہ جل جلالہ نے اپنے جلیل القدر پیغمبر کے صبر کا یہ اجر بخشا کہ آپ کو خریدنے والے مصریوں کو آپ کا غلام بنا دیا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔

○.... احسان یوسف

حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ عظمت و شان دیکھ کر رعایا پکار اٹھی کہ آج تک ایسا عالی قدر حاکم نہیں ہوا جو ساری رعایا کے جان' مال اور اولاد کا مالک ہو گیا ہو۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ ریان بن ولید سے مشورہ طلب کیا کہ اب آپ کی کیا رائے ہے؟ ہمیں اپنی رعایا کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے۔ بادشاہ نے کہا جو آپ کی رائے وہی میرے رائے. میں نے تو ہر معاملہ میں آپ کو کلی اختیارات دے رکھے ہیں اور ہم خود آپ کے تابع اور مطیع و فرمانبردار ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے عام منادی کروادی کہ فلاں وسیع میدان میں لوگ جمع ہو جائیں کیونکہ والی مصر حضرت یوسف علیہ السلام کوئی "اہم اعلان" کرنے والے ہیں۔ قحط و خشک سالی میں مبتلا اور بھوک و غربت کی ستائی ہوئی پوری قوم جو یوسف کو ہی اپنا نجات دہندہ سمجھتی تھی یہ اعلان سنتے ہی میدان میں جمع ہو گئی وسیع و عریض میدان میں عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر حضرت یوسف علیہ السلام کا "اعلان شاہی" سننے کے لئے بے تاب تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام ریان بن ولید کی معیت میں تشریف لائے۔ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔

اِنِّیْ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اُشْهِدُکَ اَنِّیْ قَدْ اَعْتَقْتُهُمْ وَرَدَدْتُ اِلَیْهِمْ اَمْلَاکَهُمْ (روح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المعانی ص ۶' جلد ۱۳)

ترجمہ : میں اللہ تعالیٰ کو اور (اے بادشاہ) آپ کو گواہ بنا کر تمام اہل مصر کی آزادی اور ان کے اموال کی واپسی کا اعلان کرتا ہوں۔

اور فرمایا لوگو! یہ جو کچھ ہوا سب قدرت خداوندی کا کرشمہ تھا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کو میرا اور آپ سب کا امتحان مقصود تھا۔ کیونکہ اسے اور مجھے تمہاری دولت کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ وحدہ لا شریک ہے۔ ہر چیز کا مالک و مختار اور حاکم کل ہے۔ مجھے اس نے اپنا ایلچی اور رسول بنا کر تمہاری طرف مبعوث فرمایا ہے۔ میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ اس واحد خدا پر ایمان لے آؤ اور مجھے اس کا نبی اور پیغمبر تسلیم کر لو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور لا الہ الا اللہ پڑھ کر مومن و مسلمان بن جاؤ۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ کہنا تھا کہ عوام کا جم غفیر بیک زبان پکار اٹھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یُوْسُفُ صِدِّیْقُ اللّٰہِ۔

○.... زہد یوسف

حضرت یوسف علیہ السلام قحط سالی کے زمانے میں خود بھی بھوکے رہتے تھے۔ مصاحبین اور رفقاء کار نے کہا' اے یوسف! مصر کا سارا غلہ تو آپ کے قبضہ میں ہے اور آپ بھوکے رہتے ہیں۔ فرمایا میرا پیٹ بھرا ہو گا تو اندیشہ ہے کہ میں بھوکوں کو بھول جاؤں گا۔ بادشاہ کے باورچیوں کو آپ نے حکم دے دیا تھا کہ بادشاہ کے لئے صرف دوپہر کو ہی کھانا تیار کریں۔ پیٹ بھرنے کے بعد بادشاہ کہیں بھوکوں کو بھول نہ جائے۔ (تفسیر مظہری اردو ص ۱۷۰' جلد ۶)

نیز فرمایا کہ اگر میں سیر ہو کر کھاؤں اور میری رعایا بھوکی رہے تو کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور میرا کیا جواب ہو گا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ نہیں بن آئے گا مجھ سے جواب
مجھ سے لے بیٹھا اگر وہ یہ حساب
اس لئے فاقہ سے الفت ہے مجھے
تاکہ بھوکوں سے نہ ہو نفرت مجھے

والی مصر حضرت یوسف علیہ السلام کی سیرت و کردار کی روشنی میں اگر آج کے حکمرانوں کے اعمال و افعال کا جائزہ لیا جائے تو زمین و آسمان کا فرق اور مشرق و مغرب کی دوری نظر آئے گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو بھی حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح رعایا کا ہمدرد اور خیر خواہ بننے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

ہمارے پیغمبر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ بھی یہی ہے کہ جس حال میں عوام ہوں۔ حکمران بھی اسی حالت میں زندگی گزاریں اور حاکم، خود کو کوئی انوکھی اور مافوق الفطرت مخلوق نہ سمجھیں بلکہ عوام کے ساتھ گھل مل کر اور ان کے ہمراہ کام کر کے خوشی محسوس کریں۔ اگر عوام بھوکے ہوں اور حکمران عیش و عشرت کریں تو ایسے حاکموں کو "اسلامی حکمران" نہیں کہا جا سکتا۔ نبی اکرم رسول معظم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ۵ ہجری کو غزوہ خندق کے موقع پر خندق کھودتے وقت آپ خود بنفس نفیس مٹی اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے اور آپ کا شکم مبارک گرد آلود ہو گیا تھا۔ سخت سردی کی راتیں تھیں اور صحابہ اور خود آنحضرت ؐ کو کئی دنوں سے فاقہ تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودتے کھودتے ایک سخت چٹان آ گئی۔ ہم نے آپ سے عرض کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ٹھہرو! میں خود توڑتا ہوں۔ ہم نے دیکھا کہ بھوک کی شدت کی وجہ سے آپ کے شکم مبارک پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم سب نے تین دن سے کوئی چیز نہیں چکھی تھی۔ آپ نے کدال دست مبارک میں پکڑی اور اس چٹان پر ماری تو دفعتہ" چٹان ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گئی۔ (سیرۃ مصطفیٰ ص ۲۱۳' جلد ۲)

○.... کنعان میں قحط

جب قحط سالی کا زمانہ آیا تو مصر کے علاوہ قرب و جوار کا علاقہ بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکا اور شام' فلسطین' مشرقی اردن' شمالی عرب وغیرہ سب خشک سالی کی لپیٹ میں آ گئے اور قحط کی تباہ کاریوں کا شکار ہو گئے۔ ان حالات میں حضرت یوسف علیہ السلام کے دانشمندانہ انتظامات کی بدولت صرف مصر ہی وہ ملک تھا جہاں قحط کے باوجود غلہ وافر مقدار میں موجود تھا۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام نے بیرونی ممالک سے آنے والوں کے لئے بھی غلہ مہیا کرنے کا انتظام کر رکھا تھا لیکن ان سے مناسب' معقول اور موزوں قیمت وصول کی جاتی تھی اور ہر ایک کے لئے غلہ کی مخصوص مقدار سے زیادہ غلہ حاصل کرنا ممنوع تھا۔ ان ہنگامی حالات میں اگر یہ دونوں طریقے نہ اپنائے جاتے تو حضرت یوسف علیہ السلام کا اس اہم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا مشکل تھا۔ اگر حکومت مصر مفت غلہ تقسیم کرتی تو مصر کی معاشی حالت بگڑ جاتی اور اگر راشن بندی کا طریقہ اختیار نہ کیا جاتا تو مصر کے تمام ذخائر چند دنوں میں ختم ہو جاتے۔ اسی حسن انتظام اور حقیقت شناسی کے باعث حضرت یوسف علیہ السلام سات سالہ قحط کے طویل عرصہ میں ملکی معیشت کو برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ دوسرے لوگوں کی کفالت بھی کرتے رہے۔ علماء اسلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کے اسی طریقہ کار کی وجہ سے حکومت کو ہنگامی حالات میں راشن بندی کا نظام جاری کرنے کی اجازت دی ہے۔ غرض کنعان کا علاقہ بھی اس قحط کی زد میں تھا اور وہاں کے لوگ بھی بھوک کی وجہ سے سخت پریشانی میں مبتلا تھے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاندان یعقوب بھی اس قحط سے محفوظ نہ تھا۔

○.... شہرہ سخاوت یوسف

ابھی ذکر ہوا کہ اس بدحالی اور قحط سالی کے زمانہ میں مصر ہی وہ ملک تھا جس کے عوام خوشحال تھے اور ملکی ضروریات کے علاوہ یہاں سے بیرون ملک بھی خاص مقدار میں غلہ سپلائی کیا جاتا تھا۔ سیدنا یوسف علیہ السلام ہر آنے والے کی جائز ضرورت پوری کرتے' اسے اونٹ بھر غلہ عطا فرماتے اور دعاء برکت سے نوازتے تھے۔ آپ کی فیاضی اور سخاوت کا شہرہ عام ہو گیا تمام لوگ آپ کی عظمت و بزرگی کے گیت گانے لگے۔ حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ تفسیر سورۃ یوسف میں فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ شام کے باشندے مصر سے غلہ لے کر واپس جا رہے تھے کہ وہ راستے میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی ملاقات کے لئے کنعان میں ٹھہر گئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام سے گفتگو کے دوران ان شامیوں نے آپ سے والی مصر کی خوبیاں اور صفات کا ذکر کیا اور عرض کیا۔

"اے اللہ کے نبی! ہم نے اس جیسا حاکم کبھی نہیں دیکھا' وہ مخلوق خدا سے بڑی محبت کرنے والا' فقیروں' مسکینوں اور محتاجوں کے حال پر رحم کرنے والا' دوسروں کو کھلانے اور خود بھوکا رہنے والا' عدل و انصاف کرنے والا' عوام کے جان' مال' عزت اور آبرو کی حفاظت کرنے والا' یاد الٰہی میں مشغول رہنے والا' رعایا کو خوش حال اور راضی رکھنے والا' بے مثال حسن و جمال اور نظافت و نفاست والا' اکثر اوقات عبادت خدا میں مصروف رہنے والا' خلق کریم اور طبع سلیم والا' حلم عظیم اور عقل فہیم والا بادشاہ ہے۔ اس کی قربت میں آرام اور اس کی صحبت میں سکون ملتا ہے۔ اس سے گفتگو کرنے سے دل بے چین کو قرار اور طبیعت پریشان کو سرور میسر آتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں حیا اور عمل میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفا ہے وہ انتہائی متین' ذہین' فطین اور حسین بادشاہ ہے"

حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب والی مصر کے یہ اوصاف اور خصائل شامیوں کی زبانی سنے تو فرمایا کہ جو خصائص تم بیان کرتے ہو وہ سارے تو کسی پیغمبر اور نبی میں ہی جمع ہو سکتے ہیں۔

ایہہ خصائل باجہ پیغمبر مشکل نظری آون
والی مصر پیغمبر ہوسی صفتاں ایہہ فرماون

کاش! میں' ضعف' کمزوری اور بڑھاپے میں مبتلا نہ ہوتا تو ایسے عظیم انسان کی ملاقات کے لئے ضرور مصر جاتا۔

○.... روانگی برادران

باشندگان شام کی زبانی والی مصر کی خوبیاں اور خصائص سننے کے بعد آل یعقوب کی معاشی ضروریات پوری کرنے کے لئے حضرت یعقوب علیہ السلام نے براوران یوسف کو حکم دیا اے میرے فرزندو! مجھے اطلاع ملی ہے کہ والی مصر' عادل بادشاہ ہے۔ تم اس کے پاس جاؤ' اپنا تعارف کروانا' میرا سلام کہنا' امید ہے کہ وہ تمہاری ضرورت پوری کر دے گا اور تمہیں غلہ عطا کرے گا۔ جو تمہارے پاس تھوڑے بہت درہم و دینار ہیں وہ لے جاؤ' اگر غلہ کی قیمت زیادہ ہو تو اس کی منت سماجت کر لینا اور بتانا کہ ہم خانوادہ نبوت سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارے باپ کا نام "حضرت یعقوب علیہ السلام" ہے۔ برادران یوسف نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے حکم کے مطابق باربرداری کے لئے اونٹ لئے اور مصر کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے حقیقی بھائی "بنیامین" کو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے پاس رکھ لیا اور باقی دس صاحبزادوں کو بخیریت واپسی کی دعا دے کر رخصت کر دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... برادران یوسف مصر میں

رب کائنات کی قدرت ملاحظہ فرمائیے کہ برادران یوسف کا یہ قافلہ اسی بھائی سے غلہ لینے جا رہا ہے جسے وہ بیس درہم کے عوض فروخت کر کے اپنے خیال میں کسی مصری گھرانے کا معمولی اور گم نام غلام بنا چکے تھے مگر اس یوسف فروش بھائیوں کو کیا معلوم کہ وہ کل کا غلام آج مصر کے تاج و تخت کا مالک بن چکا ہے اور انہیں اسی کے سامنے اپنے بھوک و افلاس کا قصہ چھیڑنا اور اپنی بے بسی اور بے بضاعتی کا حال بیان کرنا ہے۔

المختصر برادران یوسف حصول غلہ کی غرض سے ملک مصر میں داخل ہوئے۔ کار پردازان حکومت نے حسب معمول اس قافلہ کی آمد کی اطلاع بھی حضرت یوسف علیہ السلام کو دی۔ کہ مصر میں دس تنومند' خوبصورت اور وجیہہ افراد پر مشتمل ایک قافلہ کنعان سے وارد ہوا ہے۔ اور والی مصر (یوسف) سے ملاقات کا آرزو مند ہے' بقول ان کے وہ خاندان نبوت کے چشم و چراغ اور نبی اللہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے فرزند ہیں اور وہ دربار شاہی میں حاضر ہو کر اپنی داستان غم اپنی زبانی سنانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ان اہل قافلہ کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) روبیل (۲) شمعون (۳) لاوی (۴) یہودا (۵) زبالون (۶) یشجر (۷) جاد (جد) (۸) آشر (۹) نفتالی (۱۰) دان

حضرت یوسف علیہ السلام نے جب یہ اطلاع نامہ اور نام پڑھے تو ماضی کے تمام واقعات نظروں میں گھومنے لگے اور بے اختیار آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... دربار میں حاضری

حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کنعانی قافلے کو دربار میں حاضر ہونے کی اجازت فرما دی۔ برادران یوسف پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس' پراگندہ حالت بنائے حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ان کی آمد کی خبر اور اطلاع تو پہلے ہی سن چکے تھے لہٰذا آپ نے انہیں دیکھتے ہی پہچان لیا اور کیوں نہ پہچانتے ان کا رنگ ڈھنگ' بول چال' لب و لہجہ' نقشہ و صورت اور ساری ادائیں حضرت یوسف علیہ السلام کی جانی پہچانی تھیں۔ البتہ وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو نہ پہچان سکے۔ اور کس طرح پہچانتے؟ کل جو چھوٹا سا بچہ تھا آج وہ تقریباً چالیس سال کا تجربہ کار انسان ہے' بول چال اور نقشہ و رنگ سے شبہ بھی کرتے تو کس طرح؟ ان کے وہم و گمان میں بھی یہ نہیں آ سکتا تھا کہ شاہانہ لباس میں ملبوس' زرنگار کرسی پر بیٹھا ہوا یہ شخص' جس کے حکم کی تعمیل کے لئے ہزاروں ملازم دست بستہ کھڑے ہیں' یہ وہ ننھا یوسف ہے جسے عرصہ ہوا انہوں نے تاریک کنویں میں پھینکا تھا اور پھر صرف بیس روپے میں قافلہ والوں کے ہاتھ فروخت کر دیا تھا۔

قرآن حکیم برادران یوسف کی مصر میں آمد اور دربار یوسف میں ان کی حاضری کو بایں الفاظ بیان فرماتا ہے۔

وَجَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ ○

ترجمہ: اور یوسف علیہ السلام کے بھائی آئے جب وہ یوسف کے پاس پہنچے تو اس نے انہیں پہچان لیا مگر وہ نہ پہچان سکے۔

○.... مکالمہ یوسفؑ برادران

برادران یوسف نے حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے اپنی گھریلو مجبوریوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور معاشی مشکلات کا اظہار کیا اور آپ سے غلہ کی درخواست کی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے جذبات پر قابو رکھا اور ایک اجنبی کی حیثیت سے ان سے گھر کے حالات دریافت کئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تم کون لوگ ہو اور تمہارا کام کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہم کنعان کے باشندے ہیں اور جانوروں کے چرواہے ہیں۔ قحط کی مصیبت میں مبتلا ہو کر آپ کے پاس غلہ لینے کے لئے آئے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا شاید آپ ہمارے ملک میں یہاں کے حالات کی جستجو میں آئے ہوں؟ کہنے لگے قسم بخدا! ہم جاسوس نہیں ہیں۔ سب ایک باپ کی اولاد ہیں ہمارا باپ "پیر صادق" ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں میں شمار ہوتا ہے۔ حضرت یوسف نے فرمایا۔ آپ کتنے بھائی ہیں؟ بولے ہم بارہ بھائی تھے۔ ہمارا ایک بھائی جنگل میں گم ہو گیا اس سے ہمارے باپ کو بڑا پیار تھا۔ آپ نے پوچھا یہاں کتنے آئے ہو؟ کہنے لگے دس فرمایا ایک کہاں ہے؟ بولے باپ کے پاس رہ گیا ہے۔ جب سے اسکا ماں جایا بھائی فوت ہوا ہے۔ باپ کو اسی سے تسکین خاطر ہوتی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کون جانے کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو یہ سچ بھی ہے یا نہیں؟ کہنے لگے بادشاہ سلامت! ہم تو اجنبی ملک سے آئے ہیں۔ بھوک کے ہاتھوں مجبور ہو کر آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں۔ نبی کی اولاد ہیں۔ ہمیں جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے؟ (تفسیر مظہری مترجم ص ۱۷۱، جلد ۶)

حضرت یوسف علیہ السلام کا ایسے سوالات کرنے کا مقصد ہی یہی تھا کہ حالات و واقعات ذرا کھل کر بیان ہو جائیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کی ساری باتیں سننے کے بعد شاہی ملازمین کو حکم دیا کہ ان کو شاہی مہمان کی حیثیت سے ٹھہرائیں خوب خاطر و مدارات کریں اور مہمان نوازی میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... بنیامین کو ساتھ لانا

یہ کنعانی قافلہ کئی دن شاہی مہمان خانہ میں ٹھہرا۔ حضرت یوسف علیہ السلام ان کی ضروریات و حوائج کا خصوصی خیال رکھتے اور ملازموں کو ان کی خاطر تواضع کا حکم دیتے شاہی مہمانی کے یہ دن بڑے تکلفات سے گزر رہے تھے کہ انہیں بال بچے اور والد یعقوب علیہ السلام یاد آگئے کہ ہم یہاں آرام و سکون سے کھا پی اور رہ رہے ہیں نامعلوم ہمارے اہل خانہ اور والد گرامی کا کیا حال ہو گا؟ یہ سوچ کر انہوں نے والی مصر حضرت یوسف علیہ السلام سے عرض کی کہ اے شفیق و مہربان والی! ہمارے اہل و عیال اور ضعیف والد بزرگوار شدت سے ہمارے منتظر ہوں گے۔ از راہ کرم ہمیں واپسی کی اجازت فرمائی جائے۔ اور ہمارے حال پر رحم فرماتے ہوئے ہمیں غلہ عنایت فرما کر ممنون فرمایا جائے اور ہمارے حصہ کے غلہ کے علاوہ ہمارے والد حضرت یعقوب علیہ السلام اور بھائی بنیامین کا حصہ بھی عطا فرما دیا جائے تو ہم از حد شکر گزار ہوں گے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے از راہ شفقت ان کا مطالبہ تسلیم کر لیا اور انہیں بارہ افراد کا غلہ دینے کا حکم صادر فرما دیا۔ تقسیم غلہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کا طریق کار یہ تھا کہ ہر شخص کو ایک اونٹ کے بار سے زیادہ غلہ نہ دیتے تھے۔ مگر جب وہ ختم ہو جائے تو دوبارہ دے دیتے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے کنعانی قافلہ سے کہا کہ قحط بڑا شدید ہے لہذا تمہیں دوبارہ میرے پاس غلہ لینے آنا پڑے گا۔ جب دوبارہ آؤ تو اپنے بھائی بنیامین کو ساتھ لانا ورنہ تمہیں غلہ نہ ملے گا اور تم میرے قریب نہ آسکو گے اور تم نے دیکھ ہی لیا کہ میں پیمانہ پورا دیتا ہوں اور بہتر میزبان ہوں۔

قرآن مجید برادران یوسف کو غلہ کی فراہمی' واپسی کی تیاری اور حضرت یوسف کے بنیامین کو لانے کے حکم کا تذکرہ یوں کرتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ لَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْۤ اُوْفِي الْكَيْلَ وَ اَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ۝ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَ لَا تَقْرَبُوْنِ۝

ترجمہ: اور جب ان کے لئے ان کا اسباب تیار کر دیا تو حضرت یوسف نے فرمایا کہ آئندہ تم اپنے پدری بھائی کو ساتھ لانا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں پورا پیمانہ دیتا ہوں اور بہترین مہمان نواز ہوں۔ اگر تم اسے میرے پاس نہ لائے تو تمہارے لئے میرے پاس کوئی پیمانہ نہیں ہو گا اور تم میرے قریب بھی نہ آسکو گے۔

○.... بھائیوں کا وعدہ

حضرت یوسف علیہ السلام نے بالاصرار بنیامین کو ساتھ لانے کے حکم اور مطالبے کے جواب میں برادران یوسف نے وعدہ کر لیا کہ ہم آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے اور بنیامین کو ساتھ لانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ ویسے بنیامین کی جدائی کا غم تو باپ کو بے انداز ہو گا مگر ہم کوئی چال چلیں گے اور اسے آپ کے پاس لانے کے لئے کوئی نہ کوئی تدبیر ضرور اختیار کریں گے۔

قرآن عزیز میں ہے۔

قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَ اِنَّا لَفٰعِلُوْنَ۝

ترجمہ: برادران یوسف بولے ہم اسے ساتھ لانے کے متعلق اس کے باپ سے مطالبہ کریں گے اور ہم ضرور ایسا کریں گے۔

○.... بھائیوں سے حسن سلوک

حضرت یوسف علیہ السلام نے جب اپنے بھائیوں کی زبانی گھر کے حالات خاندانی تکالیف' معاشی مشکلات اور والد بزرگوار کی کمزوری اور بڑھاپے کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصائب سنے تو انہوں نے ان پریشان کن حالات میں اپنے بھائیوں سے غلہ کی قیمت وصول کرنا مناسب خیال نہ کیا۔ اور خدام کو حکم دیا کہ کنعانیوں کی رقم اور سرمایہ میری طرف سے ان کی بوریوں میں اس طرح واپس رکھ دو کہ انہیں گھر پہنچنے اور سامان کھولنے سے پہلے علم نہ ہو سکے۔ قرآن مجید بیان فرماتا ہے۔

وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

ترجمہ: اور حضرت یوسف نے اپنے غلاموں سے کہا' ان کا مال ان کی خورجیوں میں رکھ دو تاکہ وہ اسے پہچان لیں جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس لوٹیں۔ شاید کہ (میرے پاس) لوٹ کر آئیں۔

بعض علماء تفسیر کا خیال ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے تکمیل احسان اور اتمام نوازش کے جذبہ سے بھائیوں کا مال واپس رکھوا دیا تاکہ وہ یہ جان لیں بادشاہ مصر ہم پر مہربان ہے کہ اس نے ہمارا مال واپس کر دیا اور اسی خیال کے تحت دوبارہ مصر کو لوٹ کر آئیں بعض بزرگ فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے باپ اور بھائیوں سے ایسی حالت میں غلہ کی قیمت لینا مناسب نہ سمجھا جب کہ وہ محتاج تھے۔ بعض اہل تفسیر لکھتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں بھائیوں اور باپ کے پاس اور کوئی رقم نہ ہو اور وہ رقم نہ ہونے کے باعث دوبارہ نہ آئیں۔ بعض نے فرمایا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو معلوم تھا کہ یہ امانت دار لوگ ہیں ان کی دیانت انہیں اس رقم کی واپسی پر آمادہ کرے گی اور وہ اسے واپس کرنے دوبارہ مصر آئیں گے۔ (تفسیر مظہری مترجم ص ۱۷۳' جلد ۶' تفسیر ابن کثیر ص ۴۸۳' جلد ۲)

ان تمام اقوال کو جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ چاہتے تھے کہ ان کنعانیوں کے دل میں ہماری محبت گھر کر جائے اور یہ جلدی بنیامین کو ساتھ لے کر واپس لوٹ آئیں۔

○.... یوسف کا والد کو اطلاع نہ دینا

حضرت یوسف علیہ السلام کے اس واقعہ میں یہ بات انتہائی حیرت انگیز ہے کہ ایک طرف تو ان کے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام بیٹے کی مفارقت اور جدائی سے اتنے متاثر ہوئے کہ روتے روتے نابینا ہو گئے اور دوسری طرف حضرت یوسف علیہ السلام جو باپ سے فطری اور طبعی محبت کے علاوہ ان کے حقوق سے بھی پوری طرح باخبر تھے۔ لیکن چالیس سال کے طویل عرصے میں ایک مرتبہ بھی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے شفیق باپ کو خیریت کی اطلاع نہیں دی۔ مصر میں اپنی فروختگی کے بعد اطلاع دینا کوئی مشکل امر نہ تھا۔ پھر عزیز مصر کے گھر حضرت یوسف علیہ السلام کو ہر قسم کی آسائش اور آزادی حاصل تھی۔ اس زمانے میں کنعان پیغام بھجوانا انتہائی آسان تھا۔ زمانہ قید میں بھی والد کو اپنے حالات سے مطلع کرنا ممکن تھا اور پھر جب رب تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانہ سے باعزت رہائی دلوا کر ملک مصر کا اقتدار اور حکومت عطا فرمائی اس وقت تو خود چل کر والد گرامی قدر کی خدمت میں حاضر ہونا حضرت یوسف علیہ السلام کا پہلا کام ہونا چاہئے تھا۔ اگر ایسا نہ کرنا ہی مصلحت تھی تو بذریعہ قاصد' والد کو حالات سے آگاہ اور مطمئن کر دینا تو معمولی بات تھی۔

لیکن پیغمبر خدا حضرت یوسف علیہ السلام سے کہیں یہ منقول نہیں کہ انہوں نے ایسا کیا ہو۔ بلکہ جب بھائی غلہ لینے آئے تو انہیں بھی اپنے حقیقی تعارف اور اصل واقعہ کے اظہار کے بغیر ہی رخصت کر دیا یہاں یہ سوال پیدا ہونا ایک قدرتی بات ہے کہ یہ تمام حالات کسی ادنیٰ انسان سے بھی متصور نہیں ہو سکتے' اللہ تعالیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے برگزیدہ پیغمبر سے یہ صورت کیسے برداشت ہوئی؟

اس سوال کا سیدھا اور سادہ جواب یہ ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مرضی اور منشاء کے مطابق ہو رہا تھا۔ جب تک رب تعالیٰ اجازت نہ دیتے' حضرت یوسف علیہ السلام کس طرح اپنے والد کو اطلاع دے سکتے تھے۔ تفسیر قرطبی میں اس کی صراحت موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے گھر خبر بھیجنے اور اطلاع کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ (معارف القرآن ص ۸۸' جلد ۵)

حضرت مولانا عبدالستار مرحوم رحمتہ اللہ علیہ نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام اکثر اوقات اپنے والد بزرگوار کو اطلاع کرنے کے لئے بے چین و بے قرار رہا کرتے تھے اور ایک دفعہ تو آپ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے نام ایک تفصیلی مکتوب لکھ کر اسے بند کرکے قاصد کے حوالے کرنا چاہا تاکہ اپنے حزین و غمگین باپ کو صورت حال سے آگاہ کریں مگر اسی وقت وحی آگئی' یوسف! ایسا مت کرو' ابھی اجازت نہیں ہے۔ اللہ اکبر کبیرا۔ آپ خود اندازہ فرمائیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس خط میں حضرت یعقوب کو اپنی دردبھری داستان کن لفظوں میں لکھی ہوگی اور بوڑھے باپ کو کیسے تسلی دی ہوگی؟ مولانا فرماتے ہیں۔

اک دن خط یعقوب نبی ول لکھیا نبی پیارے
امروں باہر قدرت کس نوں حاکم دی سرکارے
جدوں تیار لفافہ کیتا قاصد پیش بلایا
خبر نہ بھیج یعقوب نبی نوں امر خدا فرمایا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سن کے حکم الٰہی یوسف حمد ربانا کیتا
دلوں بجانوں امر رضا پر صبر پیالہ پیتا

○.... اللہ تعالیٰ کی حکمتیں

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں اور مصلحتوں کو وہی جانتا ہے کوئی انسان ان کا احاطہ نہیں کر سکتا ہاں کبھی کبھار کوئی چیز کسی کی سمجھ میں آ جاتی ہے۔ یہاں بظاہر اصل حکمت حضرت یعقوب علیہ السلام کے امتحان کی تکمیل تھی اور یہی وجہ ہے کہ اس واقعہ کی ابتدا میں ہی جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو یہ اندازہ ہو چکا تھا کہ یوسف کو بھیڑیے نے نہیں کھایا بلکہ بھائیوں کی کوئی شرارت ہے تو اس کا طبعی تقاضا یہ تھا کہ اسی وقت جنگل میں جاتے' یوسف کو تلاش کرتے' تحقیق و جستجو کرتے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کا دھیان اس طرف جانے ہی نہیں دیا بلکہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے برادران یوسف کی حیلہ بازی اور من گھڑت کہانی سن کر فرمایا **فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ** (میں صبر جمیل ہی کروں گا اور تمہاری بیان کردہ باتوں پر اللہ سے مدد طلب کروں گا) اور پھر طویل مدت کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے فرمایا "جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو"۔ غرض' جب اللہ تعالیٰ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اس کے تمام اسباب جمع فرما دیتا ہے۔ **وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ**۔

○.... بھائیوں کی مراجعت

برادران یوسف کو جناب یوسف علیہ السلام نے بڑی محبت' عزت اور ادب کے ساتھ رخصت کیا اور بھائیوں کو الوداع کہنے کے لئے آپ خود تشریف لائے۔ برادران یوسف راستے میں والی مصر کی مہمان نوازی، حسن اخلاق اور شفقت و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمدردی کی باتیں کرتے واپس کنعان پہنچے تو اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام سے شاہ مصر کی عنایات خسروانہ' فیاضی اور محبت بھری گفتگو کا تذکرہ کیا اور کہا' اے والد محترم! والی مصر رحم دل' مہمان نواز' بااخلاق' غریب پرور اور کریم النفس حکمران ہے۔ اس نے ہماری خدمت اور مہمانی کا حق ادا کر دیا اور ہماری ایسی عزت افزائی کی کہ اگر کوئی ہماری نسل کا آدمی بھی ہوتا تو اتنی خدمت نہ کرتا۔ برادران یوسف نے اپنی تمام سرگزشت حضرت یعقوب علیہ السلام کو سنانے کے بعد عرض کی۔ اباجی۔ والی مصر نے ہمیں تاکید کی ہے کہ جب آئندہ غلہ لینے کے لئے میرے پاس آؤ تو اپنے پدری بھائی "بنیامین" کو ضرور ساتھ لانا۔ اگر تم اسے ساتھ نہ لائے تو میرے پاس آنے کی کوشش نہ کرنا اور غلہ کی بالکل امید نہ رکھنا۔ لہٰذا آئندہ جب ہم حصول غلہ کی غرض سے مصر کا سفر کریں تو آپ بنیامین کو ہمارے ساتھ ضرور روانہ کر دیں اس سے ہمیں ایک اونٹ کے بار برابر غلہ زیادہ ملے گا اور ہم آپ کو ہر طرح یقین دلاتے ہیں کہ ہم اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور اسے کوئی گزند نہ پہنچنے دیں گے۔

قرآن عزیز نے برادران یوسف کی مصر سے مراجعت اور حضرت یعقوب علیہ السلام سے ان کی درخواست کو بایں الفاظ نقل فرمایا ہے۔

فَلَمَّا رَجَعُوٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

ترجمہ: پس جب وہ اپنے باپ کی طرف واپس لوٹے تو کہنے لگے اے اباجی! ہم سے غلہ روک دیا گیا ہے لہٰذا آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیجیں تاکہ ہم غلہ لائیں اور یقیناً ہم اس کی حفاظت کریں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... جھوٹ کی برائی

حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب بیٹوں کی طرف سے بنیامین کو ساتھ بھیجنے کا مطالبہ سنا تو آپ کو فوراً یوسف علیہ السلام کو ان کے ساتھ بھیجنے کا واقعہ یاد آگیا۔ آپ فرمانے لگے اے پسران من! میں تمہیں خوب جانتا ہوں اور تمہارے حفاظت کے وعدوں کی حقیقت بھی مجھے اچھی طرح معلوم ہے۔ کیا میں تم پر اسی طرح اعتماد و اعتبار کر لوں جس طرح اس سے پہلے یوسف کے بارے میں کر لیا تھا؟ مجھے تو تمہارے وعدے پر ذرا بھر یقین نہیں ہے۔ لیکن چونکہ غذا اور غلہ کا معاملہ ہے اس لئے میں بنیامین کو تمہارے ہمراہ بھیجنے پر غور کروں گا مگر ماضی کے تجربات کی روشنی میں تم پر بھروسہ نہیں کروں گا اور جس حفاظت کا تم وعدہ کرتے ہو' تمہاری حفاظت ہے کیا؟ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا اور شفیق و مہربان ہے۔

قرآنی الفاظ میں حضرت یعقوب علیہ السلام نے یوں فرمایا۔

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ۭ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۠ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ○

ترجمہ: حضرت یعقوب نے فرمایا۔ میں اس پر تمہارا اعتبار نہیں کرتا مگر اسی طرح جیسے میں نے تمہارے اوپر اس سے پہلے اس کے بھائی کے بارے میں اعتبار کیا تھا پس اللہ تعالیٰ ہی بہتر محافظ اور مہربانوں سے سب سے زیادہ مہربان ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے ان الفاظ پر غور کریں تو اس سے جھوٹ کی برائی ثابت ہوتی ہے کہ جھوٹ بولنے والے کا اعتبار نہیں رہتا۔ پسران یعقوب کا اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ والا جملہ اگرچہ علم ادب و لسان کے لحاظ سے نہایت موکد فقرہ ہے لیکن حضرت یعقوب علیہ السلام ان پر اعتبار نہیں کرتے کیونکہ یہ وہی الفاظ ہیں جو فرزندان یعقوب نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ساتھ لے جاتے وقت استعمال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئے تھے۔ اگر لوگ جھوٹ کی اس برائی پر پورا پورا غور کرلیں کہ ایک جھوٹ سے مدتوں کا اعتماد جاتا رہتا ہے تو ضروری ہے کہ لوگ جھوٹ سے نفرت کرنے لگیں۔

○.... سامان کھولا

برادران یوسف نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے اس تفصیلی ملاقات اور گفتگو کے بعد بوریوں کو کھولا تاکہ غلہ نکال کر حفاظت سے رکھیں تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب انہوں نے دیکھا کہ ان کی ساری رقم اور پونجی ان کی بوریوں میں رکھ کر واپس کردی گئی ہے۔ خوشی سے بے قابو ہو گئے اور حضرت یعقوب علیہ السلام سے عرض کرنے لگے۔ اے پدر محترم! اس سے زیادہ اور ہمیں کیا چاہیئے؟ کہ غلہ بھی ملا اور ہماری پونجی بھی جوں کی توں لوٹا دی گئی۔ والی مصر نے تو ہم سے قیمت بھی وصول نہیں کی۔ آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم بنیامین کو ساتھ لے کر جلد ہی والی مصر کے پاس دوبارہ جائیں۔ اس فیاضی پر ان کا شکریہ ادا کریں اور گھر والوں کے لئے مزید غلہ لے کر آئیں اور بنیامین کی وجہ سے ایک اونٹ کا بوجھ مزید لائیں۔ آپ ہم پر یقین کریں ہم اپنے بھائی بنیامین کی پوری پوری حفاظت کریں گے اور بخیریت واپس آپ کی خدمت میں لائیں گے۔ اے والد بزرگوار! دیکھیں یہ غلہ تو بہت ہی تھوڑا ہے اور جلد ہی ختم ہو جائے گا لہٰذا آپ ہمیں دوبارہ جانے کی ابھی اجازت مرحمت فرما دیں۔ قرآن حکیم برادران یوسف کی اس عرض گزاری اور طلب اجازت کو یوں ذکر فرماتا ہے۔

وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ○

ترجمہ: اور جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو دیکھا کہ ان کا سرمایہ انہیں واپس کردیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا ہے۔ کہنے لگے اے ابا جان! ہمیں (اور) کیا چاہئے؟ یہ ہماری پونجی بھی ہمیں واپس کر دی گئی ہے۔ اب ہم اپنے اہل و عیال کے لئے (پھر) غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور غلے کا ایک اونٹ زیادہ لائیں گے۔ یہ غلہ تو بہت تھوڑا ہے۔

○.... پختہ قول و قرار

حضرت یعقوب علیہ السلام نے ایک اونٹ غلہ کے بدلے میں بنیامین کو بھائیوں کے ہمراہ بھیجنے سے انکار کر دیا تو برادران یوسف نے عرض کی ابا جان! اگر یہ نہ گیا تو ہمیں بھی کچھ نہیں ملے گا۔ آپ خود سوچیں قحط سالی کا دور ہے لوگ دانے دانے کو ترس رہے ہیں۔ والی مصر ہم پر مہربان ہے اگر اسے بھیجنے سے ہمیں غلہ مل جائے تو ہماری گزران اچھی ہو سکتی ہے۔ آپ ضد نہ کریں ہم پر اعتماد کریں' بچوں کی غذا کا احساس کریں اور بنیامین کو ہمارے ساتھ روانہ کر دیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا' اگر تم میرے ساتھ پختہ قول و قرار اور عہد و پیمان کرو اور اللہ کی قسم اٹھا کر اس امر کا یقین دلاؤ کہ تم بنیامین کو بحفاظت واپس لاؤ گے تو پھر میں تمہاری خواہش پر اسے بھیج سکتا ہوں ورنہ نہیں۔

قرآن مجید میں ہے۔

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ

ترجمہ: حضرت یعقوب نے فرمایا میں اسے تمہارے ساتھ ہرگز نہیں بھیجوں گا یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ کی قسم سے میرے ساتھ پختہ وعدہ کرو کہ ضرور اسے میرے پاس لاؤ گے الا یہ کہ تم سب گھیر لئے جاؤ۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے جو استثنا فرمائی اس کا مطلب یہ تھا کہ ہر ایک بھائی ذاتی طور پر بنیامین کی حفاظت کا ذمہ دار ہو اور یہ کہ اگر خدانخواستہ کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آفت آ جائے تو ایسی عام ہونی چاہیئے جو سب کے لئے ہو۔ یہ نہیں کہ یوسف کے بارے میں آکر کہہ دیا کہ ہم دوڑ لگانے کے لئے گئے تھے اور یوسف کو بھیڑیا کھا گیا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کا یہ ارشاد سن کر فرزندان یعقوب نے آپ کو مطمئن کرنے کے لئے قسمیں کھائیں اور متفق ہو کر باپ سے پختہ عہد کیا اور ہر طرح اطمینان دلایا کہ وہ بنیامین کو بحفاظت واپس لائیں گے تو حضرت یعقوب علیہ السلام بنیامین کو بھیجنے پر آمادہ ہو گئے اور فرمایا یہ جو کچھ میں نے تم سے کہا اور کیا' محض ظاہری اسباب کی بنا پر ہے ورنہ کیا تم اور کیا تمہاری حفاظت؟ اور کیا ہم اور کیا ہمارا عہد و پیمان؟ ہم سب کو اپنے اس معاملہ کو اللہ کریم کی نگہبانی میں دینا چاہیئے۔ قرآن عزیز فرماتا ہے۔

فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ○

ترجمہ: پس جب انہوں نے پختہ وعدہ کر لیا تو حضرت یعقوب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہماری گفتگو کا گواہ (ضامن و نگہبان) ہے۔

دے دیا یعقوب نے فرزند کو
اس پہ تکیہ کرکے بس جو ہو' سو ہو
بھائیوں کے گو حوالے کر دیا
دل کا مالک آپ کے اللہ ہی تھا
دل نہیں یہ چاہتا تھا آپ کا
کہ بنیامین ہو دم بھر جدا

اللہ تعالیٰ کے حضور بصمیم قلب دعا ہے کہ وہ ہمیں ان واقعات سے نصیحت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر ۱۳

ملاقات بنیامین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاھْتَدٰی وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰی ۝ فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَقَالَ یٰبَنِیَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَۃٍ ؕ وَمَاۤ اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ ؕ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ؕ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ ۚ وَعَلَیْہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ۝ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَیْثُ اَمَرَھُمْ اَبُوْھُمْ ؕ مَا کَانَ یُغْنِیْ عَنْھُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا حَاجَۃً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ قَضٰھَا ؕ وَاِنَّہٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰہُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰۤی اِلَیْہِ اَخَاہُ قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا اَخُوْکَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَھَّزَھُمْ بِجَھَازِھِمْ جَعَلَ السِّقَایَۃَ فِیْ رَحْلِ اَخِیْہِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُھَا الْعِیْرُ اِنَّکُمْ لَسٰرِقُوْنَ ۝ قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَیْھِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ۝ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِکِ وَلِمَنْ جَآءَ بِہٖ حِمْلُ بَعِیْرٍ وَّاَنَا بِہٖ زَعِیْمٌ ۝ قَالُوْا تَاللّٰہِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِی الْاَرْضِ وَمَا کُنَّا سٰرِقِیْنَ ۝ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُہٗۤ اِنْ کُنْتُمْ کٰذِبِیْنَ ۝ قَالُوْا جَزَآؤُہٗ مَنْ وُّجِدَ فِیْ رَحْلِہٖ فَھُوَ جَزَآؤُہٗ ؕ کَذٰلِکَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَبَدَاَ بِاَوْعِیَتِھِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْہِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَھَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِیْہِ ؕ کَذٰلِکَ کِدْنَا لِیُوْسُفَ ؕ مَا کَانَ لِیَاْخُذَ اَخَاہُ فِیْ دِیْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ۭ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ○

(سورۃ یوسف آیت نمبر ۶۷ تا ۷۶)

ترجمہ: اور یعقوب علیہ السلام نے فرمایا' اے میرے بیٹو! ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا' اور میں اللہ کی تقدیر کے مقابلہ میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔ حکم (اور اختیار) صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ اسی پر میرا اعتماد ہے۔ اور بھروسہ کرنے والوں کو صرف اسی پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے اور جب وہ داخل ہوئے جہاں سے ان کے باپ نے انہیں حکم دیا تھا۔ وہ اللہ کی تقدیر کے مقابلہ میں ان کے کچھ کام نہیں آسکتا تھا۔ مگر یہ ایک خیال تھا یعقوب کے دل میں جسے اس نے پورا کیا۔ اور بلاشبہ وہ ہمارے سکھائے ہوئے علم سے بہرہ ور تھے۔ اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور جب وہ یوسف کے ہاں داخل ہوئے تو اس نے اپنے بھائی (بنیامین) کو اپنے پاس جگہ دی (اور) اس سے کہا بلاشبہ میں تیرا بھائی ہوں۔ پس تو ان کی کاروائیوں پر غم زدہ نہ ہو۔ پس جب ان کا سامان تیار کروایا تو اپنے بھائی کی خورجی (کجاوے) میں کٹورا رکھ دیا۔ پھر ایک آواز دینے والے نے آواز دی۔ اے قافلے والو! تم چور ہو۔ قافلہ والوں نے ان کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تمہاری کیا چیز گم ہو گئی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم شاہی پیالہ گم پارہے ہیں۔ اور جو اسے لائے گا اسے (بطور انعام) ایک اونٹ کا بوجھ (غلہ) دیا جائے گا اور میں اس کا ضامن ہوں۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم' تم جانتے ہو کہ ہم سرزمین مصر میں فساد برپا کرنے نہیں آئے اور نہ ہی ہم چور ہیں۔ انہوں نے کہا' اگر تم جھوٹے ثابت ہو جاؤ تو اس (چور) کی سزا کیا ہے؟ انہوں نے کہا اس کی سزا یہ ہے کہ جس کی بوری میں وہ پایا جائے پس وہ خود اس کا بدلہ ہے۔ ہم ظالموں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں۔ پس اس نے ان کے سامان کی تلاشی شروع کی یوسف کے بھائی کے سامان سے پہلے' پھر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے اسکے بھائی کی بوری سے نکال لیا۔ اس طرح ہم نے یوسف کے لئے تدبیر کی۔ شاہی قانون کے مطابق وہ بھائی کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتے تھے۔ مگر یہ کہ اللہ تعالٰی چاہے۔ ہم جن کے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں اور ہر جاننے والے کے اوپر ایک جاننے والا ہے۔

اللہ احکم الحاکمین کی تعریفات و تسبیحات اور نبی مکرم رسول معظم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پہ لاتعداد درود و سلام کے بعد' مذکورۃ الصدر آیات مبارکہ میں رب العلمین نے برادران یوسف کی دوسری مرتبہ مصر میں آمد اور حضرت یوسفؑ علیہ السلام کی اپنے حقیقی بھائی "بنیامین" سے ملاقات کا ذکر فرمایا ہے۔ اس ضمن میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی اپنے صاحبزادگان کو نصیحت' نظرِبد کی حقیقت' تدبیر اور تقدیر کا فرق' توکل کا مفہوم' علم یعقوب' برادران یوسف کا مصر میں داخلہ' شاہی مہمانی' بنیامین سے علیحدگی میں ملاقات' پیالہ یوسف اور سامان کی تلاشی وغیرہ کی تفصیلات بھی بیان فرمائی ہیں۔

○.... باپ کی نصیحت

حضرت یوسف علیہ السلام کے برادران نے جب دوسری بار مصر جانے کے لئے رخت سفر باندھا اور بنیامین کو ہمراہ لے کر حضرت یعقوب علیہ السلام سے سفر کی اجازت طلب کی تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے فرزندان کو از راہ ہمدردی یہ نصیحت کی کہ اب تم گیارہ بھائی وہاں جا رہے ہو تو شہر کے ایک ہی دروازے سے اکٹھے داخل نہ ہونا بلکہ شہر پناہ کے قریب جا کر متفرق ہو جانا اور مختلف دروازوں سے داخل ہونا۔ قرآن حکیم میں ہے۔

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا' اے میرے بیٹو! سب ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا

علماء تفسیر نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی اس نصیحت کی کئی حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔

(۱) حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے خوبصورت' تنومند' طاقت ور حسین و جمیل' سرو قامت' صحت مند اور مضبوط بیٹوں کو نظربد سے بچانے کے لئے یہ حکم فرمایا۔ (تفسیرابن کثیر صـ۴۸۴ جلد۲۔ تفسیر مظہری مترجم صـ۱۷۵ جلد۶)

(۲) فرزندان یعقوب صحت مند' قد آور' صاحب جمال اور صاحب و جاہت تھے' حضرت یعقوب علیہ السلام کو یہ اندیشہ تھا کہ جب لوگوں کو یہ معلوم ہو گا کہ یہ سب ایک ہی باپ کی اولاد اور بھائی بھائی ہیں تو کسی بد نظر کی نظر نہ لگ جائے یا اجتماعی طور پر داخل ہونے کی وجہ سے کچھ لوگ حسد نہ کریں۔ (معارف القرآن ص ۹۶' جلد۵)

(۳) حضرت یعقوب علیہ السلام کو اندیشہ ہوا ہو گا کہ اس قحط کے زمانہ میں یہ لوگ ایک جتھا بنے ہوئے وہاں داخل ہوں گے تو شاید انہیں مشتبہ سمجھا جائے اور یہ گمان کیا جائے کہ یہ یہاں لوٹ مار کی غرض سے آئے ہیں۔ (تفہیم القرآن ص ۴۱۷' جلد۲)

(۴) ممکن ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ' کی وسعت پر غور فرمایا ہو اور پھر سمجھا ہو کہ اگر احاطہ ہوا۔ تو سب ہی گھیرے میں نہ آ جائیں اور مصیبت کا پیمانہ بہت وسیع ہو جائے۔ اب ہر ایک بھائی بنیامین کی حفاظت کا ذمہ دار تو ہو ہی چکا ہے اس لئے بہتر ہے کہ کوئی ایسی صورت بھی نکال دی جائے کہ کسی مصیبت کے پڑنے پر سب کے سب ہی گرفتار بلا نہ ہو جائیں۔ (الجمال والکمال ص

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۷۱)

(۵) پہلی مرتبہ برادران یوسف جب مصر آئے تھے تو ان پر جاسوسی کا گمان کیا جا چکا تھا اور اگرچہ حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ الزام نہ لگایا ہو لیکن مصریوں نے ضرور ان پر شبہ کیا تھا اور حضرت یعقوب علیہ السلام' بیٹوں کی زبانی پوری تفصیل سن چکے تھے۔ لہٰذا انہوں نے سوچا کہ اگر گیارہ نوجوان اس کروفر سے ایک ساتھ شہر میں داخل ہوں گے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ عزیز مصر کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی جاسوسی کے الزام میں گرفتار کر لئے جائیں۔ اس لئے نصیحت فرمادی کہ ایک جتھہ بن کر شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ جدا جدا دروازوں سے مسافروں کی طرح داخل ہونا۔ (قصص القرآن ص ۲۲۰' جلد ۱)

(۶) حضرت یعقوب علیہ السلام کو یہ خیال آیا کہ جب یہ گرانڈیل تندرست و توانا' حسین و جمیل نوجوان ایک ساتھ شہر میں داخل ہوں تو ممکن ہے لوگ ان سے حسد کریں اور بادشاہ کے پاس جا کر ان کی شکایت کر دیں اور بادشاہ کہیں انہیں قید نہ کر دے۔ (ضیاء القرآن ص ۴۴۳' جلد ۲)

ان اقوال مفسرین سے واضح ہوا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے صاحبزادگان کو نظربد سے بچانے کے لئے' حسد سے محفوظ رکھنے کے لئے' اشتباہ سے مصئون کرنے کے لئے' بلاؤ مصیبت سے حفاظت کے لئے' جاسوسی کے الزام سے بچاؤ کے لئے اور قید و بند سے دور رکھنے کے لئے یہ ہمدردانہ نصیحت فرمائی تھی۔ اگرچہ یہ تمام وجوہات ممکن ہیں۔ مگر اکثر متقدمین و متاخرین کا خیال ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے جگر گوشوں کو "نظربد" سے بچانے کے لئے یہ نصیحت فرمائی تھی۔ (فتح القدیر ص ۴۰' جلد ۳)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... سوال اور اس کا جواب

حضرت یعقوب علیہ السلام کی اس نصیحت اور حکم کو جاننے اور اس کی وجہ سمجھنے کے بعد یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب فرزندان یعقوب پہلی مرتبہ مصر کی طرف حصول غلہ کے لئے روانہ ہوئے تو اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے انہیں یہ نصیحت کیوں نہ کی۔ اور اب کی بار بالاصرار اس حکم کی کیا مصلحت تھی؟

اس کی غالباً" وجہ یہ ہے کہ پہلی مرتبہ تو یہ لوگ مصر میں مسافرانہ اور شکستہ حالت میں داخل ہوئے تھے۔ ان کو کوئی پہچانتا نہ تھا اور نہ ہی ان کے حال پر کسی کے زیادہ توجہ دینے کا خطرہ تھا۔ مگر پہلے سفر میں والی مصر نے ان کا غیر معمولی اکرام کیا تھا۔ جس سے عام ارکان دولت اور شہر کے لوگوں سے ان کا تعارف ہو گیا تھا۔ تو اب یہ خطرہ قوی ہو گیا تھا کہ کسی کی نظر لگ جائے یا سب کو ایک باشوکت جماعت سمجھ کر کچھ لوگ حسد کرنے لگیں اس لئے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اب کی بار نصیحت فرمائی۔ نیز اس مرتبہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے چھوٹے صاحبزادے بنیامین کا ساتھ ہونا بھی والد کے لئے زیادہ توجہ دینے کا سبب ہوا۔ (معارف القرآن ص ۹۷' جلد ۵)

○.... تحقیق نظر بد

حضرت یعقوب علیہ السلام کی اس خیر خواہانہ نصیحت سے معلوم ہوا کہ انسان کی نظر لگ جانا اور اس سے کسی دوسرے انسان یا جانور وغیرہ کو تکلیف ہو جانا یا نقصان پہنچ جانا' حق اور سچ ہے' محض جاہلانہ وہم و خیال نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی تصدیق فرمائی ہے۔ آپ سے مروی ہے۔ **اِنَّ الْعَيْنَ لَتُدْخِلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ وَ الْجَمَلَ الْقِدْرَ** یعنی نظر بد' انسان کو قبر میں اور اونٹ کو ہنڈیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پہنچا دیتی ہے۔(ضیاء القرآن ص ۴۴۳، جلد ۳)

امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمام علماء امت کا اس پر اتفاق ہے کہ نظر بد لگ جانا اور اس سے نقصان پہنچ جانا حق ہے۔(معارف القرآن ص ۹۸، جلد ۵)۔

متعدد احادیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر بد کے اثر اور اس کو زائل کرنے کے طریقے بیان فرمائے ہیں۔ ہم اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے چند احادیث مبارکہ کا ذکر کرتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَیْنُ حَقٌّ (صحیح بخاری ص ۸۵۴، جلد ۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر بد برحق ہے۔

اگر کسی انسان پر نظر بد کا اثر ہو جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متاثرہ آدمی کو دم کروانے کا حکم فرمایا ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ بَیْتِهَا جَارِیَةً فِیْ وَجْهِهَا سَعْفَةٌ فَقَالَ اسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ (صحیح بخاری ص ۸۵۴، جلد ۲)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر ایک بچی دیکھی جس کا چہرہ زرد تھا۔ آپ نے فرمایا اس کو دم کراؤ بے شک اسے نظر بد لگ گئی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آل حزم کو سانپ کے دم کی اجازت فرمائی اور حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَالِیْ اَرٰی اَجْسَامَ بَنِیْ اَخِیْ ضَارِعَۃً تُصِیْبُھُمُ الْحَاجَۃُ قَالَتْ لَا وَ لٰکِنَّ الْعَیْنَ تُسْرِعُ اِلَیْھِمْ قَالَ اَرْقِیْھِمْ فَعَرَضْتُ عَلَیْہِ فَقَالَ اَرْقِیْھِمْ (صحیح مسلم ص ۲۲۳' جلد ۲)

ترجمہ: کیا وجہ ہے؟ کہ میں اپنے بھائی (جعفر) کی اولاد کو کمزور دیکھتا ہوں ان کو کسی چیز کی ضرورت ہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ نے عرض کی' نہیں لیکن ان کو بہت جلد نظر لگ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا ان کو دم کرو۔ (اسماء کہتی ہیں) میں نے آپ کو سنایا تو آپ نے فرمایا ان کو دم کرو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو نظر بد کا دم کرنے کا حکم فرمایا۔ (صحیح مسلم ص ۲۲۳' جلد ۲)

○.... نظر بد سے بیماری

کسی انسان کی نظر بد لگ جانے سے دوسرے کا بیمار ہو جانا ممکن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں بھی ایسے واقعات رونما ہوئے۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد محترم کا ایک واقعہ ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میرے باپ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے (دوران سفر) خزار نامی جگہ (جحفہ کے قریب) پر غسل کے لئے کپڑے اتارے اور غسل کیا وہ بڑے خوبصورت اور خوش رنگ تھے۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے دیکھ کر کہا مَا رَءَیْتُ کَالْیَوْمِ وَلَا جِلْدَ عَذْرَآءَ میں نے آج تک ایسا خوب صورت جسم نہیں دیکھا حتیٰ کہ کسی کنواری عورت کی جلد بھی ایسی نہیں دیکھی۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ہی تھا کہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو شدید درد ہوا اور بخار ہو گیا تو کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی اور بتایا کہ ھُوَ غَیْرُ رَآئِحٍ مَعَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ' اے اللہ کے رسول! وہ تو آپ کے ساتھ سفر کرنے کی پوزیشن میں نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سہل کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے خیال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اسے کس نے نظر لگائی ہے۔ صحابہ نے عرض کی، عامر بن ربیعہ نے آپ نے عامر بن ربیعہ کو بلا کر ڈانٹا اور فرمایا علام یقتل احدکم اخاہ الا برکت۔ تم میں کوئی شخص اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے؟ اے عامر! تو نے اسے دیکھ کر بارک اللہ (اللہ تجھے برکت دے) کیوں نہیں کہا؟ العین حق (نظر کا لگ جانا سچ ہے) اب وضو کرو، حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور وہ پانی حضرت سہل رضی اللہ عنہ پر چھڑکا گیا تو وہ اٹھ کر لوگوں کے ساتھ ایسے چلنے لگے جیسے انہیں کوئی تکلیف ہی نہ تھی"۔ (موطا امام مالک مترجم کتاب الجامع ص ۶۵۴)

○.... نظر بد کا علاج

(۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے کوئی تعجب انگیز اور خوب صورت چیز دیکھ کر یہ دعا پڑھی اس کو نظر بد سے کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ دعا یہ ہے۔

مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ جو اللہ تعالیٰ نے چاہا (وہی ہو گا) طاقت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ (فلاح دارین صفحہ ۱۲۰)

(۲) اگر کسی کو نظر بد لگ چکی ہو تو مندرجہ ذیل آیات پڑھ کر دم کرنے سے اثر زائل ہو جاتا ہے۔

وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ (سپارہ ۲۹، سورہ القلم آیت نمبر ۵۱، ۵۲)

ترجمہ: اور جب یہ کافر قرآن مجید سنتے ہیں تو تمہیں ایسی نظروں سے دیکھتے ہیں گویا تمہیں پھسلا دیں گے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ (محمدﷺ) ضرور دیوانہ ہے۔ حالانکہ یہ (قرآن) تو سارے جہان کے لئے نصیحت ہے۔

(۳) مندرجہ ذیل آیات کے دم سے بھی نظر بد کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ○ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ○ (سپارہ ۲۹' سورۃ ملک آیت نمبر ۳'۴)

ترجمہ: پس دوبارہ نگاہ ڈال' کیا تجھے کوئی خلل نظر آتا ہے۔ پھر بار بار نگاہ دوڑاؤ۔ آخر کار نگاہ تھک کر اور نامراد ہو کر پلٹ آئے گی۔

(۴) درج ذیل آیت مبارکہ پڑھ کر بار بار دم کرنے سے انشاء اللہ نظر بد کا اثر دور جائے گا۔

وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ (سپارہ ۳' سورہ بقرہ' آیت نمبر ۲۷۰)

ترجمہ: اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو یا کسی طرح کی نذر مانتے ہو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے۔ اور ظلم کرنے والوں کا کوئی مددگار نہ ہو گا۔

○.... حضرات حسن و حسینؓ کو دم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرات حسنین کریمین کو ان الفاظ سے دم فرمایا کرتے تھے۔

اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَ يَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يُعَوِّذُ اِسْحَاقَ وَاِسْمٰعِيْلَ (جامع ترمذی ص ۲۷' جلد ۲)

ترجمہ: میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان سے اور فکر مند کرنے والی چیز سے اور نظر بد سے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسحاق و حضرت اسماعیل کے لئے انہیں الفاظ کے ساتھ پناہ کی دعا مانگا کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... تدبیر اور تقدیر

حضرت یعقوب علیہ السلام نے ایک طرف تو نظر بد یا حسد کے اندیشہ سے اولاد کو یہ نصیحت فرمائی کہ سب مل کر ایک دروازے سے شہر میں داخل نہ ہوں۔ دوسری طرف اس حقیقت کا اظہار بھی ضروری سمجھا کہ

تقدیر خداوندی کے مقابلہ میں نہ کوئی مفید تدبیر فائدہ مند ہو سکتی ہے۔ نہ مضر تدبیر کی مضرت اثر انداز ہو سکتی ہے۔ اس لئے حضرت یعقوب علیہ السلام نے ارشاد نے فرمایا

وَمَآ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَیْهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ○

ترجمہ: اور میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی کسی تقدیر (بات) سے نہیں بچا سکتا۔ حکم کسی کا نہیں سوائے اللہ کے، اسی پر مجھے بھروسہ ہے۔ اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔

یعنی نظر بد سے بچنے کی جو تدبیر میں نے بتلائی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت و ارادہ کو نہیں ٹال سکتی۔ فیصلہ اور حکم تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا چلتا ہے۔ البتہ انسان کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر تدبیر کرنے کا حکم ہے اس لئے میں نے نصیحت کردی مگر میرا بھروسہ اور توکل اس تدبیر پر نہیں بلکہ اللہ ہی پر اعتماد ہے اور ہر شخص کو چاہئے کہ اسی اللہ پر ہی اعتماد و توکل کرے۔ ظاہری اور مادی تدبیروں پر بھروسہ نہ کرے۔ (معارف القران ص ۹۸' جلد ۵)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احتیاط' تقدیر سے نہیں بچا سکتی۔ (تفسیر مظہری مترجم ص ۱۷۶' جلد ۶)

○..... نبی' مختار کل نہیں

حضرت یعقوب علیہ السلام کے ان الفاظ سے یہ مسئلہ بھی واضح ہو گیا کہ امن' خطرہ' نفع' نقصان' خوشی' غمی' زندگی' موت' سب کچھ قانون خداوندی کے مطابق ہے اور اس کے سوا کسی کو کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام' اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور جلیل القدر پیغمبر ہو کر فرما رہے ہیں مَآ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ۔ میں اللہ کی تقدیر کے مقابلہ میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا۔

امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں بھی قرآن مجید نے یہی بیان فرمایا ہے کہ آپ بھی اپنی اور امت کے نفع و نقصان کے مالک نہ تھے۔ چند آیات قرآنی با ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا (سورہ جن آیت نمبر ۲۱)

ترجمہ: کہہ دیجئے' میں نہیں اختیار رکھتا تمہارے کسی نقصان کا اور نہ کسی بھلائی کا۔

دوسری جگہ خود آپ کی ذات کے بارہ میں حکم ہوا۔

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْخَیْرِ - وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ (سپارہ ۹' سورہ اعراف' آیت نمبر۱۸۸)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ میں خود اپنی ذات کے لئے کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو میں بہت سے منافع حاصل کر لیا کرتا۔ اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی میں تو مومنوں کو محض (عذاب سے) ڈرانے والا اور (جنت کی) خوشخبری دینے والا ہوں۔

قرآن کریم نے تو یہاں تک بیان فرما دیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی آفت یا مصیبت آجائے تو اللہ کریم کے سوا اسے کوئی دور نہیں کر سکتا۔ فرمان الٰہی ہے۔

وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ یُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (سپارہ ۱۱' سورۃ یونس' آیت نمبر۱۰۷)

ترجمہ: اور اگر اللہ تعالیٰ آپ کو کسی تکلیف میں مبتلا کر دے تو اس کے سوا اسے کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ آپ کو کوئی فائدہ پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی پھیرنے والا نہیں۔ وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے فائدہ پہنچاتا ہے اور وہ مغفرت والا' مہربان ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے الفاظ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی زبان مبارک سے اپنے لئے ادا فرمائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَکُمْ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ لَّا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا یَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِیْ عَنْکَ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ یَا صَفِیَّۃُ عَمَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا وَّ یَا فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلِیْنِیْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا (صحیح بخاری ص ۷۰۲' جلد ۲)

ترجمہ: اے گروہ قریش! اپنے آپ کو جہنم سے آزاد کرالو۔ میں تمہیں کچھ فائدہ نہ دے سکوں گا۔ اے عبد مناف کی اولاد! میں تمہارے کسی کام نہ آسکوں گا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں تمہیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکوں گا۔ اور اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی صفیہ! میں تیرے کسی کام نہ آسکوں گا۔ اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ! میرے مال سے جو چاہے مانگ لے مگر میں اللہ کے دربار میں تجھے کوئی فائدہ نہ دے سکوں گا۔

○.... داخلہ مصر

فرزندان یعقوب' بنیامین کو ساتھ لئے کنعان سے مصر کی طرف روانہ ہوئے تو راستہ میں بنیامین کو تنگ کرنا شروع کر دیا' کبھی اسے باپ کی محبت کا طعنہ دیتے اور کبھی اس بات پر حسد کرتے کہ والی مصر نے خصوصیت کے ساتھ اسے کیوں بلوایا ہے۔ بنیامین یہ سب کچھ سنتے اور خاموش رہتے (قصص القرآن ص ۳۲۱' جلد ۱) آخر کار یہ سب منزل مقصود پر پہنچے تو صاحبزادگان یعقوب متفرق دروازوں سے مصر میں داخل ہوئے۔ علماء تفسیر نے لکھا ہے کہ مصر کے چار دروازے تھے۔ (روح المعانی ص ۱۹' جلد ۱۳)

قرآن مجید میں فرمان خداوندی ہے۔

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَیْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا کَانَ یُغْنِیْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَ اِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور جب وہ داخل ہوئے جہاں سے ان کے باپ نے کہا تھا۔ وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی کسی بات سے نہیں بچا سکتا تھا۔ مگر نفس یعقوب میں ایک خواہش تھی جسے اس نے پورا کیا۔ بلاشبہ وہ اس علم سے بہرہ ور تھا جو ہم نے اسے سکھایا اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

فرزندان یعقوب شہر کے مختلف دروازوں سے داخل ہوئے تو باپ کا ارمان پورا ہو گیا۔ ان کی یہ تدبیر اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کو ٹال نہ سکتی تھی۔ مگر حضرت یعقوب علیہ السلام کی پدرانہ شفقت و محبت کا تقاضا تھا جو انہوں نے پورا کیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام بڑے صاحب علم تھے کیونکہ انہیں ہم نے علم دیا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ عام لوگوں کی طرح ان کا علم کتابی اور اکتسابی نہیں بلکہ وہبی علم تھا۔ اس لئے انہوں نے ظاہری تدبیر جو شرعاً مشروع اور محمود ہے وہ تو کر لی مگر اس پر بھروسہ نہیں کیا۔ لیکن اکثر لوگ اس کی حقیقت کو نہیں جانتے اور ناواقفیت کی وجہ سے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارے میں ایسے شبہات میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ یہ تدبیریں پیغمبر کے شایان شان نہ تھیں۔

○.... شاہی مہمانی اور بنیامین کی پریشانی

برادران یوسف جب مصر کے پایہ تخت میں پہنچے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کی آمد کی اطلاع ہوئی تو بڑی عزت و تکریم سے خوش آمدید کہا اور شاہی مہمان خانہ میں ٹھہرانے کا حکم دیا۔ دستر خوان بچھوایا گیا اور حکم دیا گیا کہ دو دو آمنے سامنے بیٹھ جائیں۔ حسب حکم سب دو دو بیٹھ گئے۔ تو بنیامین اکیلے رہ گئے اور یہ صورت حال دیکھ کر از حد افسردہ اور غمزدہ ہوئے۔ اور آنکھوں سے بے ساختہ آنسو بہہ نکلے اور سرد آہ بھر کے کہا۔ کاش، اگر آج "میرا بھائی یوسف" زندہ ہوتا تو مجھے اپنے ساتھ بٹھا لیتا (تفسیر مظہری مترجم ص ۱۷۷، جلد ۶)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالستار مرحوم رحمہ اللہ علیہ بنیامین کی حالت یوں ذکر فرماتے ہیں۔

تازہ زخم لگا وچ سینے کیتا اثر جدائی
میں کیوں اج اکیلا رہندا جے، ہندا میرا بھائی
ہر کم اندر ویر پیارے یاد شتابی آون
ہووے قدر معلوم تدائیں جد قبراں وچہ جاون
رووے بنیامین کھلوتا پیش نہ جاوے کوئی
درد فراقوں ہنجو برسن بولے بھائی بھائی

بنیامین کی یہ حالت دیکھ کر حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تم اکیلے رہ گئے ہو، میں تمہیں اپنے ساتھ بٹھا لیتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے جناب بنیامین کو اپنے ساتھ دسترخوان پر بٹھایا اور اپنے ساتھ کھانا کھلاتے ہوئے فرمایا۔ بنیامین تم مجھے اپنا بھائی تصور کرلو۔

میں تیرا توں میرا بھائی یوسف جانن اسائیں
مائی جایا بھائی اپنا سجھ اساڈے تائیں

○۔۔۔ راز کی باتیں

امام تفسیر حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے ان سب بھائیوں کے قیام کا یہ بندوبست فرمایا تھا کہ دو دو کو ایک ایک کمرے میں ٹھہرایا۔ اب پھر بنیامین تنہا رہ گئے حضرت یوسف علیہ السلام نے بظاہر ان کی دل داری کے لئے ان کو اپنے پاس ٹھہرانے کا حکم دیا۔ تنہائی میں جب حضرت یوسف اور ان کے حقیقی بھائی بنیامین کی ملاقات ہوئی تو حضرت یوسف علیہ السلام نے بنیامین کو اپنا تمام حال سنایا اور اس حقیقت سے آگاہ کر دیا کہ بنیامین! گھبراؤ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ جس بھائی کی یاد تمہیں ہر وقت غمگین رکھا کرتی تھی۔ میں وہی تمہارا "حقیقی بھائی یوسف" ہوں۔ اب گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ ان کی بدسلوکیوں کا دور ختم ہو گیا اب وہ تجھے کوئی ایذاء نہیں پہنچا سکیں گے۔

دیکھ یوسف کی طرف دل شاد کر
میں ہی یوسف ہوں ترا جان پدر
غم' الم سب دل سے اپنے دور کر
ہجر کی آتش سبھی کافور کر

اس ملاقات میں حضرت یوسف و بنیامین نے اپنے حالات و کوائف ایک دوسرے کو بتائے ہوں گے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بتایا ہو گا کہ میں کن مصائب' آلام' تکالیف اور پریشانیوں سے گزر کر اس منصب پر فائز ہوا ہوں اور جناب بنیامین نے سوتیلے بھائیوں کے ظلم اور زیادتیوں کا تذکرہ بھی کیا ہو گا۔ قرآن مجید دونوں بھائیوں کی اس ملاقات کو یوں بیان کرتا ہے۔

وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَخَاهُ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

ترجمہ: اور جب وہ یوسف کے پاس پہنچے تو اس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی (اور) اس سے فرمایا' میں تمہارا بھائی ہوں۔ پس ان کی کاروائیوں سے غمگین نہ ہو۔

علامہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب مصر میں حضرت یوسف سے بنیامین کی ملاقات ہوئی اس وقت بنیامین کی عمر اڑتیس سال تھی۔ (الجمال والکمال ص ۱۷۳)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... میں واپس نہیں جاؤں گا

عرصہ دراز کے بعد بنیامین اپنے بچھڑے ہوئے بھائی سے ملے تھے اور ایسے حالات میں جبکہ مصران کے زیر نگیں تھا اور مملکت کے سیاہ و سفید کے وہ مالک تھے تو جدا ہونے کو دل نہ چاہا اور کہا کہ میں ان ظالموں کے ساتھ واپس نہیں جاؤں گا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی بھی شدید خواہش تھی کہ کسی طرح اپنے عزیز بھائی بنیامین کو اپنے پاس روک لیں مگر انتہائی اضطراب اور بے قراری کے باوجود ان کے لئے ایسا کرنا ممکن نہ تھا۔ اس لئے کہ حکومت مصر کے قانون میں کسی غیر مصری کو بغیر کسی معقول وجہ کے روک لینا۔ سخت ممنوع تھا اور حضرت یوسف علیہ السلام یہ کسی طرح نہیں چاہتے تھے کہ اس وقت لوگوں پر یا ان کے بھائیوں پر اصل حقیقت منکشف ہو' بدیں وجہ خاموش رہے اور جب قافلہ کی روانگی کا مرحلہ آیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے سرکاری اہل کاروں کو حکم دیا کہ کنعانیوں کے اونٹوں کو اس قدر غلہ سے لاد دو جتنا یہ لے جاسکیں اور کسی کو اطلاع کئے بغیر نشانی کے طور پر اپنا چاندی یا سونے کا پیالہ بنیامین کے کجاوہ میں رکھ دیا۔ قرآن مجید میں ہے۔

فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ

ترجمہ: پس جب ان کا سامان تیار کر دیا تو پیالہ اپنے بھائی کے کجاوے میں رکھ دیا۔

○.... قافلے کا تعاقب

غلے سے بھرے ہوئے اونٹ لے کر یہ قافلہ کنعان کی طرف روانہ ہو گیا' ابھی اس قافلہ نے تھوڑی ہی مسافت طے کی ہو گی کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے کارندوں نے شاہی برتنوں کی دیکھ بھال کی تو ان میں پیالہ موجود نہ تھا' وہ سمجھے کہ شاہی محل میں کنعانیوں کے سوا کوئی دوسرا نہیں آیا اس لئے انہوں نے ہی یہ چوری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہے۔ فوراً دوڑے اور بلند آواز سے کہا' اے قافلہ والو! ٹھہرو' تم چور ہو اس بارہ میں ارشاد خداوندی ہے۔

ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ۝

ترجمہ: پھر ایک پکارنے والے نے آواز دی اے قافلے والو! تم چور ہو۔

اہل قافلہ یہ سنگین الزام سن کر دہشت زدہ ہو گئے اور پیچھے مڑ کر پوچھنے لگے کہ تمہاری کیا چیز گم ہو گئی ہے انہوں نے بتایا کہ شاہی پیالہ نہیں مل رہا اور تمہارے بغیر وہاں کوئی آیا بھی نہیں' یقیناً پیالہ تمہارے ہی پاس ہے اور تم میں سے جو پیالہ تلاش کر دے گا اسے غلے کا لدا ہوا ایک اونٹ بطور انعام دیا جائے گا۔ قرآن عزیز ذکر فرماتا ہے۔

قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَیْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ۝ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِیْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِیْمٌ۝

ترجمہ: اہل قافلہ ان کی طرف متوجہ ہو کر بولے' تمہاری کیا چیز گم ہوئی ہے؟ انہوں نے کہا' ہم نے بادشاہ کا پیالہ گم پایا ہے۔ اور جو شخص اسے ڈھونڈ لائے گا اس کو بار شتر غلہ انعام دیا جائے گا اور میں اس کا ضامن ہوں۔

برادران یوسف قسمیں اٹھا اٹھا کر اپنی صفائی پیش کرنے لگے اور کہنے لگے بخدا' ہم مصر میں فساد اور شرارت کی غرض سے نہیں آئے۔ تم جانتے ہو کہ ہم اس سے پہلے بھی غلہ لینے آئے تھے۔ واللہ' ہم میں چوری کی قطعاً عادت نہیں ہے۔ قرآن حکیم ان کے الفاظ یوں نقل فرماتا ہے۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِی الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِیْنَ۝

ترجمہ: انہوں نے کہا اللہ کی قسم تم خوب جانتے ہو کہ ہم سرزمین مصر میں فساد برپا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے لئے نہیں آئے اور ہم چور بھی نہیں ہیں۔

○.... چور کی سزا

مصری اہل کاروں کو اپنی جگہ یقین تھا کہ ان کے سوا کوئی اور چور نہیں اور وہ قسمیں اٹھا اٹھا کر اپنی براءت کا اعلان کر رہے تھے۔ عام طور پر ایسے موقع پر یہی ہوتا ہے کہ ملزم سے ہی پوچھا جاتا ہے کہ تم جو اپنی صفائی پیش کرتے کرتے نہیں تھکتے' تم خود ہی بتاؤ کہ اگر تم پر یہ الزام ثابت ہو جائے تو تمہیں کیا سزا دی جائے۔ یہی بات ان شاہی ملازمین نے اہل قافلہ سے کہی۔ کنعانیوں کو اپنی بے گناہی کا پختہ یقین تھا اس لئے انہوں نے کہہ دیا کہ اگر ہم میں سے کوئی چور ثابت ہو جائے تو ہم اسے سخت سزا دیں گے اور یہ کہ وہ تمہارے حوالے کر دیا جائے گا اور وہ عمر بھر تمہارا غلام رہے گا ہماری شریعت میں چور کی یہی سزا ہے اور ہم اپنے یہاں زیادتی کرنے والوں کو یہی سزا دیا کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے۔

قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِیْنَ۝ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِیْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ۝

ترجمہ: خدام نے کہا' اگر تم جھوٹے ثابت ہو جاؤ تو اس کی کیا سزا ہے؟ کنعانیوں نے کہا اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے سامان سے وہ (پیالہ) دستیاب ہو' وہ خود ہی اس کا بدلہ ہے۔ اور ہم زیادتی کرنے والوں کو یہی سزا دیا کرتے ہیں۔

○.... برادران یوسف کی تلاشی

سرکاری کارندوں نے اہل قافلہ سے کہا کہ ہم اپنی تسلی اور اطمینان کے لئے تمہارے سامان کی تلاشی لیں گے۔ انھوں نے تلاشی کے لئے سامان رکھ دیا۔ اب ان کے سامان کی تلاشی شروع ہوئی۔ یہ قدرتی بات ہے کہ ابتدا سب سے بڑے کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامان سے ہوئی ہو گی اور آخر میں سب سے چھوٹے کی باری آئی ہو گی۔ چنانچہ سب کے سامان کھول کر تلاشی لی گئی مگر پیالہ بر آمد نہ ہوا۔ آخر میں بنیامین کا سامان کھولا گیا تو "شاہی پیالہ" مل گیا اور سرکاری اہل کاروں نے ان کی تجویز کردہ سزا کے مطابق بنیامین کو پکڑ لیا اور ان سب کو حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اور پوری تفصیل سے انہیں آگاہ کیا۔ قرآن مجید اس حقیقت کی یوں نقاب کشائی کرتا ہے۔

فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَاءِ أَخِيهِ ۔

ترجمہ: پس تلاشی لینی شروع کی ان کے سامانوں کی' یوسف کے بھائی کے سامان سے پہلے' آخر کار وہ پیالہ اس کے بھائی کے سامان سے نکال لیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے معاملہ کی نوعیت کو سنا تو دل میں بے حد مسرور ہوئے اور خدائے تعالٰی کی کارسازی پر شکر ادا کیا کہ جس بات کے لئے میں بے قرار تھا کہ کسی طرح بنیامین میرے پاس رک جائے۔ وہ میرے ہاتھوں کسی طرح نہ بن پڑی لیکن قادر مطلق نے اسے حکمت کے ساتھ پورا کر دیا۔ اب حضرت یوسف علیہ السلام اس معاملہ کو اللہ تعالٰی کی حکمت کاملہ اور فیصلہ خداوندی جان کر خاموش رہے اور یہ ظاہر نہیں فرمایا کہ یہ پیالہ میں نے خود بنیامین کی خورجی میں نشانی کے طور پر رکھا تھا۔ ادھر بنیامین بھی جو اس سے قبل ہی اپنے بڑے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام سے واقف ہو چکے تھے اور ان کے پاس ہی ٹھہر جانے کے آرزومند تھے اس واقعہ کو مرضی کے مطابق پا کر خاموش رہے۔

○.... تدبیر الٰہی

حضرت یوسف علیہ السلام کے بنیامین کے سامان میں پیالہ رکھنے' اہل قافلہ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاشی لینے اور شاہی پیالہ برآمد کرنے نیز برادران یوسف کی زبان سے چور کی سزا بیان کروانے اور بنیامین کو مصر میں ٹھہرانے کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں "اپنی تدبیر" قرار دیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ۖ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۚ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ۗ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝

ترجمہ: یوں ہم نے حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے تدبیر کی' شاہی قانون کے مطابق وہ اپنے بھائی کو نہیں رکھ سکتا تھا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہے' ہم جس کے چاہیں درجے بلند کر دیتے ہیں۔ اور ہر جاننے والے کے اوپر ایک جاننے والا ہے۔

اگر اس واقعہ پر غور کیا جائے تو اس کا تدبیر الٰہی ہونا خود بخود سمجھ میں آ جاتا ہے کہ سرکاری کارندوں کو پیالہ کی گم شدگی کا فوراً علم ہو جانا' پھر ان کے ذہن کا فوراً کنعانیوں کی طرف منتقل ہو جانا' پھر انہیں سے مجرم کی سزا کے متعلق سوال کرنا اور ان کا سزا تجویز کرنا' سامان کی تلاشی لینا اور پیالہ برآمد کرنا' یہ سب تدبیر الٰہی اور ارادہ ربانی کی کرشمہ سازی تھی۔ اگر ان واقعات میں سے ایک آدھ کڑی بھی گم ہو جاتی تو بنیامین کو روکنے کی وجہ جواز حضرت یوسف علیہ السلام کو نہ مل سکتی۔ اللہ تعالیٰ کی تائید' اگر تدبیر یوسفی کو حاصل نہ ہوتی تو ان کے لئے مصری قانون کے مطابق بھائی کو رکھ لینا ممکن نہ تھا۔

آیت کے آخری حصہ میں ایسی بہترین تدبیر کے ذہن یوسفی میں آنے کو اللہ تعالیٰ نے رفع درجات سے تعبیر فرمایا ہے کیونکہ اس بے مثال تدبیر میں کسی کی حق تلفی نہیں۔ کسی پر بے جا الزام نہیں اور کوئی قانون شکنی نہیں ہے۔

○.... واقعہ پیالہ کی تفسیر

واقعہ پیالہ کی تشریح میں ہم نے مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کی تحقیق کو مدنظر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھا ہے وہ فرماتے ہیں۔

ہم نے شاہی پیالہ کے واقعہ کی تفسیر میں عام تفاسیر سے جدا، مفسرین کے اس قول کو اختیار کیا ہے جس کو علماء کے ہاں "قول شاذ کا درجہ" حاصل ہے۔ مگر اس مقام پر یہ سب سے بہتر اور بے غل و غش تفسیر ہے۔ کتب تفاسیر میں عام طور پر آیت (جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ" (یوسف نے پیالہ اپنے بھائی کے کجاوہ میں رکھ دیا) میں حضرت یوسف علیہ السلام کے اس عمل کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ حضرت یوسف، چونکہ بنیامین کو اپنے ہاں روکنا چاہتے تھے اور مصر کا قانون اس کی اجازت نہ دیتا تھا۔ اس لئے انہوں نے یہی سمجھ کر پیالہ رکھ دیا تھا کہ اس طرح بنیامین چور بن جائے گا اور میں اس کو روک سکوں گا (بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ تنہائی کی ملاقات میں یوسف و بنیامین کے مابین یہ طے پا گیا تھا کہ شاہی پیالہ بنیامین کے سامان میں رکھ دیا جائے گا اور تلاشی کے بعد بر آمد کر لیا جائے گا۔ بنیامین نے بھائی کے پاس ٹھہرنے کے لئے چوری کے الزام کو بخوشی قبول کرنے کا وعدہ کر لیا تھا) اور پھر آیت "اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ" میں پکارنے والی شخصیت بھی حضرت یوسف علیہ السلام کو بتاتے ہیں اور اس طرح جب ان پر جھوٹ کا الزام عائد ہونے لگتا ہے تو اسے "توریہ" سے تعبیر کر کے ان کی معصوم شخصیت کو اس الزام سے بری کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن عزیز کے اسلوب بیان میں ایسا کوئی اشارہ تک موجود نہیں ہے جس سے حضرت یوسف علیہ السلام کی شخصیت پر جھوٹ کا شبہ بھی کیا جا سکتا ہو یا "توریہ" کہنے کی ضرورت پیش آتی ہو۔

یہ تسلیم ہے کہ کسی اچھے اور نیک مقصد کی خاطر "توریہ" بری اور معیوب بات نہیں ہے لیکن یہ معاملہ ہمارا یا صالحین و ابرار کا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اور رسول کا معاملہ ہے ان کی اخلاقی زندگی کا معیار اس قسم کی اصطلاحی تعبیروں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت بلند اور برتر ہے۔ وہ اپنی نیک خواہشات میں بھی عزیمت کی بلندی کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ پھر کیا ضرورت ہے کہ جہاں قرآن کریم کا اسلوب بیان مجبور نہ کرتا ہو اور احادیث صحیحہ اس کی تائید نہ کرتی ہوں۔ خوامخواہ ان کی جانب ایسی بات منسوب کی جائے جسے درست کرنے اور پیغمبرانہ معصومیت کو محفوظ رکھنے کے لئے "توریہ" کی پناہ لینی پڑے۔

اس مقام پر قرآن عزیز میں حضرت یوسف علیہ السلام کا صرف یہ عمل مذکور ہے کہ انہوں نے شاہی پیالہ 'بنیامین کی خورجی میں رکھ دیا (تاکہ بھائی کے پاس نشانی رہے) اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کا کوئی ذکر نہیں' بلکہ تمام گفتگو کا معاملہ براوران یوسف اور سرکاری کارندوں کے درمیان دائر نظر آتا ہے۔ جیساکہ اسی سورۃ کی آیت نمبر۷۰ تا آیت نمبر۷۵ میں مذکور ہے۔

واقعہ کی پوری تفصیل (جو گذشتہ صفحات میں گزر چکی ہے) کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے احسان و انعام کا ذکر فرماتا ہے اور بتاتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام جس بات کے لئے بے قرار تھے اور مصری قانون کے تحت اسے نہیں کر سکتے تھے' ہم نے اپنی خفیہ تدبیر سے اس کا سامان بہم پہنچایا۔

پس اس قدر صاف اور واضح بات کی ایسی تشریح کیوں کی جائے جس سے حضرت یوسف علیہ السلام کے کلام کو توریہ پر محمول کرنے کی ضرورت پڑے اور کیوں نہ وہ معنی لئے جائیں جس سے نہ کوئی شبہ پیدا ہو اور نہ تاویلات کی ضرورت پیش آئے۔ (قصص القرآن ص ۳۲۶' جلد۱)

○.... سوال اور جواب

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کو اپنی موجودگی کی اطلاع نہیں دی بلکہ اپنے بھائی بنیامین کو بھی روک لیا اور باپ سے جدا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردیا حالانکہ آپ کو معلوم تھا کہ میری جدائی میں باپ کا کیا حال ہوا اور بنیامین کے فراق سے کیا حال ہوگا۔ آپ کے اس کردار سے تو قطع رحم، عقوق اور سنگدلی کا مظاہرہ ہو رہا ہے آپ نے ایسا کیوں کیا؟

لوگوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے اس کردار اور سلوک پر بہت کچھ اظہار خیال کیا ہے۔ مگر صحیح بات یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں کیا۔ اللہ کریم کو حضرت یعقوب علیہ السلام کا پے در پے کڑا امتحان لینا تھا تاکہ ان کے درجات میں ترقی کی جائے اور اسلاف کی صف میں ان کو شامل کیا جائے۔ (تفسیر مظہری مترجم ص ۱۸۷، جلد ۲)

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ رب تعالیٰ تمام مسلمانوں کو آفات و بلیات سے محفوظ فرمائے آمین ثم آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

★ خطابت کا نادر اور نیا انداز ★ خطیبانہ طرز پر منفرد تفسیر
★ عقیدہ توحید کے ہر نکتہ پر مکمل بحث ★
خطبات
مصنف
حافظ عبدالستار حامد
آیت الکرسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر ۱۴

"حزن یعقوب"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَۃٍ مَّثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاہِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاہِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قَالُوْٓا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّہٗ مِنْ قَبْلُ فَاَسَرَّھَا یُوْسُفُ فِیْ نَفْسِہٖ وَلَمْ یُبْدِھَا لَھُمْ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّکَانًا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ○ قَالُوْا یٰٓاَیُّھَا الْعَزِیْزُ اِنَّ لَہٗٓ اَبًا شَیْخًا کَبِیْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَکَانَہٗ اِنَّا نَرٰکَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ○ قَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَہٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ○ فَلَمَّا اسْتَیْئَسُوْا مِنْہُ خَلَصُوْا نَجِیًّا قَالَ کَبِیْرُھُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاکُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَیْکُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰہِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِیْ یُوْسُفَ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰی یَاْذَنَ لِیْٓ اَبِیْٓ اَوْ یَحْکُمَ اللّٰہُ لِیْ وَھُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ ○ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓی اَبِیْکُمْ فَقُوْلُوْا یٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَکَ سَرَقَ وَمَا شَہِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا کُنَّا لِلْغَیْبِ حٰفِظِیْنَ ○ وَسْئَلِ الْقَرْیَۃَ الَّتِیْ کُنَّا فِیْھَا وَالْعِیْرَ الَّتِیْٓ اَقْبَلْنَا فِیْھَا وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَکُمْ اَنْفُسُکُمْ اَمْرًا ط فَصَبْرٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَمِيلٌ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِىْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۚ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ○ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ○ قَالَ اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّىْ وَحُزْنِىْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (سورۃ یوسف آیت نمبر ۷۷ تا ۸۶)

ترجمہ: برادران یوسف بولے اگر اس نے چوری کی ہے تو (کیا تعجب ہے) اس سے پہلے اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی۔ یوسف نے اس بات کو اپنے جی میں چھپا لیا اور ان پر ظاہر نہ کیا' فرمایا تم بہت بری جگہ ہو اور اللہ خوب جانتا ہے جو تم بیان کر رہے ہو' وہ کہنے لگے' اے عزیز! اس کا باپ بہت بوڑھا ہے تو آپ اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو پکڑ لیں۔ بے شک ہم تجھے نیکو کاروں میں دیکھتے ہیں۔ فرمایا یوسف نے' اللہ کی پناہ کہ ہم کسی کو پکڑیں مگر جس کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی۔ ورنہ ہم ظالم ہوں گے۔ پس جب وہ یوسف سے مایوس ہو گئے تو الگ جا کر مشورہ کیا۔ ان کے بڑے نے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کے نام پر پختہ وعدہ لیا تھا۔ اور اس سے قبل تم یوسف کے بارے میں زیادتی کر چکے ہو۔ میں تو اس زمین کو ہرگز نہ چھوڑوں گا جب تک مجھے میرے باپ اجازت نہ دیں یا اللہ میرے لئے فیصلہ کر دے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ تم اپنے باپ کی طرف لوٹ جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ کے بیٹے نے چوری کی۔ اور ہم نے اسی کی گواہی دی تھی جو ہم جانتے تھے اور ہم پوشیدہ بات کے نگہبان نہ تھے۔ اور آپ اس بستی والوں سے پوچھ لیں جس میں ہم تھے۔ اور اس قافلہ سے جس میں ہم آئے ہیں۔ اور بلاشبہ ہم سچے ہیں۔ یعقوب بولے' بلکہ تمہارے نفسوں نے ایک بات گھڑ لی ہے۔ اب صبر جمیل ہی بہتر ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ ان سب کو میرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس لے آئے۔ بے شک وہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور یعقوب نے ان سے منہ پھیرلیا۔ اور کہا اے افسوس یوسف پر' اور غم سے اس کی دونوں آنکھیں سفید ہو گئیں بس وہ اپنے غم کو پینے والے تھے بیٹوں نے کہا اللہ کی قسم آپ ہر وقت یوسف کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ کہیں آپ کی صحت نہ بگڑ جائے یا آپ ہلاک نہ ہو جائیں آپ نے فرمایا میں اپنے دکھوں اور غموں کا اللہ سے شکوہ کر رہا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

اللہ رب العلمین کی بے پناہ حمد و ثنا' تعریف و تسبیح اور تحمید و تمجید کے بعد ان گنت' لاتعداد اور بے شمار درود و سلام امام الانبیاء' سید الاصدقاء' قدوۃ الاصفیاء' رئیس الاتقیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پہ' جن کی بعثت مبارکہ کی برکت سے انسانیت کو رشد و ہدایت کی روشنی نصیب ہوئی۔

مذکورۃ الصدر آیات مقدسہ میں اللہ عزوجل نے برادران یوسف کا یوسف پر چوری کا الزام' حضرت یوسف کی عالی ظرفی و بلند اخلاقی' بنیامین کی رہائی کے لئے برادران کی درخواست' حضرت یوسف کا انکار' برادران کا باہمی مشورہ اور فیصلہ' قافلہ کی کنعان کو روانگی' حضرت یعقوب سے بنیامین کی جدائی' فرقت کا صدمہ' حضرت یعقوب علیہ السلام کا حزن و غم' ان کا صبر جمیل اور اللہ تعالیٰ سے حضرت یعقوب علیہ السلام کے شکوہ اور دعا کی تفصیلات بیان فرمائی ہیں۔

○..... چور کا بھائی

برادران یوسف نے جب دیکھا کہ بنیامین کی خورجی سے شاہی پیالہ برآمد ہو گیا ہے اور ہم چور ثابت ہو گئے ہیں تو شرم کے مارے آنکھیں جھکا لیں اور اپنی براءت ثابت کرنے کے لئے یا بنیامین سے حسد و بغض کی وجہ سے جھوٹ بولنے کی جرأت کی اور حضرت یوسف سے عرض کرنے لگے' اے عزیز مصر! آپ ہمارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق کوئی بدگمانی نہ کیجئے' یہ لڑکا جس نے یہ حرکت کی ہے ہمارا حقیقی بھائی نہیں ہے بلکہ دوسری ماں سے ہے اس نے اگر چوری کی ہے تو تعجب کا مقام نہیں اس کا ایک اور بھائی تھا "وہ بھی چور" تھا۔ ہم دوسری ماں کے بیٹے ہیں ہمارا کردار بے داغ ہے۔ ہم اس قسم کی رذیل حرکتیں نہیں کیا کرتے۔ قرآن مجید میں ہے

قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ

ترجمہ: بھائی بولے' اگر اس نے چوری کی ہے تو کوئی تعجب کی بات نہیں' تحقیق اس کے بھائی نے بھی پہلے چوری کی تھی۔

○.... یوسف کی چوری

برادران یوسف نے فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ کہہ کر حضرت یوسف علیہ السلام پر "چور" ہونے کا الزام لگایا اس کی حقیقت کیا ہے؟ اس بارہ میں مفسرین کے اقوال حسب ذیل ہیں۔

(۱) امام قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے بچپن میں اپنے بت پرست نانا کا بت چپکے سے اٹھا کر توڑ دیا تھا۔ لہٰذا برادران یوسف کا اشارہ اسی چوری کی طرف ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۸۶' جلد ۲)

(۲) امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے صغر سنی میں والد کی اجازت کے بغیر ایک سوالی فقیر کو گھر سے انڈہ اٹھا کر دے دیا تھا۔ اور امام سفیان بن عینیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سائل کو مرغی دے دی تھی۔ (روح المعانی ص ۳۲' جلد ۱۳)

(۳) امام محمد بن اسحاقؒ نے مجاہد کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ بچپن میں حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ راحیل کا انتقال ہو گیا تو آپ اپنی پھوپھی کے پاس رہنے لگے۔ پھوپھی کو آپ سے از حد محبت ہو گئی اور پھوپھی نے ہی آپ کی پرورش کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب آپ ذرا بڑے ہو گئے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے آپ سے ازداد محبت کی بنا پر بہن سے یوسف کی واپسی کا مطالبہ کیا اور کہا کہ میں ایک لحہ بھی یوسف کی جدائی برداشت نہیں کر سکتا۔ بہن نے کہا میں یوسف کو واپس نہیں کروں گی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بار بار اصرار پر بہن نے چند دن کی مہلت طلب کی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بہن کی یہ بات مان لی۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کی کمر کا ایک پٹکا بطور وراثت حضرت یعقوب علیہ السلام کی بہن کو ملا تھا۔ اس نے وہ پٹکا یوسف کی کمر سے کپڑوں کے نیچے لپیٹ دیا پھر خود ہی کہا کہ حضرت اسحاق والا پٹکا گم ہو گیا ہے لہٰذا اہل خانہ کی تلاشی لی جائے گی۔ جب تلاشی لی گئی تو وہ پٹکا یوسف کے پاس سے برآمد ہوا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی بہن نے شریعت یعقوبی کے مطابق کہا کہ اب تو یوسف قانونی طور پر میرے پاس ہی رہے گا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ اس نے یہ حرکت کی ہے تو پھر تمہاری سپردگی میں ہی رہے گا۔ غرض اس تدبیر سے حضرت یعقوب کی بہن نے حضرت یوسف کو مرتے دم تک اپنے پاس روکے رکھا۔ اسی بات کی طرف بھائیوں نے فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ سے اشارہ کیا۔ (تفسیر مظہری مترجم ص ۱۸۳، جلد ۶)

(۴) امام وھبؒ نے کہا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام دسترخوان سے چھپا کر کچھ کھانا اٹھا لیتے اور فقیروں کو دے دیتے تھے۔ لیکن ابن منیر کا قول ہے کہ یہ بات درست معلوم نہیں ہوتی کیونکہ حضرت یوسف سخی گھرانے کے فرد تھے اور فقیروں کو دینے سے حضرت یعقوب علیہ السلام راضی تھے اس لئے یہ چوری نہ تھی۔

(روح المعانی ص ۳۲، جلد ۱۳)

○.... تحقیق روایات

مفسرین نے برادران یوسف کے قول "اس کا بھائی بھی چور تھا" کو سچ ثابت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے لئے مذکورہ بالا حکایات بیان کی ہیں۔ جن کے بارے میں علامہ قاضی سید محمد سلیمان سلمان منصوری پوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"یہ سب اقوال نامعتبر' غلط روایتوں اور بے سند حکایات پر مبنی ہیں۔ ہمیں کیا ضرورت ہے کہ یوسف صدیق کی (پھوپھی) دختر اسحاق علیہ السلام پر چور بنانے کا بہتان قائم کریں ہمیں کیا ضرورت ہے کہ یوسف علیہ السلام کی بابت سرقہ بتاں یا ماکیاں (مرغی) کی داستان کو زبان سے نکالیں۔ ہم کو ضرورت اس امر کی ہے کہ پہلے یہ دیکھ لیں کہ اس قول (فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ) کے راوی کیسے ہیں۔ کیا یہ وہی راوی نہیں ہیں؟ جنہوں نے نبی اللہ' باپ کے سامنے فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ جیسے قول زور (جھوٹی بات) کو بڑے زوردار اور حتمی الفاظ میں بیان کیا تھا اور جب حقیقت یہی ہے تو ایسوں کی بات کا کیا اعتبار؟" (الجمال والکمال ص ۱۷۹)

○.... قول صحیح

ہمارے خیال میں برادران یوسف کا قول فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ۔ سراسر جھوٹ اور حضرت یوسف علیہ السلام پر اتہام و بہتان تھا اور انہوں نے حسد و بغض کی وجہ سے یہ کلمات کہے تھے۔ مولانا حفظ الرحمٰن سیوھاروی رقم طراز ہیں۔

"برادران یوسف نے جب یہ دیکھا (کہ پیالہ بنیامین کے سامان سے برآمد ہوا ہے) تو ان کی حاسدانہ رگ پھڑک اٹھی اور انہوں نے یہ جھوٹ بولنے کی جرأت کی کہ "اگر بنیامین نے چوری کی ہے تو تعجب کا مقام نہیں ہے۔ اس سے پہلے اس کا بڑا بھائی یوسف بھی چوری کر چکا ہے" (قصص القرآن ص ۳۲۳' جلد ۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○۔ عالی ظرفی

حضرت یوسف علیہ السلام نے برادران کا یہ زہریلا الزام اور دل آزاد بہتان' بڑی خاموشی' تحمل اور صبر سے سنا مگر کسی ناگواری اور تنگ دلی کا اظہار نہیں فرمایا۔ بلکہ بنیامین کو ان کے وعدہ کے مطابق اپنے پاس رکھ لیا اور بھائیوں کے روبرو ان کا کچا چٹھا کھولنے کی بجائے تمام سازوسامان' کے ہمراہ بڑی عزت و تکریم سے وطن واپسی کی اجازت فرما دی۔ یہی عالی ظرفی' بلند اخلاقی اور اعلیٰ سیرت و کردار ہے۔ جس کی وجہ سے آپ کو ان مراتب عالیہ اور مناصب رفیعہ پر فائز کیا گیا۔ اخلاق کی ان بلندیوں اور کردار کی ان عظمتوں کی طرف ہمیں راغب اور متوجہ کرنے کے لئے ہی یہ واقعہ سنایا جا رہا ہے کہ

"جتنا کسی کا ظرف ہے اتنا ہی وہ خاموش ہے۔"

ارشاد خداوندی ہے۔

فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ○

ترجمہ: پس یوسف نے اس بات کو اپنے جی میں چھپا لیا اور اسے ان پر ظاہر نہ کیا (اور دل ہی میں) کہا تم بہت بری جگہ ہو۔ اور جو تم بیان کرتے ہو' اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام صاحب حکومت' والی مصر اور ذی قدرت ہیں' بھائیوں کو سزا دینے کا پورا اختیار اور وسائل رکھتے ہیں مگر حلم و صبر سے کام لیتے اور ان کی باتیں پی جاتے ہیں اور انتم شر مکانا کے الفاظ بھی دل ہی دل میں ہیں یا انہیں شرمندہ کرنے کے لئے ان سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ ابھی تو یہ کہتے تھے کہ ہم کبھی چوری کے قریب تک نہیں گئے اور اب غیر حاضر بھائی پر بھی چوری کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الزام لگا رہے ہو جس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہارا خاندان چوری پیشہ ہے۔ یہ کیسا برا مقام ہے جو تم نے اختیار کیا ہے؟

○.... غصہ برادران

جب حضرت یوسف علیہ السلام نے بنیامین کو مصر میں روک لیا تو فرزندان یعقوب کو بہت غصہ آیا' اور وہ حضرت یوسف علیہ السلام سے لڑنے جھگڑنے پر اتر آئے۔ مشہور مفسر مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ علیہ رقمطراز ہیں۔

"جب حضرت یوسف علیہ السلام نے بنیامین پر قبضہ کر لیا تو بھائی غضبناک ہو گئے۔ اولاد یعقوب کو جب غصہ آتا تھا تو ان کے غصہ کو برداشت کرنے کی تاب کسی میں نہیں رہتی تھی۔ روبیل کی تو یہ حالت تھی کہ اس کے غصہ کے سامنے کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی تھی۔ جب وہ غصہ سے چیختا تھا تو دہل کی وجہ سے حاملہ عورتوں کے حمل گر جاتے تھے لیکن ان کی یہ بھی خصوصیت تھی کہ حالت غصہ میں اگر نسل یعقوب کا کوئی فرد انہیں ہاتھ لگا دیتا تو ان کا غصہ ختم ہو جاتا تھا بعض روایات میں ہے کہ یہ خصوصیت اور حالت شمعون کی تھی۔

غرض سب بھائی یوسف کے پاس آئے اور روبیل نے کہا کہ ہمارا بھائی (بنیامین) واپس کر دو ورنہ میں اسی چیخ ماروں گا کہ مصر کی ہر حاملہ عورت کا حمل گر جائے گا۔ غصہ سے روبیل کے جسم کے بال کھڑے ہو کر کپڑوں سے باہر نکل آئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے چھوٹے بچے سے فرمایا روبیل کے پاس جا کر اسے ہاتھ لگا دو۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے بچے سے فرمایا اس کا ہاتھ پکڑ کر میرے پاس لے آؤ۔ بچے نے جا کر روبیل کو ہاتھ لگا دیا بچے کا ہاتھ لگانا تھا کہ روبیل کا غصہ جاتا رہا۔ روایت میں آیا ہے کہ روبیل کو دوبارہ غصہ آیا تو حضرت یوسف نے علیہ السلام نے اسے ایک ٹھوکر ماری اور گریبان سے پکڑ کر زمین پر گرا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا اور فرمایا عبرانیو! تم گمان کرتے ہو کہ تم سے زیادہ طاقتور کوئی نہیں ہے جب معاملہ یہاں تک پہنچ گیا اور بھائی سمجھ گئے کہ بنیامین کو کسی طرح چھڑا نہیں سکتے' تو نرم پڑ گئے۔ (تفسیر مظہری مترجم ص ۱۸۴' جلد ۶)

○.... عاجزانہ درخواست

برادران یوسف نے جب یہ رنگ دیکھا کہ حسب ضابطہ بنیامین کو روک لیا گیا ہے اور والی مصر پر ہمارے غصے اور برہمی کا بھی کوئی اثر نہیں ہوا۔ تو از حد گھبرائے اور باپ کا عہد و پیمان اور حلفیہ بیان یاد آ گیا۔ آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ کسی طرح بنیامین کو حاصل کریں ہم تو پہلے ہی قول ہار چکے۔ اب ایک ہی پہلو باقی تھا کہ عاجزانہ اور خوشامدانہ التجائیں اور درخواستیں کریں اور والی مصر کو بنیامین کی واپسی کی ترغیب دلائیں۔ عرض کرنے لگے۔ اے عزیز مصر! ہمارا باپ بہت بوڑھا' انتہائی کمزور اور ضعیف ہے اسے اس کے بھائی کا پہلے ہی بے حد غم لاحق ہے اور وہ بوڑھا باپ اس بنیامین کا شیدا اور متوالا ہے۔ اس پر رحم فرمایئے۔ آپ شفیق و کریم اور مہربان و حلیم ہیں۔ خدا کے لئے ہم پر ترس کھایئے۔ بنیامین کو رہا کر دیجئے۔ جب ہم اس کے بغیر واپس کنعان لوٹیں گے تو ہمارا باپ اس کے فراق میں ہلاک ہو جائے گا۔ آپ احسان کرنے والے اور ہمدرد والی ہیں۔ اور اگر آپ ضرور ہی بطور سزا روکنا چاہتے ہیں تو ہم میں سے کسی کو گرفتار کر لیں مگر بنیامین کی رہائی کا حکم فرما دیں۔

قرآن عزیز ان کی درخواست کو یوں بیان فرماتا ہے۔

قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○

ترجمہ: انہوں نے کہا اے عزیز! اس کا باپ بہت بوڑھا ہے پس اس کی جگہ ہم میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کسی ایک کو پکڑ لیجئے۔ بیشک ہم تجھے احسان کرنے والوں میں سے دیکھ رہے ہیں۔

مولانا عبدالستار مرحوم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ برادران یوسف نے جب بنیامین کی قید کا حکم سنا تو

زردی ورت گئی اس ویلے سن کر ساریاں بھائیاں
پیش عدالت حاضر ہو کر عرضاں بہت سنائیاں
بڑا ضعیف نہایت بڈھا اس دا باپ نابیناں
غم دل گیریاں عاجز کیتا اوہ محبوب نگمناں
جے تساں قید رکھایا اس نوں سن کر اتنا حالا
ختم حیاتی ہوسی اس دی پیوے اجل پیالہ
اسدے پاروں ہور بھی مرسن سبھناں عرض سنائی
اس دے بدلے ساڈے وچوں قید رکھو اک بھائی

○.... جواب یوسف

حضرت یوسف علیہ السلام نے جواباً" فرمایا کہ یہ سنگدلی اور ظلم کیسے ہو سکتا ہے کہ کرے کوئی اور بھرے کوئی۔ بے گناہ کو سزا دینا اور گنہگار کو چھوڑ دینا یہ تو صریح ظلم' ناانصافی اور بدسلوکی ہے۔ ہم تمہاری تجویز کردہ سزا اسی کو دیں گے جس کے سامان سے ہمارا پیالہ برآمد ہوا۔ قرآن حکیم میں ہے۔

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ○

ترجمہ: حضرت یوسف نے فرمایا۔ خدا کی پناہ۔ ہم تو اسی کو پکڑیں گے جس کے پاس سے ہماری چیز ہمیں ملی ہے۔ اگر کسی دوسرے کو پکڑ لیں تو ہم ظالم ہوں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان الفاظ میں حضرت یوسف علیہ السلام نے کمال احتیاط و حزم کا ثبوت دیا ہے کہ اپنی زبان سے بنیامین کو چور نہیں کہا بلکہ صرف یہ کہا ہے کہ ہم تو اسی کو اپنے پاس رکھیں گے جس کے سامان سے ہمارا پیالہ برآمد ہوا ہے۔ اور وہ بنیامین ہی ہے۔

جب بنیامین کو مصر میں روکنے کا واقعہ پیش آیا اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر مبارک ۱۲۵ سال سے متجاوز تھی۔ (الجمال والکمال ص ۱۸۰)

○.... باہمی مشاورت

حضرت یوسف علیہ السلام نے جب ان کی درخواست مسترد کر دی اور وہ بنیامین کے چھٹکارے سے مایوس ہو گئے تو بڑے سٹپٹائے اور خلوت میں بیٹھ کر مشورہ کرنے لگے کہ اب والد گرامی کو جا کر کیا منہ دکھائیں گے۔ ہماری پیشانی سے کلنک کا پہلا ٹیکہ ابھی دور نہیں ہوا۔ برادران یوسف میں سے بڑے بھائی نے کہا' تمہیں معلوم ہے کہ والد نے ہم سے بنیامین کے متعلق کس قدر پختہ عہد و پیمان لیا تھا اور قبل ازیں تم یوسف کے ساتھ جو ظلم و زیادتی کر چکے ہو وہ بھی تمہارے سامنے ہے لہٰذا میں تو اب اس حالت میں واپس گھر نہیں جاؤں گا تا وقتیکہ والد صاحب مجھے بخوشی کنعان آنے کی اجازت دے دیں یا اللہ تعالیٰ میرے لئے کوئی دوسرا فیصلہ فرما دے یا بنیامین کی رہائی کی کوئی صورت بن جائے۔ تم یہ غلہ لے کر جاؤ اور حضرت یعقوب علیہ السلام سے سارا ماجرا بیان کر دو کہ تمہارے لاڈلے فرزند نے یہ گل کھلائے ہیں اور کہنا کہ اس میں ہمارا کوئی قصور اور جرم نہیں ہم نے تو اسے چوری کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ اگر وہ ہمارے سامنے یہ حرکت کرتا تو ہم یقیناً اسے منع کرتے اس نے تو اتنی چابکدستی' ہوشیاری' اور رازداری سے پیالہ چرایا کہ ہمیں احساس تک نہ ہو سکا اور نہ کسی اہلکار کو بنیامین کی اس چوری کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم ہو سکا۔ ہم بالکل بے قصور اور بے گناہ ہیں لہٰذا حقیقت پسندی کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ہم سے خفا نہ ہوں۔ قرآن حکیم ان کے اس مشورہ کو بایں الفاظ نقل فرماتا ہے۔

فَلَمَّا اسْتَيْئَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا ۖ قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُم مَّوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ وَمِن قَبْلُ مَا فَرَّطتُمْ فِي يُوسُفَ ۖ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ○

ترجمہ: پھر جب وہ یوسف سے مایوس ہو گئے تو الگ جا کر سرگوشی کرنے لگے ان کے بڑے بھائی نے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کے نام پر پختہ وعدہ لیا تھا اور قبل ازیں یوسف کے بارہ میں اپنی زیادتی بھی تمہیں یاد ہے۔ پس میں تو یہ سرزمین ہرگز نہیں چھوڑوں گا جب تک میرے باپ مجھے اجازت نہ دیں۔ یا اللہ تعالیٰ میرے لئے کوئی فیصلہ فرمادے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

یہ بڑے بھائی جن کا کلام بیان ہوا ہے اور جنہوں نے کنعان واپسی سے انکار کر دیا تھا' کے بارے میں علماء تفسیر کی آراء مختلف ہیں۔

(۱) ان کا نام یہودا تھا' یہ اگرچہ عمر میں سب سے بڑے نہ تھے مگر علم و عمل میں بڑے تھے۔

(۲) ان کا نام روبیل تھا جو عمر میں سب سے بڑے تھے اور یوسف کو قتل نہ کرنے کا مشورہ بھی انہوں نے ہی دیا تھا۔

(۳) یہ بھائی شمعون تھے جو جاہ و رتبہ کے اعتبار سے سب بھائیوں سے بڑے سمجھے جاتے تھے۔ (معارف القرآن ص ۱۲۲' جلد ۵)

○.... فیصلہ برادران

بعد از مشاورت طے پایا کہ تم سب بھائی غلہ لے کر کنعان لوٹ جاؤ اور جا کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت یعقوب علیہ السلام سے عرض کرو کہ آپ کے چہیتے اور لاڈلے فرزند نے دیار غیر میں ہمیں ذلیل و رسوا کر دیا اور چوری جیسے قبیح فعل کا ارتکاب کر کے ہماری عزت کو خاک میں ملا دیا ہے۔ وہ والی مصر جو ہمیں "شاہی مہمان" ٹھہراتا تھا اس کی نظروں میں اب ہم چور اور ڈاکو' بن گئے ہیں۔ اگر ہمیں اس امر کا علم ہوتا کہ بنیامین وہاں جا کر یہ حرکت کرے گا تو ہم اسے کبھی ساتھ نہ لے جاتے اس نے نہ صرف خانوادہ نبوت کی تذلیل و تحقیر کروائی بلکہ آئندہ کے لئے ہمارا غلہ بھی بند کروا دیا۔ اب ہم کس منہ سے مصر جا کر غلہ کا مطالبہ کریں گے؟ قرآن عزیز نے ان کے فیصلہ کو یوں بیان فرمایا ہے۔

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِیْكُمْ فَقُوْلُوْا یٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَیْبِ حٰفِظِیْنَ ○

ترجمہ: تم سب اپنے باپ کے پاس جا کر کہو کہ آپ کے بیٹے نے چوری کا ارتکاب کیا ہے۔ اور ہم پوشیدہ بات کے نگہبان نہ تھے۔

فیصلہ کے بعد برادران یوسف اونٹوں پر غلہ لادے مصر سے روانہ ہو کر گھر پہنچے مگر بنیامین ساتھ نہ تھا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے وجہ پوچھی تو سارا ماجرا کہہ سنایا کہ اے والد محترم! ہم نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ ہم بنیامین کو ضرور واپس لائیں گے یہ عہد و پیمان ظاہری حالات کے اعتبار سے تھا۔ غیب کا حال تو ہم نہ جانتے تھے کہ وہ چوری کر کے گرفتار اور ہم مجبور ہو جائیں گے۔ ہم نے تو اس کی بڑی حفاظت کی کہ اس سے کوئی ایسا کام نہ ہو جائے جس کے باعث اسے کوئی تکلیف اٹھانا پڑے مگر ہماری یہ کوشش ظاہری احوال کی حد تک ہی ہو سکتی تھی۔ ہماری نظروں سے اوجھل ہو کر اور ہماری لاعلمی میں "آپ کے فرزند" نے یہ کام کیا اور اپنے ساتھ ہماری رسوائی کا بھی سبب بنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... برادران کی سنگدلی

قرآن مجید نے برادران یوسف کے الفاظ ان ابنک سرق (بلاشبہ آپ کے بیٹے نے چوری کی) کا ذکر فرمایا ہے۔ ان الفاظ سے سوتیلے بھائیوں کی سنگدلی اور شقاوت کا اندازہ فرمایئے کہ ایسے سخت وقت میں بھی بوڑھے باپ کو طعن و تشنیع اور ملامت سے نہ چھوڑا۔ اور یہ نہیں کہا کہ "ہمارے بھائی سے یہ غلطی ہو گئی" بلکہ ان کی طرف نسبت کرکے کہا "تیرے چہیتے اور پیارے بیٹے" نے چوری کرکے ہمیں ذلت کے گھڑے میں پھینک دیا۔

چونکہ برادران یوسف اپنے والد کو اس سے پہلے ایک فریب اور دھوکہ دے چکے تھے اور یہ جانتے تھے کہ ہمارے اس بیان سے والد گرامی قطعاً" مطمئن نہ ہوں گے اور ہماری بات پر بالکل یقین و اعتبار نہ کریں گے۔ اس لئے تاکید مزید کے طور پر کہا کہ اگر آپ کو ہماری باتوں پر یقین نہ آئے تو آدمی بھیج کر مصر کے لوگوں سے تصدیق کرلیں۔ اور آپ اس امر کی اس قافلہ سے بھی تحقیق کرسکتے ہیں جو مصر سے کنعان ہمارے ساتھ ہی آیا ہے۔

قرآن عزیز میں ہے کہ فرزندان یعقوب نے کہا۔

وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا وَإِنَّا لَصَادِقُونَ○

ترجمہ : اور آپ اس بستی والوں سے دریافت فرمالیجئے جس میں ہم رہے تھے اور اس قافلہ سے جس میں ہم آئے ہیں اور یقیناً ہم سچے ہیں۔

○.... فائدہ جلیلہ

تفسیر مظہری میں اس جگہ اس سوال کا اعادہ کیا گیا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کے ساتھ اس قدر بے رحمی کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملہ کیسے گوارا کرلیا کہ حاکم مصر ہونے کے باوجود والد کو اپنی زندگی اور حالات کی اطلاع نہیں دی بلکہ چھوٹے بھائی بنیامین کو بھی روک لیا۔ جبکہ بھائی بار بار مصر آتے رہے ان کو بھی اپنا راز نہ بتایا۔ ان باتوں کا جواب علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ نے یہی دیا ہے کہ اِنَّہٗ عَمِلَ ذٰلِکَ بِاَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی لِیَزِیْدَ فِیْ بَلَآءِ یَعْقُوْبَ (یوسف علیہ السلام نے یہ سارے کام اللہ تعالیٰ کے حکم سے کئے تاکہ امتحان یعقوب کی تکمیل ہو جائے اور ان کے درجات میں ترقی ہو۔ (تفسیر مظہری مترجم ص ۱۸۷، جلد ۶)

○.... جواب یعقوب

حضرت یعقوب علیہ السلام، یوسف کے معاملہ میں اپنے فرزندوں کی صداقت کا تجربہ کر چکے تھے۔ اس لئے صاحبزادوں کی زبانی یہ خبر سن کر آپ نے وہی فرمایا جو اس سے پہلے اس وقت فرمایا تھا جب انہوں نے یوسف کی خون آلود قمیص پیش کرکے من گھڑت کہانی سنائی تھی کہ "صبر ہی بہتر ہے"

حضرت یعقوب علیہ السلام سمجھے کہ یہ "داستان سرقہ" بھی ان کی گھڑی ہوئی کہانی ہے اس لئے فرمایا میں اب بھی صبر ہی کروں گا کیونکہ "صبر میں ہی اجر ہے"۔

قرآن مجید میں ہے۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَکُمْ اَنْفُسُکُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ؕ

ترجمہ: حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا، بلکہ تمہارے نفسوں نے یہ داستان گھڑ لی ہے۔ تو صبر جمیل ہی بہتر ہے۔

عرصہ دراز گزر گیا تھا مگر حضرت یعقوب علیہ السلام کو اپنے پیارے فرزند حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں کوئی خبر موصول نہ ہوئی تھی، ابھی فراق یوسف کے زخم مندمل نہ ہوئے تھے کہ غلامی بنیامین کا حادثہ فاجعہ پیش آگیا تیسرا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدمہ بڑے بیٹے کے مصر میں رک جانے کی اطلاع سے ہوا تو حضرت یعقوب علیہ السلام کو ان لگاتار صدمات اور مصائب نے خاصا متاثر کیا مگر اس غم و اندوہ کے باوجود آپ مایوس نہ ہوئے اور بیٹوں سے فرمایا مجھے امید ہے کہ اللہ کریم میری مشکلات آسان فرمائے گا۔ میرے تفکرات دور کر دے گا اور مجھ سے میرے صاحبزادوں کی ملاقات کروا دے گا۔ اسے میرے تمام احوال کا بخوبی اور مکمل علم ہے اس کا کوئی کام خالی از حکمت نہیں ہے۔ میں اس کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں اور اس کے فضل و کرم اور احسان و رحمت کی آس لگائے بیٹھا ہوں۔

قرآن حکیم نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی زبان میں بیان فرمایا ہے۔

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ۝

ترجمہ: امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو میرے پاس لے آئے گا بلاشبہ وہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔

○.... بے قراری یعقوب

حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب بنیامین پر چوری کے الزام میں قید ہونے اور غلام بنائے جانے کی جاں کاہ خبر سنی تو اس نئے رنج و غم نے پرانا صدمہ بھی تازہ کر دیا اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ ناپسندیدہ خبر سننے کے بعد اظہار کراہت اور فطری انقباض کی بنا پر تمام گھر والوں اور علائق دنیوی سے منہ موڑ لیا اور الگ تھلگ ہو کر ذکر رب اور فکر یوسف و بنیامین میں مشغول ہو گئے اور فراق یوسف میں روتے روتے شدت غم سے آپ کی آنکھیں سفید ہو گئیں اور پکار اٹھے۔ آہ! فراق یوسف کی غم انگیزی۔ قرآن حکیم میں ہے۔

وَ تَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ يٰۤاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَ ابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ۝

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور آپ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا اور کہا اے افسوس' یوسف کی جدائی پر اور غم کی وجہ سے ان کی دونوں آنکھیں سفید ہو گئیں۔ پس وہ اپنے غم کو ضبط کیے ہوئے تھے۔

وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ کے مفہوم میں مفسرین نے اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں روشنی بالکل بند ہو گئی تھی اور بعض کہتے ہیں کہ کچھ دھوپ چھاؤں معلوم ہوتی تھی۔ قرآن مجید میں آگے آئے گا فَارْتَدَّ بَصِيْرًا (ان کی بینائی لوٹ آئی) اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ روشنی چشم بالکل بند ہو گئی تھی۔ (الجمال والکمال ص ۱۸۳)

حضرت مولانا عبدالستار رحمہ اللہ قصص المحسنین میں بنیامین کی خبر سن کر حضرت یعقوب علیہ السلام کی کیفیت کو اس طرح ذکر فرماتے ہیں۔

دل مسکین نبی دا آہا درد فراقوں جلیا
پیا دوبارہ تیل غماں دا مچھلی وانگوں تلیا
ہو قربان حبیب خدا دے شکر الٰہی کیتا
سینے زخم جدائیاں والا کدے نہ جاوے سیتا
چشماں رنگ سفیدی ہو یا چھوڑ گئی روشنائی
فَهُوَ كَظِيْمٌ جو صبر نبی دا وچہ قرآن گواہی
اوس فراق یعقوب نبی نوں اگلی حد وکھائی
بنیامین تے یوسف راضی اس نوں خبر نہ کائی

○... یوسف سے اتنی محبت کیوں؟

اس مقام پر حضرت یعقوب علیہ السلام کی حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر معمولی محبت اور ان کے گم ہونے پر اتنا اثر کہ مفارقت کی ساری مدت میں مسلسل روتے رہنا' یہاں تک کہ بینائی جاتی رہے۔ بظاہر ان کی پیغمبرانہ شان کے شایان نہیں کہ اولاد سے اتنی محبت کریں۔ جبکہ قرآن کریم نے اولاد کو فتنہ قرار دیا ہے۔ **اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ** (تمہارے مال اور اولاد فتنہ اور آزمائش ہیں) اور انبیاء کرام کی شان' قرآن مجید نے یہ بتلائی ہے **اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ** (ہم نے انبیاء کو ایک خاص صفت کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے اور وہ صفت دار آخرت کی یاد ہے) حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ نے اس کے معنی یہ فرمائے ہیں کہ ہم نے ان کے دلوں سے دنیا کی محبت نکال دی ہے اور صرف آخرت کی محبت سے ان کے دلوں کو معمور کر دیا ہے' ان کا مطمع نظر کسی چیز کے لینے یا چھوڑنے میں صرف آخرت ہوتی ہے۔ اس سے یہ اشکال قوی ہو کر سامنے آتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا اولاد کی محبت میں ایسا مشغول ہونا کس طرح صحیح ہوا؟

○.... سبب محبت

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر مظہری میں اس اشکال کو ذکر کر کے حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص تحقیق نقل فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

"بلاشبہ دنیا اور متاع دنیا کی محبت مذموم ہے جس پر قرآن و حدیث کی بے شمار نصوص شاہد ہیں۔ مگر دنیا میں جو چیزیں آخرت سے متعلق ہیں ان کی محبت درحقیقت آخرت ہی کی محبت میں داخل ہے۔ یوسف علیہ السلام کے کمالات صرف حسن صورت ہی نہیں بلکہ پیغمبرانہ عفت اور حسن سیرت بھی تھے لہٰذا ان کی محبت کسی دنیاوی سامان کی محبت نہ تھی بلکہ درحقیقت آخرت ہی کی محبت تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تفسیر مظہری مترجم ص ۱۹۰ تا ۱۹۵، جلد ۶)

○..... قابل توجہ بات

یہاں یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ یہ محبت اگرچہ دنیا کی محبت نہ تھی مگر بہرحال اس میں ایک حیثیت دنیوی بھی تھی۔ اسی وجہ سے یہ محبت حضرت یعقوب علیہ السلام کے ابتلاء اور امتحان کا ذریعہ بنی اور چالیس سال کی مفارقت کا ناقابل برداشت صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ اور اس واقعہ کے اجزاء اول سے آخر تک اس پر شاہد ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے کچھ ایسی صورتیں بنتی چلی گئیں کہ یہ صدمہ طویل سے طویل تر ہوتا چلا گیا۔ ورنہ واقعہ کے شروع میں اتنی شدید محبت والے باپ سے یہ ممکن نہ ہوتا کہ وہ بیٹوں کی بات سن کر گھر میں بیٹھ رہتے بلکہ موقع پر پہنچ کر تفتیش و تلاش کرتے تو اسی وقت پتہ چل جاتا، مگر اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ایسی صورتیں بن گئیں کہ اس وقت یہ خیال نہ آیا پھر حضرت یوسف علیہ السلام کو بذریعہ وحی اس سے روک دیا گیا کہ وہ اپنے حال کی اپنے والد کو خبر بھیجیں، یہاں تک کہ مصر کی حکومت و اقتدار ملنے کے بعد بھی انہوں نے کوئی ایسا اقدام نہیں فرمایا۔ اور اس سے بھی زیادہ صبر آزما وہ واقعات تھے جو بار بار ان کے بھائیوں کے مصر جانے کے متعلق پیش آتے رہے اس وقت بھی حضرت یوسف علیہ السلام نے نہ بھائیوں پر اظہار فرمایا اور نہ والد کو اطلاع فرمائی۔ بلکہ دوسرے بھائی کو بھی ایک تدبیر کے ذریعہ اپنے پاس روک کر والد کے صدمہ کو زیادہ کر دیا۔ یہ سب چیزیں حضرت یوسف علیہ السلام جیسے برگزیدہ پیغمبر سے اس وقت تک ممکن نہیں۔ جب تک اس کو بذریعہ وحی اس سے روک نہ دیا گیا ہو۔ اسی لئے امام قرطبی وغیرہ مفسرین نے حضرت یوسف علیہ السلام کے اس سارے عمل کو وحی خداوندی کی تلقین قرار دیا ہے۔ اور **كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ** کے قرآنی ارشاد میں بھی اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف اشارہ موجود ہے۔ (معارف القرآن ص ۱۱۸' جلد ۵)

○.... مصیبت پر رونا

حضرت یعقوب علیہ السلام کا عمل اور یہ آیت مبارکہ دلالت کرتی ہے کہ مصیبت پر رونا اور اظہار غم کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس میں نوحہ اور اس جیسی دوسری چیزیں شامل نہ ہو۔ منہ پیٹنا' گریبان پھاڑنا' طمانچے مارنا وغیرہ بھی نوحہ کی قسم میں آتا ہے جو ناجائز اور حرام ہے البتہ غم و اندوہ اور حسرت کا اظہار غیر اختیاری چیز ہے اور غیر اختیاری چیز سے بچنے کا انسان مکلف نہیں۔ حدیث نبوی میں ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی اَبِیْ سَیْفِ الْقَیْنِ وَ کَانَ ظِئْرًا لِاِ بْرَاھِیْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِبْرَاھِیْمَ فَقَبَّلَہٗ وَ شَمَّہٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْہِ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاِبْرَاھِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِہٖ فَجَعَلَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَ اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَقَالَ یَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّھَا رَحْمَۃٌ ثُمَّ اَتْبَعَھَا بِاُخْرٰی فَقَالَ اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَ الْقَلْبَ یَحْزَنُ وَ لَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَ اِنَّا بِفِرَاقِکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ (صحیح بخاری ص ۱۷۴' جلد ۱)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابوسیف القین کے پاس گئے جو آنحضرت کے بیٹے ابراھیم کی دایہ کے شوہر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراھیم کو پکڑ کر بوسہ دیا اور چوما پھر دوسری دفعہ ہم آئے تو ابراھیم بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم قریب المرگ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ (بھی رو رہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں؟) آپ نے فرمایا اے ابن عوف! یہ تو رحمت ہے اور آپ مسلسل روتے رہے پھر فرمایا آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہے اور ہم زبان سے وہی کہیں گے جو ہمارے رب کو پسند ہے۔ اور اے ابراھیم! ہم تیری جدائی سے غمگین ہیں۔

مشہور صحابی رسول حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَنَّ ابْنَۃً لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلَیْہِ وَ اَنَا مَعَہٗ وَ سَعْدٌ وَ اُحْسِبُ اُبَیًّا اَنَّ ابْنِیْ اَوِ ابْنَتِیْ قَدْ حَضَرَ فَاشْہَدْنَا فَاَرْسَلَ یُقْرِءُ السَّلَامَ فَقَالَ قُلْ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَ لَہٗ مَا اَعْطٰی وَ کُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ اِلٰی اَجَلٍ فَاَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَیْہِ فَاَتَاھَا فَوُضِعَ الصَّبِیُّ فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ نَفْسُہٗ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ سَعْدٌ مَا ھٰذَا؟ وَ قَالَ اِنَّہَا رَحْمَۃٌ یَضَعُہَا اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِ مَنْ یَّشَآءُ وَ اِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الرُّحَمَآءَ (سنن ابی داود ص ۹۰' جلد ۲)

ترجمہ: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (زینب) نے آپ کو پیغام بھیجا اس وقت میں' سعد اور شائد ابی (رضی اللہ عنہم) آپ کے پاس تھے کہ میرے بیٹے یا بیٹی کی موت قریب ہے' تشریف لائیے' آپ نے زینب کو سلام بھیجا اور فرمایا اس سے کہو کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے اور دیا ہے وہ سب کچھ اسی کا ہے اور ہر چیز کا وقت مقرر ہے۔ زینب نے دوبارہ قسم دے کر پیغام بھیجا کہ ضرور تشریف لائیں۔ آپ تشریف لائے تو بچہ آپ کی گود میں رکھ دیا گیا اور اس بچہ کی جان نکل رہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد نے کہا حضور! یہ کیا؟ تو آنحضرت نے فرمایا یہ شفقت و رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کے دل میں چاہتا ہے اسے رکھ دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر رحم کرتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان احادیث اور قرآنی آیات سے واضح ہوا کہ مصیبت اور غم کے وقت رونا اور آنسو بہانا جائز ہے۔ مگر پیٹنا' جزع فزع اور واویلا کرنا' نوحہ خوانی' ماتم کرنا' بال نوچنا' گریباں چاک کرنا' شدت غم سے سر منڈھانا' کپڑے پھاڑنا اور جاہلیت کی آوازیں نکالنا منع اور حرام ہے۔

(اس موضوع کی احادیث اسی کتاب کے مضمون نمبر ۴ ''صبر جمیل'' کے ذیل میں ''بے صبری کی مذمت'' کے تحت بیان ہو چکی ہیں۔ انہیں دوبارہ ملاحظہ فرمالیں)

○.... یوسف کی یاد

حضرت یعقوب علیہ السلام ہر وقت یوسف کی یاد میں مشغول رہتے اور ہمیشہ یوسف و بنیامین کا ذکر کر کے آنسو بہاتے۔ اور کسی سے کوئی کلام اور گفتگو نہ فرماتے تھے۔ فرزندان یعقوب نے جب یہ دیکھا کہ باپ کے ذہن سے یوسف کا نقشہ ابھی محو نہیں ہوا۔ بلکہ وہ فراق یوسف میں ہر وقت ماہی بے آب کی طرح تڑپتے رہتے ہیں تو انہیں اس سے باز رکھنے کے لئے عرض کی اے والد محترم! آپ' یوسف کو کیوں نہیں بھلاتے۔ وہ خدا جانے کب کا ختم ہو چکا۔ اس قصے کو چھوڑیں۔ اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ اگر یہی حال رہا تو آپ کی صحت بگڑ جائے گی۔ اس غم میں آپ گھل جائیں گے۔ اور موت واقع ہونے کا اندیشہ پیدا ہو جائے گا۔ قرآن مجید نے ان کے الفاظ نقل فرمائے ہیں۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهَالِكِيْنَ۝

ترجمہ: بیٹوں نے کہا۔ اللہ کی قسم' آپ ہر وقت یوسف کو یاد کرتے رہتے ہیں' کہیں آپ کی صحت بگڑ نہ جائے یا آپ ہلاک نہ ہو جائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... مناجات یعقوب

حضرت یعقوب علیہ السلام نے صاحبزادوں کی یہ باتیں سن کر فرمایا میں تم سے کوئی مطالبہ نہیں کرتا تم اپنا کام کرو۔ یہ معاملہ میرے اور میرے رب کے درمیان ہے۔ میں تم سے کوئی شکایت نہیں کرتا اور نہ تمہیں ستاتا ہوں۔ میرا شکوہ اور مطالبہ صرف اللہ تعالیٰ سے ہے۔ وہ میرے حال کو خوب جانتا ہے۔ قرآن مجید نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے الفاظ ذکر فرماتے ہیں۔

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَ حُزْنِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ۔

ترجمہ: فرمایا۔ میں اپنی بے قراری اور غم کا شکوہ صرف اللہ سے کرتا ہوں۔

اے خدا اے دستگیر بے کساں ‏ تجھ سے فریادی ہے آج اک ناتواں
تجھ سے اپنا درد دکھ کہتا ہے وہ ‏ کب سے یہ رنج و الم سہتا ہے وہ
اے میرے معبود رب العلمین ‏ ضبط اور برداشت اب دل میں نہیں
اب نہیں وقت گوارا اے کریم ‏ اب نہیں برداشت اے رب علیم
اب تو میری پیٹھ دوہری ہو گئی ‏ اور بینائی بھی سب جاتی رہی
مجھ کو جینا ہو گیا ہے اب کٹھن ‏ سہہ نہیں سکتا اب رنج و محن
رحم کر یعقوب پر اے پروردگار ‏ فضل کر اپنا الٰہی آشکار
اے میرے معبود اے پروردگار ‏ کب تلک دیکھے گا میرا حال زار
مجھ ضعیف و ناتواں پر رحم کر ‏ غم ہی غم میں جھک گئی میری کمر
روتے روتے میری بینائی گئی ‏ اس الم کی اب نہیں طاقت رہی
وقت آخر ہو گیا اے کبریا ‏ اب تو بس میں شیخ فانی ہو گیا

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَ حُزْنِیْۤ اِلَى اللّٰهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ **عزرائیل کی آمد:** حضرت یعقوب علیہ السلام کی درد بھری داستان اور التجا سننے کے بعد ایک دن اللہ تعالیٰ نے حضرت عزرائیل علیہ السلام کو حضرت یعقوب کی خدمت میں بھیجا۔آپ نے پوچھا اے پاکیزہ خوشبو اور حسین صورت والے فرشتے! کیا تو نے میرے بچے (یوسف) کی روح قبض کی ہے۔عزرائیل نے جواب دیا نہیں۔ یہ سن کر حضرت یعقوب کو قدرے سکون نصیب ہوا اور حضرت یوسف کو دیکھنے کی تمنا ہوئی اور صاحبزادگان سے فرمایا۔وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ۔اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

بعض علماء نے اس آیت کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ حضرت یعقوبؑ نے فرمایا۔میں جانتا ہوں کہ یوسف کا خواب سچا ہے۔میں اور تم ضرور اس کو سجدہ کریں گے۔ (تفسیر مظہری مترجم ص ۱۹۹ جلد ۶)

تیسرا مفہوم اس آیت کا یہ ہے کہ میں جانتا ہوں کہ انبیاء کرام پر امتحانات آیا ہی کرتے ہیں اور بالآخر راحت و آرام کا وقت بھی ضرور آتا ہے۔ارشاد خداوندی ہے۔فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ،اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔یعنی تنگی کے ساتھ آسانی لازم ہے اور اس لیے فرمایا۔وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ۔

ان آیات مبارکہ سے ہمیں برادران یوسف پر چوری کا الزام،حضرت یوسفؑ کی عالی ظرفی ،بنیامین کی رہائی کے لیے بھائیوں کی کوشش اور درخواست ، حضرت یوسفؑ کا جواب ، بھائیوں کا مشورہ اور فیصلہ،ان کی سنگدلی،حضرت یوسف سے حضرت یعقوبؑ کی محبت کا سبب ،ان کی بیقراری اور شدت غم ،مصیبت پر آنسو بہانے کا جواز اور مناجات سے آگاہی کے علاوہ کئی اور مسائل کا بھی علم ہوا۔

رب کائنات کے حضور دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآن حکیم کے مطابق اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر ۱۵

"تلاش یوسف"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا - اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ - اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

یٰبَنِیَّ اذْھَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَ اَخِیْہِ وَ لَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِنَّہٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ ۝ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَیْہِ قَالُوْا یٰٓاَیُّھَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَ اَھْلَنَا الضُّرُّ وَ جِئْنَا بِبِضَاعَۃٍ مُّزْجٰۃٍ فَاَوْفِ لَنَا الْکَیْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَیْنَا اِنَّ اللّٰہَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ ۝ قَالَ ھَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِیُوْسُفَ وَ اَخِیْہِ اِذْ اَنْتُمْ جٰھِلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا ءَاِنَّکَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ قَالَ اَنَا یُوْسُفُ وَ ھٰذَآ اَخِیْ قَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا اِنَّہٗ مَنْ یَّتَّقِ وَ یَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ قَالُوْا تَاللّٰہِ لَقَدْ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَ اِنْ کُنَّا لَخٰطِئِیْنَ ۝ قَالَ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَ ھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ (سورہ یوسف آیت نمبر ۸۷ تا ۹۲)

ترجمہ: اے میرے بیٹو! جاؤ، یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت سے صرف کافر ہی مایوس ہوتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ پھر جب وہ یوسف علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے کہا اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو مصیبت پہنچی ہے اور ہم حقیر سی پونجی لائے ہیں۔ آپ ہمیں پیمانہ پورا دیں اور ہم پر خیرات بھی کریں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ خیرات دینے والوں کو بہتر بدلہ عطا فرماتا ہے۔ یوسف نے کہا' کیا تمہیں علم ہے جو سلوک تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا۔ جب تم نادان تھے۔ وہ بولے کیا تم واقعی یوسف ہو؟ فرمایا' ہاں' میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے' تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان فرمایا ہے۔ یقیناً جو شخص تقویٰ اختیار کرتا اور صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتا وہ بولے' اللہ کی قسم' آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہم پر ترجیح (بزرگی) دی ہے اور بیشک ہم ہی خطا کار تھے۔ یوسف نے فرمایا' آج تم پر کوئی الزام (یا گرفت) نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے۔ اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

خالق کائنات کی حمد وثنا اور محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر لاتعداد درود وسلام کے بعد'

ان آیات مبارکہ میں اللہ وحدہ لاشریک نے برادران یوسف کے مصر کی طرف تیسرے سفر کی تفصیلات اور مصر میں پیش آمدہ واقعات کا ذکر فرمایا ہے۔

○.... کیا یوسف زندہ ہے؟

اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر اور عظیم المرتبت رسول حضرت یعقوب علیہ السلام پہلے ہی فراق یوسف میں دن بدن نڈھال ہوتے جا رہے تھے' آنکھوں کی بینائی سلب ہو چکی کمر جھک گئی اور یوسف کی یاد میں دل ہر وقت غمگین رہتا تھا۔ اور اب بنیامین کی گرفتاری اور بڑے بیٹے کے مصر میں رک جانے کی خبر نے آپ کو مزید بے قرار وبے چین کر دیا۔ مگر قسام ازل نے آپ کو صبر جمیل کی نعمت سے نواز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھا تھا اس لئے آپ "راضی برضاء خدا" تھے اور اپنی بے بسی اور بے کسی کو رب تعالیٰ کے حضور گاہے بگاہے عرض کرتے رہتے تھے۔ تا آنکہ آپ نے یہ معلوم کرنا چاہا کہ کیا میرا لخت جگر یوسف زندہ بھی ہے یا نہیں؟ اگر زندہ ہے تو تلاش کی جائے اور اگر فوت ہو گیا ہے تو اس کی یاد دل سے بھلانے کی کوشش کی جائے۔ آپ اکثر اوقات انہیں خیالات میں گم رہتے تھے کہ ایک دن حضرت عزرائیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان سے کہا۔ اے حسین صورت اور خوشبو والے فرشتے! کیا آپ نے میرے بیٹے کی روح قبض کر لی ہے؟ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے عرض کیا۔ نہیں' یہ سن کر حضرت یعقوب علیہ السلام کو قدرے سکون حاصل ہوا اور اپنے صاحبزادے حضرت یوسف کو دیکھنے کی تمنا پیدا ہوئی۔

بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کے بچپن میں دیکھے ہوئے خواب کی وجہ سے یقین تھا کہ یوسف کا خواب سچا ہے لہٰذا میں اور میری اولاد اسے ضرور سجدہ کریں گے۔ بعض نے بیان کیا ہے کہ جب بیٹوں نے باپ کو بادشاہ کے حسن سلوک کی اطلاع دی تو آپ کو یوسف کے زندہ ہونے کا خیال آیا اور ملنے کی خواہش بھی پیدا ہوئی۔ امام ابن ابی حاتم نے نضر بن عربی کا بیان نقل کیا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو (۲۴) سال حضرت یوسف کے زندہ یا مردہ ہونے کی کوئی خبر نہیں ہوئی۔ آخر ایک دن موت کا فرشتہ انسانی شکل میں آپ کے سامنے آ کھڑا ہوا' آپ نے دریافت فرمایا تم کون ہو؟ ملک الموت نے عرض کی "میں موت کا فرشتہ ہوں" حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا میں تمہیں "یعقوب کے معبود کی قسم دیتا ہوں" مجھے بتاؤ' کیا تم نے یوسف کی جان قبض کر لی ہے؟ ملک الموت نے جواب دیا نہیں۔ (تفسیر مظہری مترجم ص ۱۹۹' جلد ۶)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○..... تلاش کرو

جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو اس امر کا یقین ہو گیا کہ "یوسف زندہ ہے" تو آپ نے ایک دن اپنے بیٹوں کو طلب فرما کے حکم دیا کہ جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور رحمت الٰہی سے مایوس نہ ہونا کیونکہ رحمت خداوندی سے مایوسی تو کافروں کا وطیرہ ہے۔ مومن تو اپنے رب کی بے پایاں رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہوا کرتے اور مطابق وحی الٰہی فرزندوں کو تلاش یوسف کے لئے مصر جانے کی تاکید کی۔

قرآن حکیم نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے اس فرمان کو بایں الفاظ ذکر فرمایا ہے۔

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَ اَخِيْهِ وَ لَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ

ترجمہ: اے میرے بیٹو! جاؤ یوسف (علیہ السلام) اور اس کے بھائی کو تلاش کرو، اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بلاشبہ رحمت الٰہی سے تو کافر لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے طویل عرصہ گزرنے کے بعد صاجزادوں کو تلاش یوسف کا حکم دیا اس سے پہلے ایسا حکم نہیں دیا تھا۔ کیونکہ یہ سب چیزیں "تقدیر الٰہی کے تابع" تھیں۔ اس سے پہلے ملاقات مقدر میں نہ تھی۔ اس لئے کوئی ایسا کام بھی نہیں کیا گیا۔ اب ملاقات کا وقت آنے والا تھا۔ خاموش رہنے کی حکمت پوری ہو چکی تھی اب ایام فراق قریب الاختتام تھے اور داغ جدائی دھلنے والا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے "مناسب تدبیر" حضرت یعقوب علیہ السلام کے دل میں ڈال دی۔ کیونکہ اللہ کریم جب کسی کام کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کے مناسب اسباب جمع فرما دیتے ہیں اس لئے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس مرتبہ تلاش و تفتیش کے لئے صاحبزادوں کو پھر مصر جانے کی ہدایت فرمائی۔

○.... مایوسی گناہ ہے

حضرت یعقوب علیہ السلام نے صاحبزادگان کو یوسف اور بنیامین کی تلاش کا حکم دینے کے ساتھ روحانی تعلیم بھی دی کہ مادی اسباب و ذرائع پر بھروسہ کرنے کی بجائے اللہ کی رحمت کے سہارے نکل کھڑے ہو اور رحمت خداوندی سے مایوس و ناامید نہ ہونا کیونکہ جو لوگ رب تعالیٰ کی رحمت و قدرت کا صحیح علم نہیں رکھتے ان پر ہروقت مایوسی کے بادل چھائے رہتے ہیں اور مومن و مسلم کو خواہ کیسے ہی حوصلہ شکن حالات پیش آ جائیں وہ کبھی اپنے خالق' مالک اور پروردگار کی رحمت اور فضل و کرم سے مایوس نہیں ہوتا۔

قرآن عزیز میں ارشاد خداوندی ہے۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ (سپارہ ۲۴' سورہ زمر' آیت نمبر ۵۳)

ترجمہ: اے پیغمبر! کہہ دیجئے' اے میرے بندو! جنھوں نے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو' بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ کیونکہ وہ بخشنے والا بڑی رحمت والا ہے۔

قرآن مجید میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے "رحمت خداوندی" سے مایوس ہونے والوں کو گمراہ قرار دیا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ (سپارہ ۱۴' سورۃ الحجر آیت نمبر ۵۶)

ترجمہ: ابراھیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے رب کی رحمت سے تو گمراہ ہی ناامید ہوتے ہیں۔

متعدد قرآنی آیات سے واضح ہوتا ہے کہ اولوالعزم انبیاء و رسل بھی اپنی دعاؤں میں رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے "رحمت کا سوال" کرتے رہے۔ اسی لئے پنجابی شاعر نے کہا ہے۔

رحمت دا دریا الٰہی' ہر دم وگ دا تیرا
جے اک قطرہ مینوں دیویں' کم بن جاوے میرا

○.... تحسّس اور تجسّس

حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں کو یوسف کی تلاش کا حکم دیتے ہوئے مشہور لفظ تجسّس کی بجائے تحسس استعمال فرمایا ہے اس کی وجہ علامہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصوری پوری رحمہ اللہ تعالیٰ یوں ذکر فرماتے ہیں۔

"تجسّس اور تحسس میں فرق یہ ہے کہ تجسّس میں طلب شر اور تحسس میں طلب خیر کے معنی خاص ہیں۔ اس لئے اس شخص کو جاسوس کہتے ہیں جو دشمن کی جانب سے ادھر کے لشکر کی خبر لینے آیا کرتا ہے لیکن جو اپنا آدمی دشمن کے لشکر میں جائے اسے جاسوس نہیں بلکہ "عین" بولتے ہیں" (الجمال والکمال ص ۱۸۵)

قرآن کریم میں کسی کے گناہوں اور عیبوں کے سراغ لگانے کو تجسّس کے لفظ سے بیان فرما کر ایسی حرکت سے منع کیا گیا ہے۔ فرمان خداوندی ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا (سپارہ ۲۶' سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اے اہل ایمان! بکثرت بدگمانیوں سے دور رہو۔ بلاشبہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور (دوسروں کے عیبوں کا) سراغ مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کی غیبت بھی نہ کیا کرو۔

○.... حضرت یعقوب کا خط

بعض تفاسیر میں ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں کو مصر کی طرف روانہ کرتے وقت انہیں والی مصر کے نام ایک خط لکھ کر دیا جس میں اپنے خاندان کے مصائب اور آزمائشوں کا ذکر کیا' کہ اسے پڑھ کر والی مصر کا دل نرم ہو اور وہ مجھ غم زدہ کے حال پر ترس کرتے ہوئے بنیامین کو رہا کردے چنانچہ یعقوب علیہ السلام نے لکھا۔

"منجانب یعقوب صفی اللہ بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ بخدمت عزیز مصر حمد وستائش کے بعد واضح ہو کہ ہمارا پورا خاندان آزمائشوں' بلاؤں اور مصائب میں مشہور ہے۔ میرے دادا ابراہیم (علیہ السلام) کے ہاتھ پاؤں باندھ کر نار نمرود میں ڈالا گیا تو اللہ تعالیٰ نے آگ کو ان کے لئے ٹھنڈک اور سلامتی والی بنا دیا۔ پھر میرے والد اسحاق (علیہ السلام) کا شدید امتحان لیا گیا۔ اب رہا میں' تو میرا ایک بیٹا تھا جو سب اولاد سے زیادہ مجھے محبوب تھا۔ اس کے بھائی اسے جنگل میں لے گئے۔ پھر شام کو اس کا خون آلود کرتا لاکر مجھے دے دیا اور کہا کہ اسے بھیڑیا کھا گیا اس کی مفارقت میں روتے روتے میری بینائی جاتی رہی اس کے بعد اس کا ایک چھوٹا بھائی مجھ غم زدہ کی تسلی کا سامان تھا جسے آپ نے چوری کے الزام میں گرفتار کرلیا۔ اور میں بتلانا چاہتا ہوں کہ ہم "اولاد انبیاء" ہیں نہ ہم نے کبھی چوری کی ہے اور نہ ہماری اولاد میں کوئی چور پیدا ہوا ہے"۔ (معارف القرآن ص ۱۲۴'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ درد انگیز مکتوب دے کر صاحبزادگان کو مصر کی طرف روانہ کیا اور غلہ کی خریداری کے لئے چند کھوٹے سکے بھی ان کے حوالے کئے۔

○.... بے سروسامانی

برادران یوسف اپنے پدر بزرگوار کی ہدایت کے مطابق یوسف کی تلاش' بنیامین کی رہائی اور حصول غلہ کے لئے تیسری مرتبہ مصر کی طرف روانہ ہوئے۔ سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے مصر پہنچے تو عزیز مصر کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی ان مشکلات کا ذکر کیا جن سے ان کا خاندان دوچار تھا اور اپنے کنبہ کی درد بھری داستان سناتے ہوئے کہا کہ قحط سالی کی وجہ سے فاقہ کشی کی نوبت بھی آجاتی ہے اور قیمت خرید کے بارے میں عرض کیا کہ قبل ازیں جب ہم غلہ لینے کے لئے حاضر ہوتے تو اس کی قیمت ساتھ لاتے تھے مگر اس دفعہ تو تنگدستی کا یہ عالم ہے کہ پوری قیمت بھی میسر نہیں ہو سکی۔ چند گھٹیا اور ردی قسم کے جو درہم مل سکے ہیں وہ تو ہم لے آئے ہیں۔ اے عزیز مصر! آپ کا رویہ ہمارے ساتھ ابتدا سے ہی بڑا فیاضانہ' کریمانہ اور مشفقانہ رہا ہے لہٰذا ہم امید کرتے ہیں کہ روپیہ کی قلت کیوجہ سے آپ ہمارے غلہ کی مقدار میں کمی نہیں فرمائیں گے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ مروت و ہمدردی فرمائیں گے۔ ہم بڑی طویل مسافت طے کر کے حاضر ہوئے ہیں اور ہماری معاشی حالت انتہائی قابل رحم ہے۔ ہم آپ کی عنایات و احسانات کا معاوضہ درہم و دینار سے ادا کرنے کے قابل نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ آپ کو اس عنایت و شفقت کا ضرور اجر عطا فرمائے گا از راہ کرم ہمیں پورا غلہ عطا فرمائیے اور ہم پر صدقہ بھی کیجئے کہ ہم بڑی بدحالی اور قحط سالی کا شکار رہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن عزیز نے فرزندان یعقوب کی "دربار یوسفی" میں ان گزارشات کو یوں نقل فرمایا ہے۔

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يٰاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ۝

ترجمہ: پس جب وہ یوسف کے پاس آئے تو بولے۔ اے عزیز! ہمیں اور ہمارے اہل خانہ کو مصیبت (سختی) پہنچی ہے اور (اس دفعہ) ہم حقیر سی پونجی لائے ہیں۔ آپ ہمیں پورا پیمانہ ناپ کر دیں اور ہم پر خیرات بھی کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ خیرات کرنے والوں کو بہتر بدلہ عطا فرماتا ہے۔

○.... کھوٹے سکے

برادران یوسف غلہ کی خریداری کے لئے جو پونجی لائے تھے' قرآن مجید نے اسے **بضاعہ مزجاۃ** (کھوٹے سکے) کے الفاظ سے ذکر فرمایا ہے۔ اس پونجی اور کھوٹے سکوں کے بارے میں علماء تفسیر کی مختلف آراء ہیں۔

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مراد و معنی کیا ہے کھوٹے' ردی' نہ چلنے والے درہم' عکرمہ کا خیال ہے۔ تھوڑے درہم' عبداللہ بن حارث نے کہا ہے کہ اس سے مراد ہے صحرائی لوگوں کا مال یعنی اون اور گھی' بعض روایات میں گھی کی جگہ پنیر آیا ہے۔ امام ابن جریر نے ابو صالح کے حوالہ سے لکھا ہے۔ صنوبر کی لکڑی تھی۔ بعض نے کہا ستو تھے بعض علماء نے کہا ہے کہ اس سے مراد کچے چمڑے اور جوتے تھے۔ بعض نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ گلا سڑا سامان' ٹوٹی پھوٹی چیزیں جسے کوئی قبول نہ کرے بعض مفسرین کا خیال ہے کہ برادران یوسف معاشی بدحالی سے تنگ آ کر گھر کا ساز و سامان لے آئے تھے"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... خط پیش کیا

برادران یوسف نے والی مصر (حضرت یوسف علیہ السلام) کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے خاندان اور گھر کا جو نقشہ پیش کیا اور خود کو مستحق خیرات ثابت کر کے تَصَدَّقْ عَلَیْنَا (ہم پر خیرات کریں) کی عاجزانہ درخواست پیش کی تو حضرت یوسف علیہ السلام پر رقت طاری ہو گئی۔ شفیق و مہربان باپ اور عزیز و اقارب کی بدحالی اور بے کسی کا حال سن کر دل کو از حد صدمہ ہوا اور قلبی کیفیات چہرہ مبارک پر ظاہر ہونا شروع ہوئیں تو برادران یوسف نے محسوس کیا کہ عزیز مصر کا دل نرم اور طبیعت مائل بہ سخاوت ہے تو جھٹ سے حضرت یعقوب علیہ السلام کا نامہ مبارک نکال کر جناب یوسف علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کی۔

اے سراپا جود و سخا! ہمارے بوڑھے 'نحیف' لاغر' کمزور باپ اور رب تعالیٰ کے رسول نے آنجناب کی خدمت عالیہ میں یہ عریضہ بھجوایا ہے۔ از راہ نوازش آپ اس کا مطالعہ فرمائیں۔ ہم پر دست شفقت رکھیں وَ تَصَدَّقْ عَلَیْنَا۔ ہم پر خیرات کریں اور اس خیرات میں ہمارے ضعیف باپ کے نور نظر "بنیامین" کو رہا کر دیں۔ اس احسان عظیم پر ہم زندگی بھر آپ کے ممنون رہیں گے اور اِنَّ اللّٰهَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کو اس "صدقہ" کا بہتر بدلہ عطا فرمائے گا کیونکہ وہ خیرات دینے والوں کو ہمیشہ بہتر جزا سے نوازتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے لرزتے ہاتھوں سے حضرت یعقوب علیہ السلام کا مکتوب وصول کر کے پرنم آنکھوں اور کانپتی زبان سے پڑھنا شروع کیا تو ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے اور دل محزون اور قلب پریشان کی صدا آنسوؤں کی شکل اختیار کر گئی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے عظیم باپ کی تحریر پر تاثیر کو بار بار پڑھا جو بقول مولانا عبدالستار مرحوم یوں تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں فرزند اسحاق نبی دا جس دی شان اچیری
ابراہیم خلیل ربانا جد مبارک میری
پڑھ بسم اللہ اس تھیں پچھے لکھاں سلام تساں نوں
اے شاہ ملک مصر دے تیرا یاد نہ نام اساں نوں

اس تمہید کے بعد تحریر تھا کہ ہمارے آباء وجداد بھی سخت آزمائشوں میں مبتلا ہوئے اور آج میں (یعقوب پیغمبر) بھی انتہائی اذیت ناک صورت حال سے دوچار ہوں جس کا خلاصہ یہ ہے۔

اول یوسف دلبر سوھنا اکھاں دی روشنائی
کھیڈن گیا نہ مڑ کر آیا خبر نہ لگی کائی
جنگل وچہ بگھیاڑاں کھادا سوھنا دلبر جانی
کرتا اس دا خون دا بھریا ساڈے پاس نشانی

پھر حضرت یعقوب علیہ السلام نے والی مصر کو لکھا کہ تمہارے مطالبے اور خواہش کے احترام میں ہم نے اپنے دوسرے محبوب فرزند بنیامین کو آپ کے پاس بھیجا تھا مگر اے عزیز مصر۔

جو کجھ اس دی بوری وچوں نکلیا مال تساڈا
اوہ کم بنیامین نہ کیتا ایہہ یقین اساڈا
اگے درد فراق یوسف دے حدوں پار لنگھایا
تساں دوبارہ بلدی اوپر غماں دا بالن پایا

برادران یوسف کی گفتگو بھی بڑی دردانگیز تھی اور حالت بھی قابل رحم' نیز مکتوب والد کے مندرجات نے رقیق القلب بیٹے کے دل کو ہلا دیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام یہ خط پڑھ کر کانپ اٹھے۔ ان کی کریم النفسی اور پاکی فطرت نے آپ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے تاب کر دیا اور انہوں نے جلد از جلد حقیقت حال کے انکشاف کا ارادہ فرمالیا۔

○.... انتظار ختم

عین اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ وحی راز ظاہر کرنے کی اجازت فرما دی (تفسیر ابن کثیر ص ۴۸۹' جلد ۲) انتظار کے جان گسل لمحات ختم ہوئے اور حضرت یوسف علیہ السلام نے گفتگو کو ایک مختصر تمہید سے شروع فرماتے ہوئے کہا۔

قَالَ هَلْ عَلِمْتُم مَّا فَعَلْتُم بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنتُمْ جَاهِلُونَ ۝

ترجمہ: یوسف نے پوچھا۔ کیا تمہیں علم ہے جو سلوک تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ نادانی میں کیا تھا؟

برادران یوسف نے حضرت یوسف علیہ السلام کو جب کنویں میں لٹکا کر اوپر سے رسی کاٹ دی تھی اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ **لَتُنَبِّئَنَّهُم بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ** ۝ اے یوسف! غم نہ کر یہ تیرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے ایک دن آئے گا جب تو ان کو ان کی کارستانی پر آگاہ کرے گا۔ آج اس وعدہ کی تکمیل کا مرحلہ آ پہنچا۔ لیکن کس شان و شوکت سے؟ اس کا نہ یوسف کو علم تھا نہ بھائیوں کو خبر تھی۔ وہ بھائی جنہیں اپنی طاقت و جوانی اور کثرت پر بڑا فخر اور غرور تھا آج سائل کی حیثیت میں غلہ مانگنے کے لئے حاضر ہیں۔ سراپا ادب و احترام بن کر اپنے فقر و فاقہ کی کہانی بیان کر رہے ہیں بڑے خوشامدانہ لہجے میں اس سے مزید غلہ دینے کی درخواست کر رہے ہیں۔ انہیں معلوم ہی نہیں تھا کہ شاہی جاہ و جلال سے جو شخص سامنے سنہری تخت پر بیٹھا ہے وہ یوسف ہے۔

اس صورت حال میں اچانک آپ نے پوچھا کہ یہ تو بتاؤ کہ جو کچھ تم نے لاعلمی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حالت میں یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ سلوک کیا تھا وہ بھی یاد ہے؟

یہ پہلا موقع ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا نام بھائیوں کے سامنے بطور شخص پیش کیا اور برادر یوسف کا بھی ذکر کیا ورنہ آج تک کسی گفتگو میں حضرت یوسف علیہ السلام نے ان واقعات کی طرف اشارہ بھی نہیں کیا۔

○.... کیا تم یوسف ہو؟

برادران یوسف نے جب یہ سوال سنا تو چکرا گئے کہ عزیز مصر کو قصہ یوسف سے کیا واسطہ؟ آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ دہشت اور حیرت کے ملے جلے احساسات سے پوچھنے لگے کیا تم یوسف تو نہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں' میں یوسف ہوں اور یہ (بنیامین) میرا (حقیقی) بھائی ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ

ترجمہ: انہوں نے پوچھا کیا سچ مچ آپ ہی یوسف ہیں؟ حضرت یوسف نے فرمایا۔ میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔

○.... بھائیوں نے کیسے پہچانا

کوئی کہتا ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے سر سے تاج شاہی اتار دیا تھا۔ کوئی کہتا ہے جناب یوسف کے دانتوں کی خاص چمک سے پہچان گئے تھے بعض کا قول ہے نقاب اتار دیا حضرت علامہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمتہ اللہ علیہ رقمطراز ہیں۔

"اگر ہم ان روایات سے قطع نظر کرلیں جو صحیح نہیں ہیں۔ پھر بھی خاص قرآن مجید میں ایسی امارات (علامات) موجود ہیں جن کی وجہ سے فرزندان یعقوب کا اس شناخت تک پہنچ جانا کہ "یوسف یہی ہیں" بالکل آسان تھا"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) حضرت یعقوب علیہ السلام کا فرمان انہیں یاد تھا کہ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِىْ بِهِمْ جَمِيْعًا (امید ہے کہ اللہ تعالٰی جلد ہی ان سب کو میرے پاس لائے گا)

(۲) باپ نے ان کو مصر ہی میں حضرت یوسف اور بنیامین (برادر یوسف) کی تلاش کا حکم فرمایا تھا۔

(۳) باپ نے ہدایت کی تھی کہ جملہ واقعات پر عقل و ہوش سے کام لیں' فرمایا تھا فَتَحَسَّسُوْا

(۴) صاحبزادگان دیکھتے تھے کہ عزیز مصر معمولی اخلاق کا حاکم نہیں۔ اس کا عدل' اس کی رعایا پروری اس کی مسافر نوازی' اس کا برتاؤ اس کی گفتگو بالضرور اہل دنیا سے برتر و اعلیٰ ہے۔

(۵) انہوں نے دیکھا کہ ان کے اہل و عیال کی مصیبت سن کر حاکم پر اتنا زیادہ اثر ہوا ہے جو قریب ترین اور رحیم ترین رشتہ دار پر ہی ہو سکتا ہے۔

(۶) انہوں نے دیکھا کہ یہ یوسف کا نام جانتا ہے اور اس کے برادر شفیق سے بھی واقف ہے۔

(۷) انہوں نے دیکھا کہ وہ برادران یوسف کے مجرمانہ افعال کو صحیح طور پر انہیں پر چسپاں کرتا ہے۔

(۸) انہوں نے دیکھا کہ وہ ان کی طرف سے ایک معذرت بھی بیان کرتا ہے۔ جو اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ۝ کے الفاظ میں ملبوس ہے۔

ان سب باتوں کا مجموعہ شخص واحد میں اور آن واحد میں پایا جانا ان سب کے لئے اس صحیح شناخت تک پہنچ جانے کے لئے کافی تھا" (الجمال والکمال ص ۱۸۸)

○.... پہلے شناخت نہ کرنا

برادران یوسف کا حضرت یوسف علیہ السلام کو پہلی دو ملاقاتوں میں شناخت نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا اور تیسری بار شناخت کر لینا عام انسانی مشاہدات کے عین مطابق ہے۔ ہم جب طویل مدت گزرنے کے بعد کسی شخص کو ایسی حالت میں دیکھتے ہیں جو مالداری ' ثروت اور امارت یا غربت ' فقر اور مسکینی کے لحاظ سے اس کی سابقہ حالت سے مختلف ہو تو اسے فوراً شناخت نہیں کر سکتے گو وہ ہمارے ساتھ ایک ہی مدرسہ یا ایک ہی جماعت میں پڑھتا رہا ہو یا ایک ہی جگہ ہمارے ساتھ خدمات سرانجام دیتا رہا ہو۔ مگر پچھلے زمانہ کی باتوں کا سلسلہ شروع ہوتے ہی وہ نسیان دور ہونے لگتا ہے دماغ میں پرانی یادداشتیں گھومنے لگتیں ہیں اور آدمی اچانک ایسا ہوشیار ہو جاتا ہے کہ اسے چھوٹی چھوٹی باتیں بھی یاد آتی جاتی ہیں۔ بعینہ برادران یوسف کا دھیان پچھلی دو ملاقاتوں میں ذات یوسف کی طرف گیا ہی نہیں۔ مگر دربار شاہی میں اچانک یوسف کا تذکرہ چھڑا تو انہیں ماضی کی تمام باتیں یاد آ گئیں اور انہوں نے عزیز مصر کی طرف بغور دیکھا اور بنظر غائر صورت عزیز کا جائزہ لیا تو فوراً پکار اٹھے **ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ** کیا تو واقعی یوسف ہے؟۔ آپ نے جواباً فرمایا **اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ**۔ ہاں میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا حقیقی بھائی ہے۔

○.... فضل ربانی

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا مختصر تعارف کروانے کے بعد حقیقت حال کی یوں نقاب کشائی فرمائی۔

اے برادران من!

یہ شان و شوکت ' جاہ و جلال اور شاہی رعب داب جو تم دیکھ رہے ہو۔ اس میں میرا کوئی کمال نہیں ' یہ سب میرے خالق و مالک اور رب کریم و رحیم کا فضل و احسان ہے جو اس نے اپنے مسکین و عاجز بندے پر فرمایا ہے ورنہ میں تو بے سہارا اور بے آسرا اکیلا کنعان کے کنویں میں پڑا تھا۔ میرے اللہ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے کنویں سے نکالا اور مختلف امتحانوں سے گزار کر تخت مصر کا مالک بنا دیا۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

ع۔ یہ مرتبہ بلند ملا جسے مل گیا

○.... حکیمانہ انداز

فضل ربانی اور احسان الٰہی کے تذکرے اور شکریے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے ان عنایات خداوندی کی اصل وجہ بھی بتا دی لیکن ایسے فقیہانہ اور حکیمانہ انداز میں کہ حقیقت بھی بیان ہو گئی اور کسی قسم کا تکبر' فخر' غرور اور خودستائی بھی نہیں پائی گئی۔ آپ نے فرمایا جو تقویٰ کو اپنا شعار بنا لیتا ہے اور مشکلات و مصائب میں صبر کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھتا ہے۔ خداوند قدوس اس کی خوبیوں اور نیکیوں کو ضائع نہیں کرتا بلکہ ان کو اپنے مقرر کردہ نتائج سے شاد کام کرتا ہے۔

رب تعالیٰ نے کلمات یوسف کو الفاظ قرآنی میں یوں بیان فرمایا ہے۔

قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۖ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ

ترجمہ: (حضرت یوسف نے فرمایا) اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان فرمایا ہے۔ یقیناً جو شخص تقویٰ اختیار کرتا اور صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

○.... شیوہ اہل کرم

حضرت یوسف علیہ السلام کی شان کریمی اور عالی ظرفی آپ کے ہر ہر فرمان سے نمایاں ہو رہی ہے۔ بھائیوں سے جب پوچھا کہ تم نے ۔یوسف اور برادر یوسف کے ساتھ جو ناروا سلوک کیا تھا' وہ یاد ہے' برادران کو یہ سنتے ہی اپنی ساری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کارستانیاں، ظلم، زیادتیاں اور جور و ستم یاد آ گئے ہوں گے۔ اور ندامت و پشیمانی اور شرم کے بارگراں تلے دبے چلے جا رہے ہوں گے لیکن پیش ازیں کہ وہ معذرت پیش کریں حضرت یوسف علیہ السلام خود ہی ان کی طرف سے معذرت پیش کر دیتے ہیں کہ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ۝ یہ غلطی تم نے بے علمی۔ جہالت اور نادانی کی وجہ سے کی تھی۔ تمہیں حقیقت حال کا پوری طرح علم و ادراک نہ تھا۔

اہل کرم کا یہی شیوہ ہے کہ وہ اپنے مجرم کو بھی پریشان نہیں دیکھ سکتے۔ انہیں اپنا رنج و غم بھول جاتا ہے اور مجرم و گناہ گار کے "احساس ندامت" کی تلخی کو کم کرنے کی فکر دامن گیر ہو جاتی ہے۔

بعد ازاں حضرت یوسف علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ کے احسان و فضل اور لطف و کرم کی وجہ بیان کی تو یہ نہیں کہا کہ میں بڑا متقی اور پرہیزگار تھا۔ میں بڑا حوصلہ مند اور صابر تھا۔ میں بڑا نیکوکار اور صالح تھا۔ میں بڑا متوکل اور خدا ترس تھا۔ اس لئے میں اس انعام خداوندی کا مستحق ٹھہرا۔ بلکہ ایک اصول، ضابطہ اور قاعدہ بیان فرما دیا کہ یہ لطف خداوندی صرف میرے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ دنیا میں جو بھی متقی اور صابر ہو گا تو اللہ کریم اس پر عنایات کی بارش برسائے گا۔ اس کلام میں آپ نے اپنے خوف زدہ اور حیران و ششدر بھائیوں کی حوصلہ افزائی بھی فرما دی کہ اگر تم بھی تقویٰ اور صبر کو اپنا شعار بنا لو گے۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر راضی رہنے کا جذبہ اور حوصلہ پیدا کر لو گے۔ نیکوکار، صالح اور پرہیزگار بن جاؤ گے تو تم بھی اللہ تعالیٰ کے انعام، اکرام، احسان، افضال اور عنایات کے مستحق بن جاؤ گے۔

○.... قرآنی اصول

مراتب علیا کے حاصل کرنے اور مناصب جلیلہ پر فائز ہونے کا یہی اصول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کے اٹھائیسویں سپارے سورہ طلاق میں بایں الفاظ بیان ہوا ہے۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا○ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

ترجمہ: اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہتا ہے (تقویٰ اختیار کرتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کے لئے نجات کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

پھر فرمایا۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا○ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗ اِلَيْكُمْ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗ اَجْرًا○

ترجمہ: اور جو تقویٰ اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے کام میں آسانی پیدا فرما دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف نازل فرمایا ہے۔ اور جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی غلطیوں کو مٹا دیتا اور اس کے اجر کو بڑھا دیتا ہے۔

○.... تقویٰ کیا ہے؟

مشہور درسی کتاب تفسیر جلالین میں تقویٰ کا مفہوم یوں فرمایا گیا ہے "**اِمْتِثَالُ الْاَوَامِرِ وَاجْتِنَابُ النَّوَاهِيْ**" یعنی اوامر پر عمل کرنے اور نواہی سے پرہیز کرنے کا نام تقویٰ ہے۔ (جلالین ص ۴)

علامہ منصور پوری رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

"تقویٰ اس ملکہ (قوت) کو کہتے ہیں جو مومن کے قلب میں قائم ہو جاتا ہے اور ترقی کرتا رہتا ہے۔ اس ملکہ کے راسخ ہو جانے کے بعد بندہ کے دل میں عظمت و جلال ربانی مستحکم ہو جاتا ہے اور پھر گناہ و معصیت کی جانب میلان پیدا نہیں ہوتا" (الجمال والکمال ص ۱۸۹)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقویٰ کے معنی "بچنے" کے ہیں اور گناہوں سے بچنے والے کو "متقی" کہا جاتا ہے یعنی ہر چھوٹے اور بڑے گناہ سے بچنے کا نام تقویٰ ہے۔ عربی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

خَلِّ الذُّنُوبَ صَغِیْرَهَا ..... وَ کَبِیْرَهَا ذَاکَ التُّقٰی

ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو چھوڑ دو یہی تقویٰ ہے۔

وَاصْنَعْ کَمَاشٍ فَوْقَ اَرْ ..... ضِ الشَّوْکِ یَحْذَرُ مَا یَرٰی

ایسے رہو جیسے کانٹوں والی زمین پر چلنے والا انسان کانٹوں سے ڈرتا ہے۔

لَا تَحْقِرَنَّ صَغِیْرَةً ..... اِنَّ الْجِبَالَ مِنَ الْحَصٰی

چھوٹے گناہ کو بھی حقیر مت سمجھ' بلاشبہ' پہاڑ کنکریوں ہی سے بنتے ہیں۔

○..... اعتراف گناہ

برادران یوسف کو جب پوری طرح یقین ہو گیا کہ جس بھائی کو ہم نے کنویں میں پھینکا' پتھر مارے' ظلم کیا۔ بیس درہم کے عوض فروخت کیا' بھیڑیئے کے کھا جانے کا ڈرامہ رچایا۔ جس کی جدائی اور فراق کے غم میں رو رو کر ہمارا باپ نابینا ہو چکا ہے' آج وہی مصر کا تاجدار ہے اور ہم اس کے دربار میں بھکاری اور سائل بن کر کھڑے ہیں اور وہ ہم پر حد درجہ شفیق و مہربان ہے۔ تو انتہائی ندامت، خفت اور شرمساری سے سر جھکا کر یوسف کی عظمت و برتری کا اقرار اور اپنے قصور و گناہ کا اعتراف کرتے ہوئے بیک زبان بولے۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ○

ترجمہ: بھائیوں نے کہا۔ اللہ کی قسم' اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم پر عظمت و بزرگی بخشی ہے۔ اور بلاشبہ ہم ہی خطاکار و قصوروار تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... اخلاق کریمانہ

والی مصر اور اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر حضرت یوسف علیہ السلام نے جب دیکھا کہ یہ میرے بھائی سچے دل سے غلطی کا اعتراف کر کے معافی کے طلبگار ہیں تو برادران کے اظہار ندامت' خستہ حالی اور پشیمانی کو دیکھ کر برداشت نہ کر سکے۔ طبع کریم میں جوش آیا اور انتہائی عفو و درگزر اور حلم و کرم سے فرمایا۔

"بے فکر ہو جاؤ' میری طرف سے تم پر کوئی گرفت نہیں کی جائے گی' تم سے تمہارے جور و ظلم اور ناروا سلوک کا بدلہ اور انتقام لینا تو بڑی دور کی بات ہے۔ آج سے تمہیں تمہاری کارستانیوں کی یاد دلا کر شرمندہ بھی نہیں کیا جائے گا"۔

قرآن حکیم حضرت یوسف علیہ السلام کے ان اخلاق کریمانہ کا تذکرہ یوں فرماتا ہے۔

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○

ترجمہ: حضرت یوسف نے فرمایا۔ آج کے دن تم پر کوئی گرفت نہیں' اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے۔ اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

○.... آنحضرتؐ اور اسوہ یوسفی

حضور' رحمت دو عالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن ۸ ہجری کے ماہ رمضان المبارک میں دس ہزار قدسی نفوس صحابہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ فتح فرمایا' اپنے قبلہ کو مشرکوں سے آزاد کروا کر بیت اللہ شریف کو بتوں کی نجاست سے پاک کیا اور کفر و شرک کی راجدھانی میں توحید الٰہی کا پرچم لہرایا تو کعبہ کے دروازہ کو پکڑ کر فرمایا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَحْدَهٗ ۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ جس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا' اپنے بندے (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کی امداد فرمائی اور تمام کافروں کے لشکروں کو اکیلے نے شکست دی۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے ان سرکشوں کی طرف متوجہ ہوئے جو آج تک اسلام کو مٹانے کی سرتوڑ کوششیں کرتے رہے تھے، جنہوں نے نبی اکرم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو نہ صرف مکہ کے اندر تکلیفیں اور اذیتیں دی تھیں بلکہ تین سو میل دور "مدینہ" چلے جانے کے باوجود پیچھا نہیں چھوڑا تھا اور غریب مسلمانوں پر ظلم و ستم کرتے ہوئے کبھی ان کے ہاتھ نہیں کانپے تھے۔ جن کے جرائم کی فہرست بڑی طویل اور انتہائی سنگین تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خون کے ان پیاسوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔

مَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ مَا تَرَوْنَ اَنِّیْ فَاعِلٌ بِكُمْ قَالُوا خَيْرًا اَخٌ كَرِيْمٌ وَ ابْنُ اَخٍ كَرِيْمٍ

ترجمہ: اے گروہ قریش! تمہارا کیا خیال ہے۔ تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں؟ انہوں نے بیک زبان کہا' آپ سے بھلائی کی توقع ہے کیونکہ آپ کریم النفس بھائی اور شریف الطبع بھائی کے بیٹے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوہ یوسفی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے فرمایا

"آج میں تمہارے حق میں وہی فیصلہ صادر کرتا ہوں جو میرے بھائی یوسف نے اپنے بھائیوں کے لئے کیا تھا"

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ اِذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ (زادالمعاد ص ۱۶۵' جلد ۲)

ترجمہ: تم پر آج کوئی گرفت نہیں جاؤ! تم سب آزاد ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○..... بخشش کی دعا

حضرت یوسف علیہ السلام اپنے حقوق معاف فرمانے کے بعد بھائیوں کے قصوروں اور غلطیوں کی مغفرت کے لئے بارگاہ الٰہی میں خود ہی التجاو دعا کرتے ہیں۔

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ○

اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرمائے اور وہ تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

"یہی وہ شان کریمی' عالی ظرفی' حسن خلق اور عفوودرگزر کا حسین مرقع تھا جس کا نام "یوسف" ہے۔ انہی خصائل حمیدہ اور پاکیزہ اوصاف کے باعث بازار مصر میں بکنے والے کنعانی نوجوان کے قدموں میں مصر جیسی مملکت کا تخت بچھایا جاتا ہے"

اس واقعہ نادرہ کو اتنی تفصیل و توضیح اور شرح و بسط سے بیان کرنے کا یہی مقصد ہے کہ قرآن مجید پر یقین کامل رکھنے والی قوم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لے کہ صبرو تحمل' حلم و بردباری' عفت وپاکدامنی' عفوودرگزر' تقویٰ و طہارت اور خوف خدا کی صفات سے متصف ہونے والا ہی عزتوں' کامرانیوں اور حقیقی مسرتوں سے بہرہ ور کیا جاتا ہے اور باطل کی نام و نمود اور غلط طریقوں سے حاصل کی ہوئی کامیابی عارضی اور سرعت سے فنا پذیر ہوتی ہے۔

یہ بھی واضح کردیا کہ منزل رضا کے راستہ پر پھول نہیں بچھے ہوئے کہ آپ خراماں خراماں چلے جائیں بلکہ اس راستہ میں گمنامی کے کنویں' بازار مصر کی رسوائی' محلاتی زندگی کی راہزنی اور طویل قیدوبند کی سختیاں ہیں اگر ان مراحل سے ثابت قدمی کے ساتھ گزرنے کی ہمت ہے تو آو بسم اللہ!

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر۱۶

”خوشبوئے یوسف“

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ۔ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰی وَجْهِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا ۚ وَاْتُوْنِیْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِیْنَ ○ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِیْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَاۤ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ○ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ ○ فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا خٰطِئِیْنَ ○ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○ (سورۃ یوسف آیت نمبر ۹۳ تا ۹۸)

ترجمہ: (یوسف نے کہا) میرا یہ کرتہ لے جاؤ پس اسے میرے باپ۔ کے چہرہ پر ڈالو تو وہ بینا ہو جائیں گے اور اپنے سب اہل و عیال کو میرے پاس لے آؤ' ور جب قافلہ (مصر سے) روانہ ہوا تو ان کے باپ نے فرمایا کہ میں تو یوسف کی خوشبو سونگھ رہا ہوں اگر تم مجھے بیوقوف خیال نہ کرو۔ اہل خانہ نے کہا' بخدا آپ تو پرانے خبط میں مبتلا ہیں۔ جب خوشخبری دینے والا پہنچا (اور) اس نے یوسف کی قمیص ان کے چہرے پر ڈالی تو وہ بینا ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا؟ کہ میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے○ بیٹوں نے کہا' اے ہمارے باپ! ہمارے گناہوں کی ہمارے لئے بخشش طلب کیجئے بلاشبہ ہم ہی خطا کار تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا۔ میں عنقریب تمہارے لئے اپنے رب سے بخشش طلب کروں گا۔ بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

ہر قسم کی حمد و ثنا اور تعریف و تسبیح اللہ رب العلمین کے لئے ہے جس کی قدرت کاملہ سے آسمان و زمین اور کائنات کا نظام جاری و ساری ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں وہ وحدہ لا شریک احد' صمد' یکتا اور اکیلا ہے اور تمام اختیارات کا مالک اور ہر چیز پر قادر ہے۔ رب تعالیٰ کی تعریف و ثنا کے بعد بے شمار درود و سلام نبی اکرم' رسول معظم' سرور عالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر جو تمام مخلوقات میں سب سے اعلیٰ' افضل' اشرف اور اکمل ہیں۔ اور آج تک آپ جیسا کوئی دنیا میں آیا اور نہ قیامت تک آئے گا۔ جو رحمتہ للعالمین' خاتم النبیین' اکرم الاولین والاخرین اور شفیع المذنبین ہیں۔ جن کی اطاعت ذریعہ نجات اور جن کی نافرمانی وجہ عذاب ہے۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرات گرامی!

گذشتہ آیات کی تفصیل و تفسیر میں آپ جان چکے ہیں کہ برادران یوسف کے تیسری دفعہ مصر آنے پر حضرت یوسف علیہ السلام نے باذن خداوندی حقیقت حال آشکارا کردی اور بھائیوں نے بھی علامات و امارات سے جناب یوسف علیہ السلام کو شناخت کرلیا اور حضرت یوسف نے ان کے اعتراف جرم اور معذرت خواہی کی وجہ سے کمال شفقت' اعلیٰ اخلاق اور عالی ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے برادران کو معاف فرما کر لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کا مژدہ جانفزا سنا کر يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ کی دعا دی اور اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ کی بے پایاں رحمت کی امید دلا کر انہیں ہمیشہ کے لئے اپنے کمال اور جمال کا اسیر بنا لیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... والد کا کیا حال ہے؟

بھائیوں سے تعارف باہمی اور انکشاف حقیقت کے معاً" بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے ان سے والد محترم کا حال دریافت کیا حضرت یوسف علیہ السلام کو بتایا گیا کہ آپ کی مفارقت اور جدائی میں والد گرامی قدر کی حالت اکثر انتہائی خراب رہتی ہے۔ ہمہ وقت رونا ان کا شیوہ اور فراق یوسفی میں آنسو بہانا ان کی عادت بن چکی ہے اور صورت حال اتنی پریشان کن ہے کہ **وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ** غم اور صدمہ سے ان کی بینائی جاتی رہی اور **فَهُوَ كَظِيمٌ** وہ اندر ہی اندر گھلتے جا رہے ہیں اور **يَا أَسَفَى عَلَى يُوسُفَ**' (ہائے افسوس' یوسف کی جدائی پر) ان کی زبان کا وظیفہ بن چکا ہے۔ اور بنیامین کی گرفتاری کی خبر تو ان پر بجلی بن کر گری ہے جس سے ان کی کمر جھک گئی اور جسم انتہائی نحیف' کمزور اور لاغر ہو چکا ہے۔ اور اے یوسف! قسم بخدا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام تو ہر وقت تیرا ہی ذکر کرتے رہتے ہیں۔ **تَاللَّهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوسُفَ**۔

○.... حضرت یوسف کی پریشانی

حضرت یعقوب علیہ السلام کے یہ حالات سن کر ان کے فرنبردار اور اطاعت گزار فرزند' حضرت یوسف علیہ السلام از حد پریشان و غمگین ہوئے۔ فوراً رب کائنات کے حضور عرض گزاری۔

مولا! میرا باپ' تیرا نبی' میری جدائی میں رو رو کر نابینا ہو گیا۔

آسمان و زمین کے خالق! اگر تو مجھے کنعان کے اندھیرے کنویں سے نکال کر تخت مصر پر بٹھا سکتا ہے تو میرے نابینا باپ کو تو اپنی رحمت سے آنکھیں بھی عطا فرما سکتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے میرے مالک! رحم و کرم فرما' اور ایسے اسباب مہیا فرما دے جن سے میرے شفیق والد کی بینائی لوٹ آئے۔

اے قادر مطلق! میری' میرے والد سے ملاقات کروا دے اور یہ ملاقات "نابینا باپ" سے نہیں۔ بلکہ "بینا باپ" سے ہو۔ تاکہ وہ میرے چہرے کو دیکھ کر اپنے قلب پریشان کو مطمئن کر سکیں۔

○.... وحی الٰہی

تفسیر مظہری میں ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اپنا کرتہ بھیج دو۔ آپ کا کرتہ حضرت یعقوب کی آنکھوں سے لگاتے ہی اللہ تعالیٰ ان کی بینائی واپس لوٹا دے گا۔ چنانچہ جو قمیص آپ نے اس وقت زیب تن فرمائی ہوئی تھی وہ اتار کر دی اور فرمایا۔

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِىْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِىْ يَاْتِ بَصِيْرًا

ترجمہ: جاؤ' میری یہ قمیص لے جاؤ اور اسے میرے باپ کے چہرہ پر ڈالو تو وہ بینا ہو جائیں گے۔

لے جاؤ قمیص یوسف' اسے یعقوب کے چہرے سے لگانا تمہارا کام ہے اور بینائی لوٹانا یعقوب کے رب کا کام ہے سبحان اللہ'

فرمایا اللہ تعالیٰ نے

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

وہ جو چاہے تو قطروں کو سمندر کر دے
وہ جو چاہے تو یتیموں کو پیغمبر کر دے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ڈبونے پہ آئے تو حضرت نوح علیہ السلام کا لخت جگر پانی میں غرق کردے اور بچانے پہ آئے تو پانی کے اندر مچھلی کے پیٹ میں گئے ہوئے یونس پیغمبر کو صحیح سلامت باہر لے آئے۔

اے مالک کل اے خالق کل اے حاکم کل اے رازق کل
سبحان ہے تو' رحمان ہے تو کوئی تیری صفتیں پا نہ سکا
مجبور رہا' محبوب تیرا کشتی میں پسر کو بٹھا نہ سکا
یونس نے کہا تھا' اے اللہ اور بیٹھ گیا تھا کشتی میں
پر تیرا حکم بھی ٹل نہ سکا وہ خود پار لگا نہ سکا

○.... قمیص یوسف کے متضاد اثرات

حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص بھی عجائب روزگار میں سے ہے کہ تین اہم واقعات اسی قمیص سے وابستہ ہیں۔

(۱) برادران یوسف' یوسف علیہ السلام کی قمیص کو جھوٹا خون لگا کر والد کو دھوکہ دینے کے لئے بطور شہادت پیش کرتے ہیں۔

(۲) زلیخا کی تہمت کے موقع پر یوسف کی قمیص ہی ان کی بے گناہی کی دلیل بنتی ہے۔

(۳) قمیص یوسف حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں سے لگائی جاتی ہے تو بصارت لوٹ آتی ہے۔

حضرت علامہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ تعالیٰ قمیص یوسف کی بابت فرماتے ہیں۔

"غور کرو' ایک وہ کرتا تھا جسے دیکھ کر حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جہاں تاریک ہو گیا تھا اور ایک یہ کرتا ہے جسے منہ پر ڈالنے سے آنکھوں کا نور لوٹ آیا ہے' یہ دونوں کرتے یوسف علیہ السلام ہی کے جسم کے تھے اور ان دونوں کے لانے والے وہی فرزندان یعقوب تھے۔"

○..... موثر حقیقی

حقیقت یہ ہے کہ نہ لانے والے کی کوئی فضیلت ہے اور نہ کُرتا کی کوئی عظمت' موثر حقیقی وہی رب العلمین ہے۔ ہر ایک دوا' خواہ وہ کیسی ہی مجرب کیوں نہ ہو۔ ہر ایک دعا خواہ وہ کیسی ہی موثر کیوں نہ ہو۔ ان میں اثر و تاثیر اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب مالک الملک کا حکم ہوتا ہے۔ (الجمال والکمال ص ۱۹۲)

امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمتہ اللہ علیہ قمیص یوسف کے بارے میں رقم طراز ہیں۔

"جب بھائیوں نے یوسف کی ہلاکت کی خبر باپ کو سنائی تھی تو خون آلود کرتا جا کر دکھایا تھا۔ اب وقت آیا کہ زندگی و اقبال کی خوشخبری سنائی جائے تو اس کے لئے بھی کرتے ہی نے نشانی کا کام دیا' وہی چیز جو کبھی فراق کا پیام لائی تھی' اب وصال کی بشارت بن گئی" (ترجمان القرآن ص ۲۴۳ جلد ۲)

○..... بعض مفسرین کی رائے

بعض علماء تفسیر مثلاً ضحاک اور مجاہد وغیرہ رحمھم اللہ کی رائے ہے کہ

"یہ اس کرتے کی خصوصیت تھی کیونکہ یہ عام کپڑوں کی طرح نہ تھا' بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے جنت سے اس وقت لایا گیا تھا جب ان کو برہنہ کر کے نمرود نے آگ میں ڈالا تھا۔ پھر یہ جنت کا لباس ہمیشہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس محفوظ رہا اور ان کی وفات کے بعد حضرت اسحاق علیہ السلام کے پاس رہا ان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کو ملا۔ آپ نے اس کو ایک بڑی بابرکت شئی کی حیثیت سے ایک نلکی میں بند کر کے یوسف علیہ السلام کے گلے میں بطور تعویذ کے ڈال دیا تھا۔ تاکہ نظر بد سے محفوظ رہیں برادران یوسف نے جب ان کا کرتہ والد کو دھوکہ دینے کے لئے اتار لیا تھا۔ اور وہ برہنہ کر کے کنویں میں ڈال دیئے گئے تھے تو جبرئیل امین تشریف لائے اور گلے میں پڑی ہوئی نلکی کھول کر اس سے یہ کرتہ برآمد کیا اور یوسف علیہ السلام کو پہنا دیا۔ اور یہ ان کے پاس برابر محفوظ چلا آیا۔ اس وقت بھی حضرت جبرئیل امین ہی نے یوسف علیہ السلام کو یہ مشورہ دیا کہ یہ جنت کا لباس ہے' اس کی خاصیت یہ ہے کہ نابینا کے چہرے پر ڈال دو تو وہ بینا ہو جاتا ہے اور فرمایا کہ اس کو اپنے والد کے پاس بھیج دیجئے تو وہ بینا ہو جائیں گے۔ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی تحقیق یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن و جمال اور ان کا وجود خود جنت ہی کی ایک چیز تھی۔ اس لئے ان کے جسم سے متصل ہونے والے ہر کرتے میں یہ خاصیت ہو سکتی ہے۔" (معارف القرآن ص ۱۴۰' جلد ۵)

○.... معجزہ یوسف

حقیقت یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص لگنے سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی لوٹ آنے کی جو بات حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمائی وہ بذریعہ وحی تھی اور یہ قمیص یوسف کی برکت اور آپ کا معجزہ تھا۔ مولانا سید احمد حسن دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ مفسرین کی مذکورہ رائے کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔

"کسی معتبر محدث یا مفسر نے اس روایت کی سند کی صحت بیان نہیں کی اس لئے یہ روایت بھروسے کے قابل نہیں ہے بلکہ کرتے کے ڈالے جانے سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنکھوں کا اچھا ہو جانا یہ حضرت یوسف علیہ السلام کا معجزہ ہے" (احسن التفاسیر ص ۱۹۶' جلد ۳)

○.... میرے پاس آجاؤ

حضرت یوسف علیہ السلام نے برادران سے کہا کہ اب تم واپس جاؤ اور میرا کرتا لیتے جاؤ' والد محترم کی آنکھوں پر ڈال دینا' انشاء اللہ "بوئے پیرہن یوسف" ان کی آنکھوں کو روشن کردے گی۔ اور سب اہل و عیال کو میرے پاس مصر لے آؤ۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا اصل مقصد تو والد محترم کو بلانے کا تھا' مگر یہاں بالتصریح والد کی بجائے خاندان کو لانے کا ذکر کیا' شاید اس لئے کہ والد بزرگوار کو یہاں لانے کے لئے کہنا ادب کے خلاف سمجھا اور یہ تو یقین تھا کہ جب والد کی بینائی عود کر آئے گی اور مصر آنے سے کوئی عذر مانع نہیں رہے گا تو وہ خود ہی ضرور تشریف لائیں گے۔ قرآن مجید نے حضرت یوسف علیہ السلام کے الفاظ اس طرح ذکر فرمائے ہیں۔

وَ اْتُوْنِیْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِیْنَ (یوسف نے کہا) تم سب اپنے اہل و عیال کو میرے پاس (مصر) لے آؤ۔

○.... قمیص میں لے جاؤں گا

جب حضرت یوسف علیہ السلام نے برادران کو اپنا کرتہ عطا فرما کر کنعان کی طرف روانہ کرنا چاہا تو برادران یوسف میں سے یہودا نے عرض کی۔

"اے برادر عالی شان یوسف! آپ کا مصنوعی خون آلود کرتہ' والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں' میں ہی لے کر گیا تھا اور اپنی اس حرکت پر آج تک نادم ہوں۔ اب میری درخواست ہے کہ یہ بابرکت قمیص بھی مجھے عطا فرمائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے‘ میں اسے لے کر جاؤں تاکہ میرے پہلے گناہوں کا کفارہ ہو جائے اور میری تقصیر معاف ہو جائے۔ حضرت یوسف اور برادران نے اس درخواست کو قبول کر لیا“۔(معارف القرآن ص ۱۳۱‘ جلد ۵)

○..... خوشبوئے یوسف

برادران یوسف کا یہ قافلہ ”قمیص یوسفی“ لے کر مصر سے روانہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ہوا کو حکم دیا کہ وہ خوشبوئے یوسف‘ حضرت یعقوب علیہ السلام تک پہنچائے چنانچہ ابھی یہ قافلہ مصر سے نکلا ہی تھا کہ ہوا قمیص یوسف کی خوشبو لے کر حضرت یعقوب علیہ السلام تک پہنچی تو آپ نے خوشبوئے یوسف محسوس کرتے ہوئے اپنی قریب بیٹھے پوتوں‘ پوتیوں اور دوسرے عزیزوں سے کہا کہ اگر تم مجھے ناداں‘ بے وقوف اور مخبوط الحواس نہ سمجھو تو میں تمہیں بتاؤں کہ آج مجھے اپنے فرزند دلبند یوسف کی خوشبو آ رہی ہے۔(روح المعانی ص ۵۳‘ جلد ۱۳)

آ رہی ہے مجھ کو کچھ یوسف کی بو
میرا شاہد ہے تو بس اللہ تو!
دیکھنا کیا آ گیا یوسف میرا
جس کی خوشبو دے رہی ہے یہ پتہ

قرآن مجید فرقان حمید حضرت یعقوب علیہ السلام کے الفاظ کو نقل کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَن تُفَنِّدُونِ

ترجمہ: اور جب قافلہ (مصر سے) روانہ ہوا تو ان کے باپ (یعقوب) نے کہا کہ میں تو یوسف کی خوشبو سونگھ رہا ہوں۔ اگر تم مجھے بے وقوف خیال نہ کرو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجلس اندر نال خوشی دے خبراں عجب سنائیاں
اج پیاریاں سجناں کولوں سرد ہوائیں آئیاں
کئی زمانے یوسف تائیں کتنیاں مدتاں گیاں
اجے یعقوب نبی دے تائیں حرص امیداں رھیاں
جے رب چاہے درد منداں نوں میلے دور گیاں نوں
پھر حیاتی آون لگی قبراں وچہ پیاں نوں

○... فاصلہ خوشبوئے یوسف

جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے خوشبوئے یوسف محسوس کی' اس وقت برادران یوسف کا قافلہ کتنی مسافت پر تھا۔ اس بارے میں علماء تفسیر کی کئی آراء ہیں۔

(۱) امام مجاہد علیہ الرحمہ نے تین روز کی مسافت سے خوشبوئے یوسف کا ذکر کیا ہے۔ (تفسیر مظہری مترجم ص ۲۰۶' جلد ۶)

(۲) امام حسن بصری اور ابن جریج رحمہ اللہ علیہما نے اسّی فرسخ یعنی دو صد چالیس میل کی مسافت بیان کی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ۴۹۰' جلد ۲)

(۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ایک قول میں آٹھ دن کی مسافت کا ذکر آیا ہے۔ (تفسیر مظہری مترجم ص ۲۰۶' جلد ۶)

(۴) بعض کی رائے ہے کہ دس دن کی مسافت سے خوشبوئے یوسف محسوس کی۔ (فتح القدیر ص ۵۵' جلد ۳)

قرآن حکیم نے اس بارہ میں وضاحت فرمائی ہے کہ ابھی یہ قافلہ مصر سے روانہ ہوا ہی تھا کہ اللہ تعالٰی نے خوشبوئے یوسف' حضرت یعقوب علیہ السلام تک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچادی اور رب کائنات کی قدرت کاملہ اور اختیارات کلیہ سے یہ کوئی بعید نہیں ہے کیونکہ وہ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ہے۔

○.... علم غیب اور انبیاء

ذرا غور کرو ایک وہ وقت تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کنعان کے کنویں کے اندر تین دن تک موجود رہے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو خوشبو محسوس نہ ہوئی اور نہ ہی اس کا کچھ علم ہوا اور ایک یہ وقت ہے کہ قافلہ ابھی دور کی مسافت پر ہے اور انہوں نے اپنے خاندان میں بیٹھے ہوئے کہہ دیا ہے کہ "مجھے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے"

اس سے واضح ہوتا ہے کہ کوئی معجزہ اور غیب کی خبر دینا پیغمبر کے اختیار میں نہیں ہوتا بلکہ درحقیقت معجزہ، پیغمبر کا اپنا فعل و عمل بھی نہیں ہوتا، یہ براہ راست اللہ تعالیٰ کا فعل ہوتا ہے جب رب تعالیٰ چاہتا ہے تو کوئی معجزہ ظاہر کر دیتا اور دور کی خبر بتا دیتا ہے اور جب ارادہ خداوندی نہیں ہوتا تو قریب سے قریب بھی بعید ہو جاتا ہے۔

شیخ مصلح الدین سعدی شیرازیؒ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

یکے پرسید زاں گم کردہ فرزند
کہ اے روشن گہر پیر خردمند
ز مصرش بوئے پیراہن شمیدی
چرا در چاہ کنعانش نہ دیدی
بگفت احوال ما برق جہاں است
دمے پیدا و دیگر نہاں است

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم
گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

ترجمہ: ایک آدمی نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے سوال کیا کہ اے روشن دل' عقلمند بوڑھے! تو نے اپنے صاحبزادے کی خوشبو مصر سے تو سونگھ لی مگر کنعان کے کنویں میں اسے نہ دیکھ سکا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا ہمارے حالات تو چمکنے والی بجلی کے سے ہیں جو یک دم ظاہر ہوتی پھر فوراً پوشیدہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کبھی تو ہم بلند' بالا خانے میں بیٹھے ہوتے ہیں اور کبھی اپنے پاؤں کی پشت بھی ہمیں نظر نہیں آتی۔

○.... آنحضرت اور علم غیب

بعض لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت و محبت کی انتہا اسی کو سمجھتے ہیں کہ رب تعالیٰ کی صفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی ثابت کریں اور جو ایسا نہ کرے اس پر فوراً "گستاخ رسول" کا فتوے جڑ دیتے ہیں۔ بھائیو! ہر وقت' ہر حال میں' ہر چیز کی خبر رکھنا یہ "خاصہ خداوندی" ہے اور اسی کو "علم غیب" کہا گیا ہے یہ صفت خالص اللہ تعالیٰ کی ہے اسے کسی اور کے لئے ثابت کرنا صریحاً" شرک ہے نبی دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارکہ کے کئی واقعات اس امر پر واضح دلیل ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب نہ تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے واقعہ سے ملتا جلتا ایک واقعہ کتب احادیث میں ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکی زندگی میں جب معراج پر تشریف لے گئے تو واپسی پر قریش مکہ نے اس واقعہ کی تکذیب کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے بیت المقدس کے بارے میں آپ سے مختلف سوالات کئے۔ جن سے آپ از حد پریشان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے پردے ہٹا دیئے اور آپ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حطیم مکہ میں کھڑے کھڑے بیت المقدس دکھادیا۔ آپ نے خود فرمایا

لَقَدْ رَءَیْتُنِیْ فِی الْحِجْرِ وَ قُرَیْشٌ یَسْئَلُنِیْ عَنْ مَسْرَایَ فَسَأَلَتْنِیْ عَنْ اَشْیَاءَ مِنْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْھَا فَکُرِبْتُ کُرْبَۃً مَا کُرِبْتُ مِثْلَہٗ قَطُّ قَالَ فَرَفَعَہُ اللّٰہُ لِیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ مَا یَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَئْتُھُمْ (صحیح مسلم ص ۹۶ جلد ۱)

ترجمہ: میں نے اپنے آپ کو حطیم میں دیکھا۔ قریش مجھ سے میری سیر (معراج) کے بارے میں سوال کرتے تھے تو انہوں نے بیت المقدس کی کئی چیزیں دریافت کیں جنہیں میں بیان نہ کرسکا تو مجھے بڑا رنج اور صدمہ ہوا کہ ایسا صدمہ کبھی نہ ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے کردیا میں اسے دیکھتا جاتا تھا اور جو وہ پوچھتے جواب دیتا جاتا تھا۔

ایک طرف معلومات نبوی کا یہ عالم کہ ہزاروں میل کی دوری سے بیت المقدس کو دیکھ رہے اور مخالفین کے سوالات و اعتراضات کے جوابات دے رہے ہیں اور دوسری طرف یہ حالت کہ اپنے جوتے میں لگی ہوئی گندگی کا بھی احساس و علم نہیں ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

"ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے کہ حالت نماز میں آپ نے اپنا جوتا اتار کر بائیں طرف رکھ دیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (جو ہر کام میں آپ کی اتباع کو ہی ذریعہ نجات سمجھتے تھے) نے آنحضرت کا یہ فعل اور عمل دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فراغت کے بعد مقتدیوں سے پوچھا کہ تم نے جوتے کیوں اتارے؟ صحابہ نے عرض کی کہ ہم نے آپ کو جوتے اتارتے دیکھا تو آپ کی اقتداء و اتباع میں ہم نے بھی اتار دیئے۔ سرور کائنات نے فرمایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَانِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ فِیْهِمَا قَذَرًا میرے پاس تو حضرت جبریل تشریف لائے اور خبر دی کہ میرے جوتوں میں گندگی ہے تو میں نے جوتے اتار دیئے۔ لہٰذا جب کوئی نماز کے لئے مسجد میں آئے تو اپنے جوتے بغور دیکھ لیا کرے۔ اگر صاف ہوں تو ان میں نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر ان میں گندگی ہو تو اسے دور کر کے نماز پڑھے۔ (سنن ابی داؤد ص ۹۵' جلد ۱)

ان دونوں احادیث مبارکہ اور ارشادات رسول سے یہ بات واضح اور عیاں ہو گئی کہ

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم
گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

ترجمہ: کبھی ہم بلند بالا خانے میں بیٹھے ہوتے ہیں اور کبھی ہمیں اپنے پاؤں کی پشت بھی نظر نہیں آتی۔

○.... پرانا خبط

حضرت یعقوب علیہ السلام کے تمام فرزند تو مصر گئے ہوئے تھے آپ کی بہو بیٹیوں اور پوتے پوتیوں نے جب آپ کی زبان سے "شمیم یوسف" کا ذکر سنا تو جھنجلا کر بولے۔ بابا جی! چھوڑیئے اس قصہ کو' آپ کو ہر وقت یوسف ہی کے خواب آتے ہیں۔ بخدا آپ تو اسی پرانے خبط میں مبتلا ہیں۔ جس خوشبو کا آپ ذکر کر رہے ہیں اس کی کوئی حقیقت نہیں، یہ تو اس محبت کی فسوں کاری ہے۔ اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی جبکہ یوسف کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا ہو گا آپ کو ہر لمحہ یوسف کا یاد آنا آپ کے مخبوط الحواس ہونے کی دلیل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مر کر اندر خاک سمائی نازک لاش جنہاں دی
اجے یعقوب دیوانیاں وانگوں رکھدا حرص انہاں دی

قرآن مجید میں ان کے گستاخانہ الفاظ کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

قَالُوا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ

ترجمہ: انہوں نے کہا اللہ کی قسم آپ تو اسی پرانی غلطی میں مبتلا ہیں۔

مدتیں گزریں زمانہ ہو گیا
قصہ یوسف پرانا ہو گیا

○.... بینائی لوٹ آئی

برادران یوسف کا قافلہ جب کنعان کے قریب پہنچا تو ایک قاصد بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا تاکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو جلد از جلد خوشخبری سنائی جا سکے۔ حسب پروگرام یہودا' یوسف کی قمیص لے کر حضرت یعقوب کی خدمت میں پہنچ گیا۔ حضرت یوسف کے مل جانے کا مژدہ جانفزا سنایا اور حضرت یوسف کے ارشاد کے مطابق قمیص ان کی آنکھوں پر رکھ دی۔ قمیص یوسف کے آنکھوں پر لگنے کی دیر تھی کہ اللہ کی رحمت اور قمیص کی برکت سے کھوئی ہوئی بینائی واپس آگئی۔

اوہ پیراہن یوسف والا پکڑ حبیب حقانی
پڑھ بسم اللہ اکھیاں اوپر لایا پیار نشانی
پل وچہ اکھیں روشن ہوئیاں زیبا نوروں بھریاں
پھر کاریگر قدرت والے رنگ دو شالے دھریاں

قرآن حکیم میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی کے واپس لوٹنے کے معجزے اور قمیص یوسف کی برکت کو یوں ذکر کیا گیا ہے۔

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○

ترجمہ: جب خوشخبری سنانے والا آیا اور قمیص یوسف کو حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈالا تو فوراً ان کی بینائی لوٹ آئی۔ آپ نے فرمایا کیا میں نے کہا نہیں تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

کہن لگے سب لوکاں تائیں کیا معلوم تساں نوں
اس ون خوشبو پہنچی آہی رحمت نال اساں نوں
لیکن سن کر بات اساڈی تساں یقین نہ آیا
رب نے ساڈا وعدہ پورا فضلوں کر وکھلایا

فرزندان یعقوب نے مسلسل و متواتر حضرت یعقوب علیہ السلام کو یوسف کی ہلاکت کا یقین دلانا چاہا تھا لیکن آپ نے ان کی باتوں کو ہمیشہ ہی رد کیا اور اس فراق و جدائی کو ابتلاء و امتحان ہی سمجھا اور آزمائش کی مدت میں مخلوق سے کوئی شکوہ نہ کیا بلکہ رضاء الٰہی کو اپنا مقصود بنایا اور اللہ پر توکل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعتماد کو پورا کر دکھلایا۔

○.... عقل پرستوں کی پریشانی

بعض عقل پرستوں اور ظاہر بینوں کو ایسے مقامات پر بڑی پریشانی لاحق ہو جاتی ہے کہ کپڑے کی قمیص کو آخر بینائی کے ساتھ کیا تعلق؟ اگر یہ بات کسی روایت یا حدیث میں بیان ہوتی تو بیک جنبش قلم وہ اس حدیث کو غلط، ضعیف اور موضوع کہہ کر جان چھڑا لیتے لیکن قمیص لگنے سے بینائی لوٹ آنے کی بات تو قرآن مجید نے خود بیان کی ہے۔ اسے تو وہ غلط کہہ نہیں سکتے۔ اس لئے یہاں تاویلوں کا سہارا لیا جاتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نابینا نہیں ہوئے تھے بلکہ صرف ضعف بصر کا عارضہ لاحق ہو گیا تھا۔ جب فرزند دل بند کی بازیابی کی خوشخبری سنی تو فرط مسرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے خون میں جوش پیدا ہوا اور بینائی کی قوت بڑھ گئی۔ **لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ**

سوچنے کی بات ہے کہ یہ عقل کے غلام، قرآنی الفاظ **فَارْتَدَّ بَصِيْرًا** (آپ بینا ہو گئے) کا ترجمہ کیا کریں گے؟

سیدھی بات ہے کہ یہ قمیص اگرچہ عام قمیصوں کی طرح کپڑے کی بنی ہوئی تھی۔ لیکن اسے اللہ تعالیٰ کے ایک جلیل القدر پیغمبر کے جسم سے لگنے کا شرف حاصل تھا۔ جس اللہ نے مختلف ادویات میں حیرت انگیز تاثیرات رکھ دی ہیں اس قادر مطلق کی قدرت سے کیا بعید ہے کہ اس نے اپنے بندے کی عزت افزائی کے لئے اس قمیص کو حضرت یعقوب کے بینا ہونے کا سبب بنا دیا ہو۔ علامہ آلوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

فَالظَّاهِرُ اَنَّ عَوْدَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَصِيْرًا بِاِلْقَاءِ الْقَمِيْصِ عَلٰى وَجْهِهٖ لَيْسَ اِلَّا مِنْ بَابِ خَرْقِ الْعَادَةِ (روح المعانی ص ۵۵، جلد ۱۳)

ترجمہ: ظاہر قرآن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا بینا ہو جانا خرق عادت اور معجزہ تھا۔

○.... حضرت زنیرہؓ کی بینائی لوٹ آنا

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور رحمت سے نابینا کی بینائی کا لوٹ آنا حضرت یعقوب علیہ السلام کے علاوہ نبی اکرم، رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے افراد میں بھی بطور کرامت اور خرق عادت پایا گیا ہے۔ رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیات میں سے حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا قریش کے خاندان بنی مخزوم کی لونڈی تھیں۔ دعوت حق کے ابتدائی زمانے میں نعمت اسلام سے بہرہ یاب ہوئیں اور اسی "جرم" کی وجہ سے مشرکین کے ظلم و ستم کا ہدف بن گئیں۔ ابوجہل ان پر نت نئے ظلم ڈھاتا اور انہیں شرک پر مجبور کرتا تھا۔ علامہ بلاذری رحمہ اللہ کا بیان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ

"راہ حق میں بے پناہ مظالم سہتے سہتے ان کی بینائی جاتی رہی۔ اس پر ابو جہل نے انہیں طعنہ دیا کہ لات و عزےٰ نے تجھے اندھا کر دیا۔ انہوں نے بے دھڑک جواب دیا' لات و عزیٰ پتھر کے بت ہیں۔ وہ کیا جانیں کہ کون انہیں پوج رہا ہے اور کون نہیں پوجتا۔ اگر میری بینائی زائل ہو گئی ہے تو یہ مصیبت میرے اللہ کی طرف سے ہے۔ اگر وہ چاہے تو میری بینائی واپس بھی دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی شان استقامت اس قدر پسند آئی کہ دوسرے دن وہ نیند سے بیدار ہوئیں تو ان کی بینائی بحال ہو چکی تھی" (تذکار صحابیات ص ۲۵۶)

مشہور سیرت نگار اور مورخ علامہ ابن ھشام علیہ الرحمہ نے یہ روایت کسی قدر مختلف انداز میں تحریر کی ہے وہ رقم طراز ہیں کہ

"حضرت زنیرہ ان بے یارومددگار لوگوں میں سے تھیں جن پر مشرکین مکہ بے انتہا ظلم و ستم کرتے اور جنہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ خدا کی قدرت کہ آزادی حاصل ہونے کے بعد ان کی بینائی جاتی رہی۔ یہ دیکھ کر قریش نے کہا لات و عزیٰ نے اسے اندھا کر دیا۔ زنیرہ نے سنا تو فرمایا۔ بیت اللہ کی قسم! قریش جھوٹے ہیں۔ لات و عزےٰ نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع' پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں بینائی مرحمت فرمادی" (سیرۃ ابن ھشام اردو ص ۳۵۱' جلد ۱)

○..... امام بخاریؒ کی بینائی بحال ہونا

شارح صحیح بخاری عظیم محدث علامہ امام حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "شرح السنہ" کے حوالے سے لکھا ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام محمد بن اسماعیل بخاری (علیہ الرحمہ) بچپن میں نابینا ہو گئے تو ان کی والدہ اللہ تعالیٰ سے ان کی بینائی لوٹا دینے کی بکثرت دعا کیا کرتی تھیں۔ ایک رات انہیں خواب میں جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے امام بخاری کی والدہ سے فرمایا۔

قَدْ رَدَّ اللّٰہُ عَلٰی اِبْنِکِ بَصَرَہٗ بِکَثْرَۃِ دُعَائِکِ قَالَ فَاَصْبَحَ وَ قَدْ رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَصَرَہٗ

(مقدمہ فتح الباری ص ۴۷۸)

ترجمہ: تحقیق اللہ تعالیٰ نے تیری دعاؤں کی کثرت کے باعث تیرے بیٹے کی بینائی لوٹا دی ہے۔ صبح جب وہ (امام بخاری) بیدار ہوئے تو ان کی بینائی بحال ہو چکی تھی۔ سبحان اللہ۔

○.... یوسف کس دین پر ہے؟

مشہور مفسر قرآن قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ اور علامہ سید محمود آلوسی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص اور خوشخبری لانے والے (یہودا) سے حضرت یعقوب علیہ السلام نے دریافت فرمایا

کَیْفَ یُوْسُفُ؟ قَالَ مَلِکُ مِصْرَ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِالْمَلِکِ عَلٰی اَیِّ دِیْنٍ تَرَکْتَہٗ؟ قَالَ عَلَی الْاِسْلَامِ قَالَ الْاٰنَ تَمَّتِ النِّعْمَۃُ (روح المعانی ص ۵۵' جلد ۱۳)

ترجمہ: یوسف کیسے ہیں؟ اس نے جواب دیا وہ مصر کے بادشاہ ہیں۔ آپ نے فرمایا' اس کی بادشاہی کو میں کیا کروں؟ یہ بتاؤ ہو کس دین پر ہے؟ جواب دیا' دین اسلام پر ہے فرمایا' اب نعمت مکمل ہو گئی۔

○.... اقبال جرم اور طلب بخشش

فرزندان یعقوب کی کنعان میں واپسی' حضرت یعقوب کی بینائی کی بحالی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاقات یوسف سے تمام خاندان فرحاں و شاداں ہے۔ مگر صاحبزادگان یعقوب اپنی کرتوتوں اور خطاؤں کی وجہ سے سخت ندامت اور پشیمانی میں مبتلا ہیں۔ آخر' جرات و جسارت کر کے والد بزرگوار کی خدمت میں مودبانہ التجا و استدعا کرتے ہیں۔

اے پدر محترم! ہم سے قصور ہو گیا' حسد اور بغض نے ہمارے دل کو پتھر بنا دیا' کثرت کے گمان نے ہماری آنکھوں پر سیاہ پردے ڈال دیئے' ہم نے اپنے برادر صغیر یوسف پر ظلم و ستم کیا' بڑھاپے میں آپ کو ستایا اور بے انتہا دکھ پہنچایا۔ اباجی! ہم قصوردار' گناہ گار اور خطاکار ہیں ہم اپنے جرم کا اقرار و اعتراف کرتے ہوئے آپ سے معافی کے خواستگار ہیں اور نہایت ادب سے عرض گزار ہیں کہ آپ ہمیں معاف فرما دیں اور از راہ کرم اللہ تعالیٰ سے بھی ہماری مغفرت و بخشش کی دعا فرمائیں۔ ہمارے بھائی یوسف نے ہم پر رحم کھا کر ہمارے قصور بخشش دیئے ہیں۔ ہم آپ کی شفقت دائمی اور فطرت کریمی کی بنا پر امید کرتے ہیں کہ آپ بھی ہماری گذشتہ حرکات سے درگزر فرمائیں گے۔

قرآن عزیز نے فرزندان یعقوب کے معذرت خواہانہ الفاظ یوں ذکر فرمائے ہیں۔

قَالُوْا يٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ۝

ترجمہ: بیٹوں نے عرض کی' اے ہمارے والد! ہمارے لئے ہمارے گناہوں کی بخشش مانگئے بلاشبہ ہم ہی قصوروار و خطاکار تھے۔

○..... مغفرت طلب کروں گا

فرزندان کی معذرت خواہی اور طلب مغفرت کی درخواست کے جواب میں حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ میں عنقریب اللہ کریم کے حضور آپ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے مغفرت و بخشش کی التجا کروں گا اور مجھے امید ہے کہ میرا پروردگار میری عاجزانہ درخواست کو شرف قبولیت عطا فرما کر تمہیں معاف فرما دے گا کیونکہ وہ بخشنے والا اور از حد مہربان ہے۔

قرآن مجید نے حضرت یعقوب علیہ السلام کا جواب ان الفاظ میں نقل فرمایا ہے۔

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ○

ترجمہ: آپ نے فرمایا۔ میں عنقریب تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا۔ بلاشبہ وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

○.... دعا میں تاخیر کی وجوہات

مذکورہ آیات کی تشریح میں سوال پیدا کیا گیا ہے کہ برادران یوسف نے مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام کے روبرو اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے ان سے بھی دعاء مغفرت کی استدعا کی تھی تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اسی وقت ان کی بات منظور کر لی اور **يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ** (اللہ تمہیں معاف فرمائے) کہہ دیا۔ مگر جب انہوں نے یہی درخواست کنعان میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں پیش کی تو انہوں نے حضرت یوسف کی طرح فوراً دعائیہ کلمات کہنے کی بجائے **سوف اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ** (میں تمہارے لئے عنقریب مغفرت طلب کروں گا) کہہ کر صرف امید اور توقع ہی دلائی۔ اس کی وجہ کیا ہے؟

علماء تفسیر نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے جواب کی کئی وجوہات بیان فرمائی ہیں۔

(۱) یوسف کی رائے معلوم کرنا: برادران یوسف کی تمام خطاکاریوں کا معاملہ براہ راست حضرت یوسف علیہ السلام سے تعلق رکھتا تھا اور حضرت یعقوب علیہ السلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بالواسطہ۔ اس لئے حضرت یوسف علیہ السلام نے اخلاق کریمانہ کی وجہ سے اسی وقت ان کا اطمینان کر دیا۔ مگر حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ سمجھ کر کہ چونکہ اس معاملہ کا تعلق حضرت یوسف علیہ السلام سے ہے اس لئے ان کی مرضی معلوم کرلینا ضروری ہے۔ اس طرح جواب دیا کہ توقع اور امید تک بات رہے اور ساتھ ہی اپنی طبیعت کا رجحان بھی ظاہر کر دیا کہ ان کی خواہش یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری ان خطا کاریوں کو معاف کر دے۔ (قصص القرآن ص ۳۳۱ جلد ۱)

(۲) **وقت سحر:** حضرت یعقوب علیہ السلام سحری کے وقت دعا کرنا چاہتے تھے کیونکہ یہ دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

اَخَّرَهُمْ اِلَى السَّحَرِ لِاَنَّ دُعَاءَ السَّحَرِ مُسْتَجَابٌ (فتح القدیر ص ۵۵، جلد ۳)

ترجمہ: آپ نے دعا کو سحری تک موخر کیا کیونکہ سحری کی دعا قبول ہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت سحر کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبُ لَهٗ مَنْ يَّسْئَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرُ لَهٗ (صحیح بخاری ص ۱۵۳، جلد ۱)۔

ترجمہ: اللہ تبارک و تعالیٰ ہر رات کے آخری تہائی حصہ (سحری) میں زمین سے قریب تر آسمان پر نزول اجلال فرماتے ہیں اور یہ اعلان فرماتے ہیں کہ کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اسے قبول کرلوں، کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اسے دے دوں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اسے بخشش دوں۔

آنحضرت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم حضرت یعقوب علیہ السلام کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح اکثر دعائیں سحری کے وقت ہی کیا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز فجر سے قبل مسجد میں تشریف لاتے تو راستے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر سے آواز سنتے' آپ دعا کر رہے ہوتے۔

اَللّٰھُمَّ دَعَوْتَنِیْ فَاَجَبْتُ وَاَمَرْتَنِیْ فَاَطَعْتُ وَھٰذَا السَّحَرُ فَاغْفِرْلِیْ

ترجمہ: اے میرے اللہ! تو نے مجھے پکارا تو میں نے مان لیا۔ تو نے مجھے حکم دیا تو میں بجالایا۔ یہ سحر کا وقت ہے' تو مجھے معاف فرمادے۔

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارہ میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اِنَّ یَعْقُوْبَ اَخَّرَ بَنِیْہِ اِلَی السَّحَرِ بِقَوْلِہٖ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُلَکُمْ رَبِّیْ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۹۰' جلد ۲)

ترجمہ: یہی وقت سحر ہے جس کے لئے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا کہ میں تمہارے لئے عنقریب استغفار کروں گا۔

(۳) **چاندنی راتیں:** دعا سے تاخیر کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ

اِلَی اللَّیَالِی الْبِیْضِ فَاِنَّ الدُّعَآءَ فِیْھَا یُسْتَجَابُ (روح المعانی ص ۵۵' جلد ۱۳)

ترجمہ: آپ نے چاندنی راتوں (چاند کی تیرہویں' چودھویں' پندرھویں) تک تاخیر کی کیونکہ ان راتوں میں دعا ضرور قبول کی جاتی ہے۔

(۴) **جمعہ کی رات:** تاخیر دعا کی ایک وجہ امام ابن جریر رحمہ اللہ تعالٰی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً" بیان فرمائی ہے کہ آپ نے فرمایا

ھُوَ قَوْلُ اَخِیْ یَعْقُوْبَ لِبَنِیْہِ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُلَکُمْ رَبِّیْ یَقُوْلُ حَتّٰی تَاْتِیَ لَیْلَۃُ الْجُمُعَۃِ (فتح القدیر ص ۵۵' جلد ۳)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو یہ اس لئے کہا (میں تمہارے لئے عنقریب اپنے رب سے استغفار کروں گا) تاکہ جمعہ کی رات آجائے اور آپ اس رات دعا کریں۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کے مرفوع ہونے میں بھی کلام ہے۔

(۵) لقاء یوسف تک : تاخیر دعا کے بارہ میں علامہ منصور پوری رحمہ اللہ علیہ کی تحقیق انیق یہ ہے کہ

"حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس دعا کو لقاء یوسف تک ملتوی کر دیا' حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی بھائیوں کی درخواست پر **یغفر اللہ** بصیغہ مضارع فرمایا تھا۔ گویا یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام نے یعقوب علیہ السلام کا انتظار کیا۔ بے شک یہ زیادہ مکمل صورت تھی جو دونوں بزرگوں کی جانب سے بوقت واحد عمل میں آئی" (الجمال والکمال ص ۱۹۴)

(۶) امتحان فرزندان : حضرت یعقوب علیہ السلام کی تاخیر دعا کی ایک وجہ مولانا حفظ الرحمٰن سیوھاروی نے بایں الفاظ ذکر فرمائی ہے۔

"حضرت یعقوب علیہ السلام تجربہ کار' محتاط اور پھر باپ تھے اس لئے چاہتے تھے کہ بیٹوں کا امتحان کریں کہ ان کا یہ انفعال اور ندامت کا اظہار محض وقتی اور ہنگامی ہے یا اب ان کی طبیعت میں حقیقی ندامت و شرمساری کا جذبہ پیدا ہو چکا ہے۔ اور یہ واقعی اپنی خطا پر صداقت سے نادم ہیں اس لئے انہیں بالکل مایوس بھی نہیں کیا اور رجحان طبیعت کا اظہار کرتے ہوئے صرف توقع اور امید تک ہی معاملہ رکھا" (قصص القرآن ص ۳۳۲' جلد ۱)

حقیقت یہ ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی تاخیر دعا کے بیک وقت یہ تمام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسباب و وجوہ ہو سکتے ہیں اور یہ انبیاء کا خاصہ اور قرآن کا اعجاز ہے کہ اس نے چند الفاظ میں معانی کا ایک سمندر بیان فرما دیا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا

سَوۡفَ اَسۡتَغۡفِرُ لَكُمۡ رَبِّىۡ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ○

ترجمہ: میں تمہارے لئے عنقریب اپنے رب سے بخشش طلب کروں گا بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

غرض جب مقررہ وقت آیا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور نماز سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ سے دعا کی۔ اے اللہ! مجھے یوسف کے معاملہ میں جو بے صبری ہوئی تھی اسے معاف فرما دے اور میرے بیٹوں نے یوسف کے ساتھ جو برا سلوک کیا ہے وہ ان کو معاف فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے دعاء یعقوب قبول فرما کے وحی بھیجی کہ میں نے تم سب کو معاف فرما دیا ہے۔ (تفسیر مظہری مترجم ص ۲۰۸، جلد ۶)

اللہ کریم کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہم سب کے گناہ معاف فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعۡوَانَا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر ۷۱

"وصل پدر"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ○ الَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ الَّذِیْ اَرْسَلَ اِلَی النَّاسِ کَآفَّۃً بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ○ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰۤی اِلَیْہِ اَبَوَیْہِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ ○ وَرَفَعَ اَبَوَیْہِ عَلَی الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَہٗ سُجَّدًا وَّقَالَ یٰۤاَبَتِ ھٰذَا تَاْوِیْلُ رُؤْیَایَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَھَا رَبِّیْ حَقًّا وَّقَدْ اَحْسَنَ بِیْۤ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِکُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ اِنَّہٗ ھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ○ (سورۃ یوسف آیت نمبر ۹۹ تا ۱۰۰)

ترجمہ: پس جب وہ سب یوسف کے روبرو ہوئے تو آپ نے والدین کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا سب مصر میں داخل ہو جاؤ اگر اللہ نے چاہا تو تم امن سے رہو گے اور آپ نے اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا اور وہ آپ کے لئے سجدہ میں گر پڑے اور یوسف نے کہا' اے میرے والد! یہ تعبیر ہے اس خواب کی جو میں نے پہلے دیکھا تھا۔ تحقیق میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا ہے۔ اور اس نے مجھ پر بڑا کرم فرمایا جب مجھے قید خانہ سے نکالا اور تمہیں صحرا سے لے آیا اس کے بعد کہ شیطان نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان ناچاقی ڈال دی تھی بے شک میرا رب جو چاہتا ہے اسے احسن طریقے سے پورا کرتا ہے۔ بلاشبہ وہ سب کچھ جاننے والا بڑا دانا ہے۔

ہر قسم کی حمد و ثنا صرف اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کے لئے ہی ہے جو تمام کائنات کا خالق، حاکم، مالک، رازق اور معبود و مسجود ہے۔ جو **عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ** اور **فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ** ہے جو آسمان و زمین کی ہر چیز کا ہر وقت پورا علم رکھنے والا اور تمام مخلوقات کی خبر رکھنے والا ہے۔ جو عالم الغیب ہے اور ہر وقت ہر جگہ موجود ہے جو مختار کل اور **عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ** ہے۔

اللہ کریم کی تعریف و تسبیح کے بعد ریت کے ذرات، بارش کے قطرات اور آسمان کے ستاروں کی تعداد سے زیادہ درود و سلام پیغمبر بحر و بر، شافع محشر، سید البشر اور پوری کائنات کے راہبر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات پر جنہیں رب السموت والارض نے رحمت کائنات اور ہادی کائنات بنا کر مبعوث فرمایا۔ جو خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین ہیں۔ جو محمد و احمد اور حامد و محمود ہیں اور جن کی ذات بابرکات پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے اور خود خالق دو جہاں بھی درود بھیجتے ہیں اور اہل ایمان کو حکم ہے کہ تم بھی آنحضرت ﷺ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

حضرات! مذکورۃ الصدر آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کی ملاقات اور وصل کا ذکر فرمایا ہے کہ جب فراق و جدائی کی الم ناکی اور علیحدگی و دوری کی تکلیف انتہا کو پہنچ گئی تو رب کائنات نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاقات ووصل کے اسباب مہیا فرما دیئے۔

○.... خاندان یعقوب کی روانگی

فرزندان یعقوب کی ندامت و پشیمانی اور طلب عفو کے جواب میں حضرت یعقوب علیہ السلام نے اللہ کریم کے حضور بیٹوں کی مغفرت و بخشش کے لئے دامن پھیلایا تو فرشتے نے آکر اطلاع دی کہ اے یعقوب! اللہ تعالیٰ نے آپ کی التجا و دعا کو قبول فرما کر آپ کے صاجزادگان کو معاف فرما دیا ہے۔ اب حضرت یعقوب علیہ السلام اور آپ کے خاندان نے حضرت یوسف علیہ السلام کے مشورہ اور خواہش کے مطابق' کنعان سے رخت سفر باندھا اور جانب مصر روانہ ہوئے یہ برادران یوسف کا مصر کی طرف چوتھا سفر ہے اور اسی سفر کی تفصیلات مذکورہ آیات میں بیان کی گئی ہیں۔

بعض روایات میں ہے کہ قبل ازیں برادران کے مصر سے بجانب کنعان روانہ ہوتے وقت حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے ساتھ دو سو اونٹوں پر لدا ہوا بہت سا سامان کپڑوں اور دوسری ضروریات کا بھیجا تھا تاکہ پورا خاندان مصر آنے کے لئے عمدہ تیاری کرے۔ (معارف القرآن ص ۱۳۲' جلد ۵)

○.... خاندان کے افراد

صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو اسرائیل جب مصر میں آئے تو ان کی تعداد تریسٹھ تھی اور جب (حضرت موسیٰ کے دور میں) یہاں سے نکلے تو اس وقت ان کی تعداد ایک لاکھ ستر ہزار تھی۔ امام مسروقؒ کا فرمان ہے کہ خاندان یعقوب کی تعداد' دخول مصر کے وقت تین سو نوے تھی۔ اور عبداللہ بن شداد کا قول ہے کہ جب یہ لوگ آئے تو مرد' عورتیں'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بوڑھے اور بچے چھیاسی تھے۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۹۱' جلد ۲)

حضرت یعقوب علیہ السلام' ان کی اولاد اور تمام متعلقین مصر جانے کے لئے تیار ہو کر نکلے تو ایک روایت کے مطابق ان کی تعداد بہتر اور دوسری میں ترانوے نفوس مرد و عورت پر مشتمل تھی۔ (معارف القرآن ص ۱۳۲' جلد ۵)

مشہور محقق و مورخ حضرت علامہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے خاندان یعقوب کے افراد کے ناموں کی فہرست دے کر حضرت یعقوب علیہ السلام سمیت' کنعان سے روانگی کے وقت ان کی تعداد ستر بیان فرمائی ہے۔ (الجمال والکمال ص ۲۰۰)

○.... والد کا استقبال

حضرت یعقوب علیہ السلام' حضرت یوسف علیہ السلام کی خواہش کے مطابق اپنے سارے کنبہ کو لے کر مصر روانہ ہوئے۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام کو اطلاع ہوئی کہ والد گرامی قدر خاندان سمیت شہر کے قریب پہنچ گئے ہیں تو وہ ایک لشکر جرار کے ساتھ فوراً استقبال کے لئے نکلے۔ بادشاہ مصر' وزراء اور امراء بھی آپ کے ساتھ تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ جاہ و حشمت اور آب و تاب دیکھی تو پوچھا یہ شان و شوکت کیسی؟ کیا کوئی شاہی سواری آ رہی ہے؟ بتایا گیا "آپ کا نور نظر یوسف ہے" جو آپ کی تعظیم و تکریم کے لئے استقبال کرنے آ رہا ہے۔ سبحان اللہ!

قریب پہنچے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب مدت دراز کے بچھڑے ہوئے لخت جگر کو دیکھا تو سینے سے چمٹا لیا' باپ بیٹا بغل گیر ہو کر ملے تو بے ساختہ دونوں کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ یہ رقت آمیز منظر دیکھنے والے بھی اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور تمام حاضرین و ناظرین کی سسکیاں بندھ گئیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لے چلیں۔ آپ کو کوئی خوف و خطر نہیں ہونا چاہئے اور دوسرے ملک میں داخل ہونے والے مسافروں پر جو پابندیاں عائد ہوا کرتی ہیں آپ ان سب پابندیوں سے مستثنیٰ ہیں وہاں آپ کے ساتھ تفصیلی گفتگو ہوگی کہ جدائی کا یہ طویل عرصہ آپ نے کیسے گزارا اور فراق کی یہ مدت دراز میری کیسے بسر ہوئی؟

قرآن عزیز نے اس ملاقات و گفتگو کو بایں الفاظ بیان فرمایا ہے۔

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ

ترجمہ: پھر جب وہ یوسف علیہ السلام کے روبرو ہوئے تو آپ نے اپنے والدین کو اپنے پاس جگہ دی اور انہیں فرمایا کہ ان شاء اللہ مصر میں بے خوف داخل ہو جاؤ۔

حضرت یوسف علیہ السلام' اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام اور تمام خاندان کو بڑے کروفر کے ساتھ شاہی سواریوں پر بٹھا کر شہر میں لائے اور شاہی محل میں ٹھہرایا۔

○.... اَبَوَیْہِ سے مراد

اس آیت مقدسہ اور اس کے بعد والی آیت مبارکہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کے والدین کے مصر آنے کا ذکر ہے جبکہ مشہور بات یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ محترمہ جناب بنیامین کی ولادت کے بعد ایام نفاس میں ہی انتقال کر گئی تھیں۔ تو یہاں والدین سے حضرت یعقوب علیہ السلام کے علاوہ کون مراد ہے؟ اس بارہ میں ائمہ تفسیر کے دو گروہ ہیں۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ ابویہ سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف کی خالہ ہیں کیونکہ حضرت یوسف کی حقیقی والدہ وفات پا چکی تھیں۔ دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ بقید حیات تھیں اور ابویہ میں حضرت یعقوب اور حضرت یوسف کی

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے چلیں۔ آپ کو کوئی خوف و خطر نہیں ہونا چاہئے اور دوسرے ملک میں داخل ہونے والے مسافروں پر جو پابندیاں عائد ہوا کرتی ہیں آپ ان سب پابندیوں سے مستثنیٰ ہیں وہاں آپ کے ساتھ تفصیلی گفتگو ہو گی کہ جدائی کا یہ طویل عرصہ آپ نے کیسے گزارا اور فراق کی یہ مدت دراز میری کیسے بسر ہوئی؟

قرآن عزیز نے اس ملاقات و گفتگو کو بایں الفاظ بیان فرمایا ہے۔

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَ قَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ

ترجمہ: پھر جب وہ یوسف علیہ السلام کے روبرو ہوئے تو آپ نے اپنے والدین کو اپنے پاس جگہ دی اور انہیں فرمایا کہ ان شاء اللہ مصر میں بے خوف داخل ہو جاؤ۔

حضرت یوسف علیہ السلام' اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام اور تمام خاندان کو بڑے کروفر کے ساتھ شاہی سواریوں پر بٹھا کر شہر میں لائے اور شاہی محل میں ٹھہرایا۔

○.... اَبَوَيْهِ سے مراد

اس آیت مقدسہ اور اس کے بعد والی آیت مبارکہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کے والدین کے مصر آنے کا ذکر ہے جبکہ مشہور بات یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ محترمہ جناب بنیامین کی ولادت کے بعد ایام نفاس میں ہی انتقال کر گئی تھیں۔ تو یہاں والدین سے حضرت یعقوب علیہ السلام کے علاوہ کون مراد ہے؟ اس بارہ میں ائمہ تفسیر کے دو گروہ ہیں۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ ابویہ سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف کی خالہ ہیں کیونکہ حضرت یوسف کی حقیقی والدہ وفات پا چکی تھیں۔ دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ بقید حیات تھیں اور ابویہ میں حضرت یعقوب اور حضرت یوسف کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقی والدہ ہی مراد ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۹۱' جلد ۲)

علامہ قاضی منصور پوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحقیق یہ ہے کہ

"تورات میں ہے اور تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ کا انتقال بنیامین کے نفاس میں ہی ہو چکا تھا۔ ان کی خالہ "لیاہ" جو زوجہ یعقوب تھیں وہ مصر گئی تھیں۔ پس لفظ ابویہ میں یہی مراد ہیں۔ اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ والدہ کے بعد سوتیلی ماں کا درجہ بھی مثل والدہ ہے۔ (الجمال والکمال ص ۱۹۵)

○.... والد کا احترام

حضرت یوسف علیہ السلام کے اپنے محترم والد حضرت یعقوب علیہ السلام کے عظیم الشان استقبال' خدمت' تکریم اور احترام سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہئے کہ ہم بھی اپنے ضعیف والدین کی خدمت و ادب کو اپنا شعار بنائیں اور ان کا احترام ملحوظ رکھ کر خود کو اللہ کی رحمتوں کا مستحق ثابت کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ ۔ باپ اولاد کے لئے جنت کا درمیانی دروازہ ہے یعنی جو اپنے باپ کو راضی رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا درمیانی دروازہ کھول دیتے ہیں۔ سبحان اللہ!

رب کائنات کے حضور دعا ہے کہ آج کے بگڑے ہوئے معاشرے کے نوجوانوں کو اپنے بوڑھے والدین کی خدمت و احترام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

○.... دربار کا انعقاد

تمام خاندان کے دخول مصر اور شاہی محل میں ٹھہرانے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے ارادہ فرمایا کہ اب دربار منعقد کریں تاکہ مصریوں کا بھی باپ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاندان سے تعارف ہو جائے اور تمام درباری ان کی عزت و احترام سے آگاہ ہو جائیں اور میرے والد اور خاندان کو مصر میں میرے مقام و منصب کا پتہ چل جائے۔ والد کی خوشی دوچند ہو جائے اور برادران کو بھی میرے مرتبے اور مقام کا پوری طرح پتہ چل جائے۔ چنانچہ بڑی شان و شوکت اور اہتمام و احتشام سے دربار منعقد ہوا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بصد ادب و احترام اور بہزار عجز و انکسار حضرت یعقوب علیہ السلام اور اپنی سوتیلی والدہ سے زرنگار تخت پر قدم رنجہ فرمانے کی درخواست کی تو وہ دونوں تخت شاہی پر براجمان ہوئے، تمام درباری اپنی مقررہ نشستوں پر بیٹھ گئے اور خاندان کے جمیع افراد کو ان کے حسب مراتب جگہ عطا کی گئی، جب تمام انتظامات مکمل ہو گئے تب حضرت یوسف علیہ السلام تخت شاہی پر جلوہ افروز ہوئے۔ اسی وقت تمام درباری، حکومتی دستور کے مطابق تخت کے سامنے تعظیم کے لیے سجدہ میں گر پڑے۔ یہ صورت حال دیکھ کر تمام خاندان یوسف نے بھی یہی عمل کیا اور خواب یوسف کی عملی تعبیر وجود میں آئی۔

قرآن حکیم اس دربار شاہی کے انعقاد کی تفصیلات یوں بیان فرماتا ہے۔

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا

ترجمہ: اور حضرت یوسف نے اپنے والدین کو تخت کے اوپر بٹھایا اور وہ سجدہ کرتے ہوئے آپ کے لئے گر پڑے۔

○.... قحط کا خاتمہ

حضرت یعقوب علیہ السلام کی بمع خاندان مصر میں تشریف آوری قحط کے چوتھے سال ہوئی۔ بادشاہ مصر کے خواب کے مطابق قحط کے ابھی تین سال باقی تھے مگر

اِنَّ اللّٰهَ رَفَعَ عَنْ اَهْلِ مِصْرَ بَقِيَّةَ السِّنِيْنَ الْمُجْدِبَةِ بِبَرَكَةِ قُدُوْمِ يَعْقُوْبَ (تفسیر ابن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثیر ص ۴۹۰' جلد ۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی مصر تشریف آوری کی برکت سے اہل مصر کا قحط ختم کر دیا۔

○.... سجدہ تعظیمی

حضرت یعقوب علیہ السلام' ان کی اہلیہ اور گیارہ بھائیوں نے درباریوں کے ہمراہ جو سجدہ کیا اس سجدہ کی حقیقت کیا ہے؟ یہاں سجدہ سے کیا مراد ہے؟ اور سجدہ کس کو کیا گیا تھا؟ اس بارہ میں علماء تفسیر کے متعدد اقوال ہیں۔

بعض کی رائے ہے کہ سجدہ سے مراد صرف جھکنا ہے یعنی اظہار تعظیم کے لئے وہ آپ کے سامنے جھکے بعض کی رائے ہے کہ سجدہ سے مراد زمین پر پیشانی رکھنا ہے۔ کیونکہ خروا کا لفظ اسی معنی کی تائید کرتا ہے۔ اس کا معنی ہے "اوپر سے نیچے گرنا" اور یہ اسی وقت درست ہو سکتا ہے جب سجدہ سے مراد زمین پر پیشانی رکھنا ہو۔ اب اس صورت میں علماء کا پھر اختلاف ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ سجدہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے لئے تھا اور حضرت یوسف علیہ السلام بحیثیت قبلہ کے تھے اور یہاں لہ بمعنی الیہ ہے یعنی آپ مسجود الیہ تھے۔ مسجود لہ اللہ تعالیٰ تھا۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ لام اجلیہ ہے یعنی انہوں نے سجدہ تو اللہ تعالیٰ کو ہی کیا تھا لیکن اس کی وجہ حضرت یوسف علیہ السلام تھے۔ یعنی اتنی طویل جدائی کے بعد ان سے وصال کا جو موقع دیا گیا تھا اس احسان کا شکریہ ادا کرنے کے لئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا۔

اکثر علماء کا خیال ہے کہ یہ سجدہ حضرت یوسف علیہ السلام کو ہی کیا گیا تھا اور اس سے مراد بھی وہی زمین پر پیشانی رکھنا ہے لیکن یہ سجدہ عبادت کا نہیں بلکہ سجدہ تعظیمی تھا جو پہلی شریعتوں میں جائز تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آوری سے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لئے سجدہ کرنے کی ممانعت کردی گئی۔ مشہور مفسر قرآن حضرت علامہ حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں۔

وَقَدْ كَانَ سَائِغًا فِيْ شَرَائِعِهِمْ إِذَا سَلَّمُوْا عَلَى الْكَبِيْرِ يَسْجُدُوْنَ لَهُ وَلَمْ يَزَلْ هٰذَا جَائِزًا مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلٰى شَرِيْعَةِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَحَرَّمَ هٰذَا فِيْ هٰذِهِ الْمِلَّةِ وَجَعَلَ السُّجُوْدَ مُخْتَصًّا بِجَنَابِ الرَّبِّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى (تفسیر ابن کثیر ص ۴۹۱' جلد ۲)

ترجمہ : اور تحقیق یہ سجدہ پہلے انبیاء کی شریعتوں میں جائز تھا کہ جب بڑوں کو سلام کرتے تو ان کے لئے سجدہ بھی کرتے تھے۔ اور یہ بات حضرت آدم علیہ السلام سے لے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جائز رہی لیکن اس ملت محمدیہ میں اس سجدہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا اور سجدہ صرف اور صرف اپنی ذات پاک و اعلیٰ کے لئے مخصوص کر لیا۔

غیر اللہ کی عبادت تو کسی شریعت میں بھی جائز نہیں ہوئی کیونکہ یہ اصول دین کے خلاف اور کفر و شرک ہے۔ لیکن کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جو اپنی حیثیت میں تو کفر و شرک نہیں ہوتے مگر لوگوں کی جہالت' بے علمی اور ناواقفیت کی بنا پر وہ کفر و شرک کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ ایسے افعال کو بھی شریعت نے حرام قرار دے دیا ہے یہی کیفیت سجدہ تعظیمی کی ہے کہ شرک کا ذریعہ بن جانے کے خدشہ سے اسے مستقل حرام قرار دے دیا گیا ہے۔

○.... سجدہ تعظیمی کی حرمت

متعدد قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے سجدہ تعظیمی کی حرمت واضح ہوتی ہے مگر ہم اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے چند دلائل پر اکتفا کریں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ فَرَءَیْتُھُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَھُمْ فَقُلْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ یُّسْجَدَ لَہٗ قَالَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ فَرَءَیْتُھُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّھُمْ فَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ لَکَ قَالَ اَرَءَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ اَکُنْتَ تَسْجُدُ لَہٗ قُلْتُ لَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا لَوْ کُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَآءَ اَنْ یَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِھِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیْھِنَّ مِنَ الْحَقِّ (سنن ابی داود ص ۲۹۱، جلد ۱)

ترجمہ: حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حیرہ شہر میں گیا تو میں نے ان لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے حاکم (مرزبان) کو سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے دل میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو پھر بہت حق ہے کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ فرماتے ہیں میں واپس آکر آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے حیرہ شہر میں لوگوں کو اپنے حاکم کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اے اللہ کے رسول پھر آپ کا تو بہت حق ہے کہ ہم آپ کو سجدہ کیا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا کیا خیال ہے اگر تو میری قبر کے پاس سے گزرے تو کیا اسے سجدہ کرے گا؟ میں نے عرض کی نہیں، آپ نے فرمایا پس مجھے بھی سجدہ نہیں کرنا، اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ (اللہ کے سوا) کسی کو سجدہ کرے تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر مردوں کے بڑے حق مقرر کیے ہیں۔

(۲) اسی قسم کا ایک واقعہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آیا کہ انہوں نے شام کے علاقہ کے لوگوں کو اپنے علماء اور جرنیلوں کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو واپس آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔ آپ نے فرمایا۔ معاذ! یہ کیا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاذ نے شامیوں کا حال عرض کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **لا تفعلوا** ۔ معاذ! آئندہ ایسا نہ کرنا۔ (سنن ابن ماجہ ص ۱۳۴)

(۳) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُہَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِیْرٌ فَسَجَدَ لَہٗ فَقَالَ اَصْحَابُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَسْجُدُ لَکَ الْبَہَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ لَکَ فَقَالَ اعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَ اَکْرِمُوْا اَخَاکُمْ (مشکوۃ المصابیح ص ۲۸۲)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار کے گروہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک اونٹ نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔ آپ کے صحابہ نے عرض کی اے اللہ کی رسول! آپ کو تو جانور اور درخت سجدہ کرتے ہیں۔ ہمارا تو زیادہ حق ہے کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے رب کی عبادت کرو یعنی اسی کو سجدہ کرو اور اپنے بھائی کی عزت کرو۔

جب نبیوں کے سردار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنا جائز نہیں تو آپ کے کسی امتی کو سجدہ کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ **فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ۔**

(۴) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وَ مِنْ اٰیٰتِہِ الَّیْلُ وَ النَّہَارُ وَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَہُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ (سپارہ ۲۴' سورۃ حم السجدہ آیت نمبر ۳۷)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار میں سے رات' دن' سورج اور چاند ہیں۔ تم سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو۔ اور اس اللہ کو سجدہ کرو جو ان کا خالق ہے۔ اگر تم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی عبادت کرتے ہو۔

اس آیت مبارکہ سے وضاحت ہو گئی کہ سجدہ صرف کائنات کے خالق اللہ تعالیٰ کا حق ہے دیگر اشیاء کو برائے تعظیم سجدہ کرنا قطعاً "منع" ناجائز اور حرام ہے۔

شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

اللہ تعالیٰ سے بصمیم قلب دعا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

○.... انحناء (جھکنا)

بعض مفسرین کا خیال ہے کہ یہ معروف انداز کا سجدہ نہ تھا بلکہ صرف جھکاؤ تھا۔ جیسا کہ ایک عام آدمی دوسرے کو دیکھ تعظیم کے لئے سر کو جھکا دیتا ہے اگر یہ بھی تسلیم کر لیا جائے تو شریعت محمدیہ میں ایسا انحناء اور جھکاؤ بھی ممنوع و ناجائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیَنْحَنِیْ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ لَا

(سنن ابن ماجہ ص ۲۷۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا ہم میں سے کوئی دوسرے کے لئے جھک جائے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔

○.... پیر کو سجدہ

بعض لوگ قرآنی آیات اور احادیث کی من مانی تاویلات کے بڑے ماہر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں اور اپنے غلط اور شرکیہ عقائد و اعمال کے دلائل قرآن مجید سے کشید کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے ہی کج رو اور گمراہ قسم کے بعض افراد حضرت یعقوب اور خاندان یعقوب کے سجدہ کرنے سے یہ استنباط کرتے ہیں کہ مرید اپنے پیر و مرشد کو سجدہ کر سکتا ہے۔ حالانکہ حرمت سجدہ تعظیمی کے مذکورہ دلائل و براھین سے صرف نظر کرکے اگر صرف اس واقعہ پر ہی غور کر لیا جائے تو یہ استدلال حرف غلط کی طرح مٹ جاتا ہے کہ یہاں باپ' بیٹے کو یعنی بڑا چھوٹے کو سجدہ کر رہا ہے پھر تو استدلال یوں ہونا چاہئے کہ پیر' مرید کو سجدہ کر سکتا ہے۔ مگر شریعت محمدیہ میں یہ بھی غلط ہے۔ ہمیں تو حکم ہے **وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ** کہ تم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی سجدہ کرو۔ سچ کہا علامہ اقبال نے۔

سمجھ میں نکتہ توحید آ تو سکتا ہے
تیرے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہئے

علامہ قاضی منصور پوری رحمہ اللہ تعالیٰ رقم طراز ہیں۔

"پس **خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا** کی صحیح تفسیر یہی ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے عہد میں سجدہ شکرانہ جائز تھا بشرطیکہ اس کی اجازت من اللہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ہو گئی ہو۔ اس سجدہ کی اجازت حضرت یوسف علیہ السلام کے ابتدائی خواب میں بھی پائی جاتی ہے۔ اسرائیل و بنی اسرائیل (حضرت یعقوب اور ان کی اولاد) نے جو کچھ کیا **اِمْتِثَالًا لِاَمْرِ اللّٰہِ** (اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں) کیا تھا اس میں رائے' قیاس یا رسم کو کوئی دخل نہ تھا۔ اگر حکم الٰہی موجود نہ ہوتا تو حضرت یوسف علیہ السلام خود بھی گوارا نہ کر سکتے تھے کہ باپ (جسے نبوت و علم میں بھی ان پر تقدم تھا) بیٹے کو سجدہ کرے۔ غالباً حکمت الٰہیہ یہ تھی کہ حاسد برادران یوسف کو ان کی ذلت و حقارت کا مجسمہ دکھلا دیا جائے۔ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی فعل حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے جور و ستم اٹھانے کا بہترین انعام بن جائے" (الجمال والکمال ص ۱۹۶)

○..... خواب کی تعبیر

حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے جب والدین اور برادران بیک وقت سجدہ ریز ہوئے تو والد کو سجدہ میں پڑے دیکھ کر ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور آپ کو اپنے بچپن کا خواب یاد آگیا جب انہوں نے گیارہ ستاروں' چاند اور سورج کو اپنے سامنے تعظیماً" سجدہ کرتے دیکھا تھا۔ یہ صورت حال دیکھ کر حضرت یوسف علیہ السلام نے والد بزرگوار سے عرض کی اے پدر محترم! آپ کی قدر و منزلت اور نبوت و رسالت کے منصب کا تقاضا ہے کہ آپ اپنے بیٹے کو سجدہ نہ کریں مگر یہ اللہ تعالیٰ کا آپ کو حکم ہے۔ میرے والد بزرگوار! یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے بچپن میں دیکھا تھا۔ میں اللہ وحدہ لا شریک کا شکر بجا لاتا ہوں جس نے میرے خواب کو حقیقت بنا دیا۔

قرآن مجید' حضرت یوسف علیہ السلام کے "الفاظ شکر" یوں نقل فرماتا ہے۔

وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ؕ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؕ

ترجمہ: اور حضرت یوسف نے فرمایا' اے ابا جی! یہ تعبیر ہے میرے اس خواب کی جو مجھے پہلے نظر آیا تھا۔ تحقیق میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا ہے۔

○..... داستان غم

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے عزیز پسر حضرت یوسف علیہ السلام سے بار بار اصرار کر کے زمانہ جدائی کے حالات دریافت فرمائے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے عرض کیا۔ ابا جی! چھوڑیئے گذشتہ کہانی کو جو ہوا سو ہوا۔ اب اللہ کریم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بڑا فضل و کرم اور احسان عظیم فرمایا کہ ہماری ملاقات کروا دی۔ مگر حضرت یعقوب علیہ السلام نے پھر مطالبہ کیا کہ ایام فراق کی داستان غم مجھے ضرور سناؤ۔

مولانا عبدالستار مرحوم رحمتہ اللہ علیہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے اصرار اور حضرت یوسف کے تذکرہ مصائب پر ان کی کیفیت یوں بیان فرماتے ہیں۔

مڑ مڑ پچھے کیوں کر تینوں بھائیاں دکھ پہنچایا
بے فرمانیوں ڈر کر یوسف تھوڑا حال سنایا
غش پے گیا نبی نوں دردوں طاقت ہوش نہ کائی
حیرت اندر بیٹھا یوسف راوی نے خبر سنائی
دلوں یقین یوسف نوں ہویا جے اج حال سناواں
ہوگ شہادت باپ میرے دی میں روندا رہ جاواں

○.... احسان خداوندی

اس کے بعد باپ کے سامنے حضرت یوسف علیہ السلام اللہ کریم کے احسانات کا اعتراف و تذکرہ کر کے اس کا شکر بجالاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں آپ بھی ایام فرقت کی داستان غم کو بھول جائیں اور مصر میں آرام و سکون اور چین و راحت کی زندگی بسر کریں۔ اے پدر بزرگوار! آپ عنایات خداوندی اور احسانات ربانی کا اندازہ تو فرمائیں کہ اس نے مجھے جیل سے رہائی دلا کر مصر کی حکومت عطا فرمائی اور آپ کو خاندان سمیت صحرا سے میرے پاس مصر لانے کا بندوبست فرمایا اور میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان شیطان نے نفاق اور بغض کی جو خلیج حائل کر دی تھی اسے پاٹ دیا اور یہ تمام معاملات بڑی خوش اسلوبی سے ترتیب وار تکمیل کے مراحل سے گزرتے گئے۔ ہمیں اللہ کریم کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ جس اللہ رحیم و رحمان کی مہربانی اور لطف و کرم سے ہم موجودہ حالات تک پہنچے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم و حکمت کی جو خصوصی جلوہ نمائی ہو رہی ہے وہ کسی غور و فکر کرنے والے پر مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے۔ اللہ کریم کی قدرت کا تو یہ عالم ہے کہ وہ جو چاہے آن واحد میں ظہور پذیر ہو جائے۔ اگر وہ چاہتا تو حضرت یوسف علیہ السلام کو ان آزمائشوں میں مبتلا کئے بغیر ان مدارج عالیہ پر فائز کر سکتا تھا اور اس کی قدرت و اختیار کے سامنے یہ مشکل اور بعید نہ تھا لیکن اس کی حکمت اور حکمت کے تقاضے کچھ اور ہیں۔ ان بلند مراتب تک پہنچنے کے لئے ان تمام مراحل سے گزرنا پڑتا ہے جن سے حضرت یوسف علیہ السلام گزرے۔ انسان کی صلاحیتیں بیدار ہی تب ہوتی ہیں جب انہیں بے رحم طوفانوں سے دوچار کیا جاتا ہے۔ صحیح تربیت کے لئے زندگی کے سارے نشیب و فراز سے گزرنا ضروری ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی ذات گرامی کو ایک مثالی کردار کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور رضائے الٰہی کی منزل کے مسافر کو جس قسم کے لوگوں جس قسم کے حالات اور جس قسم کی رکاوٹوں سے واسطہ پڑتا ہے ان کو بڑے دلنشین انداز میں بیان کر دیا گیا ہے۔ اس داستان عبرت میں قدم قدم پر تنبیہہ سنائی دیتی ہے کہ اے سالک راہ حق! تیری منزل بڑی دور ہے۔ اس کی راہ بڑی کٹھن ہے اس میں حائل ہونے والی رکاوٹیں بڑی حوصلہ شکن ہیں۔ گہرے اور خوفناک غار منہ کھولے تیرا انتظار کر رہے ہیں ان کے علاوہ تجھے منزل سے غافل کرنے کے لئے فردوس بداماں وادیاں ہیں جن کے درختوں کے سائے بڑے گھنے اور ٹھنڈے ہیں جن میں کھلنے والے پھول بڑے خوبصورت اور خوشبودار ہیں۔ انکا ہر منظر بڑا دل کش اور دلربا ہے۔ بھلا دیکھیں تیری ہمت کہ تو کس طرح کانٹوں سے الجھتا ہوا۔ چٹانوں کو روندتا ہوا۔ پہاڑوں کو پھلانگتا ہوا اور ان جنت نظیر وادیوں، دلکش مناظر سے دامن بچاتا ہوا اپنی منزل کی طرف بڑھا چلا جاتا ہے۔ اگر کسی راحت نے تجھے اپنی منزل سے سے غافل کر دیا یا کسی ہوشربا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حادثہ کی وجہ سے تو دل برداشتہ ہوگیا تو تیرا نام اس منزل کے مسافروں کی فہرست سے خارج کردیا جائے گا۔ یہاں تو ایک لمحہ کی غفلت بھی قیامت برپا کردیتی ہے۔

رفتم کہ خار از پا کشم محمل نہاں شد از نظر
یک لحظہ غافل بودم و صد سالہ منزل دور شد

اپنے مقبول بندوں کو سرفراز کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی یہی سنت ہے جس میں ان گنت حکمتیں ہیں۔ اس منزل کا عزم کرنے سے پہلے طلب صادق کے ساتھ صبر و شکیب کی زادراہ اور امید کا نہ بجھنے والا چراغ ہاتھ میں لینا شرط اول ہے۔ یہ ہی اس کی سنت ہے اور اسی میں اس کی حکمت کی جلوہ طرازی ہے۔ (ضیاء القرآن ص ۴۵۹' جلد ۲)

○.... مدت فراق

حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف کے مابین مدت فراق کے بارہ میں علماء تفسیر کی آراء مختلف ہیں۔ علامہ منصور پوری رحمتہ اللہ علیہ رقم طراز ہیں

"بائیبل سے ثابت ہے کہ چاہ میں گرائے جانے کے وقت عمر یوسف ۱۷ سال اور بوقت وزارت ۳۰ سال تھی۔ بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو قحط کے دوسرے سال شناخت کر لیا تھا اسے ہم وزارت کا دسواں سال کہہ سکتے ہیں۔ پس مدت فراق ۲۳ سال تھی اور ملاقات پدر کے وقت حضرت یوسف صدیق علیہ السلام کی عمر چالیس سال تھی۔ ابن جریر نے متعدد روایات میں مدت فراق ۱۸' ۴۰' ۸۰ سال بیان کی ہے مگر ۲۳ سال مدت فراق انشاء اللہ زیادہ صحیح ہے۔" (الجمال والکمال ص ۱۹۸)

مشہور مفسر قرآن علامہ عماد الدین ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

○ امام سلیمان علیہ الرحمہ کا قول ہے کہ خواب کے دیکھنے اور اسکی تعبیر کے ظہور میں چالیس سال کا وقفہ تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- امام حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ باپ بیٹے کی ملاقات اسی برس بعد ہوئی۔
- امام قتادہ کا قول ہے کہ ترپن (۵۳) برس بعد باپ بیٹے کی ملاقات ہوئی۔
- ایک روایت میں ہے کہ مدت فراق تراسی (۸۳) سال تھی۔
- ایک قول ہے کہ باپ' بیٹا اٹھارہ سال ایک دوسرے سے جدا رہے۔
- ایک قول ہے کہ چالیس سال کی جدائی رہی۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۹۱' جلد ۲)

غرض اتنا طویل عرصہ جدائی' فراق اور علیحدگی کی اذیتیں برداشت کرنے اور بے پناہ مصائب' مشکلات اور صدمات سہنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی ملاقات و وصال کے اسباب مہیا فرمائے۔ اور باپ' بیٹے کی ملاقات سے دونوں کے قلوب پریشان کو سکون و اطمینان نصیب ہوا۔ اور پدر بزرگوار' برادرن اور خاندان کے جمیع افراد آرام و چین سے مصر میں زندگی گزارنے لگے۔

رب کائنات سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو قرآن و حدیث پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر ۱۸

"وفات یوسف"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ عَالِمًا قَادِرًا قَدِیْرًا حَیًّا قَیُّوْمًا سَمِیْعًا بَصِیْرًا ○ اَلَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا ○ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَ خَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَ کُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَ کُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَّ کُلَّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْکِ وَ عَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ○

(سورۃ یوسف آیت نمبر ۱۰۱)

ترجمہ: اے میرے پروردگار تو نے مجھے ملک عطا فرمایا اور تو نے ہی مجھے باتوں کی تعبیر سکھلائی۔ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے! تو ہی دنیا اور آخرت میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا کارساز ہے۔ مجھے حالت اسلام پر موت دینا اور مجھے نیکوں کے ساتھ ملا دے۔

ہر قسم کی حمد وثنا اور تعریف و تسبیح' اللہ رب العلمین کے لئے ہے۔ جس نے انسان کو عدم سے وجود عطا فرمانے کے بعد احسن تقویم اور اشرف المخلوقات بنایا۔ جو موت و حیات کا مالک ہے۔ جس کے قبضہ قدرت میں کائنات کی ہر چیز ہے۔ جو نافع وضار اور علی کل شئی قدیر ہے۔ جس نے اپنی قدرت سے انسان کی تخلیق کی اور مقررہ مدت کے بعد اس کے لئے موت کو لازمی قرار دے دیا۔

رب تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد ان گنت 'لاتعداد اور بے حد وحساب درود وسلام نبی آخر الزماں سردار دوجہاں جناب محمد رسول اللہ کی ذات اطہر واقدس پر جنہوں نے بنی نوع انسان کو یہ مسئلہ سمجھانے کی از حد کوشش کی کہ یہ دنیا عارضی' فانی اور ختم ہو جانے والی ہے۔ اور آخرت کی زندگی دائمی' ابدی اور ہمیشگی کی زندگی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل ایمان کو تلقین و نصیحت فرمائی کہ **كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ** ۔ اے مومنو! تم دنیا میں ایک مسافر اور راہ گزر کی طرح زندگی گزارو اور آخرت کی فکر کرو۔

حضرات گرامی!

اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر حضرت یوسف علیہ السلام کی عالی ظرفی' کریم النفسی اور حوصلہ مندی کا نظارہ آپ کئی مقامات پر کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل سے آپ ہر امتحان میں کامیاب ہوئے اور ہر آزمائش و ابتلاء سے فتح و کامرانی کے ساتھ گزرے۔ مذکورۃ الصدر آیت مبارکہ میں آپ کی ایک دعا' التجا اور استدعا کا تذکرہ فرمایا گیا ہے اور اس دعا میں حضرت یوسف علیہ السلام کی جس اولوالعزمی' سیر چشمی اور خدا طلبی کا ظہور ہو رہا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔

آپ جانتے ہیں کہ رب کائنات نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بے انتہا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعمتوں سے سرفراز فرمایا مگران میں کوئی نعمت ایسی نہیں جو آپ نے اپنے رب سے طلب کی ہو' وہ سب انعامات و احسانات بن مانگے اور بغیر طلب کے عطا فرمائے گئے۔ قرآن حکیم میں کہیں یہ ذکر نہیں ملتا کہ آپ نے مصر کے تاج و تخت کے لئے التجا کی ہو یا اس مرتبہ عالیہ کے لئے تمنا کی ہو کہ ان کے ماں باپ اور بھائی آ کر انہیں سجدہ کریں اور معافی کے طلبگار ہوں۔ مگر یہاں وہ پیکر تسلیم و رضا' اللہ تعالیٰ کے حضور اپنا دامن طلب پھیلا رہا ہے۔ آپ خود اندازہ فرمائیں کہ جس عظیم انسان کو بغیر سوال کے عزت' شہرت' حکومت' سلطنت اور والدین کی ملاقات' برادران کے ملاپ جیسی بے شمار نعمتیں عطا فرمائی گئی ہوں۔ آج وہ کس نعمت کے لئے "زبان سوال" کھول رہا ہے۔ وہ نعمت جس کے لئے حضرت یوسف علیہ السلام دست سوال دراز کر رہے ہیں "حسن خاتمہ کی نعمت" ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن عزیز میں حضرت یوسف علیہ السلام کے دعائیہ کلمات کو یوں ذکر فرماتے ہیں۔

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ

(سورۃ یوسف آیت نمبر ۱۰۱)

ترجمہ: اے میرے رب تو نے مجھے ملک عطا فرمایا اور تو نے ہی مجھے خوابوں کی تعبیر سکھلائی' اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے' تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے۔ مجھے حالت اسلام پر فوت کرنا اور مجھے نیک بندوں کے ساتھ ملا دینا۔

آپ غور کریں حضرت یوسف علیہ السلام کس شان سے مانگ رہے ہیں؟ کس سے مانگ رہے ہیں اور کیا مانگ رہے ہیں؟ آیئے! ہم بھی مانگنے کا انداز سیکھیں کہ ہم کس سے مانگیں' کیا مانگیں اور کیسے مانگیں؟ رب قد اتیتنی سے دعا کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آغاز ہے۔ آپ ان احسانات اور انعامات کا اعتراف کر رہے ہیں جن سے اب تک آپ کو بہرہ ور کیا گیا۔ **فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** سے اس کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ کا بیان ہے۔ **انت ولی** سے اپنی بے بسی کا اظہار کیا کہ دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا کارساز ہے تیرے سوا میرا کوئی والی اور دوست نہیں۔ تو ہی میری بگڑی بنانے والا اور میری مشکلات آسان فرمانے والا ہے۔

ایسی تحمید' تمجید اور حمد و ثنا نیز اپنی بے بسی کے اظہار کے بعد مانگا تو کیا مانگا۔ **تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ** - میرے اللہ! جب اس دنیا فانی سے میری روانگی کا وقت آئے تو میں اس حال میں یہاں سے روانہ ہوں کہ زبان تیری توحید کا اعتراف کر رہی ہو۔ دل تیری عظمت و کبریائی کے گیت گا رہا ہو' سر تیرے حضور جھکا ہوا ہو اور میرے دامن حیات پر تیری نافرمانی کا کوئی بدنما داغ نہ ہو' اس طرح اس دنیا سے میری روانگی ہو اور اس کے بعد اپنے پرہیزگار اور نیک بندوں کے ساتھ مجھے ملا دے۔ مجھے ان کی صحبت و رفاقت عطا فرما دے۔

یہ ہے کہ ایک مرد حق اندیش کی منزل' اسی کے لئے وہ ساری عمر مصروف عمل رہتا ہے۔ اس کا سوز و ساز اور پیچ و تاپ اسی کے لئے ہوتا ہے۔ اسی کی دھن میں وہ دن کو بے قرار اور رات کو بے چین رہتا ہے۔ اسی منزل کا پتہ بتانے کے لئے قرآن مجید نازل کیا گیا۔ اسی منزل کی طرف لے جانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اسی منزل کی لگن پیدا کرنا اسلام کا مقصد وحید ہے۔

○.... حسن خاتمہ کی دعا

نبی اکرم' رسول معظم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو جنازہ کی جو دعائیں سکھلائیں ہیں ان میں بھی حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح "حسن خاتمہ" کی دعا کرنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں جو دعا پڑھتے اس میں یہ کلمات بھی ہوتے۔

اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ

(جامع ترمذی ص ۱۲۲، جلد ا)

ترجمہ: اے اللہ! ہم میں سے تو جسے زندہ رکھنا چاہے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور تو جسے فوت کرنا چاہے اسے ایمان پر موت عطا فرما۔

ہمارے ہاں عام لوگ جنازہ میں شرکت کے لئے کثیر تعداد میں جاتے ہیں مگر ان کو نماز جنازہ کا صحیح طریقہ اور دعائیں معلوم نہیں ہوتیں اور وہ امام کے پیچھے خاموش کھڑے رہ کر ہی گزارا کرتے ہیں۔ ہمیں بحیثیت مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ اور دعائیں ضرور پڑھنی چاہئیں۔ بعض احباب نماز جنازہ میں قراءۃ فاتحہ کو ممنوع قرار دیتے ہیں حالانکہ کتب احادیث میں بصراحت موجود ہے کہ نماز جنازہ میں قراءۃ سورہ فاتحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَءَ عَلَی الْجَنَازَۃِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ ۔ وَالصَّحِیْحُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنَ السُّنَّۃِ الْقِرَآءَۃُ عَلَی الْجَنَازَۃِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ

(جامع ترمذی ص ۱۲۲، ج ا)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان صحیح سند سے ہے کہ جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا آنحضرت کی سنت ہے۔

لہٰذا تمام اہل اسلام کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد ثنا اور سورہ فاتحہ پڑھیں، دوسری تکبیر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذات گرامی پر درود پڑھیں' تیسری تکبیر کے بعد نماز جنازہ کی دعائیں اور مذکورہ حسن خاتمہ کی دعا پڑھیں اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیں۔

اللہ تعالیٰ سے بصمیم قلب دعا ہے کہ وہ ہم سب کا خاتمہ بالایمان کرے۔

آمین ثم آمین

○.... خواب یعقوب

حضرت یعقوب علیہ السلام بمع اہل و عیال مصر تشریف لانے کے بعد بڑے فرحاں و شاداں تھے' اکثر اوقات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے اور کوئی لمحہ بھی یاد الٰہی سے غافل نہ ہوتے تھے۔ آپ کو مصر تشریف لائے جب سترہ سال یا بقول امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ' چوبیس سال کا عرصہ گزر گیا تو ایک دن آپ کو خواب میں اپنے والد محترم حضرت اسحاق علیہ السلام اور دادا بزرگوار حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی تو انہوں نے آپ سے فرمایا اے یعقوب! کیا آپ کو ہماری ملاقات کا اشتیاق نہیں ہے؟ ہمارے پاس آجاؤ' ہم آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ خواب اپنے ہونہار فرزند اور خوابوں کی تعبیر کے ماہر پیغمبر حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے بیان کیا تو آپ خواب سنتے ہی اس کی حقیقت کو جان گئے کہ "حضرت یعقوب علیہ السلام کی موت کا وقت قریب ہے"

مگر آپ نے خواب کی تعبیر اپنے والد بزرگوار کو نہ بتائی اور اس متوقع جاں کاہ حادثہ کی خوابی اطلاع کو اپنے دل میں ہی رکھا اب حضرت یوسف علیہ السلام' اکثر حضرت یعقوب علیہ السلام کی موت اور جدائی کا تصور کرکے تنہائی میں روتے اور پریشان ہو جاتے۔ تا آنکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو بیماری نے آلیا اور آپ دن بدن کمزور ہوتے چلے گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... جبریل کی آمد

اسی دوران ایک دن حضرت جبریل علیہ السلام' حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اطلاع دی کہ عنقریب آپ کے پدر محترم کو اللہ تعالیٰ اپنے پاس بلانے والے ہیں۔ اس وحی الٰہی کا سننا تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام پر سکتہ طاری ہو گیا۔ پاؤں تلے سے زمین سرکتی محسوس ہوئی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور آنکھوں سے بے ساختہ آنسو رواں ہو گئے۔

سن کر درد فراقوں یوسف چھم چھم ہنجو آئیاں
چھوڑ چلے دلدار دلاں دے پیون جام جدائیاں

حضرت یوسف علیہ السلام نے اس راز کو چھپانا مناسب نہ سمجھا اور ایک دن موقع پا کر جب تمام بھائی اور خاندان کے جمیع افراد جمع تھے' آپ نے والد بزرگوار حضرت یعقوب علیہ السلام کے خواب اور حضرت جبریل علیہ السلام کی وحی سے تمام کو آگاہ کر دیا۔ پسران یعقوب کے لئے یہ خبر بجلی بن کر گری اور وہ انتہائی صدمہ سے دوچار ہوئے کیونکہ وہ ذہنی طور پر اس خبر کی سماعت کے لئے تیار نہ تھے۔

حاضر سب فرزند نبی دے ہور خلائق ساری
سن کر باتاں درد فراقوں رودن کر' کر زاری

آپ ایک لمحہ کے لئے غور فرمائیں کہ' نیک' صالح' فرماں بردار' خدمت گزار اور اطاعت شعار اولاد کو حتمی اور یقینی اطلاع مل جائے کہ فلاں دن آپ کے والد گرامی قدر کا انتقال ہونے والا ہے تو اس نیک سیرت اولاد کے لئے وہ خبر کیسی بارگراں اور اندوھناک ہو گی۔ یہی حال حضرت یوسف علیہ السلام اور آپ کے برادران کا ہوا کہ بذریعہ وحی انہیں انتقال یعقوب کے وقت کی اطلاع دی جا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکی ہے۔ اب ان کا جو حال اور کیفیت ہو گی آپ اس کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔

○.... وصیت یعقوب

حضرت یعقوب علیہ السلام کی صحت دن بدن بگڑتی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ آپ اٹھنے بیٹھنے سے بھی معذور ہو جاتے ہیں۔ آپ کے قلب حساس میں خیال آتا ہے کہ "میں قریب المرگ" ہوں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میری وفات کے بعد میری اولاد کا کوئی فرد' عقیدہ توحید سے منحرف ہو جائے۔ آپ نے اپنی تمام اولاد و احفاد کو جمع کیا اور ان سے یہ عہد لیا کہ وہ ہمیشہ ایک رب کی عبادت کریں گے اسے وحدہ لاشریک جانیں گے اور اس کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ ٹھہرائیں گے اور مسلمان و فرماں بردار بن کر زندگی بسر کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کو حضرت یعقوب علیہ السلام کی وصیت و نصیحت کے الفاظ ایسے محبوب لگے کہ اس نے یعقوب علیہ السلام کے الفاظ کو قرآن مجید میں نقل کر دیا۔ فرمان خداوندی ہے۔

وَ وَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۞ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۳۲، ۱۳۴)

ترجمہ: اور اسی دین کی حضرت ابراهیم اور حضرت یعقوب علیہم السلام نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ اے میرے بیٹو! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہی دین پسند فرمایا ہے لہٰذا تم مسلمان ہو کر ہی مرنا ○ کیا تم حضرت یعقوب علیہ السلام کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کے وقت موجود تھے۔ جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے۔ انہوں نے عرض کی ہم آپ کے اور آپ کے آباء حضرت ابراھیم و حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہم السلام کے معبود کی عبادت کریں گے جو وحدہ لا شریک ہے اور ہم اسی کے فرماں بردار رہیں گے۔

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ ایک صالح، عبادت گزار، سلیم الفطرت اور خوف خدا کے مالک انسان کو اپنی اولاد کے عقیدے اور عمل کی کس قدر فکر ہے کہ وہ اپنی زندگی کے آخری ایام میں بھی اولاد کو ایک خدا کی عبادت بجالانے کی نصیحت اور وصیت کر رہا ہے اور اولاد بھی "توحید الٰہی" کے عقیدہ صحیحہ پر ایسی مستقل مزاج ہے کہ واشگاف الفاظ میں پدر بزرگوار سے وعدہ کر رہے ہیں کہ جس طرح ہم آپ کی زندگی میں "خدائے واحد" کے پرستار رہے ہیں اسی طرح آپ کے انتقال کے بعد اسی وحدہ لاشریک کے عبادت گزار رہیں گے۔ ہمارے عقیدے اور عمل کے بارے میں آپ فکرمند نہ ہوں ہم کسی لحہ بھی شرک کے قریب نہیں جائیں گے۔

افسوس کہ آج کے والدین کو اولاد کے رزق، کاروبار، معاش، دنیوی تعلیم، روزگار اور رہائش کا بڑا فکر ہے مگر اولاد کے عقیدے کی اصلاح اور عمل کی پختگی کا کوئی احساس وادراک نہیں ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرح نیک والدین کو اپنی اولاد کی دینی تعلیم اور اصلاح عقیدہ وعمل کا شدید احساس کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے بچوں کی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

○.... عہد یوسفی

مرض الموت میں مبتلا، ایک سو پینتالیس سال کے بوڑھے پیغمبر حضرت یعقوب علیہ السلام کی کمزوری اور نقاہت میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ آپ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے آبائی وطن کی یاد بھی کبھی ستاتی ہے اور دل میں خواہش و آرزو بھی ہے کہ بعد از وفات مجھے میرے آبائی قبرستان میں والد محترم حضرت اسحاق علیہ السلام کے پہلو میں دفن کیا جائے۔ چنانچہ ایک دن آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو تنہائی میں طلب فرما کر ان سے ایک عہد لیا جسے مشہور مفسر قرآن حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یوں نقل فرمایا ہے۔

"حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے حضرت یوسف علیہ السلام سے فرمایا کہ کپڑوں کے اندر ہاتھ ڈال کر اور میری پشت پر ہاتھ رکھ کر' یعقوب علیہ السلام کے رب کی قسم کھا کر اقرار کرو کہ مجھے (بعد از انتقال) میرے باپ دادا کے ساتھ دفن کرو گے۔ میں زندگی کے کام میں ان کے ساتھ شریک رہا ہوں اس لئے مرنے کے بعد مجھے انہیں کے قبرستان میں دفن کرنا" (تفسیر مظہری مترجم ص ۲۱۲' جلد ۲)

حضرت یوسف علیہ السلام یہ باتیں سن کر گھبرا گئے اور نمناک آنکھوں اور کپکپاتی زبان کے ساتھ والد محترم سے عہد و پیمان کیا کہ وہ ضرور ان کی وصیت پر عمل کریں گے۔

○.... وفات یعقوب

حضرت یعقوب علیہ السلام کی صحت دن بدن گرتی جا رہی ہے۔ آپ کے تمام فرزند آپ کی چارپائی کے اردگرد جمع ہیں۔ آپ کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھی ہوئی ہیں' زبان سے خالق کائنات کی تسبیح و تہلیل جاری ہے۔ اپنے رب سے عرض کرتے ہیں' مولا! تیرا بے انتہا شکر ہے کہ تو نے اپنے فضل و کرم سے مجھے اولاد صالح کی نعمت سے نوازا۔ مجھے مصائب و مشکلات اور ابتلاؤں میں استقامت بخشی' مجھ سے میرے محبوب فرزند کی ملاقات کروائی مجھے انبیاء کے خاندان میں پیدا فرمایا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میری نسل میں نبوت کا سلسلہ جاری رکھا۔ الٰہی! میں تیری حمد و ثنا بیان کرتا ہوں تیرے نام پر اپنی جان قربان کرتا ہوں اور اس جان عزیز کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔

ان پاکیزہ کلمات کا زبان سے نکلنا تھا کہ "وعدہ اجل" پورا ہو گیا اور روح مبارک آپ کے جسد عنصری سے پرواز کر گئی۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

حضرت یوسف علیہ السلام اور آپ کے برادران پر والد بزرگوار کی موت' مفارقت اور جدائی کا ازحد اثر ہوا اور وہ اپنی آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں کے سیلاب کو کوشش کے باوجود روک نہ سکے۔ مولانا عبدالرحمٰن عاجز نے کیا خوب کہا ہے۔

چھٹ جاتا ہے یک لخت ہر اک اپنا پرایا
یہ ساعت آخر بھی بڑی سخت گھڑی ہے
اک تو کہ تمناؤں کی تکمیل میں سرشار
اک موت کہ ہر وقت ترے سر پہ کھڑی ہے
سوتا تھا جو کم خواب کے بستر پہ ہمیشہ
نعش اس کی پس مرگ تہہ خاک پڑی ہے

○.... تجہیز و تکفین

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار حضرت یعقوب علیہ السلام کی ہدایت اور وصیت کے مطابق آپ کے جسد مبارک کو آبائی قبرستان میں دفنانے کے انتظامات کئے آپ کی میت کے لئے سار کی لکڑی کا تابوت تیار کروایا گیا۔ حضرت یوسف' آپ کے برادران' افراد خاندان اور ہزاروں مسلمان آپ کے جنازہ کے ہمراہ بیت المقدس کی طرف روانہ ہوئے۔ جب کنعان پہنچے تو معلوم ہوا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت یعقوب علیہ السلام کے حقیقی جڑواں بھائی جناب عیص بھی انتقال فرما چکے ہیں اور ان کے دفنانے کے انتظامات بھی مکمل ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی شریعت کے مطابق دونوں کا جنازہ پڑھایا اور دونوں بھائیوں کو ایک ہی وقت‘ ایک ہی دن آنسوؤں‘ آہوں اور سسکیوں کے ساتھ آباء واجداد کی قبروں کے پاس دفن کر دیا۔

جینے والو! موت جس کا نام ہے وہ تمہارا آخری اک کام ہے
کوئی پیغمبر ہو یا ہو بادشاہ آخرش چلنی ہے سب کو اک راہ
زندگی یہ عارضی ہے‘ اے فنا کچھ نہ سوچا تو نے اے مہماں سرا
ہے بقا مولیٰ‘ فقط تیرے لئے اور فنا ہے‘ موت ہے سب کے لئے
جینے والے تو ہے مرنے کے لئے مرنے والے! کیا عمل تو نے کئے
زندگی ہے پیش خیمہ موت کا ہے حیات اک عارضی‘ آخر فنا

○.... زہد یوسف

حضرت یوسف علیہ السلام‘ شفیق و مہربان باپ کی تدفین کے بعد اپنے خاندان کے ہمراہ واپس مصر تشریف لائے تو اکثر اوقات افسردہ‘ پریشان اور غمگین رہتے اور ہمہ وقت یاد الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ موت کی یاد اور آخرت کی فکر میں آپ دن بدن نحیف اور کمزور ہوتے چلے گئے۔ تیئس برس کا طویل عرصہ اسی طرح گزارا جب آپ کی عمر مبارک ایک سو دس یا ایک سو بیس سال کو پہنچی تو ایک رات خواب میں اپنے والد محترم حضرت یعقوب علیہ السلام سے ملاقات ہوئی‘ خواب میں جناب یعقوب علیہ السلام نے محبت بھرے الفاظ میں حضرت یوسف علیہ السلام سے فرمایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپ سے ملنے کو جی چاہا نہیں
آ کہیں، اے مصر کے کرسی نشیں
میں تیرا مشتاق ہوں، اے میری جاں
منتظر ہوں، منتظر ہوں میں یہاں
دل مرا تیرے لئے بے چین ہے
کاش ایسا ہو کہ اب تو آ ملے

○..... دعاءِ یوسف

حضرت یوسف علیہ السلام خواب سے بیدار ہوئے تو دل کی دنیا بدل چکی تھی اور اللہ کے حضور حاضری کا شوق غالب آ چکا تھا۔ اس لئے بصد عجز و انکسار اور خشوع و خضوع سے رب تعالیٰ کے حضور التجا کی۔

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ○

(سورۃ یوسف آیت نمبر۱۰۱)

ترجمہ: اے میرے رب! تو نے مجھے ملک و حکومت عطا فرمائی اور تو نے ہی تعبیر خواب کا علم سکھلایا۔ اے آسمان اور زمین کے بنانے والے! تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے۔ مجھے مسلمانی کی حالت میں فوت کرنا اور مجھے نیکوں کے ساتھ ملا دے۔

○..... تمنائے موت

حضرت یوسف علیہ السلام کی اس دعا سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ آپ نے موت کی دعا مانگی ہے بلکہ انہوں نے تو ایسی زندگی کی طلب کی ہے جس کا خاتمہ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام پر ہو۔ اسلام میں موت کی تمنا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ خادم رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِہٖ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّیًا الْمَوْتَ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاۃُ خَیْرًا لِّیْ وَ تَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ (مسند احمد ص ۱۰۱' جلد ۳)

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص کسی مصیبت کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے اور اگر ضرور ہی کرنی ہو تو یوں کہے۔ اے میرے اللہ! جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب وفات میرے لئے بہتر ہو تو مجھے فوت کر دے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے "تمنائے موت" کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسی خواہش کرنے سے منع فرمایا۔ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

جَلَسْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَّرَنَا وَ رَقَّقَنَا فَبَکٰی سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَاَکْثَرَ الْبُکَآءَ وَ قَالَ یَا لَیْتَنِیْ مِتُّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا سَعْدُ! اَعِنْدِیْ تَتَمَنَّی الْمَوْتَ؟ فَرَدَّدَ ذٰلِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ یَا سَعْدُ اِنْ کُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّۃِ فَمَا طَالَ مِنْ عُمُرِکَ وَ حَسُنَ مِنْ عَمَلِکَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۹۲' جلد ۲)

ترجمہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ آپ نے ہمیں وعظ و نصیحت فرمائی اور ہمارے دلوں کو نرم کر دیا تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بہت روئے اور کہا "کاش میں مر چکا ہوتا" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سعد! میرے سامنے موت کی تمنا کر رہا ہے؟ یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ دہرائے۔ پھر ارشاد فرمایا۔ اے سعد! اگر تجھے جنت کے لئے پیدا کیا ہے تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری طویل عمر اور اچھے اعمال تیرے لئے بہتر ہیں۔

ایک حدیث میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "تمنائے موت" سے یوں منع فرمایا۔

لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِہٖ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَیَزْدَادُ وَ اِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَلَعَلَّہٗ یَسْتَعْتِبُ (مشکوۃ المصابیح ص ۱۳۹)

ترجمہ: تم میں سے کوئی کسی مصیبت کی وجہ سے موت کی خواہش نہ کرے اگر وہ نیک ہے تو (زندہ رہنے سے) اس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی اور اگر وہ گنہگار ہے تو ہو سکتا ہے اسے توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے۔

○.... فتنہ کا خوف

اگر نقصان دین کا خطرہ' فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ اور دین کی حفاظت کا معاملہ ہو تو موت کی تمنا جائز ہے جیسا کہ حضرت مریم سلام اللہ علیھا نے تہمت کا خوف محسوس ہونے پر خواہش کی تھی۔

یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ ھٰذَا وَ کُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا (سورۃ مریم آیت نمبر ۲۳)

ترجمہ: کاش میں اس سے پہلے مر چکی ہوتی اور میرا نام و نشان مٹ گیا ہوتا۔ سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَ تَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَ حُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَ تَرْحَمْنِیْ وَ اِذَآ اَرَدْتَّ فِی النَّاسِ فِتْنَۃً فَتَوَفَّنِیْٓ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ ۔

(مسند احمد ص ۳۰۰' جلد ۸)

ترجمہ: اے میرے اللہ! میں تجھ سے اچھے کام کرنے' منکرات چھوڑے اور مساکین سے محبت کا سوال کرتا ہوں اور مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور جب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے فتنہ میں مبتلا کئے بغیر اپنے پاس بلا لینا۔

قرآن حکیم میں ہے کہ جب حضرت موسیٰ پر ایمان لانے کی وجہ سے جادوگروں کو فرعون نے سخت سزا دینے کی دھمکی دی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ (سورہ اعراف آیت نمبر ۱۲۶)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں صبر کی توفیق عطا فرما اور ہمیں حالت اسلام پر فوت کرنا۔

خلیفہ چہارم' داماد رسول حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری ایام میں جب مشکلات بڑھ گئیں' انتظامی معاملات میں بدنظمی پیدا ہو گئی اور ملت اسلامیہ کا شیرازہ بکھرتا ہوا نظر آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے خدا کے حضور بایں الفاظ دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ خُذْنِیْ اِلَیْکَ فَقَدْ سَئِمْتُهُمْ وَ سَئِمُوْنِیْ (تفسیر ابن کثیر ص ۲۹۲' جلد ۲)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اپنی طرف بلا لے کیونکہ میں ان سے اور وہ مجھ سے اکتا گئے ہیں۔

امام المحدثین حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ علیہ کے ساتھ امیر خراسان کی مخالفت اور دشمنی جب حد سے بڑھ گئی اور آپ نے محسوس کیا کہ اب تو ایمان بچانا مشکل ہو گیا ہے تو رب تعالیٰ سے دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنِیْ اِلَیْکَ (تفسیر ابن کثیر ص ۲۹۴' جلد ۲)

ترجمہ: اے میرے اللہ! مجھے اپنی طرف بلا لے۔

ان دعاؤں کا مقصد دین و ایمان کی حفاظت تھا نہ کہ صبر و استقلال کی قلت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... موت کے قریب دعا

امام المفسرین حضرت امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ممکن ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ دعا موت کے قریب مانگی ہو جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَعَلَ یَرْفَعُ اِصْبَعَہٗ عِنْدَ الْمَوْتِ وَیَقُوْلُ اللّٰھُمَّ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی ثَلَاثًا

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کے قریب آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور تین مرتبہ فرمایا اے میرے اللہ! مجھے رفیق اعلیٰ ملا دے۔

قریب المرگ انسان کو جب موت کا یقین آجاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی خواہش کرتا ہے کہ جلدی میری روح قبض ہو اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری کی سعادت نصیب ہو جائے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مکرم نے اس حالت اور کیفیت کو یوں بیان فرمایا

مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَآءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَآءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَآءَہٗ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِہٖ اِنَّا لَنَکْرَہُ الْمَوْتَ قَالَ لَیْسَ ذٰلِکَ وَلٰکِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَہُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰہِ وَکَرَامَتِہٖ فَلَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا اَمَامَہٗ فَاَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰہِ وَاَحَبَّ اللّٰہُ لِقَآءَہٗ (متفق علیہ مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۳۹)

ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو ملاقات الٰہی کو ناپسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ حضرت عائشہ یا آپ کی کسی اور بیوی نے عرض کی کہ ہم تو موت کو ناپسند

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں' آپ نے فرمایا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ مومن کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور عزت افزائی کی بشارت دی جاتی ہے۔ پھر اسے کوئی چیز اپنے مستقبل سے محبوب نہیں ہوتی۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ دعائیں بھی غالباً" اسی قبیل سے ہیں جن میں عندالموت ملاقات الٰہی کا اشتیاق ظاہر کیا گیا ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبُ ۔

○..... دعاء قبول ہو گئی

بندہ کا دعا میں مصروف ہونا ہی قبولیت کی علامت ہے پھر دعا میں جتنا انہماک بڑھتا جائے گا اتنا ہی بندہ قرب الٰہی میں ترقی کرتا جائے گا۔ بعض کم فہم لوگ شکوہ کرتے ہیں کہ انہوں نے دعا مانگی مگر قبول نہ ہوئی حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے دعا مانگی ہی نہیں۔ اگر کسی صاحب ایمان و ایقان کو دعا مانگنا آ گیا تو اس کی زبان سے ہرگز یہ نہیں نکلے گا کہ دعا منظور نہیں ہوئی۔ رب العلمین تو خود فرماتا ہے۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ مجھ سے دعا کرو' میں قبول کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے تو مانگنے سے پہلے ہی قبولیت کا اعلان فرما دیا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی دعا فوراً درجہ قبولیت حاصل کر گئی کیونکہ

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

ابھی دعاء یوسفی کو ایک ہفتہ بھی گزرنے نہ پایا تھا کہ آپ پر وہ وقت آ گیا جو انسان کا مقدر اور ہر شخص کی اخیر ہے کہ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَسْتَقْدِمُوْنَ (جب مقررہ وقت آ جائے تو لمحہ بھر کی تقدیم و تاخیر بھی نہیں ہو سکتی)
حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے تمام خاندان کے سامنے داعی اجل کو لبیک کہا اور دنیائے فانی سے رشتہ توڑ کر جنت الفردوس سے تعلق قائم کر لیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حضرت یوسف ہو گئے حق کی رضا جن پہ جاری ہو گیا حکم خدا
موت نے ان کو بھی چھوڑا نہیں ان کو بھی پہنچا دیا زیر زمین
بادشاہ مصر تھے اور تھے نبی !! موت نے ان کی بھی کچھ پرواہ نہ کی
لے گئی ان کو بھی یاں سے توڑ کر وہ بھی رخصت ہو گئے منہ موڑ کر

حضرت یوسف علیہ السلام کے انتقال کی خبر آناً ”فاناً“ پورے مصر میں پھیل گئی اور تمام اہل مصر اپنے نجات دہندہ، محسن والی اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کے دیدار کے لئے ”در یوسفی“ پر جمع ہو گئے۔ ہر شخص آپ کے اخلاق عالیہ، کردار پاکیزہ، حسن سلوک، عفت و عصمت، علم و عمل، رعایا پروری، خوش خلقی، جمال و جلال، عادات و اطوار اور صبر و استقامت کی تعریف و توصیف کرتا اور آپ کی وفات حسرت آیات پر آنسو بہاتا ہے۔ اب آپ کے غسل و کفن کی تیاری ہوئی تو

رو رو غسل مبارک یاراں دتا نبی پیارے
کفن پہناون حضرت تائیں کر کے ادب نمانے
مر مر سنگ صندوق مبارک جلد تیار کرایا
اس وچ حضرت یوسف تائیں کر کے ادب ٹکایا

○.... تدفین یوسف

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں اپنے خاندان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والوں سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ آپ کو مصر کی سرزمین میں مستقلاً دفن نہ کریں گے بلکہ جب خدا کا یہ وعدہ پورا ہوا کہ بنی اسرائیل دوبارہ، فلسطین یعنی آباؤ اجداد کی سرزمین میں واپس ہوں تو آپ کی ہڈیاں وہیں لے جا کر سپرد خاک کریں گے۔ چنانچہ حسب وعدہ انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے جسم مبارک کو حنوط (ممی) کر کے تابوت میں محفوظ رکھ دیا اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بنی اسرائیل مصر سے نکلے تو اس تابوت کو بھی ساتھ لیتے گئے۔ اور آباؤ اجداد کی سرزمین میں لے جا کر دفن کر دیا۔ حموی کہتے ہیں کہ حضرت یوسفؑ کی قبر بلاطہ میں ہے جو فلسطین کے علاوہ نابلس کا ایک گاؤں ہے یہ قبر ایک درخت کے نیچے ہے۔ (قصص القرآن ص ۳۳۶ جلد ۱)

مفسر قرآن قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ حضرت یوسفؑ کے دفن کے بارے رقم طراز ہیں۔ ''حضرت یوسفؑ کے بعد عمالقہ کے خاندان میں پے در پے مصر کے فرعون ہوتے رہے اور بنی اسرائیل ان کے زیر حکم رہے مگر ''مذہب یوسفی'' پر قائم رہے یہاں تک کہ حضرت موسیٰؑ کو مبعوث فرمایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو نکال کر (شام) لے جاؤ اور حضرت یوسفؑ کی ہڈیاں بھی ساتھ لے جاؤ اور ارض مقدسہ میں لے جا کر دفن کرو۔ (تفسیر مظہری مترجم ص ۳۱۴ جلد ۶)

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام کا جسد خاکی چار سو سال بعد مصر سے لے کر نکلے اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی قبر کے پاس دفن کر دیا۔ (احسن التفاسیر ص ۲۰۰، جلد ۳)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو آخرت کی فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ بالایمان کرے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر۱۹

"وحی الٰہی"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْ لَا اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ یَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ وَ احْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

ذٰلِکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ وَ مَا کُنْتَ لَدَیْھِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَھُمْ وَ ھُمْ یَمْکُرُوْنَ ○ وَ مَآ اَکْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ ○ وَ مَا تَسْئَلُھُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ وَ کَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَمُرُّوْنَ عَلَیْھَا وَ ھُمْ عَنْھَا مُعْرِضُوْنَ ○ وَ مَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَ ھُمْ مُّشْرِکُوْنَ ○ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِیَھُمْ غَاشِیَۃٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰہِ اَوْ تَاْتِیَھُمُ السَّاعَۃُ بَغْتَۃً وَّ ھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ (سورۃ یوسف آیت نمبر۱۰۲ تا ۱۰۷)

ترجمہ: یہ قصہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔ اور جب انہوں نے پختہ عزم کر لیا اور تدبیریں کرنے لگے اس وقت آپ ان کے پاس موجود نہ تھے۔ اور آپ کی خواہش کے باوجود اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ اور آپ ان سے اس پر کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتے' یہ تو سب جہانوں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے نصیحت ہی نصیحت ہے۔ اور آسمان و زمین میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر ان کا گزر ہوتا رہتا ہے اور وہ ان سے روگردانی کرنے والے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے مگر اس حالت میں کہ وہ شرک بھی کرتے ہیں وہ اس بات سے بے غم ہو گئے ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے چھا جانے والا عذاب آ جائے یا اچانک قیامت آ جائے اور انہیں اس کی آمد کا شعور تک نہ ہو۔

اللہ احکم الحاکمین کی حمد و ثنا اور امام الانبیاء، سرور گرامی، محسن انسانیت، شفیع المذنبین، رحمتہ العلمین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پہ ان گنت، لاتعداد اور بے شمار درود و سلام کے بعد!

مذکورۃ الصدر آیات بینات میں رب کائنات نے اصلاح انسانیت کے لئے جو مسائل بیان فرمائے ہیں۔ ان میں سب سے پہلا مسئلہ "اخبار غیب اور وحی الٰہی" کا ہے۔ آنحضرت سے خطاب کر کے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی سرگزشت میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے یہ تاریخی واقعات و حقائق، غیب کی باتیں ہیں۔ اگر وحی الٰہی کا فیضان نہ ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ اس واقعہ کی تمام جزئیات پر آپ مطلع ہوتے اور دنیا کے سامنے اس طرح پیش کرتے۔ ظاہر ہے یہ "قصہ یوسف" آپ سے دو ہزار سال پہلے کا ہے اور دنیا میں گذشتہ واقعات کے علم و سماعت کے جتنے وسائل و اسباب اور ذرائع ہو سکتے ہیں ان میں سے کوئی ذریعہ بھی آپ کے لئے موجود نہیں۔ (ترجمان القرآن ص ۲۴۷، جلد ۲) لہٰذا اس امر کو تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ یہ تمام معلومات بذریعہ وحی آپ کے علم میں لائی گئی ہیں کیونکہ ان واقعات کے ظہور کے وقت آپ وہاں موجود نہ تھے۔

○.... مسئلہ علم غیب

بعض غلو پسندوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں یہ عقیدہ بنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھا ہے کہ آپ عالم الغیب اور عالم ما کان و ما یکون ہیں، یعنی جو حوادث و واقعات آپ سے قبل رونما ہو چکے اور جو قیامت تک وقوع پذیر ہوں گے وہ سب آپ پر آشکار ہیں اور آپ کے علم سے کوئی چیز بھی مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے بلکہ آپ ہر چیز کو ہر آن جاننے والے ہیں۔

یہ عقیدہ سراسر غیر اسلامی اور قرآن و حدیث کے خلاف ہے کیونکہ عالم الغیب ہونا یعنی، ہر چیز کا ہر وقت علم رکھنا یہ "خاصہ خداوندی" ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک و سہیم نہیں ہے۔ ارشاد الٰہی ہے۔

وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (سورۃ الانعام آیت نمبر ۵۹)

ترجمہ: اور غیب کی کنجیاں اسی (اللہ) کے پاس ہیں۔ اس کے سوا انہیں کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ خشکی اور سمندر میں ہے اسے وہ جانتا ہے اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اللہ اسے جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ اور خشک و تر چیز نہیں مگر وہ روشن کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ چونکہ ہر چیز کا خالق اور مالک ہے لہٰذا اس کا علم ہر چیز کی حقیقت پر حاوی ہے اور کسی چیز کا کوئی حصہ بھی اس کے علم سے پوشیدہ نہیں ہے وہ غیب و حاضر اور ماضی و مستقبل کا علم رکھتا ہے۔ کوئی تاریکی، کوئی حجاب اور کوئی مانع اس کے علم میں کسی طرح بھی رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ رب تعالیٰ کے علم کا کوئی دوسرا ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس کا نام علیم، عالم، علام، اعلم، علیم بذات الصدور، عالم الغیب والشہادۃ، علام الغیوب اور اعلم بما یکتمون ہے۔ غیب اور شہادت کی کوئی خشک اور تر، چھوٹی اور بڑی چیز ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ کے علم ازلی سے خارج ہو اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین و آسمان کا کوئی ذرہ ایسا نہیں جو اس کے علم میں نہ ہو۔ قرآن عزیز میں فرمان خداوندی ہے۔

وَلِلّٰہِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَیْہِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ کُلُّہٗ فَاعْبُدْہُ وَتَوَکَّلْ عَلَیْہِ وَ مَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (سورہ ھود آیت نمبر ۱۲۳)

ترجمہ: اور آسمان و زمین کا غیب صرف اللہ ہی کے لئے ہے اور سارے کام اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں لہٰذا آپ اسی کی عبادت کیجئے اور اسی پر بھروسہ رکھئے' اور جو تم لوگ کرتے ہو' اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں ہے۔

یہ آیت مبارکہ سورہ ھود کی آخری آیت ہے جس کے بارہ میں ماہر تورات حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں کہ خَاتِمَۃُ التَّوْرَاۃِ خَاتِمَۃُ ھُوْدٍ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۶۶' جلد ۲)

(تورات کا اختتام بھی سورہ ھود کے اختتام کی طرح ہے) گویا تورات مقدس کا آخری اعلان بھی یہی ہے کہ زمین و آسمان کے کلی غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور اس صفت میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

○.... ایک اعتراض

بعض جاہل لوگوں کے اذھان میں مذہبی پیشواؤں نے یہ اعتراض بٹھا رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو عالم الغیب نہیں کہنا چاہئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز غائب ہی نہیں ہے اور جب اس سے کوئی چیز غائب ہی نہیں تو وہ عالم الغیب کیسے ہوا؟ لہٰذا عالم الغیب کی صفت مخلوق کی ہو سکتی ہے' خالق کی نہیں۔

○.... جواب

عالم الغیب والشہادہ کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ جو چیز اللہ تعالیٰ سے غائب ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اسے بھی ویسے ہی جانتا ہے جیسے وہ عیاں اور آشکارا چیز کو جانتا ہے۔ کیونکہ اس سے تو کوئی چیز مخفی اور پوشیدہ ہی نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو چیز مخلوق اور انسانوں سے غائب ہے اللہ تعالیٰ اسے بھی اس طرح جانتا ہے جیسا کہ وہ ہر اس چیز کو جانتا ہے جو مخلوق اور انسانوں کے سامنے ہے۔

اس باطل توجیہہ کی بنا پر اللہ تعالیٰ سے عالم الغیب والشہادہ کی صفت کی نفی ہرگز جائز اور درست نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کو قرآن مجید میں کئی مقامات پر بیان فرمایا گیا ہے۔

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ (سورۃ الرعد آیت نمبر۹)

ترجمہ: وہ (اللہ تعالیٰ) جاننے والا ہے ہر پوشیدہ اور ظاہر چیز کو سب سے بڑا عالی مرتبہ ہے۔

دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے۔

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (سورۃ المومنون آیت نمبر۹۲)

ترجمہ: وہ (اللہ) جاننے والا ہے ہر پوشیدہ اور ظاہر کو، پس وہ بلند ہے اس شرک سے جو وہ کرتے ہیں۔

قرآن عزیز کے گیارہویں سپارے کی ابتدا میں اسی صفت الٰہی کا تذکرہ ہے۔

ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلٰى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (سورۃ التوبہ آیت نمبر۹۴)

ترجمہ: پھر اس (اللہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا ہے پھر تمہارے عملوں پر تمہیں آگاہ کرے گا۔

قرآن حکیم کی ان نصوص قاطعہ اور براہین واضحہ کے باوجود اگر کوئی اللہ تعالیٰ سے عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ کی صفت کا انکار کرتا ہے تو اس سے بڑا بدبخت اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدنصیب کون ہو سکتا ہے؟

○..... غیب کی تعریف

گزشتہ سطور میں ذکر ہو چکا ہے کہ غیب ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جو انسانوں سے غائب ہو۔ مشہور مفسر قرآن حافظ عماد الدین اسماعیل بن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ غیب کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَنْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا الْغَيْبُ فَمَا غَابَ عَنِ الْعِبَادِ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۱' جلد ۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ مسعود اور کئی دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ غیب سے مراد' وہ پوشیدہ چیزیں جو بندوں کی نظروں سے اوجھل (غائب) ہوں۔

علم غیب کی جامع' مانع تعریف امام العصر حضرت حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ نے یوں فرمائی ہے۔

"علم غیب پوشیدہ شئی کا علم جو بذریعہ اسباب عادیہ نہ ہو"

(فتاویٰ علماء حدیث ص ۱۱' جلد ۱۰)

یہ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی خاص ہے۔ قرآن مجید میں واضح ارشاد ہے۔

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ (سپارہ ۲۰' سورۃ النمل آیت نمبر ۶۵)

ترجمہ: آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا آسمانوں اور زمین کے غیب کو کوئی نہیں جانتا اور وہ نہیں سمجھتے کہ انہیں کب اٹھایا جائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت کریمہ کا مفہوم یہ ہو گا کہ زمین و آسمان میں جو بھی موجود ہیں' فرشتے' جنات' انسان جن میں علماء' اولیاء' انبیاء اور اولوالعزم رسل بھی داخل ہیں اور دیگر لوگ' کوئی بھی' ''الغیب'' کو نہیں جان سکتے۔ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ وہ ''عالم الغیب'' ہے جس طرح اس کی ذات میں اور اس کی دیگر صفات میں کوئی ہمسری کا دم نہیں مار سکتا اسی طرح کی صفت علم میں بھی اس کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی شخص اس کی صفت علم میں کسی کو شریک بنائے گا تو وہ بھی اسی طرح مشرک ہو گا اور دائرہ اسلام سے خارج ہو گا جس طرح اس کی دوسری صفات میں کسی کو شریک بنانے والا یا اس کی ذات کی طرح کسی کو واجب الوجود ماننے والا مشرک ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (ضیاء القرآن ص ۴۵۷' جلد ۳)

○.... آنحضرتؐ اور اخبار غیب

اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انباء غیب اور اخبار غیب کے جتنے علوم سے نوازا ہے وہ مخلوق خدا میں کسی کو حاصل نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اسرار و حکم کے علوم اور عبادات و معاملات' اخلاق و سلطنت' حلال و حرام' جائز و ناجائز' کار ثواب و کار عقاب وغیرہ کے کثیر علوم اور روز میثاق' بدء خلقت' انبیاء سابقین علیہم السلام اور ان کی امتوں کے بے شمار حالات و واقعات' اپنے زمانہ کی لاتعداد خبریں اور قیامت تک رونما ہونے والے ان گنت فتنے اور زلازل' قوموں کے عروج و زوال کے اسباب و محرکات' اشراط ساعت اور علامات قیامت' قبر و برزخ کی کیفیات اور میدان محشر کے ہولناک مناظر' پل صراط کی پر خطر وادی اور جنت کی نعمتیں' جہنم کی اذیتیں اور خطرناک مصائب جیسے بے شمار علومؔ اور انباء غیب' اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو مرحمت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائے گئے ہیں کہ جن کی پوری حقیقت دینے والا خدا جانتا ہے یا لینے والا مصطفیٰ جانتا ہے۔ سیکھنے والے کو پتہ ہے یا سکھانے والے کو' **فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى** (اس نے وحی فرمائی اپنے بندے (محمدؐ) کی طرف جو وحی فرمائی) اور اللہ تعالیٰ کے بعد اس قدر علوم کثیرہ نہ کسی فرشتہ مقرب کو عطا ہوئے ہیں اور نہ کسی نبی مرسل کو۔ ہم اور آپ کس گنتی میں وہاں تو جبریل امین کو بھی دم مارنے کی مجال نہیں۔ دیگر صفات **مختصہ** کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ان اخبار غیب اور انباء میں بھی ممتاز ہے۔ مخلوق میں کوئی آپ کا مماثل نہیں ہو سکتا کیونکہ

رخ مصطفیٰؐ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں نہ دوکان آئینہ ساز میں

اس کے باوجود یہ بات نظر انداز کرنے کے قابل نہیں ہے کہ عالم الغیب والشہادہ اور ہر ایک کے ظاہر و باطن سے واقف اور علیم بذات الصدور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ستودہ صفات ہی ہے جس کے علم سے کائنات کا ایک ذرہ بھی مخفی نہیں ہے اور یہ صفت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل نہ تھی کئی باتیں اس دنیائے خاک و گل میں ایسی بھی تھیں جن کا علم آپ کو اللہ کی طرف سے آخر عمر تک نہیں دیا گیا تھا۔

معزز حضرات! یہ بات ذہن میں رکھنا بھی اشد ضروری ہے کہ عالم الغیب' **عَالِمُ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ** کا مفہوم الگ ہے اور اخبار غیب اور انباء غیب پر مطلع ہونے کا جدا مفہوم ہے۔ دوسری بات کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے انکار الحاد اور بے دینی ہے اور پہلی بات کا اثبات شرک اور کفر ہے ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قصہ یوسف بھی ان اخبار غیب میں سے ہے جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم کو بذریعہ وحی آگاہ فرمایا گیا ہے ارشاد ربانی ہے۔

ذٰلِكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ نُوۡحِيۡهِ اِلَيۡكَ‌ۚ وَمَا كُنۡتَ لَدَيۡهِمۡ اِذۡ اَجۡمَعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ وَهُمۡ يَمۡكُرُوۡنَ (سورۃ یوسف آیت نمبر ۱۰۲)

ترجمہ: یہ خبریں ہیں غیب کی' ہم آپ کی طرف انہیں وحی کرتے ہیں اور تو نہیں تھا ان (برادران یوسف) کے پاس جب انہوں نے ارادہ پختہ کر لیا اور وہ تدبیریں کر رہے تھے۔

○.... مسئلہ حاضر ناظر

بعض اہل ھوا اور خواہش پرست لوگوں نے مسلمانوں میں یہ عقیدہ مشہور کر رکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ اور ہر وقت "حاضر ناظر" ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ہر جگہ موجود ہیں اور ہر ایک کو ہر حالت میں دیکھنے والے ہیں۔ پھر ان ہوا پرست واعظوں نے اس عقیدہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا لازمہ قرار دے رکھا ہے اور یہ عقیدہ اختیار نہ کرنے والے کو گستاخ رسول کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے حالانکہ یہ عقیدہ سراسر غیر اسلامی' شرکیہ اور قرآن و سنت کے خلاف ہے۔

ہمارے خیال میں تو رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے لئے لفظ "حاضر" کا استعمال ہی محل نظر ہے اور ہم اپنی عقیدت و الفت کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی کے لئے اس کے استعمال کو گستاخی اور بے ادبی سمجھتے ہیں کیونکہ عرف عام میں کسی ماتحت ملازم اور ادنیٰ غلام کے لئے حاضر کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جبکہ نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ' شان' عظمت اور مقام تو کائنات کی تمام مخلوقات سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اور یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہ موجود نہیں ہے۔ یہ صرف خاصہ خداوندی ہے جس نے کسی اور کے بارے میں یہ عقیدہ رکھا وہ مشرک ہے۔

مذکورۃ الصدر آیت کریمہ میں اس عقیدہ باطلہ کی بایں الفاظ تردید فرمائی گئی ہے۔

وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ۝

ترجمہ: اور (اے پیغمبر) آپ ان (برادران یوسف) کے پاس موجود نہ تھے جب انہوں نے ارادہ پختہ کرلیا اور وہ تدبیریں کر رہے تھے۔

آپ غور فرمائیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک وجود مسعود کس طرح ہر جگہ موجود ہو سکتا ہے اور کیسے حضور ہر جگہ موجود ہو کر ہر شخص کے حال کو دیکھنے والے ہو سکتے ہیں۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے کہ وہ عرش پر مستوی ہے اور ہر چیز اس کے علم میں ہے تمام مخلوقات اس کی نظر میں ہیں۔ پروردگار لازوال اپنے ازلی' ابدی' علم' سمع' بصر اور قدرت کی رو سے ہر جگہ موجود ہے۔ ایک ذرہ اس کے جاننے دیکھنے اور سننے سے باہر نہیں ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد خداوندی ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (سیارہ ۲۸' سورۃ المجادلہ آیت نمبر ۷)

ترجمہ: کیا تم نے دیکھا نہیں کہ یقیناً اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ نہیں ہوتی سرگوشی تین آدمیوں میں مگر وہ (اللہ تعالیٰ) ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ میں مگر وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم میں اور نہ زیادہ میں مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں وہ ہوں' پھر وہ قیامت کے دن ان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عملوں پر انہیں آگاہ کرے گا بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ تعالیٰ کی وحی کے محتاج و پابند ہیں آپ تو وحی الٰہی کے بغیر کچھ نہیں بتاتے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ' اصحاب کہف کا واقعہ' اہل مدین کا حال' کفالت مریم کا جھگڑا' افک عائشہؓ وغیرہ کئی امور کے لئے آپ وحی کا انتظار کرتے رہے۔ حاضر ناظر ہوتے تو آپ کو بذات خود سب کچھ معلوم ہوتا۔ غرض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ناظر ہونے کا عقیدہ نہ قرآن مجید میں ہے نہ حدیث شریف میں ہے۔ نہ خلفاء راشدین سے ثابت ہے اور نہ ائمہ اربعہ سے منقول رہے۔ جنابہ مریم کی پرورش' سرپرتی اور کفالت کے واقعہ کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے۔

ذٰلِکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ وَ مَا کُنْتَ لَدَیْھِمْ اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَھُمْ اَیُّھُمْ یَکْفُلُ مَرْیَمَ وَ مَا کُنْتَ لَدَیْھِمْ اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ (سپارہ ۳' سورۃ آل عمران آیت نمبر ۴۴)

ترجمہ: یہ (واقعات) غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں اور آپ ان کے پاس نہیں تھے جب وہ اپنی قلمیں پھینک رہے تھے کہ ان میں سے کون مریم کی کفالت کرے اور نہ تھے آپ ان کے پاس جب وہ جھگڑ رہے تھے۔

اس موضوع پر قرآن مجید کی کثیر آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث موجود ہیں مگر ہم اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

○.... روح رسول ﷺ کی حاضری

انوکھی محبت کے دعوے داروں نے یہ عقیدہ بھی مسلمانوں میں پھیلا رکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک ہر گھر میں موجود ہوتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض کہتے ہیں کہ محفل میلاد میں آپ کی روح حاضر ہوتی ہے۔ کچھ حضرات دعویٰ کرتے ہیں کہ میلاد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لاتے ہیں اس لئے اس موقع پر قیام کرنا چاہیے۔ ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ان عقائد باطلہ کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ فتاویٰ بزازیہ میں ہے۔

مَنْ قَالَ اَرْوَاحُ الْمَشَائِخِ حَاضِرَةٌ تَعْلَمُ يَكْفُرُ

ترجمہ: جو شخص کہے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ہیں (لوگوں کے حالات کا) علم رکھتی ہیں وہ کافر ہے۔

اور تحفتہ القضاۃ میں ہے۔

وَ يَقُوْمُوْنَ عِنْدَ تَوَلُّدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَزْعَمُوْنَ اَنَّ رُوْحَهٗ تَجِيْءُ وَ حَاضِرٌ فَزَعْمُهُمْ بَاطِلٌ بَلْ هٰذَا الْاِعْتِقَادُ شِرْكٌ وَ قَدْ مَنَعَ الْاَئِمَّةُ الْاَرْبَعَةُ عَنْ مِثْلِ هٰذَا۔

ترجمہ: اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر سن کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ آپ کی روح آتی ہے اور آپ حاضر ہوتے ہیں ان کا یہ خیال باطل ہے بلکہ ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے اور چاروں اماموں نے اس قسم کے اعتقاد سے منع کیا ہے۔

ہندو' تناسخ اور اواگون کے قائل ہیں یعنی ان کا خیال ہے کہ ان کے مردوں کی روحین دوسری صورتوں میں آتی رہتی ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق مرنے کے بعد روح دنیا میں لوٹ کر نہیں آتی۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (سپارہ ۱۸' مومنون)

ترجمہ: اور (مرنے کے بعد) ان کے آگے ایک آڑ (برزخ) ہے اس دن تک' جب وہ اٹھائے جائیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورہ یوسف کی مذکورہ آیت مبارکہ میں انہیں دو مسائل کی وضاحت فرمائی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب اور حاضر ناظر نہیں ہیں بلکہ یہ دونوں صفات اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ ہیں۔ رب کائنات کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ تمام اہل اسلام کو شرکیہ عقائد و اعمال سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

○.... نبی مکرم کی دل جوئی

سورۃ یوسف کی ابتدا میں یہ بات گزر چکی ہے کہ یہودیوں کے اکسانے پر مشرکین مکہ نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ سنانے کا مطالبہ کیا اور سوال کیا تھا کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں تو ہمیں بتائیں کہ بنی اسرائیل مصر کیسے پہنچے؟ جب ان کی یہ خواہش پوری کردی گئی تو انصاف کا تقاضا یہی تھا کہ وہ آپ کی نبوت کا اقرار و اعتراف کر لیتے اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے لیکن وہ اپنے کفر پر بضد رہے اور اپنے غلط عقائد پر ڈٹے رہے۔ ان کے اس طرز عمل سے آنحضرت کے قلب نازک کو تکلیف پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی، تشفی، تسکین قلبی اور دلجوئی کے لئے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی کہ

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ (سورۃ یوسف آیت نمبر ۱۰۳)

ترجمہ: اور آپ کی خواہش کے باوجود اکثر لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔

سرور عالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید خواہش اور ازحد کوشش تھی کہ یہ لوگ، حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں مگر آپ کی بسیار جدوجہد، تگ و دو اور رغبت کے باوجود انہیں ہدایت نصیب نہ ہوئی۔ اسی لئے قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّکَ لَا تَهۡدِیۡ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ وَ لٰکِنَّ اللّٰهَ یَهۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِیۡنَ

(سپارہ ۲۰ سورۃ القصص آیت نمبر ۵۶)

ترجمہ: بے شک آپ ہدایت نہیں دے سکتے جس کو آپ پسند کریں اور لیکن اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

اے نبی! ہدایت بخشنا تیرے اختیار میں نہیں کیونکہ ہمیں خوب علم ہے کہ کس میں اس نعمت جلیلہ کو قبول کرنے کی استعداد ہے اور کون اس احسان عظیم کو اٹھانے کی صلاحیت سے معذور ہے۔

○.... نصیحت ہی نصیحت

اللہ تعالیٰ اپنے جلیل القدر پیغمبر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مزید تسلی کے لئے ارشاد فرماتا ہے کہ آپ کی تبلیغ کے باوجود اگر مشرکین مکہ عقیدہ توحید اختیار نہیں کرتے تو آپ پریشان اور کبیدہ خاطر نہ ہوں کیونکہ ان کے تسلیم نہ کرنے کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ آپ اپنے مشن میں ناکام ہو گئے ہیں یا آپ کا کوئی نقصان ہو گیا ہے۔ آپ پیغام الٰہی پہنچانے کا ان سے کوئی معاوضہ تو طلب نہیں کرتے کہ ان کے نہ ماننے سے اس میں کوئی کمی واقع ہو جائے گی۔ آپ کا کام تو تبلیغ و نصیحت ہے اگر وہ قرآن حکیم کے پیغام ہدایت کو قبول کر لیں تو ان کا نفع اور اگر انکار کر دیں تو ان کا نقصان ہے۔ آپ نے احکام الٰہی کی تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ فرمایا

وَ مَا تَسۡـَٔلُهُمۡ عَلَیۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (سورۃ یوسف آیت نمبر ۱۰۴)

ترجمہ: اور آپ ان سے اس (تبلیغ) پر کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتے۔ یہ (قرآن)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توسب جہانوں کے لئے نصیحت ہی نصیحت ہے۔

چونکہ تبلیغی کوششوں سے آپ کا مقصد کوئی دنیوی منفعت نہیں بلکہ ثواب آخرت اور قوم کی خیر خواہی ہے اور وہ مقصد آپ کو حاصل ہو چکا ہے اس لئے آپ کو مشرکین کی ضد' ہٹ دھرمی اور مخالفت پر غمگین ہونے کی قطعاً" ضرورت نہیں ہے۔

○.... انبیاءؑ کے مقولے

قرآن عزیز کی سورۃ الشعراء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح' حضرت ہود' حضرت صالح' حضرت لوط اور حضرت شعیب علیھم الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغی مساعی اور ان کی قوموں کی ہٹ دھرمی اور مخالفت کا ذکر فرماتے ہوئے ہر پیغمبر کا یہ مقولہ نقل فرمایا ہے کہ "میں تم سے اس تبلیغ پر کوئی اجر طلب نہیں کرتا"' ہم ان انبیاء کرام کی دعوت و تبلیغ کے ذکر والی آیات و ترجمہ پیش کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔

آدم ثانی حضرت نوح علیہ السلام کے بارہ میں ارشاد ربانی ہے۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ○ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ○ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ○ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ○ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ (سورۃ الشعراء آیت نمبر ۱۰۵ تا ۱۱۰)

ترجمہ: نوح (علیہ السلام) کی قوم نے (اللہ کے) رسولوں کو جھٹلایا۔ جب انہیں ان کے بھائی نوح نے کہا کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں ہو۔ بلاشبہ میں تمہارے لئے رسول امین ہوں' پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو' اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجرت طلب نہیں کرتا۔ میرا اجر تو رب العلمین کے ذمہ ہے پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو۔

حضرت ہود علیہ السلام کا ذکر مبارک' قرآن مجید میں بایں الفاظ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَذَّبَتْ عَادُ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ۝ وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (سورۃ الشعراء آیت نمبر ۱۲۳ تا ۱۲۷)

ترجمہ: عاد نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا' جب انہیں ان کے بھائی ھود (علیہ السلام) نے کہا کیا تم (اللہ سے) نہیں ڈرتے؟ بلاشبہ میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری پیروی کرو۔ اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا۔ میرا اجر تو اس کے ذمہ ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

حضرت صالح علیہ السلام کی تبلیغی جدوجہد اور اجر کا مطالبہ نہ کرنے کا تذکرہ یوں فرمایا گیا ہے۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ۝ وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (شعراء آیت نمبر ۱۴۳ تا ۱۴۵)

ترجمہ: قوم ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا' جب انہیں ان کے بھائی حضرت صالح (علیہ السلام) نے فرمایا کیا تم (اللہ تعالیٰ سے) نہیں ڈرتے؟ بلاشبہ میں تمہارے لئے رسول امیں ہوں۔ لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو۔ اور میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا معاوضہ تو رب العلمین کے ذمہ ہے۔

حضرت لوط علیہ السلام کا قوم کو وعظ اللہ تعالیٰ نے قرآن عزیز میں یوں نقل فرمایا ہے۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ۝ وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (شعراء آیت نمبر ۱۶۰ تا ۱۶۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : قوم لوط نے (بھی) رسولوں کو جھٹلایا۔ جب انہیں ان کے بھائی لوط (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تم (عذاب الٰہی) سے نہیں ڈرتے؟ بیشک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔ پس اللہ سے ڈرو اور میرے فرمانبردار رہو۔ اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجر طلب نہیں کرتا۔ میرا اجر تو اللہ رب العلمین کے ذمہ ہے۔

اسی سورۃ میں حضرت شعیب علیہ السلام کی تبلیغ اور قوم کی مخالفت کا ذکر بھی فرمایا گیا ہے۔

كَذَّبَ أَصْحٰبُ الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ إِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ أَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (شعراء آیت نمبر ۱۷۶ تا ۱۸۰)

ترجمہ : ایکہ والوں نے (بھی) رسولوں کی تکذیب کی۔ جب انہیں شعیب (علیہ السلام) نے فرمایا کہ کیا تم (قہر الٰہی) سے نہیں ڈرتے؟ بلاشبہ میں تمہارے لئے رسول امین ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرے اطاعت گزار بنو۔ اور میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو اس کے ذمہ ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

مذکورہ آیات میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی تبلیغی کوششوں کا ذکر فرمایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ہر نبی اور رسول نے اپنی قوم سے یہی فرمایا کہ "میں تم سے اس دعوت توحید اور تبلیغ کا کوئی صلہ' معاوضہ اور اجرت طلب نہیں کرتا' صرف یہ کہتا ہوں کہ تم توحید کے اقراری ہو جاؤ اور میرے فرمانبردار بن جاؤ"

اللہ تعالیٰ نے نبی آخر الزماں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکماً فرمایا۔

قُلْ لَّا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ (سورہ الانعام آیت نمبر ۹۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: فرما دیجئے۔ میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجر اور معاوضہ طلب نہیں کرتا۔ وہ قرآن مجید تو سارے جہانوں کے لئے نصیحت ہی نصیحت ہے۔

یہی بات اللہ تعالیٰ نے سورۃ یوسف کی زیر بحث آیت مبارکہ میں فرمائی کہ جو کتاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں پڑھ کر سناتے اور سمجھاتے ہیں اس سے آپ کی کوئی ذاتی غرض وابستہ نہیں ہے۔ یہ پیغام ہدایت تو ہر قسم کی اغراض سے بالا اور ہر قسم کے مفادات سے مبرا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعلان دعوت، تعلیم شریعت اور تبلیغ احکام پر کوئی اجر طلب نہیں کرتے بلکہ تمہیں صراط مستقیم اختیار کرنے کی ترغیب دیتے اور جادہ حق پر چلنے کی تلقین کرتے ہیں۔ فرمایا

وَمَا تَسْئَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ (یوسف آیت نمبر ۱۰۴)

ترجمہ: اور آپ ان سے اس پر کوئی اجر طلب نہیں فرماتے، نہیں ہے یہ (قرآن) مگر تمام جہانوں کے لئے نصیحت۔

○.... راہ حق سے اعراض

آنحضرت کی دلجوئی اور حوصلہ افزائی کے بعد اللہ تعالیٰ نے مشرکین و کافرین کی ضد اور ہٹ دھرمی کا ذکر فرمایا ہے کہ ان کافروں کا اپنے کفر و شرک پر اڑے رہنا اس بنا پر نہیں کہ ان کے سامنے توحید الٰہی کی کوئی روشن دلیل پیش نہیں کی گئی یا آپ کی تبلیغی مساعی میں کوئی کمی رہ گئی ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ توحید خداوندی کی روشن دلیلیں تو زمین و آسمان میں بکھری پڑی ہیں۔ وہ کفار و مشرکین ان دلائل واضحہ اور آیات بینہ کو دیکھتے بھی ہیں مگر دانستہ ان سے اعراض و روگردانی کرتے ہیں اور آپ تو دن رات انہیں احکام الٰہی سناتے رہتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ان کی ضد، ہٹ دھرمی، تعصب، روگردانی اور راہ حق سے اعراض کی وجہ سے ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازلی بدبختوں اور بدنصیبوں کو ہدایت نصیب نہیں ہوتی۔ فرمایا۔

وَ كَاَيِّنۡ مِّنۡ اٰيَةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ يَمُرُّوۡنَ عَلَيۡهَا وَهُمۡ عَنۡهَا مُعۡرِضُوۡنَ ٥
(یوسف آیت نمبر۱۰۵)

ترجمہ: اور آسمانوں اور زمین میں کتنی ہی نشانیاں ہیں۔ جن پر یہ گزرتے ہیں اور ان سے روگردانی کرتے ہیں۔

○.... مومن اور مشرک

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان مشرکین و کفار کا حال بھی عجیب ہے ایک طرف رب تعالیٰ کو خالق 'مالک اور رازق مانتے ہیں اور دوسری طرف غیر اللہ کی پرستش کرتے اور انہیں "الٰہ" سمجھتے ہیں۔

وَمَا يُؤۡمِنُ اَكۡثَرُهُمۡ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمۡ مُّشۡرِكُوۡنَ (یوسف آیت نمبر۱۰۶)

ترجمہ: اور ان میں اکثر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان نہیں لاتے مگر وہ شریک بھی بناتے ہیں۔

علامہ قاضی سید محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

"وہ وجود باری تعالیٰ کے منکر نہ تھے اور صفات باری تعالیٰ کا بھی ان کو انکار نہ تھا وہ باری تعالیٰ کی کبریائی و علوشان کا اقرار کرتے تھے لیکن بایں ہمہ ان میں شرک پایا جاتا تھا اور وہ ٹھیک مشرک تھے"۔ (الجمال والکمال ص ۲۱۶)

قرآن عزیز نے اللہ تعالیٰ پر اعتقاد کے بارہ میں مشرکین کے خیالات یوں بیان فرمائے ہیں۔

وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ (سورۃ لقمان آیت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر۲۵)

ترجمہ: اور اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے اللہ تعالیٰ نے

دوسری جگہ ان کے اعتقاد کا ذکر فرمایا

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ فَأَنّٰى يُؤْفَكُونَ ۝ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ (سورہ عنکبوت آیت نمبر۶۱ تا ۶۳)

ترجمہ: اور اگر آپ پوچھیں ان (مشرکوں) سے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کس نے فرمانبردار بنایا؟ تو ضرور کہیں کے اللہ تعالیٰ نے، پھر وہ کیسے (توحید سے) پھیرے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کرتا ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ اور اگر آپ سوال کریں ان سے کہ آسمان سے پانی کس نے اتارا؟ پھر اس پانی کے ساتھ بنجر زمین کو کس کے زندہ کر دیا؟ تو ضرور کہیں گے کہ "اللہ تعالیٰ نے" آپ فرمایئے الحمد للہ بلکہ ان میں سے اکثر لوگ ناداں ہیں۔

تیسری جگہ مشرکین عرب کا اللہ تعالیٰ کے متعلق اعتقاد بایں الفاظ بیان فرمایا گیا ہے۔

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلّٰہِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ قُلْ مَنْۢ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ هُوَ یُجِیْرُ وَ لَا یُجَارُ عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰہِ ؕ قُلْ فَاَنّٰی تُسْحَرُوْنَ (سورۃ المومنون آیت نمبر ۸۴ تا ۸۹)

ترجمہ: (اے رسولؐ) آپ پوچھئے کہ یہ زمین اور اس میں جو کچھ ہے یہ کس کی ملکیت ہے؟ (بتاؤ) اگر تم جانتے ہو۔ وہ کہیں گے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ آپ فرمائیے پھر تم نصیحت کیوں نہیں پکڑتے۔ آپ کہئے! کون مالک ہے ساتوں آسمانوں کا اور کون مالک ہے عرش عظیم کا؟ وہ کہیں گے اللہ تعالیٰ (مالک ہے) آپ فرمایئے پھر تم اس سے کیوں نہیں ڈرتے؟ آپ کہئے! کہ ہر چیز کی بادشاہی کس کے ہاتھ میں ہے؟ وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے خلاف پناہ نہیں دی جا سکتی (بتاؤ) اگر تم علم رکھتے ہو۔ وہ کہیں گے یہ اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے۔ فرمایئے! پھر تم کیسے دھوکہ میں مبتلا ہو جاتے ہو؟

اللہ تعالیٰ کے بارے میں مشرکین مکہ کے ان اعتقادات و اعترافات (کہ زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا' بارش برسانے والا' غلہ اگانے والا' شمس و قمر کا نظام چلانے والا' رزق کشادہ اور تنگ کرنے والا' زمین و آسمان و مافیہا کا مالک حقیقی' ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا رب اور ہر چیز کا بادشاہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے) کے باوجود انہیں مشرک قرار دینے کی وجہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں بیان فرمائی ہے۔

وَ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى (سورۃ زمر آیت نمبر ۳)

ترجمہ: اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور والی (کارساز) بنا لئے (اور کہتے ہیں) ہم ان کی عبادت نہیں کرتے مگر محض اس لئے کہ یہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا مقرب بنا دیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرکین کا خیال تھا کہ غیر اللہ کی عبادت کے ذریعہ ہم خدا کا قرب حاصل کر لیں۔ ان کی عبادت مقصود اصلی نہیں بلکہ مقصود اصلی قرب خدا ہے گویا وہ اس اصول پر عمل پیرا تھے کہ

بت کو بٹھا کے سامنے یاد خدا کروں

اس سے ثابت ہو گیا کہ مشرکین عرب اس لئے اصلی اور قطعی مشرک تھے کہ انہوں نے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کو نہ سمجھا تھا اور وہ لوگ عبادت و استعانت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کو شامل کر لیتے تھے۔ اب بھی ہزاروں مسلمان موجود ہیں۔ جنھوں نے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) کو پوری طرح نہیں سمجھا۔ یہ لوگ اپنے اپنے مانے ہوئے بزرگوں کی قبروں پر جا کر وہی افعال کرتے ہیں جو مشرکین مکہ اپنے مانے ہوئے بزرگوں کے بتوں اور تصویروں پر کیا کرتے تھے۔

○.... سادہ لوحی

اکثر سادہ لوح لوگوں کے قلب و ذہن میں یہ بات بٹھا دی گئی ہے کہ ہم بزرگان دین، اولیاء کرام، صلحائے امت اور نیک لوگوں کو مصیبت کے وقت اس لئے پکارتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے ان کو اختیارات تفویض کر رکھے ہیں اور وہ اولیاء کرام اسی کے سونپے ہوئے اختیارات و قدرت کے مطابق ہماری مدد کو پہنچتے اور مدد کرتے ہیں۔ حالانکہ ایسا عقیدہ سراسر باطل اور صریحاً" شرک ہے۔

آیئے! اس زعم و خیال کو ذہن میں رکھ کر مشرکین مکہ کا نظریہ معلوم کریں کہ وہ اپنے معبودوں کے بارہ میں کیا عقیدہ رکھتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کے عم زاد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَیلکم قدٍ قدٍ فیقولون اِلَّا شریکًا ھُوَ لکَ تملکہٗ وَ ماملک یقولون ھٰذا وَھم یطوفون بِالبیتِ (صحیح مسلم ص ۳۷۶ جلد ۱)

ترجمہ: مشرک لوگ (اپنے تلبیہ حج) میں کہا کرتے تھے۔ ہم حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بس' بس (اضافہ نہ کرو) تم پر افسوس ہے۔ وہ (مشرکین) کہتے مگر وہ تیرا شریک ہے جس کو تو نے اپنا شریک بنایا۔ اور ان چیزوں کا بھی تو مالک ہے جن کا وہ مالک ہے مشرکین' طواف کعبہ کے وقت اس طرح کہا کرتے۔

یعنی مشرکین مکہ بھی اپنے معبودوں کے بارہ میں یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے کچھ اختیارات دے رکھے ہیں لیکن اصل مالک' اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں ہی سورۃ یوسف کی یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ

ترجمہ: اور ان میں سے اکثر لوگ باوجود ایمان رکھنے کے بھی مشرک ہی ہیں۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں علامہ محمود آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اِنَّھُم مَن یندرج فیھم کُلُّ مَن اقرَّ بِاللّٰہِ تعالیٰ وَ خالقیتہٖ مثلاً وَ کانَ مرتکبًا مّا یعدُّ شِرکًا کیف ما کانَ وَ مِن اولٰئک عبدۃ القبورِ الناذرون لھا المعتقدون للنفع وَ الضرّ وَھم الیوم اکثر مِنَ الدُّودِ (روح المعانی ص ۶۷ جلد ۱۳)

ترجمہ: اس میں ہر وہ آدمی داخل ہے جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کی خالقیت کا اقرار کیا اور پھر شرک کا ارتکاب کیا' چاہے وہ کسی قسم کا ہو' انہیں (مشرکوں) میں سے قبروں کے پجاری ہیں جو اہل قبور کے لئے نذریں اور نیازیں مانتے ہیں اور ان سے نفع اور نقصان کا عقیدہ بھی رکھتے ہیں۔ اور آج کے دور میں ایسے مشرکین کی تعداد کیڑوں مکوڑوں سے بھی زیادہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ آیت مذکورہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

"مشرکوں کی یہ (شرک آمیز) دعا آسائش و فراغت کے زمانہ میں ہوتی تھی کہ رب کے ساتھ دوسروں کو شریک بناتے، شریکوں کو پکارتے اور رب کو بھول جاتے تھے لیکن جب مصیبت میں گرفتار ہوتے (اور تکالیف میں گھر جاتے) تو اس وقت صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے تھے (جیساکہ قرآن مجید میں ہے) **إِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ**۔ جب جہازوں اور کشتیوں میں سوار ہوتے تو خالص طور پر اللہ تعالیٰ کو پکارتے اور جب اللہ تعالیٰ سمندر سے بچا کر خشکی میں پہنچا دیتا تو پھر شرک کرنے لگتے بعض علماء نے لکھا ہے کہ **إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ** کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف علماء و مشائخ کے احکام پر چلتے اور ان کو رب قرار دیتے ہیں۔ مسبب (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے غافل ہو کر اسباب پر نظر رکھنا (اور عملی طور پر اسباب کو ہی کارساز قرار دینا) بھی شرک کی قسم ہے" (تفسیر مظہری مترجم ص ۲۱۶، جلد ۶)

مسلمان بھائیوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مشرکانہ عقائد کو سمجھنے کی کوشش کریں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بھی اسی شرک میں مبتلا ہو جائیں جس میں مشرکین مکہ آلودہ تھے۔ اسی شرک کو مٹانے اور توحید کا اعلان کرنے کے لئے سید المرسلین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ ہم تب ہی مومن خالص کہلا سکتے ہیں۔ جب ہم اپنے عقیدہ اور عمل کو شرکیہ افعال سے پاک و صاف بنالیں ورنہ

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ۝

ترجمہ: اور ان میں سے اکثر لوگ باوجود ایمان لانے کے مشرک ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم پر بھی صادق آئے گی۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنَ الشِّرْکِ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مشرکانہ عقائد و اعمال سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

○.... عذاب سے بے خوفی

مشرکین کے عقائد و اعمال کی مذمت کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان مشرکین اور کافرین کا عذاب الٰہی سے بے خوف ہو کر کفر و شرک فسق و فجور اور عصیاں و نافرمانی میں مشغول و مصروف رہنا بڑے تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ اگر اس بے خبری' غفلت اور لاپرواہی کی حالت میں ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب شدید آگیا یا قیامت برپا ہو گئی تو ان کا کیا حال ہو گا؟ اور یہ نافرمان اللہ تعالیٰ کے گھیر لینے والے عذاب سے کیسے محفوظ رہ سکیں گے۔ فرمان خداوندی ہے۔

اَفَاَمِنُوْا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ (یوسف آیت نمبر ۱۰۷)

ترجمہ: کیا وہ اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا چھا جانے والا عذاب آجائے یا ان پر اچانک قیامت آجائے اور انہیں اس کی آمد کا شعور تک نہ ہو۔

ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے رہنا چاہئے اور آخرت کی فکر کرنی چاہئے' اعمال بد سے پرہیز اور اعمال صالحہ میں رغبت کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے وہ اپنی رحمت سے ہر قسم کی تکالیف' مصائب' مشکلات اور غموں سے محفوظ فرمائے اور دنیا و آخرت میں ہمیں سرخروئی اور عزت عطا فرمائے۔

آمین یا رب العالمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر۲۰

”درسِ عبرت“

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ امین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِیْ ط وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنْ اَھْلِ الْقُرٰی اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَۃِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اتَّقَوْا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ حَتّٰٓی اِذَا اسْتَیْئَسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْٓا اَنَّھُمْ قَدْ کُذِبُوْا جَآءَھُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ وَ لَا یُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ لَقَدْ کَانَ فِیْ قَصَصِھِمْ عِبْرَۃٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ط مَا کَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰی وَ لٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَ تَفْصِیْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَّ ھُدًی وَّ رَحْمَۃً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ (سورۃ یوسف آیت نمبر ۱۰۸ تا ۱۱۱)

ترجمہ: آپ فرما دیجئے' یہ میرا راستہ ہے میں تو صرف اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میرے پیرو کار واضح دلیل پر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ (ہر عیب سے) پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ اور ہم نے آپ سے پہلے (بھی) صرف مرد ہی رسول بنا کر بھیجے جن کی طرف ہم نے بستی والوں سے وحی بھیجی' کیا یہ لوگ زمین میں نہیں پھرتے کہ دیکھیں کیا انجام ہوا' ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے۔ اور یقیناً آخرت کا گھر بہتر ہے پرہیزگاروں کے لئے' کیا تم نہیں سمجھتے؟ یہاں تک کہ جب رسول مایوس ہو گئے اور منکرین نے گمان کیا کہ ان سے جھوٹ بولا گیا ہے تو ان کے پاس ہماری مدد آ گئی۔ پس ہم نے جنہیں چاہا بچا لیا اور مجرم قوم سے ہمارا عذاب نہیں ٹالا جا سکتا۔ تحقیق پہلی قوموں کی داستانوں میں عقلمندوں کے لئے عبرت ہے۔ یہ قرآن گھڑی ہوئی بات نہیں۔ بلکہ اس سے پہلے نازل شدہ کتابوں کی تصدیق اور ہر چیز کی تفصیل ہے۔ اور اہل ایمان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

ہر قسم کی تعریفات' تحمیدات اور تمجیدات' رب السموات والارض کے لئے ہیں جس خالق کائنات نے کائنات کی ہر چیز کو انسان کی خاطر تخلیق فرمایا اور انسان کو صرف اپنی عبادت اور بندگی کے لئے پیدا فرمایا۔ رب تعالیٰ کی بے پناہ حمد و ثنا کے بعد ان گنت' لاتعداد' بے حد و حساب اور بے شمار درود و سلام' سرور دو جہاں' پیغمبر زمان' تاجدار کون و مکاں' ختم رسولاں' جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس و اطہر' ازکی اور انفس پر جن کے ذریعہ انسانیت کی رشد و ہدایت کے لئے قرآن عزیز جیسی بے مثل و بے مثال اور با کمال و لازوال کتاب نازل فرمائی گئی۔ جس کی تلاوت' باعث ثواب اور جس پر عمل ذریعہ نجات ہے۔

حضرات محترم! سورۃ یوسف کی ان آیات بینات میں "سبیل رسول ﷺ" کی وضاحت' سبحان کی عظمت' شرک کی مذمت' انبیاء کی جنس' امم سابقہ کا انجام' آخرت کی جزا' مجرموں کی سزا' قصہ یوسف کا درس اور قرآن مجید کی فضیلت در رحمت بیان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احکام قرآنی کو سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

○.... سبیل رسولؐ

اللہ تعالیٰ نبی اکرم رسول معظم، رحمت عالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرما رہا ہے کہ آپ لوگوں کو بتا دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کی دعوت دیتے رہنا ہی میرا مقصد حیات ہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میری زندگی کا مشن ہے۔ میں تمہیں یہ دعوت علیٰ وجہ البصیرت دے رہا ہوں میرے پاس اس کی حقانیت اور صداقت کے روشن دلائل ہیں اور مجھے اپنی دعوت کی سچائی پر محکم یقین اور کامل اعتماد ہے۔ اور یہی حال ان لوگوں کے ایمان و ایقان کا ہے جنہوں نے سچے دل سے میری دعوت کو قبول کیا اور میری اطاعت اختیار کی ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ

ترجمہ: آپ فرما دیجئے یہ میرا راستہ ہے۔ میں صرف اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں۔ میں اور میرے پیروکار واضح دلیل پر ہیں۔

اتباع کرنے والوں میں قیامت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے لوگ شامل ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام ان سب میں افضل و اعلیٰ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ **من اتبعنی** سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ ہیں انہی کا طریقہ سب سے بہتر ان کی راہ، راہ ہدایت، وہ علم کی کان، ایمان کا خزانہ اور رحمان کا لشکر تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو سنت پر چلنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے راستے پر چلے' کیونکہ صحابہؓ کا گروہ اس امت میں سب سے زیادہ پاک باطن گروہ تھا جن کا علم بہت گہرا اور عمل تصنع اور بناوٹ سے یکسر خالی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کی رفاقت اور دین کی اشاعت کے لئے ان کا انتخاب فرمایا تھا۔ وہ صراط مستقیم پر گامزن تھے' تم لوگ انہیں کے اخلاق اور طرز زندگی کو اختیار کرو اور انہیں سے مشابہت پیدا کرو۔ (تفسیر مظہری مترجم ص ۲۱۸' جلد ۶)

○..... تہتر فرقے

سورۃ یوسف کی اس آیت مقدسہ سے واضح ہو گیا کہ "سبیل رسولؐ" پر وہی گامزن سمجھا جائے گا جو داعی الی اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف بلانے والا اور رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح وفا شعار و اطاعت گزار ہو گا۔ جو شخص یہ راستہ اختیار کرنے کی بجائے کوئی اور راہ پسند کرے گا وہ جادہ حق کا راہی نہیں ہو سکتا بلکہ صراط مستقیم سے بھٹکا ہوا اور سبیل رسولؐ سے ہٹا ہوا سمجھا جائے گا۔

سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ میری امت کئی فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور ہر فرقہ اپنے آپ کو سچا اور دوسروں کو جھوٹا کہے گا مگر اہل حق وہی ہوں گے جو میرے اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے راستہ کو اختیار کریں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ

(جامع ترمذی ص ۸۹' جلد ۲)

ترجمہ: میری امت پر بنی اسرائیل کے زمانے جیسا زمانہ آئے گا اور دونوں زمانوں کے حالات میں ایسی مماثلت اور مطابقت ہو گی جیسی دو جوتوں میں ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان میں کوئی اعلانیہ اپنی ماں کے پاس آیا ہو گا تو میری امت سے بھی کوئی ایسا کرے گا۔ اور بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے جبکہ میری امت تہتر گروہوں میں تقسیم ہو گی یہ تمام فرقے جہنم کی آگ میں ڈالے جائیں گے مگر ایک گروہ بچا لیا جائے گا۔ صحابہؓ نے عرض کی' اے اللہ کے رسولﷺ! وہ کون لوگ ہیں (جو آگ سے بچائے جائیں گے) آپ نے فرمایا (جو اس راہ پر چلیں گے) جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔

آپ خود غور فرمائیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جانثار صحابہ رضی اللہ عنھم کس پر تھے؟ ان کا مذہب و مسلک کیا تھا؟ ظاہر بات ہے کہ وہ قرآن و سنت پر عمل پیرا تھے تو آپ نے قیامت تک آنے والے ایسے خوش نصیبوں کو جہنم سے آزادی کی سند عطا فرما دی جو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی طرح صرف کتاب و سنت پر عمل کریں گے اور تیسری کسی چیز کو مذہب کا درجہ نہیں دیں گے۔

آج امت جن گروہوں' فرقوں اور خانوں میں تقسیم ہو چکی ہے آنحضرت اور صحابہ کرام کے زمانے میں ان کا کوئی وجود نہ تھا اور لوگ خالص قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارتے تھے۔ ان میں فرقہ بندی' گروہ بندی اور تفریق کا نام و نشان تک نہ تھا۔ بلکہ برصغیر پاک و ہند کے حجۃ الاسلام شاہ ولی اللہ احمد بن الشیخ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اَنَّ اَهْلَ الْمِائَۃِ الرَّابِعَۃِ لَمْ یَکُوْنُوْا مُجْتَمِعِیْنَ عَلَی التَّقْلِیْدِ الْخَالِصِ عَلٰی مَذْهَبٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاحِدٍ وَ التَّفَقُّهِ لَهٗ وَ الْحِكَايَةِ لِقَوْلِهٖ (حجتہ اللہ البالغہ عربی اردو ص ۳۷۲' جلد ۱)

ترجمہ: بلاشبہ چوتھی صدی ہجری اور اس سے پہلے کے لوگ ایک مذہب کی خالص تقلید اور اس کی فقہ پر عمل کرنے اور اسے نقل کرنے پر متفق نہیں ہوئے تھے۔

لہٰذا آج کی فرقہ وارانہ مذہبی' نسبتیں بعد کی پیداوار اور ایجاد بندہ ہیں۔ ان سے اجتناب' پرہیز اور کنارہ کشی کر کے ہی امت کا قرآن و سنت پر اتفاق اور اتحاد ہو سکتا ہے اور یہی دعوت اہلحدیث اور مسلک اہلحدیث ہے کہ صرف قرآن و سنت ہی لائق اتباع اور قابل اطاعت ہے اور اسی پر آنحضرت' آپ کے صحابہ' تابعین و تبع تابعین' صلحائے امت' ائمہ دین' اولیاء کرام' محدثین عظام اور علماء اسلام عمل پیرا رہے ہیں۔ یہی راہ نجات اور سبیل رسولؐ ہے اور اس کی مخالفت سراسر گمراہی اور ضلال مبین ہے جیساکہ فرمان الٰہی ہے **فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ**۔ پس حق کے بعد کیا رہ گیا بجز گمراہی کے۔ (سورہ یونس آیت نمبر ۳۶)

○.... چار مذاہب

بعض لوگوں کی طرف سے یہ بات عام سننے میں آتی ہے کہ چاروں مذاہب (حنفی' شافعی' مالکی' حنبلی) برحق ہیں اور ان میں سے کسی ایک کو اختیار نہ کرنا جہالت و گمراہی ہے۔ یہ دعویٰ بلادلیل ہے کیونکہ

باطل دوئی پسند ہے حق لا شریک ہے

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چاروں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کا نہیں بلکہ کتاب و سنت کو اپنانے کا حکم دیا ہے اور صاف صاف فرمادیا ہے کہ

تَرَكْتُ فِيكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَ سُنَّةُ رَسُوْلِهٖ۔ رواہ مالک فی الموطا۔ مشکوۃ المصابیح ص ۳۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جنہیں مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔

حدیث شریف کے مطالعہ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاروں ٹیڑھے راستوں کو چھوڑنے اور ایک ہی سیدھے راستے کو اپنانے کا حکم دیا ہے۔ مشہور صحابی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَّ خَطًّا وَ خَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَ خَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَسَارِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْخَطِّ الْاَوْسَطِ فَقَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهِ (سنن ابن ماجہ ص ۳)

ترجمہ: ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ نے ایک لکیر سیدھی کھینچی اور اس لکیر کے دائیں اور بائیں دو، دو لکیریں کھینچیں، پھر درمیان والی سیدھی لکیر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا "یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے" پھر آپ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی "اور بلاشبہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے" پس تم اس کی اتباع کرو اور مت پیروی کرو دوسرے راستوں کی، ورنہ وہ راستے تمہیں اللہ کے راستے سے جدا کر دیں گے۔

صحاح ستہ کے مترجم علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث مبارک کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ

"اس آیت اور حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث پر چلنا ہی صراط مستقیم اور طریق قویم ہے اور آدمی اسی راہ سے بے خطر اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے، جو اس کے سوا کسی اور راہ پر چلے وہ گمراہ، ضال، غوی اور گرفتار ضلال ہے خواہ اگلے کافروں کی راہ ہو خواہ اب کے کافروں کی، خواہ وہ راہ جاہلوں، بدعتیوں،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نادان صوفیوں اور حمقاء مشائخین کی ہو۔ چنانچہ اب ہزارہا لوگوں نے قرآن و حدیث کو چھوڑ کر نماز' روزہ' حج' زکوۃ' صدقات' خیرات' میراث' عبادات اور عادات میں ہزاروں مسئلے نئے نکال لئے ہیں جن کی سند نہ قرآن مجید سے ہے اور نہ کسی حدیث قابل الاحتجاج سے اور فقہا کی ہزارہا ایسی تفریعات و تخریجات لوگوں میں پھیلی ہیں جن کی سند نہ کسی حدیث مرفوع میں ہے نہ موقوف میں' نہ آثار صحابہ میں' نہ اقوال تابعین میں اور نہ فتاویٰ سلف صالحین میں اور ان خرابیوں میں عوام و خواص گرفتار ہیں۔ مثلاً قبروں پر مسجدیں بنانا' اونچی اونچی قبریں بنانا' بزرگوں سے حاجتیں مانگنا' انہیں اللہ تعالیٰ کے اختیارات میں شریک جاننا' ان کی نذر و نیاز دینا' تقلید شخصی میں گرفتار ہونا' آبائی رسوم کو قرآن و حدیث پر ترجیح دینا' اپنے حسب و نسب پر فخر کرنا' موت پر پیٹنا' نوحہ کرنا' ماتم کرنا' قیام تعظیمی بجالانا' شب برات میں روشنی کرنا' بزرگوں کی تصویروں کی تعظیم کرنا' تیجا ساتا' چالیسواں اور برسی کرنا' عالموں اور درویشوں کی باتوں کو قرآن و حدیث کے برابر جاننا' صحابہ کرام پر طعن کرنا' وغیرہ۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سب محمدیوں کو اس سے بچائے (آمین ثم آمین)

(سنن ابن ماجہ مترجم حاشیہ نمبر۱' ص ۲۶' جلد ۱)

○.... اصحاب الحدیث

قرآن و حدیث کو ہی راہ نجات اور سبیل رسولؐ سمجھنے والے ہر دور میں موجود رہے ہیں جو کسی ایک فقہی مکتب فکر سے وابستہ ہونے کی بجائے کتاب و سنت کے چشمہ صافی سے سیراب ہوتے اور اسی خالص اسلام کی لوگوں کو دعوت دیتے ہیں اور قرآن و حدیث کو ہی صراط مستقیم اور مسلک حق گردانتے ہیں ایسے خوش بخت و سعادتمند افراد کو اہل حدیث' اہل الاثر اور سلفی کہا جاتا ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ چوتھی صدی ہجری اور اس سے قبل کے لوگوں کا عقیدہ اور عمل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وَ كَانَ مِنْ خَبَرِ الْخَاصَّةِ اَنَّهٗ كَانَ اَهْلُ الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ يَشْتَغِلُوْنَ بِالْحَدِيْثِ فَيَخْلُصُ اِلَيْهِمْ مِنْ اَحَادِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ آثَارِ الصَّحَابَةِ مَا لَا يَحْتَاجُوْنَ مَعَهٗ اِلٰى شَيْءٍ اٰخَرَ فِي الْمَسْئَلَةِ (حجۃ البالغہ عربی اردو ص ۳۷۳، جلد ۱)

ترجمہ: اور خواص کی یہ حالت تھی کہ وہ اہل حدیث تھے حدیث میں انہماک رکھتے تھے۔ ان کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے آثار اس قدر موجود تھے کہ انہیں کسی مسئلہ میں کسی دوسری چیز کی ضرورت نہیں تھی۔

"قرآن و حدیث کو عین اسلام اور سبیل رسول، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے والی "جماعت حقہ" کی ہر دور میں موجودگی اور ان کی تعداد میں اضافے اور کامیابی کی خوشخبری اور بشارت سرور عالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان حق ترجمان سے یوں بیان فرمائی ہے۔

لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيْ هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ (مشکوۃ المصابیح ص ۵۸۴، جلد ۲)

ترجمہ: میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ (حق پر اور) امداد الٰہی کی مستحق رہے گی۔ ان کو رسوا کرنے والا قیامت تک انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ امام ابن مدینی (استاد امام بخاری) فرماتے ہیں کہ وہ جماعت اصحاب حدیث کی جماعت ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر عمل کرنے اور اختلاف و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنازعات کو مٹا کر متفق و متحد ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

○.... عظمت سبحان اللہ

سبحان کا معنی جملہ عیوب اور نقائص سے پاک ہونا ہے یہ صفت صرف خالق کائنات کی ہے دوسرا کوئی اس صفت میں اس کا شریک و سہیم نہیں ہے۔ قرآن عزیز میں جہاں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور اختیارات واسعہ کا بیان ہوا ہے وہاں لفظ سبحان استعمال کیا گیا ہے۔ واقعہ معراج کی آیت کا آغاز سبحان سے' فرشتوں کی بے بسی کا اظہار لفظ سبحان سے' رب تعالیٰ کی اولاد سے پاکی کا بیان سبحان سے' طاقتور جانوروں پر انسان کو مسلط کرنے کا ذکر سبحان سے' دعاء یونس کی قبولیت کی خبر سبحان سے' باغ والوں کا اعتراف خطا سبحان سے' آنحضرت کی بشریت کا تذکرہ سبحان سے' حضرت موسیٰ کی بے ہوشی کی بعد سنبھلنے کا ذکر سبحان سے' اور عرش عظیم کی بلندیوں کا اظہار سبحان سے کیا گیا ہے اور "سبحان اللہ" رب تعالیٰ کا وہ پسندیدہ کلمہ ہے جو زبان پر آسان مگر میزان میں بہت بھاری ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ (صحیح بخاری ص ۱۱۲۹' جلد ۲)

ترجمہ : دو کلمے' اللہ تعالیٰ کو بڑے محبوب ہیں' زبان پر آسان مگر میزان میں بہت بھاری ہیں' وہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ ہیں۔

آپ ذرا توجہ فرمائیں تو سبحان کی عظمت کا احساس ہو گا کہ نماز کی ابتدا میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ۔ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ۔ سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ۔ اور سلام کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالرحمٰن عاجز نے کیا خوب کہا ہے۔

تو ہے میری شہ رگ سے بھی قریں سبحان اللہ سبحان اللہ
پھر بھی ہے مگر تو پردہ نشیں سبحان اللہ سبحان اللہ

کب اور بھلا تجھ سا ہے کہیں سبحان اللہ سبحان اللہ
کوئی بھی نہیں کوئی بھی نہیں سبحان اللہ سبحان اللہ

پانی پہ بچھایا فرش زمیں سبحان اللہ سبحان اللہ
رفعت پہ اٹھایا عرش بریں سبحان اللہ سبحان اللہ

مکہ ہے جہاں میں بلد امیں سبحان اللہ سبحان اللہ
طیبہ ہے زمیں پر خلد بریں سبحان اللہ سبحان اللہ

پھولوں میں تیری قدرت کی مہک تاروں میں تری صنعت کی چمک
ہر ذرہ ترے جلووں کا امیں سبحان اللہ سبحان اللہ

کچھ مست ہیں اپنی دولت پر کچھ خائف اس کی کثرت پر
کچھ لوگ ہیں خوش کچھ لوگ حزیں سبحان اللہ سبحان اللہ

اک بندہ مومن سنتا ہے جس وقت کوئی فرمان نبیؐ
خم ہو جاتی ہے اس کی جبیں سبحان اللہ سبحان اللہ

اللہ کی باتیں سنتے ہیں اللہ سے باتیں کرتے ہیں
جو پڑھتے ہیں قرآن مبیں سبحان اللہ سبحان اللہ

برزخ ہے کہیں، محشر ہے کہیں، جنت ہے کہیں دوزخ ہے کہیں
کچھ منظر غم کچھ نقش حسیں سبحان اللہ سبحان اللہ

عاجز تو عمل جو کرتا ہے، اللہ پہ سب کچھ ظاہر ہے
بندہ ہو کہیں وہ بھی ہے وہیں سبحان اللہ سبحان اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ یوسف کی زیر بحث آیت میں بھی رب تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (کہہ دو) اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

○.... تمام انبیاء مرد تھے

کفار عرب کئی بار اپنی اس غلط فہمی کا اظہار کر چکے تھے کہ انسان' مرتبہ نبوت پر فائز ہونے کے قابل نہیں ہے اس لئے نبی اور رسول کوئی نوری فرشتہ ہونا چاہئے جو بشری کمزوریوں سے مبرا اور پاک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس باطل خیال کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا طریقہ یہی ہے کہ ہم انسانوں کی طرف انسان ہی کو نبی اور رسول بنا کر بھیجتے ہیں تاکہ وہ عملی زندگی میں انسانوں کی صحیح رہنمائی کر سکے۔ سورت یوسف کی زیرِ بحث آیت میں فرمایا:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى

ترجمہ: اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مرد ہی رسول بنا کر بھیجے۔ ان کی طرف ہم نے بستی والوں سے وحی بھیجی۔

اس آیت مقدسہ سے ثابت ہو گیا کہ نبوت و رسالت مردوں سے خصوصیت رکھتی ہے۔ کسی عورت کو نبوت نہیں ملی' ام موسیٰ' ام عیسیٰ اور زوجہ ابراھیم سلام اللہ علیھن کے پاس آسمانی فرشتوں کا آنا اور کسی خاص واقعہ کے مطابق اللہ کی جانب سے کوئی بات سمجھانا نبوت و رسالت کے مفہوم میں داخل نہیں ہے۔

○.... نبی' بشر کیوں؟

قرآن مجید فرقان حمید میں مختلف اسالیب سے انسانوں کو یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ انبیاء و رسل کی بعثت کا مقصد تعلیم و ہدایت ہے جب زمین پر بسنے والے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان اور بشر ہیں تو ان کی رہنمائی کا فریضہ ان کا ایک ہم جنس ہی احسن طریق پر ادا کر سکتا ہے۔ اگر یہاں نوری مخلوق آباد ہوتی تو ان کی رہنمائی کے لئے کسی نوری کو رسول بنا کر مبعوث فرمایا جاتا فرمان خداوندی ہے۔

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۹۵)

ترجمہ: فرما دیجئے' اگر زمین پر (انسانوں کی بجائے نوری) فرشتے چلتے اور اس میں سکونت اختیار کرتے تو ان پر ہم آسمان سے کوئی فرشتہ رسول بنا کر بھیجتے۔

نبی کی بشریت پر اعتراض کرنے والے جنس بشر کی فضیلت سے ناواقف ہیں اگر وہ یہ جانتے ہوتے کہ انسان ہی اشرف المخلوقات اور احسن تقویم ہے اور خلافت کا تاج بشر کے سر پر ہی رکھا گیا ہے تو کبھی یہ اعتراض نہ کرتے۔ لیکن شرک ایسی بری بلا ہے جو انسان کو خود اس کی نگاہوں میں ذلیل بنا دیتا ہے جب کوئی مشرک کسی جانور یا درخت کی پوجا کرتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ ان اشیاء کو اپنے سے اعلیٰ اور افضل قرار دیتا ہے حالانکہ رب العلمین نے تو انسان کو سب سے برتر بنایا ہے۔

نبی چونکہ اپنے اعمال و افعال میں امت کے لئے "اسوہ حسنہ" اور کمالات انسانیہ کا صحیح نمونہ ہوا کرتا ہے اس لئے بشر کی طرف بشر کو ہی رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اگر وہ فرشتہ نوری یا جن ہوتا تو اس کے اعمال و افعال نسل انسانی کے لئے نمونہ نہ بن سکتے۔ جب کسی شخص سے کہا جاتا کہ "رسول کی سنت" کے مطابق عمل کرو تو وہ جواب دے سکتا تھا ہم انسان ہیں اس لئے ہم اس جیسے اعمال کیسے بجا لا سکتے ہیں؟ قدرت الٰہیہ نے بشر کو رسول بنا کر کسی شخص کے لئے یہ عذر قائم نہیں رہنے دیا۔ بلکہ فرمایا۔ **لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ** (تحقیق تمہارے لئے رسول اللہ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... عقل سے کام لو

حق و انصاف کا تقاضا تو یہ تھا ان واضح دلائل کے بعد کفار عرب فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے اور آپ کی صحابیت کا شرف حاصل کرتے مگر ان کی سرکشی' ضد' تعصب' ہٹ دھرمی اور جہالت نے انہیں دنیا کا چھوڑا نہ آخرت کا۔ اور وہ اپنے غلط' باطل اور لغو موقف پر مضبوطی سے ڈٹے رہے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں عاد و ثمود کے برباد شدہ کھنڈرات پر نگاہ عبرت ڈالنے کی تلقین فرمائی اور ان کی تباہی و بربادی کی داستان کو یاد کر کے عقل سے کام لینے اور دنیا و آخرت کی نجات کے لئے آنحضرت کے دامن رحمت سے وابستہ ہونے کا حکم دیا۔ ارشاد فرمایا

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (یوسف آیت نمبر ۱۰۹)

ترجمہ: کیا ان لوگوں نے زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے لوگوں کا (نافرمانی کی وجہ سے) کیا انجام ہوا؟ اور تقویٰ والوں کے لئے آخرت کا گھر یقیناً بہتر ہے کیا تم نہیں سمجھتے۔ (عقل سے کام نہیں لیتے)

○.... تاخیر عذاب یا وعدہ خلافی

انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی اپنی قوموں کو توحید کی دعوت دی اس کی صداقت پر براہین و دلائل پیش فرمائے اور طرح طرح کے معجزات بھی دکھائے اور دعوت و ارشاد اور تبلیغ و تلقین کا یہ سلسلہ عرصہ دراز تک جاری رہا تب بھی ان کافروں کے دل میں ایمان کی شمع فروزاں نہ ہوئی تو انبیاء کرام ان کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے۔ ادھر کفار نے یہ گمان کیا کہ یہ رسول جو ہمیں ہر روز عذاب الٰہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نزول سے ڈراتے رہتے ہیں وہ عذاب کہاں ہے؟ ہم نے تو ان کی دعوت کو ٹھکرانے اور انہیں اذیت پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ اگر عذاب آنا ہوتا تو اب تک آگیا ہوتا لہٰذا عذاب کا نہ آنا اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے ہمارے ساتھ غلط بیانی کی ہے یا جس نے عذاب نازل کرنے کا وعدہ کیا تھا اس نے وعدہ خلافی کی ہے۔ جب تاخیر عذاب کو کفار نے وعدہ خلافی سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا عذاب مسلط کردیا اور وہ تباہ و برباد ہو گئے۔ سورۃ یوسف میں اس کا تذکرہ یوں کیا گیا ہے۔

حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْــَٔسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ وَ لَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ (یوسف آیت نمبر ۱۱۰)

ترجمہ: یہاں تک کہ جب رسول (نصیحت کرتے کرتے) مایوس ہو گئے اور انہوں نے گمان کیا کہ ان سے جھوٹ بولا گیا ہے تو ان کے پاس ہماری مدد آگئی پس جسے ہم نے چاہا (عذاب سے) بچالیا اور ہمارا عذاب مجرم قوم سے نہیں ٹالا جا سکتا۔

اس آیت میں پچھلے رسولوں اور ان کی امتوں کے حالات سے لوگوں کو متنبہ کیا گیا ہے اور ان کے اس کے شبہے کو دور کیا گیا ہے کہ عذاب کا ذکر محض ہمیں ڈرانے کے لئے ہے۔ یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر عذاب الٰہی کا ذکر سنتے رہتے تھے اور کوئی عذاب آتا نظر نہیں آتا تھا۔ جس سے ان کی ہمتیں بڑھ رہی تھیں اور وہ کہنے لگے تھے کہ اگر کوئی عذاب آنا ہوتا تو اب تک آچکا ہوتا۔ اس لئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور حکمت بالغہ سے بسا اوقات مجرموں کو مہلت دیتے ہیں اور بعض اوقات یہ مہلت خاصی طویل بھی ہو جاتی ہے مگر آخر وہ وقت آتا ہے جب عذاب الٰہی کا نزول ہوتا اور کفار و منکرین کو نیست و نابود کر دیا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○.... عبرتیں اور نصیحتیں

سورہ یوسف کی آخری آیت مبارکہ کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام' ان کے بھائیوں' والدین' اہل مصر اور دیگر لوگ جن کا اس سورت میں ذکر آیا ہے ان کے واقعات میں ارباب عقل و دانش کے لئے بڑی عبرتیں اور نصیحتیں ہیں۔ فرمان خداوندی ہے۔

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ

ترجمہ: بلاشبہ ان کی داستان اور سرگزشت میں سمجھ داروں کے لئے عبرت ہے۔

جب ہم قصہ یوسف کا بنظر غائر مطالعہ کرتے ہیں تو یہ حقیقت آشکارا ہوتی ہے کہ یہ عجیب و غریب قصہ ارباب بصیرت کے لئے اپنی آغوش میں نہایت اہم اخلاقی مسائل اور پند و نصائح رکھتا ہے دراصل یہ ایک واقعہ نہیں بلکہ فضائل اخلاق کی ایسی زریں داستان ہے۔ جس کا ہر پہلو موعظت و بصیرت کے جواہر سے لبریز ہے۔ قوت ایمانی' استقامت' ضبط نفس' صبر' شکر' عفت و عصمت' دیانت و امانت' عفو درگزر' جذبہ تبلیغ' اعلاء کلمتہ اللہ کی محبت اور اصلاح و تقویٰ جیسے اخلاق فاضلہ اور صفات کاملہ کا ایک نادر سلسلتہ الذہب ہے جو اس قصہ کے ہر نقش میں منقش نظر آتا ہے مگر ان میں سے چند امور خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

○.... ماحول کا اثر

اگر کسی شخص کی ذاتی سرشت عمدہ ہو اور اس کا ماحول پاک' مقدس اور لطیف ہو تو اس شخص کی زندگی اخلاق کریمانہ میں نمایاں اور صفات عالیہ میں ممتاز ہو گی اور وہ ہر قسم کے شرف و مجد کا حامل ہو گا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی اس کی بہترین مثال ہے وہ حضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعقوب' اسحاق اور ابراہیم علیہم السلام جیسے جلیل القدر انبیاء اور پیغمبروں کی اولاد تھے اس لئے نبوت و رسالت کے گہوارہ میں نشو و نما پائی اور خانوادہ نبوت کے ماحول میں تربیت حاصل کی۔ ذاتی نیک عادت اور فطری پاکیزگی نے جب ایسے ماحول کو دیکھا تو تمام فضائل و اوصاف حمیدہ چمک اٹھے اور بچپن' جوانی اور بڑھاپے کی زندگی کے تمام گوشے تقویٰ' عفت' صبر و استقامت اور دیانت کے ایسے مظہر بن گئے کہ عقل انسانی اس مجموعہ کمالات' کو دیکھ کر محو حیرت ہو جاتی ہے۔

○.... استقامت

اگر کسی شخص میں ایمان باللہ مستقیم و مستحکم ہو اور ذات الٰہی پر اس کا یقین پختہ اور مضبوط ہو تو راستے کی تمام مشکلات اور صعوبتیں آسان ہو جاتی ہیں اور حق و صداقت کو دیکھ لینے کے بعد تمام خطرات اور مصائب ہیچ ہو کر رہ جاتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کی تمام زندگی میں یہ بات نمایاں نظر آتی ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (سپارہ ۲۶' سورہ احقاف' آیت نمبر ۱۳)

ترجمہ: بیشک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے پس انہیں کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی سیرت استقامت کا عملی نمونہ تھی۔

○.... عفت و عصمت

کسی عفیف اور پرہیزگار کی عفت و پاکدامنی کا پتہ اسی وقت چل سکتا ہے جب ہر طرف تردامنی کے ناپاک چھینٹے اڑ رہے بلکہ سیلاب بہہ رہے اور چشمے ابل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے ہوں کسی کے زہد و تقویٰ کی جانچ بے راہروی کی فضا اور کسی بے قید معاشرے میں رہ کر ثابت قدم رہنے پر ہی ہو سکتی ہے اور کسی خوشحال نوجوان کی مردانہ شہوانی قوتوں کے حفظ و ضبط کا اندازہ جب ہی ہو گا کہ ہر طرف سے نسوانی حسن و جمال اور عشق و ناز کی کھلی دعوتیں "ھَیْتَ لَکَ" کی سطح تک پہنچ چکی ہوں اور وہ "بندہ خدا" ہوس رانی اور نفس پرستی کا شکار نہ ہو۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی عفت کو داغدار کرنے کے لئے ایسے مواقع زلیخا' زنان مصر' مصری تمدن' آداب معاشرت اور ملک کی انتظامیہ نے بڑے اہتمام سے مہیا کئے مگر وہ پیکر شرم و حیا "مَعَاذَ اللّٰہِ" کا نعرہ مستانہ لگاتا ہوا امتحان عصمت میں کامیاب و کامران ہوا۔

○.... رجوع الی اللہ

ابتلاء و آزمائش' مصیبت و ہلاکت کی شکل میں ہو یا دولت و ثروت اور خواہشات نفسانی کے خوبصورت اسباب کی صورت میں' انسان کو ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور اسی سے التجا کرنی چاہئے کہ وہ امر حق پر ثابت قدم رکھے۔

عزیز کی بیوی اور حسین مصری عورتوں کی ترغیبات اور ان کی خواہشات و مرضیات پوری نہ کرنے پر قید کی دھمکیوں اور قیدوبند کے مصائب میں حضرت یوسف علیہ السلام کا اعتماد ان کی دعاؤں اور التجاؤں کا مرکز صرف ایک ہی ہستی سے وابستہ نظر آتا ہے وہ نہ عزیز مصر کے سامنے عرض رساں نظر آتے ہیں نہ بادشاہ مصر کے سامنے ملتجی' وہ نہ خوبرویان مصر سے دل لگاتے ہیں نہ اپنے مربی کی بیوی سے بلکہ ہر موقع پر خدائے تعالیٰ ہی سے مدد کے طالب نظر آتے ہیں۔ کبھی فرماتے ہیں "مَعَاذَ اللّٰہِ اِنَّہٗ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ" اور کبھی عرض کرتے ہیں "رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَيّٰ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ"

○.... دعوت و تبلیغ

جب خدائے تعالیٰ کی محبت قلب کی گہرائیوں میں اتر جاتی ہے تو پھر انسان کی زندگی کا تمام تر مقصد وہی بن جاتا ہے اور اس کے دین کی دعوت و تبلیغ کا جذبہ ہر وقت اسے بے چین کئے رکھتا ہے چنانچہ قید خانہ کی سخت مصیبت کے وقت اپنے رفقاء جیل سے حضرت یوسف علیہ السلام کا پہلا کلام یہی تھا۔

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

ترجمہ: اے میرے قید خانہ کے دو ساتھیو! کیا بہت سے جدا جدا رب بہتر ہیں یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے۔

○.... دیانت و امانت

دیانت و امانت ایک ایسی نعمت ہے کہ اسے دینی اور دنیوی سعادتوں کی کلید کہنا چاہئے۔ عزیز مصر کے گھر میں جناب یوسف ایک زر خرید غلام کی حیثیت سے داخل ہوئے تھے (جیساکہ تفصیل سے گزر چکا ہے) یہ حضرت یوسف علیہ السلام کی دیانت و امانت ہی کا نتیجہ تھا کہ پہلے وہ عزیز مصر کی نظروں میں بلند و باوقار اور محبوب بنے اور پھر مصر کی حکومت کے مالک بنے۔ اپنے اس عمدہ وصف کو حضرت یوسف علیہ السلام نے خود اپنی زبان مبارک سے ذکر فرمایا۔ اِنِّيْ حَفِيْظٌ اَمِيْنٌ (میں امانت دار محافظ ہوں)

○.... خودداری اور عزت نفس

خودداری 'انسان کے بلند اوصاف میں سے ایک بڑا وصف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو یہ دولت بخشی ہو وہی دنیا کے مصائب و آلام سے گزر کر دنیوی اور دینی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفعت و بلندی حاصل کرتا ہے جو شخص خودداری اور عزت نفس سے محروم ہے وہ انسان نہیں بلکہ ایک "مضغہ گوشت" ہے حضرت یوسف علیہ السلام کی عزت نفس کے تحفظ کا یہ عالم ہے کہ برسوں جیل کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد جب قید خانہ سے رہائی کا حکم ملتا ہے اور بادشاہ وقت کا "پیغام سربلندی" حاصل ہوتا ہے تو مسرت و شادمانی کے ساتھ فوراً لبیک نہیں کہتے بلکہ صاف انکار کردیتے ہیں کہ میں اس وقت تک جیل سے باہر نہیں آؤں گا جب تک مصری عورتوں کے مکروفریب کی پوری تحقیق نہ ہوجائے اور معاملہ کی اصل حقیقت نکھر کر سامنے نہ آجائے فرمایا "**اِرْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَسْئَلْہُ مَا بَالُ النِّسْوَۃِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَھُنَّ**" جاؤ اپنے بادشاہ سے ہاتھ کاٹنے والی عورتوں کی حقیقت معلوم کرو۔

○.... صبرو رضا

"صبر" ایک عظیم الشان وصف ہے جو بہت سی برائیوں کے لئے ڈھال کا کام دیتا ہے۔ قرآن حکیم میں ستر سے زیادہ مقامات پر اس کی فضیلت کا اعلان کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بہت سے "مراتب علیا اور درجات رفیعہ" کا انحصار صبر پر رکھا ہے۔ حقیقت میں صبر ایک ایسی صفت کا نام ہے جس کے ذریعہ انسان برائیوں سے باز رہ سکے اور نفس ان کی طرف اقدام سے رک جائے۔ اس لئے یہ صرف انسان ہی کا خاصہ ہے اور تمام حیوانات سے اسے امتیاز بخشتا ہے۔

○.... اقسام صبر

صبر کی مختلف اقسام ہیں یا یوں کہئے کہ ان اشیاء کی نسبت کے لحاظ سے جن کی جانب "صبر" کو منسوب کیا جاتا ہے وہ مختلف ناموں سے موسوم ہے۔ اگر پیٹ اور شرم گاہ کی خواہشات کے مقابلہ میں صبر ہے تو اس کا نام "عفت" ہے اور اگر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصائب پر صبر ہے تو اسے "صبر" ہی کہتے ہیں اور اس کی ضد کا نام "جزع فزع" ہے اور اگر دولت و ثروت کی بہتات کی حالت میں صبر ہے تو اس کا نام "ضبط نفس" ہے اور اس کی ضد کو "بطر" (چھچھورپن) کہتے ہیں اور اگر میدان جنگ اور اسی قسم کے مہلک حالات پر "صبر" ہے تو وہ "شجاعت" کہلاتا ہے اور اس کی ضد کا نام "جبن" (بزدلی) ہے۔ اور اگر غیض و غضب کے حالات پر صبر ہے تو اس کو "حلم" کہا جاتا ہے اور اس کی ضد کو "تزمر" (بے قابو ہونا) کہتے ہیں اور اگر حوادثات زمانہ پر صبر ہے تو اس کا نام "وسعت صدر" (کشادہ دلی اور حوصلہ مندی) ہے اور اس کی مخالف صفت کو "ضجر" (تنگ دلی اور بے صبری) کہتے ہیں۔ اور اگر دوسروں کے پوشیدہ رازوں پر صبر ہے تو اس کا نام "کتمان سر" (پردہ پوشی) ہے اور اگر بقدر کفاف معیشت پر صبر ہے تو اس کو "قناعت" کہتے ہیں اور اگر ہر قسم کی عیش پسندی کے مقابلہ میں صبر ہے تو اس کا نام "زہد" ہے۔

صبر کی ان تمام اقسام کا ذکر انتہائی ایجاز و اعجاز سے قرآن حلیم کی اس آیت میں کیا گیا ہے۔

وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (بقرہ آیت نمبر ۱۷۷)

ترجمہ: اور ہر قسم کی مصیبتوں، مضرتوں اور میدان جنگ کی ہولناکیوں میں صبر کرنے والے ہی دراصل صادق ہیں اور یہی متقی اور پرہیزگار ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو "صبر و رضا" کے ان تمام مراحل میں کمال عطا فرمایا تھا مثلاً

(۱) برادران یوسف کی ایذا رسانیوں پر صبر۔

(۲) آزاد ہونے کے باوجود غلام بن جانے پر صبر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) معاشرت میں مخالف اور دین میں دشمن' قوم کے ہاتھوں فروخت ہو جانے پر صبر۔

(۴) عزیز مصر کی بیوی اور زنان مصر کی پر فریب ترغیبات پر صبر۔

(۵) عزیز مصر کی تمام دولت و ثروت کے وکیل بن جانے پر صبر یعنی شیخی سے پرہیز۔

(۶) قید خانہ کے مصائب و آلام پر صبر۔

(۷) مملکت مصر کے حاکم مطلق ہونے پر صبر یعنی ظلم اور تکبر سے پرہیز۔

(۸) بحیثیت حکمران مال و دولت کی فراوانی کے باوجود بقدر کفاف معیشت پر صبر یعنی "قناعت"

(۹) ہر قسم کے اسباب و وسائل کی موجودگی کے باوجود عیش پسندی سے صبر یعنی "زہد"

(۱۰) ایذا رسا' بھائیوں کی ندامت کے وقت اختیار صبر یعنی "وسعت قلب"

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

○.... شکر

اخلاق حسنہ میں "شکر" بہت بلند خلق ہے' انسانی اوصاف میں شکر ایسی صفت کا نام ہے جس کے ذریعہ "منعم حقیقی" کی نعمت کا اعتراف کیا جائے اور اس پر مسرت و شادمانی کا اظہار ہو اور اسے محسن و منعم کے پسندیدہ طریقہ پر استعمال کیا جائے۔ قرآن عزیز میں فرمان الٰہی ہے۔

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ (بقرہ آیت نمبر ۱۵۲)

ترجمہ: تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور تم میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ (ابراھیم آیت نمبر ۷)

ترجمہ: اگر تم شکر گزاری کرو گے تو ہم تمہاری نعمتوں میں اضافہ کرتے رہیں گے اور اگر تم ناشکری کرو گے تو (جان لو) میرا عذاب بڑا سخت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے انسان پر بے شمار و بے حساب انعامات و احسانات ہیں مگر افسوس کہ انسانی دنیا میں حقیقی شکر گزار اور سپاس گزار بہت ہی کم ہیں۔

وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ (سبا آیت نمبر ۱۳)۔ اور میرے بندوں میں حقیقی شکر گزار بہت کم ہیں۔

لیکن حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ صفت بھی بدرجہ کمال عطا فرمائی تھی ان کی زندگی کے حالات پڑھو اور اندازہ کرو کہ کس طرح ہر جگہ "شکر اور سپاس گزاری" کا مظاہرہ نمایاں نظر آتا ہے۔ خصوصاً اختتام قصہ پر جو ان کی دعا مذکور ہے وہ ان کے اس وصف کو مزید نمایاں کرتی ہے الفاظ دعا پر غور فرمائیں۔

رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ

(یوسف آیت نمبر ۱۰۱)

ترجمہ: اے پروردگار! بلاشبہ تو نے مجھے حکومت بخشی اور خوابوں کی تعبیر کا علم سکھلایا۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا مددگار ہے۔ مجھے اپنی اطاعت پر فوت کرنا اور صالحین کے زمرہ میں شامل فرمانا۔

○..... انجام حسد

واقعہ یوسف کا ایک اہم اخلاقی سبق یہ ہے کہ حسد اور بغض کا انجام حاسد اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغض کرنے والے کے حق میں ہمیشہ مضر ہوتا ہے اگرچہ کبھی محسود اور مبغوض کو بھی نقصان پہنچ جانا ممکن ہے لیکن حاسد کسی حال میں بھی فلاح نہیں پاتا اور خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ کا مصداق ہی رہتا ہے الا یہ کہ تائب ہو جائے اور حاسدانہ زندگی ترک کر دے۔

برادران یوسف کے واقعات ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور ان کا انجام بھی مگر چشم بصیرت شرط ہے۔ (ماخوذ از قصص القرآن جلد ا و حصص الحق)

○.... ہدایت اور رحمت

قصہ یوسف کے بیان کے بعد اس سورت کی آخری آیت میں کفار و مشرکین کے اس قول کی تردید کی گئی ہے کہ یہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود گھڑ کر پیش کرتے ہیں' فرمایا تم خود سوچو اور غور کرو کہ ایک امی جو لکھتا نہیں' پڑھتا نہیں اور کسی صاحب علم کے پاس اس کی نشست و برخاست نہیں ہے۔ وہ اس واقعہ کو اللہ تعالیٰ کی وحی کے بغیر کیونکر اس عمدگی سے پیش کر سکتا ہے' یقیناً یہ ناممکن ہے اس لئے اس قرآن کے مُنَزَّل مِنَ اللّٰہ ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اس کتاب ہدایت سے تو پہلے انبیاء پر نازل شدہ آسمانی صحیفوں کی تصدیق ہوتی ہے نیز یہ قرآن مجید سراپا ہدایت اور اہل ایمان کے لئے رحمت ہی رحمت ہے۔ فرمایا

مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (سورہ یوسف آخری آیت)

ترجمہ: یہ قرآن مجید گھڑی ہوئی بات نہیں ہے بلکہ یہ پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ اور یہ قرآن ہر چیز کی تفصیل ہے اور سراپا ہدایت اور رحمت ہے اس قوم کے لئے جو ایمان دار ہو۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دلی دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس بابرکت سورت اور اخلاقی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسائل سے بھرپور حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ سے سبق حاصل کر کے اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی توفیق سے مورخہ ۱۴ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ مطابق ۲۵ فروری ۱۹۹۴ء بروز جمعۃ المبارک ۵ بجے شام کتاب ہذا کی تکمیل ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ حَمْدًا کَثِیْرًا

اسلامی تعلیمات کو عام فہم انداز میں سمجھنے کیلئے ممتاز دینی سکالر میاں محمد جمیل ایم۔اے کی مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

- اتحاد امت اور نظم جماعت
- دین تو آسان ہے
- برکات رمضان
- آپ ﷺ کا حج
- انبیاء علیہم السلام کا طریقہ دعاء
- سیرت ابراہیم علیہ السلام
- فہم الحدیث
- جادو کی تباہ کاریاں، ان کا شرعی حل
- زکوٰۃ کے مسائل و فوائد
- مشکلات کیوں؟ نکلنے کے الہامی راستے
- فضیلت قربانی اور اس کے مسائل
- آپ ﷺ کی نماز، قیام سجود کی عملی تصاویر
- آپ ﷺ کا تہذیب و تمدن

ناشر

ابو ہریرہؓ اکیڈمی

37- کریم بلاک، اقبال ٹاؤن۔ لاہور

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد

کی تالیفات

حامد اکیڈمی

وزیر آباد - پاکستان